عمران سیریز
ڈینجر مشن
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول ''ڈینجر مشن'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ناول ایک جدید اور انوکھے انداز کا حامل ہے۔ اس ناول میں عمران اور اس کے ساتھی عجیب و غریب حالات کا شکار ہوتے ہیں۔ مشن کے دوران انہیں ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ حقیقتاً ان کی جان پر بن آتی ہے اور یہ مشن ان کے لئے واقعی ڈینجر مشن ثابت ہوتا ہے۔ ان مشکل اور خطرناک صورتحال سے وہ کیسے نکلتے ہیں یہ تو آپ کو ناول پڑھ کر ہی معلوم ہو گا لیکن مجھے یقین ہے کہ منفرد انداز میں لکھا گیا یہ ناول آپ کے اعلیٰ میعار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ ناول پڑھنے سے پہلے حسب روایت ایک خط اور اس کا جواب بھی ملاحظہ فرمالیں۔

کراچی کینٹ سے نسیم شیراز لکھتے ہیں۔ میں اور میرے بہن بھائی آپ کے ناولوں کے شیدائی ہیں۔ ہم پہلے دوسرے مصنفین کی تصانیف پڑھتے تھے لیکن پھر جب آپ کا ایک ناول پڑھا تو ہمیں محسوس ہوا کہ جو سچائی، جو پاکیزگی اور بلند کرداری آپ کے ناولوں میں ہے۔ وہ کسی اور کے ناولوں میں نہیں ہے اس لئے تب سے ہم سب مسلسل آپ کے ہی لکھے ہوئے ناول پڑھتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس انداز میں لکھنے کی مزید توفیق بخشے۔

محترم نسیم شیراز صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا

بیحد شکریہ۔ کردار انسانی زندگی پر بے حد اثرات مرتب کرتا ہے جو شخص اپنے کردار کو ارفع رکھتا ہے وہ دنیاوی زندگی میں بھی ہمیشہ کامیاب و کامران رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی اس کی اس انداز میں مدد کرتا ہے کہ وہ پرخطر راہوں سے بھی بالکل صحیح سلامت نکل آنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور میں ہمیشہ سے ہی یہی کوشش کرتا آیا ہوں کہ ہر کردار کو اس انداز میں پیش کر سکوں کہ قارئین اس بلند کرداری کے مثبت اثرات کو لاشعوری طور پر محسوس کرتے ہوئے اسے اپنی زندگیوں میں اپنا سکیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار ہوٹل بلیو سٹار کی پارکنگ میں روکی۔ اسے کار روکتے دیکھ کر پارکنگ بوائے تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس نے عمران کے ہاتھ میں پارکنگ کارڈ تھما دیا۔ عمران نے کارڈ اپنی جیب میں ڈالا اور کار سے نکل کر باہر آ گیا۔

دوپہر کا وقت تھا۔ سلیمان چونکہ ان دنوں کسی دور کے رشتے دار کی وفات پر تعزیت کے لئے اپنے آبائی گاؤں گیا ہوا تھا اس لئے عمران ان دنوں لنچ اور ڈنر اسی ہوٹل میں ہی کرتا تھا۔ اس ہوٹل میں خاصا رکھ رکھاؤ تھا اور یہاں لنچ اور ڈنر کے لئے معزز افراد ہی آتے تھے اور چونکہ یہاں بہترین کھانا سرو کیا جاتا تھا اس لئے لنچ اور ڈنر کے وقت ہال میں خاصا رش رہتا تھا۔

عمران آنے سے پہلے فون پر اپنے لئے پہلے سے میز بک کرا لیتا تھا اس لئے اس کی میز خالی رہتی تھی۔ اس وقت بھی ہال میں کافی رش تھا۔ عمران اپنی مخصوص میز پر جا کر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے

ہی ایک ویٹر تیزی سے اس کی طرف لپکا۔

''سر''...... ویٹر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا مینو کارڈ اس کی طرف بڑھا دیا۔

''یہ کیا ہے''...... عمران نے اس کے ہاتھ سے مینو کارڈ لیتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مینو کارڈ ہے جناب۔ اسے دیکھ کر آپ جو بھی آرڈر دیں گے میں آپ کو سرو کر دوں گا''...... ویٹر نے کہا۔

''تو کیا بغیر آرڈر دیئے تم مجھے کچھ سرو نہیں کرو گے''...... عمران نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بغیر آرڈر کے مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ آپ کیا کھانا پسند کرتے ہیں''...... ویٹر نے کہا۔

''یہ بات تو میں تمہیں مینو کارڈ دیکھے بغیر بتا سکتا ہوں کہ میں کیا کھانا پسند کرتا ہوں اور کیا نہیں''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''تو ٹھیک ہے۔ آپ بتا دیں۔ میں آپ کو وہی سرو کر دیتا ہوں''...... ویٹر نے جواباً مسکراتے ہوئے کہا۔

''پہلے مجھے پانی پلاؤ۔ پھر میں تمہیں سوچ کر بتاؤں گا کہ میں کیا پسند کرتا ہوں''...... عمران نے کہا تو ویٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک طرف بڑھ گیا۔ کچھ ہی دیر میں اس نے ایک جگ اور شیشے کا گلاس لا کر بڑی نفاست سے عمران کے سامنے رکھ دیا۔

''یہ مفت ہے نا یا یہاں پانی کے بھی پیسے لگتے ہیں''...... عمران

نے پوچھا۔

''بے فکر رہیں۔ یہ مفت ہے''...... ویٹر نے مسکرا کر کہا۔

''تو پھر چپکے سے میرے کان میں یہ بھی بتا دو کہ یہاں اور کیا کیا مفت میں ملتا ہے تاکہ میں تمہیں اس کا ہی آرڈر دوں''۔ عمران نے بڑے رازدارانہ لہجے میں کہا تو ویٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

''یہاں سوائے پانی کے ہر چیز کا بل ہوتا ہے جناب۔ آپ جو بھی منگوائیں گے اس کا بل تو آپ کو دینا ہی پڑے گا''...... ویٹر نے کہا۔

''تو کیا ہر چیز کا یہاں بل دینا ضروری ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ بل دینا ضروری ہوتا ہے''...... ویٹر نے کہا۔

''گڈ شو۔ پھر لاؤ مینو کارڈ تاکہ میں تمہیں تگڑا سا آرڈر دے سکوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ویٹر نے اسے مینو کارڈ دے دیا۔ عمران مینو کارڈ کھول کر دیکھنے لگا۔

''معاف کیجئے''...... اچانک اس کے کانوں میں ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''معاف کیا''...... عمران نے کارڈ سے نظریں ہٹائے بغیر کہا۔

''سوری مسٹر۔ کیا میں آپ کی میز پر بیٹھ سکتی ہوں''...... وہی آواز سنائی دی تو عمران نے چونک کر سر اٹھایا تو اس کی میز کے پاس ایک خوبصورت لیکن خاصی ماڈرن لڑکی کھڑی تھی۔

''اوہ آپ۔ فرمائیں۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں''۔ عمران نے بڑے فدویانہ لہجے میں کہا۔

''میں نے آپ سے بیٹھنے کی درخواست کی تھی''...... لڑکی نے منہ بنا کر کہا۔

''درخواست۔ کہاں ہے۔ مجھے تو نہیں ملی۔ لکھ کر لائی ہیں نا آپ''...... عمران نے کہا اور ٹیبل پر ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے وہ لڑکی کی لکھی ہوئی درخواست ڈھونڈ رہا ہو۔

''میں نے درخواست لکھی نہیں۔ میں آپ سے پوچھ رہی ہوں کہ اگر میں آپ کی میز پر بیٹھ جاؤں تو آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہو گا''...... لڑکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میز پر۔ ٹھیک ہے۔ اگر بیٹھ سکتی ہیں تو ضرور بیٹھ جائیں مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا اور ایک بار پھر مینو کارڈ دیکھنے لگا۔ پھر اس نے مینو کارڈ سر پر کھڑے ویٹر کی طرف بڑھا دیا۔

''اس مینو کی تمام سپیشل ڈشز لے آؤ''...... عمران نے کہا۔

''تمام ڈشز''...... ویٹر نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ کیوں۔ تمہیں کوئی اعتراض ہے۔ بل تو میں نے ہی دینا ہے''...... عمران نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ جناب۔ مجھے بھلا کیا اعتراض ہو گا''...... ویٹر نے کہا اور لڑکی کی طرف دیکھنے لگا۔

''میرے لئے بھی سپیشل ڈش لے آنا''...... لڑکی نے ویٹر سے کہا تو ویٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر ایک طرف بڑھ گیا۔

''معاف کیجئے گا مس''...... عمران نے سامنے کرسی پر بیٹھی ہوئی لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

''معاف کیا''...... لڑکی نے بالکل اسی انداز میں کہا جس انداز میں عمران نے اسے جواب دیا تھا۔

''میرا مطلب ہے آپ نے تو فرمایا تھا کہ آپ میز پر بیٹھنا چاہتی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہاں تو''...... لڑکی نے اسے تیز نظروں سے گھور کر کہا۔

''لیکن آپ تو کرسی پر بیٹھی ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو میں میز پر چڑھ جاؤں''۔ لڑکی نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''میز پر بیٹھنے کا تو یہی مطلب ہو سکتا ہے لیکن......'' عمران نے کہا۔

''لیکن۔ لیکن کیا''...... لڑکی نے اسے اسی طرح تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''کچھ نہیں۔ اب آپ بیٹھ ہی گئی ہیں تو میں اتنا ہی کہہ سکتا ہوں کہ آپ کی قربت کے لمحات میرے لئے یادگار رہیں گے''۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''آپ خواہ مخواہ مجھ سے فری ہونے کی کوشش نہ کریں۔ یہاں

کوئی میز خالی نہیں تھی اس لئے میں نے آپ کی میز پر بیٹھنے کی درخواست کی تھی۔ میں یہاں لنچ کرنے آئی ہوں لنچ کر کے میں جلد اٹھ جاؤں گی''...... لڑکی نے بڑے نخوت بھرے لہجے میں کہا۔

''ارے ارے۔ ابھی تو آپ بے حد کم عمر معلوم ہو رہی ہیں اس کے باوجود آپ اٹھ جانے کی بات کر رہی ہیں۔ اللہ آپ کو درازیٔ عمر عطا کرے''...... عمران نے اٹھ جانے کو دوسرے معنی میں بدل کر کہا تو لڑکی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''میں نے دنیا سے اٹھ جانے کی بات نہیں کی۔ اس میز سے اٹھ کر جانے کا کہا ہے''...... لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''لیکن میز پر تو آپ بیٹھی ہی نہیں ہیں۔ پھر آپ اٹھیں گی کیسے''...... عمران نے حیران ہو کر کہا تو لڑکی اس کی طرف ایسی نظروں سے دیکھنے لگی جیسے وہ عمران کے دماغی توازن کا اندازہ لگانے کی کوشش کر رہی ہو۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا قریب آ گیا اور اس نے عمران کے سامنے میز پر کھانا لگانا شروع کر دیا۔

''یہ سب آپ نے اپنے لئے منگوایا ہے''...... عمران کے سامنے چار آدمیوں کا کھانا سجتے دیکھ کر لڑکی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''یہ سب تو میں نے ابھی چکھنے کے لئے منگوایا ہے۔ اگر مجھے پسند آیا تو پھر میں یہاں باقاعدہ کھانے کا پروگرام بناؤں گا اور ایسی بیس بیس ڈشز کھانا میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا''...... عمران نے

کہا تو لڑکی حیرت سے اس کی شکل دیکھنے لگی۔

''آپ انسان ہیں یا جن جو اتنا کھاتے ہیں''...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر میں جن ہوتا تو یہ سب نہ کھا رہا ہوتا کیونکہ جنات انسانی خوراک نہیں۔ انسانوں کو خوراک سمجھ کر کھاتے ہیں خاص طور پر آپ جیسی حسین لڑکیوں کا تو وہ ایک لقمہ بناتے ہیں''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''کیا بکواس ہے''...... لڑکی نے منہ بنا کر کہا۔

''یہ بکواس نہیں حقیقت ہے۔ ضروری نہیں کہ جنات آپ جیسی حسین لڑکیوں کو پکڑ کر منہ میں ڈالیں اور چبا جائیں کچھ جنات ایسے ہوتے ہیں جن کی نظریں آپ جیسی حسین لڑکی پر جم جاتی ہیں اور وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں سالم ہی نگلنے کی کوشش میں رہتے ہیں''...... عمران نے کہا تو اس کی خوبصورت بات پر لڑکی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''اس وقت تو آپ کی ہی نظریں مجھ پر جمی ہوئی ہیں۔ اس سے میں کیا سمجھوں۔ کیا آپ بھی مجھے آنکھوں ہی آنکھوں سے سالم نگلنا چاہتے ہیں''...... لڑکی نے بے باکانہ لہجے میں کہا تو عمران ہنس پڑا۔

''اگر میرا آپ کو نگلنے کا پروگرام ہوتا تو میں اپنے لئے یہ سب کچھ نہ منگواتا''...... عمران نے کہا تو لڑکی ہنس پڑی۔

’’کافی دلچسپ انسان معلوم ہوتے ہیں آپ۔ کیا نام ہے آپ کا اور آپ کیا کرتے ہیں‘‘...... لڑکی نے اب عمران میں دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ویٹر نے اس کا بھی آرڈر سرو کرتے ہوئے اس کے سامنے کھانا رکھنا شروع کر دیا۔

’’آپ کا بھی کھانا آ چکا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس سے پہلے کہ ویٹر برتن اٹھا کر لے جائے ہمیں کھانا کھا لینا چاہئے۔ ویسے بھی بڑے بزرگوں کا قول ہے کہ اول طعام بعد کلام۔ کیونکہ میرے پیٹ میں بھوک کی وجہ سے چوہے کم ہاتھی گھوڑے زیادہ دوڑ رہے ہیں اس سے پہلے کہ میرا پیٹ پھاڑ کر باہر آ جائیں میں ان کا پیٹ بھر دوں‘‘...... عمران نے تو لڑکی ہنس پڑی۔ عمران نے بسم اللہ پڑھ کر کھانا کھانا شروع کر دیا۔ اسے کھانا کھاتے دیکھ کر لڑکی نے ایک طویل سانس بھری اور پھر وہ بھی کھانا کھانے میں مصروف ہو گئی۔

کھانا ختم کر کے عمران اٹھا اور واش بیسن کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ہاتھ دھوئے۔ کلی کی اور پھر وہ اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا واپس اپنی میز کے قریب آ گیا۔ اس وقت تک لڑکی بھی کھانا ختم کر چکی تھی۔

’’ویٹر‘‘...... لڑکی نے عمران کی طرف دیکھے بغیر ویٹر کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

’’یس مس‘‘...... ایک ویٹر نے تیزی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

’’بل لاؤ‘‘...... لڑکی نے کہا۔

’’ارے ارے۔ یہ آپ کیا کر رہی ہیں‘‘...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

’’کیوں کیا ہوا‘‘...... لڑکی نے حیران ہو کر کہا۔

’’آپ ویٹر کو بل لانے کا کہہ رہی ہیں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’ہاں تو میں نے کھانا کھایا ہے اس کا بل میں نے ہی دینا ہے کسی اور نے تو نہیں‘‘...... لڑکی نے منہ بنا کر کہا۔

’’یہی تو میں کہہ رہا ہوں۔ بل آپ نے دینا ہے اور الٹا آپ ویٹر سے بل منگوا رہی ہیں‘‘...... عمران نے کہا۔

’’میں کچھ سمجھی نہیں۔ آپ کہنا کیا چاہتے ہیں‘‘...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’اگر آپ برا نہ مانیں تو میں آپ کا بل دے دوں‘‘...... عمران نے کہا تو لڑکی اسے عجیب سی نظروں سے دیکھنے لگی۔

’’ٹھیک ہے۔ دے دو‘‘...... لڑکی نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

’’ارے ارے۔ آپ کہاں چل دیں۔ ابھی تو ہم نے ایک دوسرے سے اپنا تعارف بھی کرانا ہے‘‘...... عمران نے اسے اٹھتے دیکھ کر کہا۔

’’سوری۔ میرے پاس وقت نہیں ہے۔ آپ نے مجھے کھانا کھلایا اس کے لئے شکریہ‘‘...... لڑکی نے نخوت بھرے لہجے میں کہا

اور وہ مڑی اور تیز تیز چلتی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

''تو کیا مسز ریکس کا بل بھی آپ دیں گے''...... ویٹر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''مسز۔ کیا مطلب۔ کیا یہ شادی شدہ ہے''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''جی ہاں۔ یہ اسی ہوٹل میں اپنے شوہر کے ساتھ ٹھہری ہوئی ہیں''...... ویٹر نے جواب دیا۔

''نانسنس۔ پہلے کیوں نہیں بتایا کہ یہ شادی شدہ ہے۔ خواہ مخواہ اس کا بل میرے سر منڈھ گیا ہے۔ ورنہ میں تو کچھ اور ہی سوچ رہا تھا''...... عمران نے کہا۔

''کیا سوچ رہے تھے آپ''...... ویٹر نے مسکرا کر کہا۔

''جو بھی سوچ رہا تھا تمہیں اس سے کیا۔ تم اپنے بل لو اور جاؤ یہاں سے''...... عمران نے جلے بھنے لہجے میں کہا جیسے لڑکی کے شادی شدہ ہونے کا سن کر اس کے ارمانوں پر سچ مچ اوس پڑ گئی ہو۔

''ٹھیک ہے جناب۔ میں آپ کا اور مسز ریکس کا بل لاتا ہوں''...... ویٹر نے کہا۔

''رکو۔ میں دیتا ہوں تمہیں بل''...... عمران نے کہا اور اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور بجلی، فون اور گیس کے بل نکال لئے۔ اس نے بجلی اور فون کا بل ویٹر کی طرف بڑھا دیئے اور گیس کا بل

واپس اپنی جیب میں رکھ لیا۔

''یہ کیا ہے''...... ویٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اندھے ہو نظر نہیں آ رہا بل ہیں''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''وہ تو میں بھی دیکھ رہا ہوں لیکن آپ یہ بل مجھے کیوں دے رہے ہیں''...... ویٹر نے اسی انداز میں کہا۔

''بندۂ خدا تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ یہاں جو کھایا جاتا ہے اس کا بل ادا کرنا پڑتا ہے۔ میں نے تمہیں ایک نہیں دو بل دیئے ہیں۔ فون کا بل زیادہ ہے اسے میرے کھانے کا بل سمجھ لو اور بجلی کا کچھ کم ہے اسے مسز ریکس کا بل سمجھ لو۔ دونوں بلوں کی آج آخری تاریخ ہے اسے جلد سے جلد کسی بنک میں جا کر ادا کر دینا ورنہ خواہ مخواہ میری بجلی کٹ جائے گی اور فون والے بھی مجھے معاف نہیں کریں گے اور کنکشن کاٹ دیں گے''...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''میں نے آپ سے ان بلوں کا نہیں کہا تھا۔ آپ کھانے کے بل ادا کریں''...... ویٹر نے سخت لہجے میں کہا۔

''کھانے کے بل۔ میں نے بجلی، فون، گیس، دودھ والے، دھوبی اور اخبار والوں کے بل کا تو سنا ہے۔ کھانے کا بھی کوئی بل ہوتا ہے اس کا مجھے نہیں معلوم''...... عمران نے بڑے معصومانہ لہجے میں کہا۔ اس کی بات سن کر اس کے ارد گرد بیٹھے ہوئے افراد کھلکھلا

اٹھے۔

"صاحب پلیز۔ میری نوکری کا سوال ہے۔ اگر آپ نے اپنے اور مسز ریکس کے کھانے کی پے منٹ نہ کی تو منیجر صاحب یہ بل میری تنخواہ سے کاٹ لیں گے۔ میں بال بچے دار آدمی ہوں، میری تو اتنی تنخواہ بھی نہیں ہے کہ میں اس کھانے کا بل پے کر سکوں"...... ویٹر نے روہانسے لہجے میں کہا۔

"پے منٹ۔ لیکن تم نے تو پہلے کہا تھا کہ کھانے کا بل دینا پڑتا ہے۔ میں نے تمہیں بل دے دیئے ہیں اور اب تم پے منٹ کی بات کر رہے ہو۔ یہ کیا بات ہوئی"...... عمران نے کہا۔

"پلیز صاحب"...... ویٹر نے عمران کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔ وہ انتہائی شریف آدمی معلوم ہو رہا تھا اور اس کے چہرے پر شدید پریشانی ٹپک رہی تھی۔ شاید اس کی مالی حالت بہت خراب تھی اس لئے اس کے چہرے کا رنگ اُڑتا دکھائی دے رہا تھا۔ عمران کو اس کی حالت پر ترس آ گیا اس لئے اس نے اس سے مذاق ترک کر دیا۔

"اچھا بھائی۔ اگر تم میرے بل ادا نہیں کر سکتے تو پہلے بتا دیتے۔ میں نے خواہ مخواہ یہ سمجھ کر چار آدمیوں کے برابر کھانا منگوا لیا کہ بل دے کر یہ سب مل رہا ہے اور یہاں کھانے والوں کے بجلی، گیس اور فون کے بل بھی ادا کر دیئے جاتے ہیں لیکن افسوس۔ یہ بل مجھے ہی ادا کرنے پڑیں گے اور اب چار آدمیوں کے ساتھ

اس مسز ریکس کا بل بھی مجھے ہی دینا پڑے گا"...... عمران نے جیسے تھکے تھکے لہجے میں کہا اور اس نے جیب سے ایک بڑی مالیت کا نوٹ نکال کر ویٹر کے ہاتھ میں تھما دیا۔

"شکریہ صاحب۔ میں ابھی آپ کا بل بنوا کر لاتا ہوں"۔ نوٹ دیکھ کر ویٹر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"رہنے دو۔ یہ برتن اٹھاؤ۔ میں نے ایک ہی ڈش چکھی ہے تین ڈشز کو ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ یہ لے جاؤ اور اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر کھا جاؤ اور باقی جو بچے اسے پیک کرا کر اپنے گھر لے جانا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"ایک منٹ صاحب۔ میں آپ کو باقی رقم تو لا دوں"...... ویٹر نے اسے اٹھتے دیکھ کر کہا۔

"باقی جو بچیں اس سے اپنے بیوی بچوں کے لئے مٹھائی لے جانا"...... عمران نے کہا ساتھ ہی وہ لڑکھڑایا۔ اس سے پہلے کہ وہ گر پڑتا ویٹر نے فوراً اسے سنبھال لیا۔ عمران جان بوجھ کر لڑکھڑایا تھا اس نے لڑکھڑاتے ہوئے بڑی صفائی سے ویٹر کی جیب میں چند بڑے نوٹ ڈال دیئے تھے۔

"سنبھل کر صاحب"...... ویٹر نے اسے سیدھا کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ بیرونی دروازے سے نکل کر وہ ہوٹل کے رہائشی

حصے کی طرف آیا اور کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جہاں ایک نوجوان لڑکی موجود تھی۔

''یس''...... لڑکی نے اسے دیکھ کر کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہر کسی کو یس نہ کہا کریں ورنہ کسی دن کوئی آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کو اپنے ساتھ لے جائے گا''...... عمران نے کہا تو اس کی خوبصورت بات پر لڑکی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''میں کسی کو اپنا ہاتھ پکڑنے کا کوئی موقع نہیں دیتی کیونکہ میرا ہاتھ پہلے ہی کسی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ بھی عمر بھر کے لئے''۔ لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ لگتا ہے آج کل ٹین ایجز میں ہی شادیوں کا رواج شروع ہو گیا ہے۔ جس سے ہیلو ہائے کرو وہ شادی شدہ اور بال بچے دار ہی نکلتی ہے۔ لگتا ہے مجھے اپنے لئے آسمانوں سے ہی کوئی پری ڈھونڈ کر لانی پڑے گی''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''آسمانوں میں رہنے والی پریاں ٹین ایجز نہیں ہوں گی۔ ان کی عمریں طویل ہوتی ہیں۔ سنا ہے کہ پریاں ایک ہزار سال بعد جوان ہوتی ہیں''...... اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تب تو مجھے ساری زندگی کنوارا ہی رہنا پڑے گا''...... عمران نے ایک سرد آہ بھر کر کہا۔

''کیوں۔ ابھی تک آپ کی شادی نہیں ہوئی''...... لڑکی نے بڑے بے باکانہ لہجے میں کہا۔

''ہوئی تھی۔ ایک بار نہیں دو بار لیکن بعد میں پتہ چلا کہ وہ دونوں بھی شادی شدہ تھیں اور انہوں نے مجھے لوٹنے کے لئے شادیاں کی تھیں۔ دونوں نے میرا فلیٹ اور میرا بنک بیلنس خالی کیا اور چلی گئیں''...... عمران نے بڑے افسردہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ بڑا افسوس ہوا یہ سن کر۔ خیر فرمائیں کہ میں آپ کے لئے کیا کر سکتی ہوں''...... کاؤنٹر گرل نے کہا۔

''آپ بھی شادی شدہ خاتون ہیں۔ آپ بھلا میری کیا خدمت کریں گی آپ کو تو اپنے شوہر دم دار کی خدمت کرنی چاہئے''۔ عمران نے کہا۔

''شوہر نامدار کا تو سنا ہے یہ شوہر دم دار کیا ہوتا ہے''...... کاؤنٹر گرل نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''جو شوہر اپنی بیویوں کے پیچھے لگے رہتے ہیں اور ان کے ناز نخرے اٹھاتے ہوئے اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں کو بھول جاتے ہیں انہیں بیویوں کے دم چھلے یا پھر شوہر دم دار ہی کہا جاتا ہے''...... عمران نے کہا تو کاؤنٹر گرل ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''اس ہوٹل میں مسٹر ریکس صاحب مقیم ہیں۔ ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی ہے۔ کیا آپ بتا سکتی ہیں کہ ان کا کمرہ نمبر کیا ہے۔

مسٹر ریکس میرے پرانے واقف کار ہیں۔ انہوں نے مجھے فون کر کے بلایا ہے لیکن جلدی میں وہ اپنے روم کا نمبر بتانا بھول گئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"ایک منٹ۔ میں ابھی بتاتی ہوں"...... کاؤنٹر گرل نے کہا اور اس نے سائیڈ پر پڑا رجسٹر کھولا اور چیک کرنے لگی۔

"مسٹر ریکس اور مسز ریکس کا کمرہ نمبر تین سو چار ہے۔ تیسرے فلور پر"...... کاؤنٹر گرل نے ایک خانے پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"کب آئے ہیں یہ دونوں"...... عمران نے پوچھا۔

"دو روز سے یہ یہیں مقیم ہیں"...... کاؤنٹر گرل نے جواب دیا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کمرہ نمبر تین سو چار کے دروازے کے سامنے موجود تھا۔ عمران نے انگلی کو ہک بنا کر دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی۔

"یس۔ کون ہے"...... اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) عمران نے اونچی آواز میں اپنی عادت کے مطابق نام مع ڈگریاں بتاتے ہوئے کہا۔ اندر سے کسی لڑکی کے سینڈلوں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر چند لمحوں بعد کٹک کی آواز کے ساتھ لاک کھل گیا۔ دروازہ کھلا اور سامنے وہی حسین لڑکی کھڑی دکھائی دی جو عمران سے لنچ کے وقت ملی تھی۔ سامنے صوفے پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا جو ظاہر ہے اس

کا شوہر ریکس تھا۔ ریکس لمبے قد اور درمیانے لیکن ورزشی جسم کا مالک تھا۔ اس کے چہرے کی مخصوص بناوٹ، فراخ پیشانی اور اس کی آنکھوں میں موجود چمک اس کی ذہانت کے ساتھ ساتھ اس کے تربیت یافتہ ہونے کا ثبوت بھی تھی۔

"آ گئے تم"...... مسز ریکس نے اس کی طرف مسکراتی ہوئی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا جیسے اسے پہلے سے ہی اس بات کا یقین ہو کہ عمران وہاں ضرور آئے گا۔

"ہاں۔ آ گیا ہوں لیکن کیوں آیا ہوں اس کا مجھے خود بھی معلوم نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو مسز ریکس بے اختیار ہنس پڑی جبکہ سامنے بیٹھا ہوا نوجوان ریکس بھی مسکرا دیا۔

"آؤ اندر"...... مسز ریکس نے اسے راستہ دیتے ہوئے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

"یہ ہے وہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) جس کے بارے میں تمہیں میں نے بتایا تھا۔ آج میرے لنچ کی پے منٹ اسی نے کی ہے اور عمران۔ یہ میرے شوہر ہیں مسٹر ریکس"...... مسز ریکس نے دروازہ بند کر کے مڑ کر ان دونوں کو ایک دوسرے کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ نوجوان اٹھا اور اس نے عمران سے بڑی گرم جوشی سے مصافحہ کیا۔

"تو تم اس کے لئے ہر وقت میرے کان کھاتی رہتی تھی"۔ ریکس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ اینڈریا یہ میں کیا سن رہا ہوں۔ تم آدم کان خور کب سے بن گئی"...... عمران نے کہا۔

"آدم کان خور۔ کیا مطلب"...... مسز ریکس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جس کا نام نام اینڈریا تھا۔

"تمہارا شوہر کہہ رہا ہے کہ تم ہر وقت اس کے کان کھاتی رہتی ہو۔ اور انسانی کان کھانے والوں کو آدم کان خور ہی کہا جاتا ہے"۔ عمران نے کہا تو اینڈریا اور ریکس دوبارہ ہنس پڑے۔

"بیٹھو"...... اینڈریا نے کہا تو عمران سر ہلاتا ہوا ریکس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ اینڈریا ریکس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔

"کیا منگواؤں تمہارے لئے"...... اینڈریا نے اس کی طرف دلچسپ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"رہنے دو۔ پہلے ہی تمہارے لنچ کا بل پے کر کے اپنی جیبیں خالی کر کے آ رہا ہوں۔ یہاں کا بل بھی مجھے دینا پڑا تو پھر ہوٹل والوں نے بل پے نہ کرنے پر میرے کپڑے اور جوتے ہی اتروا لینے ہیں"...... عمران نے کہا تو اینڈریا اور ریکس دونوں ہنس پڑے۔

"بے فکر رہو۔ یہاں تم جو منگواؤ گے اس کی پے منٹ میرا شوہر کرے گا۔ کیوں ڈارلنگ"...... اینڈریا نے ہنستے ہوئے پہلے عمران سے اور پھر بڑی لگاوٹ بھری نظروں سے اپنے شوہر کی طرف

دیکھتے ہوئے کہا تو ریکس نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر کافی منگوا لو۔ سستے میں ہی تمہاری جان چھوٹ جائے گی"...... عمران نے کہا تو اینڈریا نے ہنستے ہوئے قریب پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر دو نمبر پریس کیا اور روم سروس کو کافی کا کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"سوری اینڈریا۔ تمہارے شوہر سے مل کر بہت افسوس ہوا ہے۔ لیکن خیر۔ کہتے ہیں کہ قسمت کا لکھا تو ٹالا نہیں جا سکتا"...... عمران نے کہا تو اینڈریا اور ریکس دونوں چونک پڑے۔

"افسوس۔ کیا مطلب۔ کس بات کا افسوس ہوا ہے تمہیں ریکس سے مل کر"...... اینڈریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بے چارہ قوت گویائی سے محروم معلوم ہو رہا ہے۔ نجانے تم اس کی باتیں کیسے سمجھتی ہو گی۔ کسی گونگے کے ساتھ زندگی گزارنا واقعی تم جیسی حوصلہ مند خاتون کا ہی کام ہوتا ہے"...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو اینڈریا اور ریکس دونوں کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

"میں خاموش ہوں شاید اس لئے آپ مجھے گونگا سمجھ رہے ہیں"...... ریکس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے۔ یہ طوطا تو بولنا بھی جانتا ہے"...... عمران نے کہا تو وہ دونوں ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"میں طوطا نہیں ریکس ہوں۔ ریکس کیرن اور میں اس لئے

خاموش تھا کہ میں آپ کو دیکھ کر یہ سوچ رہا تھا کہ کیا آپ واقعی وہی انسان ہیں جن کے کارناموں کی تفصیل مجھے اینڈریا نے بتائی تھی اور جسے دنیا بھر میں احمق مگر انتہائی خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے''...... ریکس نے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

''خیر ایسا بھی نہیں ہے۔ اینڈریا کو ایسی ہی الٹی سیدھی باتیں کرنے کی عادت ہے۔ آکسفورڈ میں یہ مجھے پرنس چارمنگ کہتی رہتی تھی اور اس نے شادی تم سے کر لی''...... عمران نے کہا تو ریکس اور اینڈریا دونوں ایک مرتبہ پھر ہنس پڑے۔ تھوڑی دیر بعد روم سروس نے انہیں کافی سرو کر دی اور ان تینوں نے اپنے مگ اٹھا لئے اور سپ لینے لگے۔

''تم نے ابھی تک پوچھا نہیں کہ میں یہاں اپنے شوہر کے ساتھ کیوں آئی ہوں''...... اینڈریا نے کافی کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

''اگر میں نہیں پوچھوں گا تو کیا تم نہیں بتاؤ گی''...... عمران نے کہا تو اینڈریا ایک بار پھر مسکرا دی۔

''میں نے ریکس کو تمہارے بارے میں ساری تفصیل بتا دی تھی۔ اسے میں نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ ہم دونوں آکسفورڈ یونیورسٹی میں ایک ساتھ تھے اور اچھے دوست تھے''...... اینڈریا نے کہا۔

''بس یہی سب بتایا ہے نا اور تو کچھ نہیں بتایا اسے''...... عمران نے کہا تو اینڈریا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ ریکس کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ ابھر آئی۔

''مجھے ریکس کو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ پہلے سے ہی تمہاری ساری ہسٹری جانتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ عورتوں کے معاملے میں تم کس قدر کٹھور دل کے مالک ہو''...... اینڈریا نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بھی ہنس پڑا۔

''ہم یہاں تمہارے لئے ہی آئے تھے لیکن کچھ ضروری کاموں میں الجھ گئے تھے۔ ہمارا پروگرام تم سے فلیٹ میں ملنے کا تھا۔ میں ایک ضروری کام سے نیچے گئی تو تم مجھے ہوٹل کے ہال میں داخل ہوتے دکھائی دیئے اس لئے میں جان بوجھ کر ہال میں تمہارے ساتھ لنچ کرنے بیٹھ گئی تھی''...... اینڈریا نے کہا۔

''تب تو بے چارے ریکس کو اب تک لنچ سے محروم رہنا پڑا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ ریکس دن میں ناشتہ کرتا ہے اور رات کو ڈنر۔ اسے دوپہر میں لنچ لینے کی عادت نہیں ہے۔ اس لئے مجھے اکیلے ہی لنچ کرنا پڑتا ہے''...... اینڈریا نے کہا۔

''عمران صاحب۔ ہم آپ سے خصوصی طور پر ملنے اور آپ سے چند معلومات حاصل کرنے آئے ہیں''...... ریکس نے کہا۔

''کیسی معلومات''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''چند سال پہلے روسیاہ اور کافرستان نے ایکریمیا کے خلاف ایک سازش کے تحت کلاسم جزیرے پر ایک میزائل اسٹیشن قائم کیا تھا۔ اس اسٹیشن پر دنیا کے تیز ترین اور انتہائی خطرناک بلیک ہاک

میزائل نصب تھے جن سے آسانی سے ایکریمیا کی کئی ریاستوں کو ٹارگٹ کیا جا سکتا تھا۔ آپ نے اس اس میزائل اسٹیشن کے بارے میں کافی معلومات حاصل کی تھیں اور پھر یہ ساری معلومات آپ نے ایکریمیا کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی جیکولس کو دی تھیں جس نے ان معلومات کی بنا پر روسیاہ اور کافرستان کے اس مشن کو بے نقاب کیا تھا اور پھر ایکریمین دباؤ پر روسیاہ اور کافرستان نے یہ مشن ڈراپ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور جیکولس ایجنسی کو بھی باوثوق ذرائع سے اطلاعات مل گئی تھیں کہ روسیاہ اور کافرستان نے یہ مشن واقعی ڈراپ کر دیا ہے اور کلاسم جزیرے پر موجود میزائل اسٹیشن ختم کر دیا گیا ہے۔ ایکریمیا اس معاملے میں مطمئن ہو گیا تھا۔ لیکن اب ہمیں ایسی اطلاعات مل رہی ہیں کہ روسیاہ اور کافرستان نے ایکریمیا کو ڈاج دینے کے لئے یہ مشن ڈراپ کیا تھا۔ انہوں نے میزائل اسٹیشن محض کلاسم جزیرے سے ختم کیا تھا جبکہ کسی اور مقام پر میزائل اسٹیشن بدستور بنایا جا رہا تھا جس سے ایکریمیا کو ہی نشانہ پر لیا جانا تھا۔ ہمیں ملنے والی اطلاعات کے مطابق اب میزائل اسٹیشن کلاسم جزیرے کی جگہ کہیں اور بنایا گیا ہے۔ لیکن کہاں اس کے بارے میں ہمیں کوئی سراغ نہیں ملا ہے۔ آپ نے اور آپ کی ٹیم نے کلاسم جزیرے پر بننے والے میزائل اسٹیشن کے بارے میں اس خیال سے تحقیقات کی تھیں کہ کہیں یہ میزائل اسٹیشن پاکیشیا کے خلاف کارروائی کے لئے تو نہیں بنایا جا رہا۔ جب آپ مطمئن ہو

گئے کہ اس میزائل اسٹیشن سے ایکریمیا کو ٹارگٹ کیا جائے گا تو آپ نے اس مشن پر کام نہیں کیا تھا اور اس میزائل اسٹیشن کی تفصیل جیکولس ایجنسی کو فراہم کر دی تھی''...... ریکس نے کہا۔

''ہاں۔ پاکیشیا اور ایکریمیا کے درمیان باہمی تعلقات کو فروغ دینے کے لئے میں نے یہ کام کیا تھا اور جیکولس ایجنسی کا چیف میرا دوست تھا اس لئے میں نے اسے سب کچھ بتا دیا تھا بلکہ اس معاملے کی ساری رپورٹ بنا کر اسے بھجوا دی تھی''...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ میں نے وہ رپورٹ پڑھی ہے لیکن اس رپورٹ میں آپ نے یہ نہیں بتایا ہے کہ اس سازش کے پیچھے کون سے عناصر تھے۔ ان افراد کے نام کیا ہیں جو خاص طور پر اس میزائل اسٹیشن سے ایکریمیا کو نشانہ بنانا چاہتے تھے''...... ریکس نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''سازشی عناصر کو تو جیکولس ایجنسی بھی ٹریس کر سکتی تھی۔ اس لئے میں نے اس سلسلے میں کام نہیں کیا تھا اور جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے اس نے بہت سے سازشی عناصر کے نام و پتے ٹریس کر لئے تھے اور اب شاید ان میں سے کئی افراد اس دنیا میں نہیں ہیں جو جیکولس ایجنسی کے ایجنٹوں کا شکار بن چکے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ روسیاہ اور کافرستان کے اس مشن کو ختم کرنے کے

اعلان کے باوجود ہم نے اس پر کام کیا تھا اور ہم نے روسیاہ اور کافرستان جا کر ان سازشی افراد کا پتہ لگایا تھا اور پھر ہم نے ایک ایک کر کے انہیں ان کے انجام تک پہنچا دیا۔ لیکن ان میں سے ہمیں ایک آدمی باوجود کوششوں کے آج تک نہیں مل سکا ہے''۔ ریکس نے کہا۔

''تم شاید پاکیشیائی نژاد سائنس دان ڈاکٹر جرار رضوی کی بات کر رہے ہو''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ ہم نے اسے ہر جگہ تلاش کیا ہے۔ روسیاہ اور کافرستان کا ایک ایک حصہ چھان مارا ہے لیکن ڈاکٹر جرار رضوی یوں غائب ہو گیا ہے جیسے اسے زمین نے نگل لیا ہو یا آسمان نے اٹھا لیا ہو''...... ریکس نے کہا۔

''تو کیا تم اسے ہلاک کرنے کے لئے تلاش کر رہے ہو''۔ عمران نے پوچھا۔

''ظاہر ہے۔ اس سازش کا اصل کرتا دھرتا ڈاکٹر جرار رضوی ہی ہے کیونکہ ایکریمیا کے خلاف جو میزائل لانچ کئے جا رہے تھے وہ اسی ڈاکٹر جرار رضوی کے ہی ایجاد کردہ تھے۔ اور سب سے اہم بات یہ کہ ہمیں جو نئی اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق روسیاہ اور کافرستان اب بھی اس مشن پر خفیہ طور پر کام کر رہا ہے اس کے پیچھے ڈاکٹر جرار رضوی کا ہی ہاتھ ہے۔ وہی روسیاہ اور کافرستان کی

امداد کر رہا ہے اور ایکریمیا کو ٹارگٹ پر لانے کی کوشش کر رہا ہے''...... ریکس نے کہا۔

''تو اس سلسلے میں تمہاری میں کیا مدد کر سکتا ہوں۔ ظاہر ہے ڈاکٹر جرار رضوی پاکیشیا میں تو موجود نہیں ہے جو میں تمہیں اس کے بارے میں تفصیلات بتا سکوں۔ وہ پاکیشیائی نژاد ضرور ہے لیکن وہ روسیاہ یا پھر شاید کافرستان کے لئے ہی کام کرتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تم ہمیں ان تمام افراد کے نام بتا دو جو اس سازش میں شریک تھے۔ ہم ان سب کو چیک کریں گے ہو سکتا ہے کہ کوئی ہمارے ہاتھوں بچ گیا ہو۔ ہم اس تک پہنچ گئے تو پھر ہمارے لئے ڈاکٹر جرار رضوی تک بھی پہنچنا آسان ہو جائے گا''...... اینڈریا نے کہا۔

''کیا تم دونوں جیکولس ایجنسی کے لئے کام کرتے ہو''۔ عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ جیکولس ایجنسی تو جیکولس کی ہلاکت کے بعد کب کی ختم ہو چکی ہے۔ ایکریمین حکومت نے اس ایجنسی کو ایکریمیا کی ایک نئی ایجنسی میں ضم کر دیا تھا۔ اس ایجنسی کا نام برائٹ ایجنسی ہے میزائل اسٹیشن کے سازشی عناصروں کو ان کے انجام تک پہنچانے کا کام برائٹ ایجنسی کو ہی سونپا گیا ہے''...... اینڈریا نے جواب دیا تو ریکس چونک کر اور تیز نظروں سے اینڈریا کو گھورنے لگا۔

"تو کیا کافرستان اور روسیاہ میں کہیں بھی تمہیں اس میزائل اسٹیشن کا کوئی سراغ نہیں ملا کہ اب وہ میزائل اسٹیشن کہاں بنایا جا رہا ہے"...... عمران نے اس کی طرف حیرت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس معاملے میں ہم بری طرح سے ناکام رہے ہیں لیکن یہ طے ہے کہ ایکریمیا کو ٹارگٹ کرنے کا مشن ڈراپ نہیں کیا گیا ہے اور دوبارہ میزائل اسٹیشن کی تعمیر جاری ہے۔ اگر ہمیں کسی طرح سے ڈاکٹر جرار رضوی کے بارے میں پتہ چل جائے تو اس سے ہمیں معلوم ہو سکتا ہے کہ اس بار میزائل اسٹیشن کہاں بنایا جا رہا ہے اس کے بعد اس میزائل اسٹیشن کو تباہ کرنا ہمارے لئے مشکل نہیں ہو گا"...... ریکس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں تمہیں ان افراد کے بارے میں بتا دیتا ہوں جو کلاسم جزیرے پر میزائل اسٹیشن بنانے میں ملوث تھے۔ اگر ان سے تمہیں کوئی مدد مل سکتی ہے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے"...... عمران نے کہا تو اینڈریا اور ریکس کے چہروں پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"گڈ شو۔ میں نے تم سے کہا تھا نا کہ عمران کو اگر کچھ معلوم ہوا تو وہ ہماری مدد ضرور کرے گا"...... اینڈریا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو ریکس نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میں ایک بات بتاؤں"...... عمران نے کہا تو وہ دونوں چونک

کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا"...... اینڈریا اور ریکس نے ایک ساتھ کہا۔

"تمہیں نئے میزائل اسٹشن کے بارے میں جو معلومات ملی ہیں میرے خیال میں ایسا کچھ نہیں ہے۔ کلاسم جزیرے پر میزائل اسٹیشن کے ختم ہونے کے بعد کافرستان اور روسیاہ نے یہ مشن یکسر ڈراپ کر دیا تھا"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم اس قدر وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہو کہ انہوں نے یہ مشن حتمی طور پر ختم کر دیا تھا"...... اینڈریا نے چونکتے ہوئے کہا۔ ریکس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ایکریمیا کو تمام تفصیلات بتانے کے باوجود پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے کافرستان اور روسیاہ میں موجود فارن ایجنٹوں کو اس معاملے پر مزید کام کرنے کی ہدایات دی تھیں۔ وہ مسلسل اس معاملے کی چھان بین کرتے رہے تھے۔ فارن ایجنٹوں نے ان افراد تک رسائی حاصل کر لی تھی جو اس مشن پر بھرپور انداز میں کام کر رہے تھے۔ ان کی نگرانی سے فارن ایجنٹوں کو معلوم ہوا تھا کہ اس میزائل اسٹیشن کے سلسلے میں روسیاہ اور کافرستان میں شدید اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔ وہ اختلافات کیا تھے میں ان کی تفصیل تو نہیں جانتا لیکن یہ ضرور جانتا ہوں کہ اس مشن کو دونوں ممالک نے مکمل طور پر ختم کر دیا تھا اور رہی بات اس سائنس دان کی جو پاکیشیائی نژاد ہے اور جو بلیک ہاک میزائلوں کا موجد تھا تو

اس کے بارے میں بھی میرے پاس ایک رپورٹ موجود ہے کہ وہ کافرستان میں ایک ٹریفک حادثے میں ہلاک ہو گیا تھا۔ چونکہ وہ انتہائی نامور اور کافرستان کا اہم سائنس دان تھا اس لئے اس کی ہلاکت کو چھپا لیا گیا تھا۔ آج تک اس کی ہلاکت کی تشہیر نہیں کی گئی ہے۔ یہی کہا جا رہا ہے کہ ڈاکٹر جرار رضوی اچانک نجانے کہاں غائب ہو گیا ہے“...... عمران نے کہا۔

”یہ خبر تو ہمارے پاس بھی ہے کہ ڈاکٹر جرار رضوی ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے لیکن اس کا ہمارے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے اور پھر یہ بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ اگر ڈاکٹر جرار رضوی واقعی مر چکا ہے تو پھر کافرستان نے اس کی ہلاکت کی خبر اب تک کیوں چھپائی ہوئی ہے۔ اس کی کوئی تو وجہ ہونی چاہئے“...... ریکس نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

”ایک وجہ ہے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کون سی وجہ“...... ریکس نے پوچھا۔

”ڈاکٹر جرار رضوی بلیک ہاک میزائلوں کا فارمولا لے کر کسی اور لیبارٹری میں جا رہا تھا تاکہ وہ ان میزائلوں پر مزید کام کر کے انہیں اور زیادہ تیز رفتار اور طاقتور بنا سکے لیکن لیبارٹری پہنچنے سے پہلے ہی اس کا روڈ یکسیڈنٹ ہو گیا اور وہ موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا تھا۔ اس کی لاش تو مل گئی تھی لیکن اس کے پاس بلیک ہاک میزائلوں کا فارمولا نہیں ملا تھا“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اگر فارمولا ڈاکٹر جرار رضوی کے پاس تھا تو پھر حکام کو اس سے وہ فارمولا کیوں نہیں ملا“...... اینڈریا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ روڈ ایکسیڈنٹ کے بعد ڈاکٹر جرار رضوی کی کار کے پاس بے شمار لوگ اکٹھے ہو گئے تھے ان میں سے ہی کسی نے وہ فارمولا اڑا لیا تھا۔ چونکہ بلیک ہاک میزائل ڈاکٹر جرار رضوی کا ایجاد کردہ تھا اس لئے کافرستانی حکام نے اس وقت تک اس خبر کو چھپانے کا.ارادہ کیا تھا جب تک ڈاکٹر جرار رضوی کا فارمولا انہیں نہ مل جاتا“...... عمران نے کہا۔

”تو کیا اتنا وقت گزرنے کے باوجود انہیں بلیک ہاک میزائل کا فارمولا نہیں ملا ہے“...... اینڈریا نے پوچھا۔

”نہیں۔ اگر انہیں فارمولا مل جاتا تو وہ اب تک ڈاکٹر جرار رضوی کی ہلاکت کی خبر منظر عام پر لے آتے“...... عمران نے کہا۔

”یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ کافرستان نے دنیا کو ڈاج دینے کے لئے ڈاکٹر جرار رضوی کی ہلاکت کی جھوٹی خبر بنائی ہو“...... ریکس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ہاں ہو سکتا ہے لیکن اس کے باوجود مجھے یقین ہے کہ یہ خبر جھوٹی نہیں ہے اور اس کی وجہ بلیک ہاک میزائل ہیں۔ روسیاہ اور کافرستان نے ایکریمیا کو ٹارگٹ کرنے کے لئے میزائل اسٹیشن تو بنانے کا سوچ لیا تھا لیکن بلیک ہاک میزائل پر ابھی ڈاکٹر جرار

رضوی کا بہت سا کام باقی تھا۔ وہ میزائلوں کے ساتھ ایک خاص ڈیوائس لگانا چاہتا تھا جن کی مدد سے ایکریمیا کی کسی بھی اہم تنصیب کو آسانی سے نشانہ بنایا جا سکے۔ اس ڈیوائس کو ٹارگٹ پلگ ڈیوائس یا ٹی پی ڈی کہا جاتا ہے۔ ٹی پی ڈی کا فارمولا بھی اس فارمولے کے ساتھ تھا جو ڈاکٹر جرار رضوی کے حادثے کے بعد غائب ہوا تھا۔ میزائل اسٹیشن سے روسیاہ اور کافرستان ایکریمیا کو نشانہ تو بنا سکتے تھے لیکن ایکریمیا کی اہم تنصیبات کو ٹارگٹ کرنا ان کے لئے مشکل تھا جس کے لئے ٹی پی ڈی کی بے حد اہمیت تھی۔ بلیک ہاک میزائل میں بھی بہت سی خامیاں تھیں جنہیں صرف ڈاکٹر جرار رضوی ہی دور کر سکتے تھے۔ جب تک ان خامیوں کو دور نہ کیا جاتا اس وقت تک میزائل اسٹیشن میں ان میزائلوں کی لانچنگ ناممکن تھی۔ اب تک نہ ہی بلیک ہاک میزائلوں کی خامیاں ختم کی جا سکی ہیں اور نہ ہی ٹی پی ڈی فارمولے پر کام کیا گیا ہے۔ دونوں فارمولوں کے غائب ہونے سے یہ بات سرے سے ہی غلط ثابت ہوتی ہے کہ روسیاہ اور کافرستان ایک بار پھر ایکریمیا کے خلاف کوئی میزائل اسٹیشن بنا رہے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کیا تمہارے پاس یہ حتمی رپورٹ ہے کہ بلیک ہاک میزائلوں کی خامیاں دور نہیں ہوئی ہیں اور اس پر ٹی پی ڈی نہیں لگائی گئی ہے''...... ریکس نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ چیف ایکسٹو ان معاملات پر گہری نظر رکھتا ہے۔ ڈاکٹر

جرار رضوی نے ابتدائی طور پر صرف چار میزائل ہی تیار کئے تھے۔ یہ میزائل جس فیکٹری میں بنائے گئے تھے ڈاکٹر جرار رضوی اس فیکٹری کا انچارج بھی تھا اور چیف ایکسٹو نے اس فیکٹری کو ٹریس کر لیا تھا۔ فیکٹری میں شارٹ سرکٹ کی وجہ سے آگ لگ گئی تھی جس سے چاروں میزائل وہیں تباہ ہو گئے تھے۔ ان میزائلوں کے بعد بلیک ہاک نامی میزائلوں کا نام ونشان تک باقی نہیں رہا تھا پھر تمہیں کیسے اطلاع مل گئی کہ روسیاہ اور کافرستان ایک بار پھر بلیک ہاک میزائل کسی جگہ لانچ کرنے جا رہے ہیں اور وہ بھی ایکریمیا کو ٹارگٹ پر لانے کے لئے جبکہ تم دونوں کہہ رہے ہو کہ اس مشن پر جو افراد کام کر رہے تھے تم ان سب کو ٹارگٹ کر چکے ہو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ درست ہے ہم اب تک بیس سے زائد افراد کو ٹارگٹ کر چکے ہیں جو کلاسم جزیرے پر میزائل اسٹیشن کی تیاری میں شامل تھے۔ ان میں کافرستان ملٹری سیکرٹ سروس کے چیف کا نمبر ٹو جے کشن بھی شامل تھا۔ اس کا منہ کھلوانے کے لئے جب ہم نے اس پر تشدد کیا تو اس نے یہ انکشاف کیا تھا کہ ہم کسی غلط فہمی میں نہ رہیں۔ بلیک ہاک میزائل اسٹیشن صرف کلاسم جزیرے سے ختم کیا گیا ہے جبکہ اب یہ میزائل اسٹیشن ایک ایسی جگہ بنایا جا رہا ہے جہاں سے ایکریمیا اور ایکریمیا کی اہم تنصیبات کو آسانی سے نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ ہم نے اس سے اس سلسلے میں مزید معلومات

حاصل کرنے کی بہت کوشش کی تھی لیکن ہمارے تشدد کی وجہ سے اس کی حالت بہت خراب ہو گئی تھی اور وہ فوراً ہلاک ہو گیا تھا''...... ریکس نے کہا۔

''ہو سکتا ہے اس نے تشدد سے بچنے اور اپنی جان بچانے کے لئے تم سے جھوٹ بولا ہو''...... عمران نے کہا۔

''اس کا انداز جھوٹ بولنے والا نہیں تھا۔ وہ آخری سانس لے رہا تھا اور کہا جاتا ہے کہ آخری وقت میں کوئی جھوٹ نہیں بولتا''۔ اینڈریا نے کہا۔

''بہرحال جو بھی ہے۔ مجھے جو معلوم تھا وہ سب میں تم دونوں کو بتا چکا ہوں۔ میری بات پر یقین کر سکتے ہو تو کر لو ورنہ تمہاری مرضی''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''میں جانتا ہوں کہ تم جھوٹ نہیں بولتے لیکن جے کشن کے آخری بیان کو بھی تو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے''...... ریکس نے کہا۔

''تو پھر کرو تحقیقات ہو سکتا ہے کہ بلیک ہاک نامی کوئی اور میزائل ایجاد کر لیا گیا ہو یا پھر کافرستان نے واقعی ڈاکٹر جرار رضوی کی ہلاکت کا ڈھونگ رچایا ہو اور وہ اب بھی خفیہ طور پر یہ کام کر رہا ہو''...... عمران نے کہا۔

''یہی تو اصل مسئلہ ہے۔ آخر ہم اس تک پہنچیں کیسے۔ اس کا تو معمولی سا سراغ بھی نہیں مل رہا ہے''...... ریکس نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

''یہ سوچنا تمہارا کام ہے''...... عمران نے لاپرواہی سے کہا۔

''کیا اس سلسلے میں تم ہماری کوئی مدد کر سکتے ہو''...... اینڈریا نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

''کیسی مدد''...... عمران نے پوچھا۔

''تم ایسے معاملات میں خاصی شہرت رکھتے ہو کہ تم زمین کی گہرائیوں میں بھی چھپے ہوئے دشمنوں کو کھوج نکالتے ہو۔ کیا تم ہمارے لئے ڈاکٹر جرار رضوی کو تلاش نہیں کر سکتے''...... اینڈریا نے کہا۔

''اگر وہ واقعی زمین کے نیچے چلا گیا ہوا تو''...... عمران نے کہا۔

''بس تم ہمیں کسی طرح سے یہ کنفرم کرا دو کہ واقعی ڈاکٹر جرار رضوی ہلاک ہو چکا ہے تو ہمیں اس بات کا یقین آ جائے گا کہ واقعی ایکریمیا کے خلاف کوئی سازش نہیں کی جا رہی کیونکہ یہ بات ہمارے علم میں بھی ہے کہ بلیک ہاک میزائل اور ٹی پی ڈی سوائے ڈاکٹر جرار رضوی کے اور کوئی نہیں بنا سکتا تھا''...... اینڈریا نے کہا۔

''میں اس کا تم سے وعدہ تو نہیں کر سکتا کیونکہ یہ کام چیف ہی کرا سکتا ہے۔ میں چیف سے بات کروں گا۔ چیف فارن ایجنٹوں کے ذمہ یہ کام لگا دے گا تو ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر جرار رضوی کی قبر کہیں سے دریافت ہو جائے۔ اگر ایسا ہوا تو میں تمہیں اس کی قبر کا بتا دوں گا وہاں سے تم دونوں جا کر اس کی لاش نکال کر لے جانا

اور اپنے چیف کو دکھا کر تصدیق کرا دینا کہ روسیاہ اور کافرستان کا بلیک ہاک مشن مکمل طور پر ڈراپ ہو چکا ہے اور تمہیں نئے میزائل اسٹیشن کی جو رپورٹ ملی ہے وہ غلط ہے جس کا کوئی سر پیر نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہونہہ۔ چیف سے بات کرنے اور پھر فارن ایجنٹوں کو متحرک کرنے میں تو خاصا وقت لگ جائے گا"...... ریکس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو تم کیا چاہتے ہو کیا میں تمہارے ساتھ کافرستان جاؤں اور وہاں کے قبرستانوں کی خاک چھانوں۔ ایک ایک کر کے تمام قبروں کی کھدائی کروں اور ان میں سے ڈاکٹر جرار رضوی کی لاش ڈھونڈوں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تم رہنے دو۔ ہم یہ کام خود کر لیں گے۔ تم بس ہمیں ان افراد کے نام بتا دو جو بلیک ہاک مشن میں کام کر رہے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ ان میں کوئی ایسا نام ہو جو ہمیں ڈاکٹر جرار رضوی تک پہنچا دے چاہے وہ زندہ ہو یا کسی قبر میں دفن ہو"...... ریکس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نام یاد کر کے تمہیں اپنے ایک آدمی کے ذریعے یہاں بھجوا دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا اب نہیں بتاؤ گے"...... اینڈریا نے چونک کر کہا۔

"نہیں۔ کھانا کھانے کے بعد مجھ پر غنودگی طاری ہو جاتی ہے

اور تم جانتی ہو کہ غنودگی کے عالم میں دماغ خالی ہو جاتا ہے۔ اب میں جا کر اپنے فلیٹ میں آرام کروں گا اور پھر میں یاد کروں گا کہ میں کن افراد کو جانتا ہوں جو بلیک ہاک مشن پر کام کر رہے تھے۔ ان کی پوری تفصیل لکھ کر میں جلد ہی تمہیں بھجوا دوں گا"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ تو اینڈریا اور ریکس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"کب تک تفصیل بھجواؤ گے تم"...... اینڈریا نے پوچھا۔

"کل صبح تک"...... عمران نے جواب دیا اور پھر وہ انہیں ٹاٹا کرتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اسے جاتے دیکھ کر اینڈریا اور ریکس ہونٹ بھینچ کر رہ گئے جیسے انہیں عمران کا اس طرح اچانک اٹھ کر جانا ناگوار گزرا ہو۔

شاندار انداز میں سجے ہوئے آفس میں جہازی سائز کی میز کے پیچھے اونچی نشست والی کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا سامنے رکھی ہوئی فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ یہ ہارپ تھا جو ہارپ ایجنسی کا چیف تھا۔ ہارپ انتہائی انہاکی سے فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک درمیانی لیکن ورزشی جسم کا مالک نوجوان داخل ہوا۔ ہارپ نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا تو نوجوان پر نظر پڑتے ہی اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

”آپ نے مجھے ایمرجنسی کال کر کے بلایا ہے باس“...... آنے والے نوجوان نے ہارپ کو سلام کرتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ہاں۔تم سے ایک ضروری کام تھا“...... ہارپ نے کہا۔

”کیسا کام“......نوجوان نے کہا۔

”بیٹھو۔ بتاتا ہوں“...... ہارپ نے اس کی بات کا جواب دینے

کی بجائے اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا تو نوجوان اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

”تھوڑی دیر انتظار کرو شارپ وائل۔ میں یہ فائل ختم کر لوں پھر تم سے بات کرتا ہوں“...... ہارپ نے کہا۔

”یس باس“...... نوجوان نے کہا جس کا پورا نام نام بلیک شارپ وائل تھا لیکن سب اسے شارپ وائل کے نام سے جانتے تھے۔ ہارپ ایک بار پھر فائل دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ فائل کے تین چار صفحے باقی تھے اس نے ان صفحات کا مطالعہ کیا اور پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کی اور اسے اٹھا کر سائیڈ پر رکھ دیا۔

”کیا آپ نے مجھے پھر کسی مشن کے لئے منتخب کیا ہے باس“۔ شارپ وائل نے ہارپ کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ایک اہم مشن ہے اور یہ مشن تمہارے سوا کوئی مکمل نہیں کر سکتا ہے“...... ہارپ نے کہا۔

”کیا مشن ہے اور مجھے کہاں جانا ہے“...... شارپ وائل نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”پاکیشیا“...... ہارپ نے جواب دیا تو شارپ وائل بے اختیار چونک پڑا۔

”مشن کیا ہے“...... شارپ وائل نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو ہارپ نے سائیڈ پر رکھی ہوئی فائل اٹھائی اور شارپ

وائل کی طرف بڑھا دی۔

''اسے پڑھ لو''...... ہارپ نے کہا تو شارپ وائل نے اس سے فائل لی اور اسے کھول کر پڑھنے لگا۔ فائل میں دس بارہ پرنٹڈ پیپر تھے جنہیں پڑھنے میں شارپ وائل کو زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔ ساری فائل پڑھنے کے بعد اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کی اور سامنے میز پر رکھ دی۔

''اس فائل میں روسیاہ اور کافرستان کی اس سازش کا ذکر کیا گیا ہے جو وہ ایکریمیا کے خلاف کلاسم نامی جزیرے پر میزائل اسٹیشن بنا کر کرنا چاہتے تھے۔ رپورٹ کے مطابق اس سازش کا پردہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ کام کرنے والے علی عمران نے فاش کیا تھا۔ اس نے یہ رپورٹ بنا کر ایکریمین ایجنسی جیکولس کو بھجوائی تھی جس نے اپنے طور پر سارا کام کرتے ہوئے ایکریمین دباؤ پر ان کا مشن ختم کر دیا تھا۔ یہ تو کافی پرانی بات ہو چکی ہے۔ آپ مجھے یہ فائل کیوں پڑھنے کو دے رہے ہیں''...... شارپ وائل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''روسیاہ اور کافرستان کا بلیک ہاک مشن ختم ہو چکا ہے اور یہ بھی پتہ چل چکا ہے کہ بلیک ہاک میزائل کا موجد بھی ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے جس کا نام ڈاکٹر جرار رضوی تھا۔ ڈاکٹر جرار رضوی پاکیشیائی نژاد تھا لیکن وہ کافرستان کی لیبارٹریوں میں کام کرتا تھا۔ اس رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ڈاکٹر جرار

رضوی کے بلیک ہاک میزائلوں سے ہی ایکریمیا کو ٹارگٹ کرنے کا پلان بنایا گیا تھا۔ ایکریمین دباؤ پر جب روسیاہ اور کافرستان نے کلاسم جزیرے پر موجود میزائل اسٹیشن ختم کیا تو وہاں موجود تمام افراد کو بھی کلاسم جزیرے سے ہٹا دیا گیا تھا اور ڈاکٹر جرار رضوی کو بھی روپوش کر دیا گیا تھا۔ گو کہ روسیاہ اور کافرستان نے ایکریمی دباؤ میں آ کر میزائل اسٹیشن تو ختم کر دیا تھا لیکن ایکریمیا ان پر کسی صورت میں بھی بھروسہ نہیں کر سکتا تھا اس لئے جیکولس ایجنسی کو یہ ٹاسک دیا گیا کہ وہ کافرستان اور روسیاہ اپنے ایجنٹوں کو بھیجے جو ان تمام افراد کو ہلاک کر دیں جو بلیک ہاک میزائل اسٹیشن بنانے میں کسی بھی حیثیت سے شامل تھے۔ جیکولس ایجنسی کے ایجنٹوں نے تیزی سے کام کیا اور کافرستان اور روسیاہ کے کئی ایسے افراد کو ہلاک کرا دیا جو بلیک ہاک میزائل اسٹیشن کی تیاری میں شامل تھے لیکن ان میں سے چند افراد غائب کر دیئے گئے تھے جن میں ڈاکٹر جرار رضوی بھی شامل تھا۔ اس دوران دل کا دورہ پڑنے سے جیکولس بھی ہلاک ہو گیا تو جیکولس ایجنسی کو برائٹ ایجنسی ضم کر دیا گیا اور جیکولس ایجنسی کو حکومتی ایما پر جو بھی ٹاسک دیئے گئے تھے وہ سب بھی برائٹ ایجنسی کو مل گئے تھے۔ برائٹ ایجنسی نے تمام ٹاسک بخوشی قبول کر لئے تھے۔ برائٹ ایجنسی کا چیف اینڈریو تھا جو صرف ایکریمیا اور یورپ تک ہی محدود رہنا پسند کرتا تھا۔ ان دو براعظموں کے سوا وہ اپنے ایجنٹوں کو کسی اور براعظم میں نہیں بھیجتا تھا۔ اس

لئے اس نے روسیاہ اور کافرستان کے خلاف کام کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کے انکار پر بلیک ہاک مشن کا ٹاسک ہماری ایجنسی کو دے دیا گیا۔ میں نے فوری طور پر مشن کا ریکارڈ حاصل کیا اور پھر میں نے اپنی ایجنسی کے دو ذہین اور تیز رفتار ایجنٹوں اینڈریا اور اس کے شوہر ریکس کو اس مشن پر کام کرنے کے لئے بھیج دیا۔ ان دونوں نے روسیاہ اور کافرستان میں کلاسم جزیرے پر میزائل اسٹیشن پر کام کرنے والے تمام افراد کو تلاش کر کے ہلاک کر دیا لیکن کوشش کے باوجود انہیں ڈاکٹر جرار رضوی کا کوئی سراغ نہیں ملا تھا۔ ہمارے پاس چونکہ ان افراد کی مکمل رپورٹ نہیں تھی جو کلاسم جزیرے پر موجود تھے اس لئے میں نے اینڈریا اور اس کے شوہر ریکس کو پاکیشیا بھیج دیا۔ اینڈریا، عمران کو بخوبی جانتی تھی۔ کسی زمانے میں عمران آکسفورڈ یونیورسٹی میں اس کے ساتھ پڑھتا تھا۔ اس دوران ان میں اچھی دوستی ہو گئی تھی۔ اینڈریا نے کہا تھا کہ اگر وہ اس سلسلے میں عمران سے بات کرے گی تو عمران یقیناً اس کی مدد کو تیار ہو جائے گا اور وہ اس کی مدد سے کافرستان یا روسیاہ میں چھپے ہوئے ڈاکٹر جرار رضوی کو تلاش کر لیں گے۔ چونکہ اس مشن کی تفصیلات کا علم عمران کو تھا اس لئے میں نے اینڈریا اور ریکس کو پاکیشیا جا کر عمران سے ملنے کی اجازت دے دی''...... ہارپ نے کہا۔ پھر وہ سانس لینے کے لئے رکا اور پھر وہ شارپ وائل کو بتانے لگا کہ اینڈریا کس طرح عمران سے ملی تھی اور پھر ان میں

ڈاکٹر جرار رضوی کے حوالے سے کیا باتیں ہوئی تھیں۔

''عمران نے اینڈریا اور ریکس کو ہر ممکن طریقے سے یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے کہ ڈاکٹر جرار رضوی ہلاک ہو چکا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کا فارمولا بھی غائب ہے جو وہ کافرستان کی کسی لیبارٹری میں لے جا رہا تھا۔ عمران کی باتوں سے وہ دونوں مطمئن ہو گئے تھے کیونکہ انہیں بھی روسیاہ اور کافرستان سے ایسی ہی اطلاعات ملی تھیں کہ ڈاکٹر جرار رضوی واقعی ہلاک ہو چکا ہے جبکہ ایسا نہیں ہے''...... ہارپ نے کہا اور اس کے آخری جملے پر شارپ وائل بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا مطلب۔ کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ڈاکٹر جرار رضوی ہلاک نہیں ہوا ہے۔ وہ زندہ ہے''...... شارپ وائل نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ وہ زندہ ہے''...... ہارپ نے کہا۔

''اوہ۔ اگر وہ زندہ ہے تو پھر آپ نے اس کے بارے میں اینڈریا اور ریکس کو کیوں نہیں بتایا۔ اگر آپ انہیں بتا دیتے تو وہ ڈاکٹر جرار رضوی تک پہنچ کر اسے ہلاک بھی کر دیتے اور اس کا فارمولا بھی حاصل کر لاتے''...... شارپ وائل نے کہا۔

''نہیں۔ وہ دونوں پاکیشیا میں ہیں اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ عمران اینڈریا کو بخوبی جانتا ہے۔ اگر اینڈریا اور ریکس نے ڈاکٹر جرار رضوی کو ہلاک کرنے اور اس سے فارمولا حاصل کرنے

کی کوشش کی تو عمران ان کے راستے کی سب سے بڑی دیوار بن جائے گا۔ وہ انہیں کسی بھی صورت میں ڈاکٹر جرار رضوی تک نہیں پہنچنے دے گا''...... ہارپ نے کہا۔

''کیوں۔ ڈاکٹر جرار رضوی سے عمران کا کیا تعلق۔ وہ اسے اینڈ ریا اور ریکس سے کیوں بچانا چاہتا ہے''...... شارپ وائل نے اسی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس لئے کہ ڈاکٹر جرار رضوی روسیاہ اور کافرستان میں نہیں بلکہ پاکیشیا میں موجود ہے''...... ہارپ نے کہا تو شارپ وائل بری طرح سے اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات مزید گہرے ہو گئے تھے۔

''ڈاکٹر جرار رضوی پاکیشیا میں ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے وہ تو کافرستانی سائنس دان ہے پھر وہ پاکیشیا میں کیا کر رہا ہے''۔ شارپ وائل نے اسی انداز میں کہا۔

''وہ پاکیشیا خود نہیں آیا تھا۔ اسے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کے حکم پر اس کے فارن ایجنٹوں نے اغوا کر کے انتہائی خفیہ طور پر پاکیشیا پہنچایا تھا مع اس کے دو فارمولوں کے جن میں ایک فارمولا بلیک ہاک میزائل کا ہے اور دوسرا ٹی پی ڈی کا ہے جو اہم تنصیبات کو ہنڈرڈ ون پرسنٹ ٹارگٹ کرنے کا کام کرتی ہے''...... ہارپ نے کہا۔

''تو کیا کافرستان میں جس ڈاکٹر جرار رضوی کی کار کا

ایکسیڈنٹ ہوا تھا وہ اصلی نہیں تھا اور وہاں سے جس ڈاکٹر جرار رضوی کی لاش ملی تھی وہ اگر ڈاکٹر جرار رضوی کی نہیں تو پھر کس کی تھی''...... شارپ وائل نے اسی طرح حیران و پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کے حکم سے یہ سارا کھیل کھیلا گیا تھا۔ وہ ڈاکٹر جرار رضوی کو مع فارمولوں کے ہر صورت میں پاکیشیا لانا چاہتا تھا۔ اس میں ڈاکٹر جرار رضوی کی اپنی مرضی بھی شامل تھی''...... ہارپ نے جواب دیا تو شارپ وائل ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''آپ کے کہنے کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر جرار رضوی کی موت کا جو کھیل کھیلا گیا تھا اس کھیل میں ڈاکٹر جرار رضوی بھی شریک تھا''۔ شارپ وائل نے کہا۔

''ہاں۔ ڈاکٹر جرار رضوی کا تعلق پاکیشیا سے تھا سائنس کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد وہ ایک کافرستانی لڑکی کے چکر میں کافرستان چلا گیا تھا اور پھر اس نے اس لڑکی سے شادی کر کے مستقل طور پر کافرستان کی نیشنلٹی حاصل کر لی تھی۔ ڈاکٹر جرار رضوی انتہائی ذہین اور قابل نوجوان تھا۔ اس کی ذہانت کی بنا پر کافرستانی حکام نے اسے کافرستان کا وفادار بنانے اور اس کی سائنسی خدمات کا فائدہ اٹھانے کا سوچا تھا اس لئے انہوں نے ایک کافرستانی ایجنسی کی لڑکی کو آکسفورڈ یونیورسٹی بھیجا جس نے ڈاکٹر جرار رضوی

کو اپنے حسن کا گرویدہ کر لیا اور جب ڈاکٹر جرار رضوی اس کی
زلف کا اسیر بن گیا تو اس سے شادی کے بعد مستقل طور پر
کافرستان منتقل ہو گیا۔ ڈاکٹر جرار رضوی کی اولاد نہیں ہوئی تھی۔
چند سالوں کے بعد ڈاکٹر جرار رضوی کی بیوی نے اسے خود بتا دیا
کہ اس کا تعلق کافرستان کی ایک ایجنسی سے ہے اور اس نے
حکومت کی ایماء پر اسے آکسفورڈ یونیورسٹی میں اپنی زلف کا اسیر
بنایا تھا تاکہ وہ اس سے شادی کر کے پاکیشیا جانے کی بجائے
مستقل طور پر کافرستان منتقل ہو جائے اور اپنی خدمات کافرستان
کے لئے وقف کر دے۔ یہ بات اس عورت نے ڈاکٹر جرار رضوی
کو تب بتائی تھی جب وہ بلڈ کینسر میں مبتلا ہو کر بستر پر پڑی زندگی
کے آخری سانس لے رہی تھی۔ ڈاکٹر جرار رضوی اپنی بیوی سے
بے حد محبت کرتا تھا جب اس پر یہ حقیقت آشکار ہوئی کہ اس کی
بیوی کا تعلق کافرستان کی ایک سیکرٹ ایجنسی سے ہے اور اس نے
کافرستانی حکام کے حکم پر اسے اپنے جال میں پھنسایا تھا تو اسے
اپنی بیوی اور کافرستانیوں پر بے حد غصہ آیا۔ وہ اپنی بیوی کو آخری
لمحات میں چھوڑ تو نہیں سکتا تھا لیکن اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اپنی
بیوی کی وفات کے بعد وہ بھی کافرستان چھوڑ کر پاکیشیا منتقل ہو
جائے گا۔ اس نے کافرستان کے لئے بہت کچھ کیا تھا اور اسے
افسوس ہو رہا تھا کہ جو کچھ اسے پاکیشیا اور مسلمانوں کی بھلائی کے
لئے کرنا چاہئے تھا وہ اس نے غیر مسلموں اور خاص طور پر پاکیشیا

کے دشمن ملک کافرستان کے لئے کیا تھا۔ ڈاکٹر جرار رضوی نے
فیصلہ کیا تھا کہ وہ اپنی تمام ایجادات کے فارمولے لے کر پاکیشیا
منتقل ہو جائے گا اور اپنی باقی کی زندگی پاکیشیا کی خدمات کے لئے
وقف کر دے گا۔ اس کے عزائم کا کافرستانی حکام کو پتہ چل چکا تھا
اس لئے کافرستانیوں نے ڈاکٹر جرار رضوی کی بھرپور انداز میں
نگرانی کرانی شروع کر دی۔ اس کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھی
جاتی تھی اور اس سے ہر ملنے جلنے والے کا ڈیٹا بلکہ اس کی تمام فون
کالز بھی باقاعدہ ریکارڈ کی جاتی تھیں۔ ان سب باتوں کا بھی ڈاکٹر
جرار رضوی کو علم ہو گیا تھا۔ اس نے چونکہ پاکیشیا منتقل ہونے کا تہیہ
کر رکھا تھا اس لئے اس نے پاکیشیائی حکام سے جن میں پاکیشیائی
سائنس دان سرداور ان کے دوست تھے انہیں ساری حقیقت سے
آگاہ کر دیا تھا۔ ڈاکٹر جرار رضوی نے سرداور سے استدعا کی کہ وہ
اب کسی بھی صورت میں کافرستان نہیں رہنا چاہتا اس لئے وہ اس
سلسلے میں اعلیٰ حکام سے بات کرے تاکہ سفارتی تعلقات کی بنا پر
انہیں کافرستان سے پاکیشیا منتقل کر دیا جائے۔ ڈاکٹر جرار رضوی یہ
بھی جانتا تھا کہ اگر سفارتی تعلقات کی بنا پر اسے پاکیشیا بھیج بھی
دیا گیا تو کافرستانی حکام اسے وہ ایجادات ساتھ لے جانے کی کسی
بھی صورت میں اجازت نہیں دیں گے جو اس نے کافرستان کے
لئے کی تھیں اور ڈاکٹر جرار رضوی ان ایجادات کے فارمولوں سمیت
پاکیشیا منتقل ہونا چاہتا تھا۔ ڈاکٹر جرار رضوی کے اصرار پر سرداور

نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو سے بات کی۔ چیف ایکسٹو نے ڈاکٹر جرار رضوی کو پاکیشیا لانے کی ذمہ داری اپنے سر لے لی اور اسے کافرستان سے فارمولوں سمیت پاکیشیا لانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ چونکہ ڈاکٹر جرار رضوی ایک قابل اور انتہائی ذہین سائنس دان تھا جسے کافرستان کسی بھی صورت میں کافرستان سے نہیں جانے دینا چاہتے تھے اس لئے ایکسٹو نے ڈاکٹر جرار رضوی کو پاکیشیا لانے کے لئے ایک پلاننگ کی۔ اس پلاننگ سے ڈاکٹر جرار رضوی کو آگاہ کیا گیا اور پھر ایکسٹو کے کہنے پر ڈاکٹر جرار رضوی نے کافرستانیوں کو یہ یقین دلانا شروع کر دیا کہ وہ اپنی ساری زندگی کافرستان میں ہی گزارے گا اور اس کی ایجادات بھی کافرستان کے لئے ہی ہوں گی۔ اس پر کافرستانی حکام کا اعتماد آہستہ آہستہ بحال ہوتا گیا اور کافرستانیوں نے اس کی نگرانی قدرے نرم کر دی۔ ڈاکٹر جرار رضوی کی سفارش پر اسے کافرستان کی سب سے بڑی لیبارٹری پرم ویرا میں بھیجنے اور وہاں کام کرنے کی اجازت دے دی گئی۔ ڈاکٹر جرار رضوی اپنی ایجادات کے فارمولوں سمیت اس لیبارٹری میں منتقل ہونا چاہتا تھا۔ کافرستانی فارن ایجنٹ نے ایکسٹو کے حکم پر ڈاکٹر جرار رضوی کے قدوقامت کے ایسے کافرستانی کو تلاش کیا جو کینسر کے مرض کی لاسٹ اسٹیج پر تھا اور اسے اس کی فیملی کی کفالت کے لئے بھاری رقم دے کر اس بات کے لئے راضی کر لیا گیا کہ وہ ان کی ہر ہدایت پر مکمل طور پر

عمل کرے گا اور پھر اس پر ڈاکٹر جرار رضوی کا میک اپ کر کے اسے پرم ویرا لیبارٹری کی طرف روانہ کر دیا گیا۔ اسے فارمولوں سمیت لیبارٹری پہنچانے کے لئے کافرستانی حکام نے کمانڈوز تعینات کر دیئے تھے۔ لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ جس آدمی کو اپنی حفاظت میں لے جا رہے ہیں وہ ڈاکٹر جرار رضوی نہیں بلکہ اس کے میک اپ میں کوئی اور ہے۔ لیبارٹری پہنچتے ہی یہ راز کھل سکتا تھا اس لئے راستے میں ہی ڈاکٹر جرار رضوی کی کار کا ایکسیڈنٹ کر دیا گیا جس سے وہ موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا اور کافرستانی آج تک یہی سمجھتے ہیں کہ ڈاکٹر جرار رضوی کار ایکسیڈنٹ میں مارا گیا ہے اور کسی نے اس کی کار سے فارمولے اُڑا لئے ہیں جبکہ اس کار میں نہ ڈاکٹر جرار رضوی تھا اور نہ اس کے فارمولے۔ اس ایکسیڈنٹ کے بعد ڈاکٹر جرار رضوی کا نیا میک اپ کر کے اس کے فارمولوں سمیت خفیہ طور پر اسے پاکیشیا منتقل کر دیا گیا اور اب ڈاکٹر جرار رضوی پاکیشیا کی کسی لیبارٹری میں ان فارمولوں پر کام کر رہا ہے تاکہ پاکیشیا کو سائنسی میدان میں کافرستان کا ہم پلہ بنا سکے“...... ہارپ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو یہ سارا کھیل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو نے کھیلا تھا“...... شارپ وائل نے ساری تفصیل سن کر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ یہ سارا پلان اس انداز میں بنایا گیا تھا کہ نہ تو آج

تک کافرستان کی کوئی ایجنسی سمجھ سکی تھی اور نہ ہی ہمارے ایجنٹوں کو ڈاکٹر جرار رضوی کا کوئی سراغ ملا تھا۔ چونکہ ایکریمیا کے خلاف سازش کرنے میں ڈاکٹر جرار رضوی کا بہت بڑا ہاتھ تھا اس لئے ایکریمیا ہر صورت میں اس کا خاتمہ چاہتا تھا اور خاص طور پر اس کے بلیک ہاک میزائل اور ٹی پی ڈی کا فارمولا حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اسی لئے اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود اس کیس کی فائل بند نہیں کی گئی تھی اور ڈاکٹر جرار رضوی کے ہلاک ہونے کے باوجود اس کے فارمولوں کی تلاش جاری تھی جس کے لئے میرے ایجنٹ کافرستان اور روسیاہ سمیت پاکیشیا میں بھی کام کر رہے تھے''...... ہارپ نے کہا۔

''لیکن آپ کو اس ساری پلاننگ کا کیسے پتہ چلا اور آپ یہ بات کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ڈاکٹر جرار رضوی زندہ ہے اور پاکیشیا کے لئے کام کر رہا ہے اور یہ کہ ڈاکٹر جرار رضوی کو پاکیشیا لانے کی یہ ساری پلاننگ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو نے کی تھی''۔ شارپ وائلی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تحقیقات سے مجھے یہ پتہ چل گیا تھا کہ ڈاکٹر جرار رضوی پاکیشیائی سائنس دان سرداور کے ساتھ رابطے میں رہتا تھا۔ گو کہ ڈاکٹر جرار رضوی کے سرداور سے تمام رابطے خفیہ ہوتے تھے لیکن اس کی ہلاکت کے بعد کافرستانی ایجنسیوں کو اس کی رہائش گاہ سے چند ایسے کلیوز ملے تھے جن سے اس بات کی تصدیق ہو گئی تھی کہ

ڈاکٹر جرار رضوی ہلاک ہونے سے پہلے پاکیشیائی سائنس دان سرداور کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہا تھا۔ چنانچہ میں نے پاکیشیا میں موجود اپنے ایک ایجنٹ سالمور کو سرداور پر نظر رکھنے کا حکم دے دیا۔ مجھے یہ گمان نہیں تھا کہ ڈاکٹر جرار رضوی زندہ ہو سکتا ہے اور اسے پاکیشیا منتقل کرنے میں پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے چیف کا ہاتھ ہو سکتا ہے۔ اس کی فون کالز سے مجھے یہ شک ہو رہا تھا کہ ڈاکٹر جرار رضوی نے بلیک ہاک میزائل اور ٹی پی ڈی کا فارمولا بذریعہ فون پاکیشیائی سائنس دان کو نہ نوٹ کرا دیا ہو۔ ڈاکٹر جرار رضوی چونکہ سیٹلائٹ فون استعمال کرتا تھا جو روسیاہی سیٹلائٹ سے منسلک تھا اس لئے اس کی کالز کو کافرستانی ٹریس نہیں کر سکتے تھے اس لئے وہ سیٹلائٹ فون سے دیر تک پاکیشیائی سائنس دان سرداور سے رابطے میں رہ سکتا تھا۔ ہمارا مشن چونکہ ہر صورت میں بلیک ہاک میزائل اور ٹی پی ڈی کے فارمولے کا حصول تھا اور یہ فارمولا ڈاکٹر جرار رضوی کے ذریعے سرداور تک بھی پہنچنے کا امکان ہو سکتا تھا اس لئے میں نے سالمور کو خصوصی طور پر پاکیشیائی سائنس دان سرداور کی نگرانی کرنے کا حکم دیا تھا۔ سالمور پاکیشیائی سائنس دان سرداور کی رہائش گاہ میں ایک گارڈ کی جگہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ میرا ارادہ تھا کہ میں مزید ایجنٹ بھیجوں تاکہ وہ سرداور کی رہائش گاہ میں موجود باقی گارڈز کی بھی جگہ لے لیں اور پھر وقتی طور پر سرداور کو اغوا کیا جائے اور ان کا مائنڈ اسکین کیا

جائے۔ اس کا مائنڈ اسکین ہونے پر اس بات کا پتہ چل سکتا تھا کہ اس کے پاس ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولے ہیں یا نہیں۔ لیکن اس سے پہلے کہ میں اپنی پلاننگ پر عمل کرتا اور سالمور کی مدد کے لئے مزید ایجنٹ پاکیشیا بھیجتا سالمور نے مجھے ایک عجیب و غریب اطلاع دی“...... ہارپ نے کہا اور پھر جیسے سانس لینے کے لئے خاموش ہو گیا۔

”کیا اطلاع دی تھی اس نے“...... اسے خاموش ہوتے دیکھ کر شارپ وائلی نے ہارپ کی طرف بے چینی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ ہارپ کی ساری باتیں سن کر بوریت محسوس کر رہا تھا کیونکہ ہارپ باتوں کو طول دے رہا تھا جو اس کی عادت میں شامل تھا لیکن اس کے آخری جملے نے شارپ وائلی کو اس کی باتوں میں دلچسپی لینے پر مجبور کر دیا تھا۔

”سالمور کے پاس ایک خاص قسم کا کیمرہ تھا جس سے وہ سرداور کی رہائش گاہ میں ہر آنے جانے والوں کی تصویریں بناتا تھا۔ اگر وہاں کوئی میک اپ میں بھی آتا تو اس کیمرے کی مدد سے اس کی اصل شکل دیکھی جا سکتی تھی۔ سرداور کی رہائش گاہ میں ایک سائنس دان آیا اس کے ساتھ اس کا ڈرائیور تھا۔ سالمور نے ان کی بھی تصاویر بنا لیں۔ آنے والے سائنس دان اور سرداور کی ملاقات زیادہ طویل نہیں تھی۔ اس لئے سالمور وہاں سے جلدی چھٹی لے کر چلا گیا اور جب اس نے کیمرے کی تصویروں کے پرنٹ نکالے تو

یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا جو سائنس دان، سرداور سے ملنے آیا تھا وہ میک اپ میں تھا اور وہ ڈاکٹر جرار رضوی تھا۔ سالمور نے ڈاکٹر جرار رضوی کی تصویر دیکھی ہوئی تھی اس لئے اسے ڈاکٹر جرار رضوی کو پہچاننے میں کوئی دقت نہیں ہوئی تھی۔ اس نے یہ اطلاع مجھے دی تو میں بھی حیران رہ گیا اس لئے میں نے فوری طور پر سالمور کو ڈاکٹر جرار رضوی کی تلاش کا حکم دے دیا۔ اس نے ڈاکٹر جرار رضوی کی کار کا نمبر نوٹ کر لیا تھا۔ وہ سارے شہر میں اس کار کو تلاش کرنے لگا پھر اسے کار ایک کمرشل پلازہ میں نظر آ گئی۔ کار میں ڈرائیور موجود تھا جو گھریلو اشیاء خریدنے آیا تھا۔ سالمور نے اسے اغوا کیا اور اسے لے کر اپنے ٹھکانے پر پہنچ گیا۔ ڈرائیور کا نام شیر دل تھا۔ سالمور نے جب اس پر تشدد کیا تو اس نے زبان کھول دی اور اس سے ساری سچائی سامنے آ گئی۔ ڈرائیور، ڈاکٹر جرار رضوی کا خاص آدمی تھا اس لئے وہ ڈاکٹر جرار رضوی کی حقیقت جانتا تھا اور اس سے پوچھ گچھ پر ہمیں اصل حقیقت کا پتہ چلا کہ یہ سارا چکر کیا تھا“...... ہارپ نے کہا۔

”تب تو سالمور کے لئے ڈاکٹر جرار رضوی کی رہائش گاہ تک پہنچنا آسان ہو گیا ہو گا۔ وہ اس ڈرائیور شیر دل کے میک اپ میں آسانی سے اس تک پہنچ سکتا تھا“......شارپ وائل نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہی ہوا تھا۔ اس نے شیر دل کو ہلاک کر کے اس کی جگہ لے لی اور پھر وہ اسی کار میں ڈاکٹر جرار رضوی کی رہائش گاہ کی

طرف روانہ ہو گیا۔ اس نے مجھے ساری تفصیلات سے آگاہ کر دیا تھا اور اس نے مجھے ڈاکٹر جرار رضوی کی رہائش گاہ میں جانے کے بارے میں بھی بتا دیا تھا لیکن یہ اس کی اور ہارپ ایجنسی کی بدقسمتی تھی کہ جب سالمور، ڈاکٹر جرار رضوی کے ڈرائیور کے میک اپ میں اور اسی کی کار میں ڈاکٹر جرار رضوی کی رہائش گاہ کی طرف جا رہا تھا تو تیز رفتار ڈرائیونگ کرتے ہوئے اس کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اور وہ موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔ اس طرح ہمارے سارے کیے کرائے پر پانی پھر گیا اور ڈاکٹر جرار رضوی ہمارے ہاتھ آتے آتے رہ گیا۔ سالمور چونکہ ڈاکٹر جرار رضوی کی رہائش گاہ کی طرف جا رہا تھا اس لئے میں نے اس سے ڈاکٹر جرار رضوی کی رہائش گاہ کا پتہ نہیں پوچھا تھا۔ یہ راز اس کے ساتھ ہی دفن ہو گیا کہ ڈاکٹر جرار رضوی کہاں رہتا ہے''...... ہارپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو کیا کسی کو اس بات کا پتہ نہیں چلا کہ جس کار کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اس میں ڈاکٹر جرار رضوی کا ڈرائیور شیر دل نہیں بلکہ اس کے میک اپ میں ہمارا ایجنٹ موجود تھا''...... شارپ وائل نے پوچھا۔

''نہیں۔ سالمور سپیشل میک اپ میں گیا تھا۔ اس کا میک اپ نہ تو کسی طریقے سے چیک کیا جا سکتا تھا اور نہ ہی اسے کسی طرح واش کیا جا سکتا تھا اس لئے کسی کو اس بات کا علم نہیں ہوا ہے کہ کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہونے والا ڈرائیور شیر دل نہیں بلکہ ہمارا ایجنٹ سالمور تھا''...... ہارپ نے جواب دیا۔

''تو کیا ابھی تک ہم اس بات سے لاعلم ہیں کہ ڈاکٹر جرار رضوی کی رہائش گاہ کہاں ہے اور وہ پاکیشیا کی کس لیبارٹری میں کام کرتا ہے''...... شارپ وائل نے پوچھا۔

''ہاں۔ ابھی تک اس کی رہائش گاہ ٹریس نہیں ہو سکی ہے''۔ ہارپ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''آپ نے اینڈریا اور ریکس کے بارے میں نہیں بتایا۔ وہ دونوں پاکیشیا میں ہیں تو کیا وہ ڈاکٹر جرار رضوی کو تلاش نہیں کر رہے''...... شارپ وائل نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں نے ان دونوں کو واپس بلا لیا ہے۔ وہ دونوں سالمور کی رپورٹ ملنے سے پہلے عمران سے مل چکے تھے اور وہ چونکہ عمران کی نظروں میں آ چکے تھے عمران جیسے انسان سے ٹکر لینا ان کے بس کی بات نہیں تھی اس لئے میں انہیں ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا چنانچہ میں نے انہیں واپس بلا لیا تھا۔ ان کی واپسی سے شاید عمران بھی مطمئن ہو گیا ہو کہ وہ پاکیشیا میں کسی مشن پر نہیں آئے تھے۔ جب وہ پاکیشیا سے روانہ ہوئے تب مجھے سالمور کی کال آئی تھی اور اس نے ساری حقیقت بتائی تھی۔ اب چونکہ میں دوبارہ اینڈریا اور ریکس کو وہاں نہیں بھیجنا چاہتا اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے تاکہ تم پاکیشیا جاؤ اور ڈاکٹر جرار رضوی کو ٹریس کرو اور اسے ہلاک کر کے اس سے بلیک ہاک میزائل اور پی ٹی ڈی کا فارمولا حاصل کر کے لے آؤ۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس اگر تمہارے راستے کی

دیوار بننے کی کوشش کریں گے تو تم انہیں اپنی صلاحیتوں سے شکست دے سکتے ہو۔ تمہارے علاوہ ہارپ ایجنسی میں ایسا کوئی شارپ ایجنٹ نہیں ہے جو عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرانے کی ہمت رکھتا ہو''...... ہارپ نے کہا تو شارپ وائلی ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''تو آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس اور علی عمران میرے راستے کی دیوار بننے کی کوشش کریں تو میں یہ دیوار گرا دوں''...... شارپ وائل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں بالکل۔ تم میں اس کا حوصلہ بھی ہے اور اگر تم چاہو تو اپنی صلاحیتوں سے کام لے کر انہیں ڈاج دے کر بھی اپنا کام پورا کر سکتے ہو۔ تم صرف نام کے ہی نہیں حقیقت میں بھی شارپ ایجنٹ ہو جو کچھ بھی کر سکتا ہے''...... ہارپ نے کہا تو شارپ وائل کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''ٹھیک ہے باس۔ اب مجھے صرف یہ بتائیں کہ کیا مجھے پاکیشیا سے ڈاکٹر جرار رضوی کو اس کے فارمولے سمیت یہاں لانا ہے یا آپ کو صرف اس کے فارمولوں سے مطلب ہے''...... شارپ وائل نے کہا۔

''مجھے صرف اس کے فارمولوں میں دلچسپی ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ تمہیں ڈاکٹر جرار رضوی کو قتل بھی کرنا ہے۔ اگر وہ زندہ رہا تو فارمولے غائب ہونے کے باوجود وہ پاکیشیا کے لئے کام کرتا

رہے گا اور پاکیشیا کو سائنسی میدان میں نجانے کہاں سے کہاں پہنچا دے اس لئے اس کا خاتمہ ضروری ہے تاکہ پاکیشیا اس کی صلاحیتوں سے مزید استفادہ حاصل نہ کر سکے''...... ہارپ نے کہا۔

''یس باس۔ میں سمجھ گیا۔ میں آج ہی پاکیشیا کے لئے روانہ ہو جاتا ہوں۔ پاکیشیا پہنچ کر میں تیزی سے کام کروں گا اور جلد سے جلد ڈاکٹر جرار رضوی کو تلاش کر کے اس کو انجام تک پہنچا دوں گا اور اس کے تمام فارمولے لے کر واپس آ جاؤں گا''...... شارپ وائل نے کہا۔

''اوکے۔ تم اپنی تیاری کرو۔ میں تمہیں پاکیشیا بھجوانے کے انتظامات کرتا ہوں''...... ہارپ نے کہا تو شارپ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے ہارپ کو سلام کیا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی جانب بڑھتا چلا گیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ ریکس اور اینڈریا یہاں آپ سے صرف ڈاکٹر زرتارش کے بارے میں معلومات حاصل کرنے آئے تھے''...... بلیک زیرو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ عمران ابھی کچھ دیر پہلے دانش منزل پہنچا تھا۔ دعا وسلام کے بعد عمران نے خود ہی بلیک زیرو کو اینڈریا اور ریکس کے بارے میں ساری تفصیل بتا دی تھی۔

''ہاں۔ ورنہ ایکریمیا کی ایجنسیاں اتنی بھی گئی گزری نہیں ہیں کہ انہیں اس بات کا علم نہ ہو کہ روسیاہ اور کافرستان کا منصوبہ ڈراپ ہو چکا ہے اور ڈاکٹر جرار رضوی ایک کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکا ہے۔ یہ ساری خبریں ہم سے پہلے انہیں ملتی ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''لیکن اینڈریا اور ریکس کو اس بات پر شک کیوں تھا کہ ڈاکٹر جرار رضوی زندہ ہو سکتا ہے اور اگر وہ اس کے بارے میں آپ سے معلومات حاصل کریں تو وہ اس تک پہنچ سکتے ہیں''...... بلیک

زیرو نے کہا۔

''ان کے شک کی وجہ تو معلوم نہیں ہوئی ہے لیکن وہ جس انداز میں باتیں کرتے ہوئے میرے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے تھے اس سے مجھے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ ڈاکٹر جرار رضوی کے بارے میں میرے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لینے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ میرے چہرے پر کوئی ردعمل ظاہر ہو تو وہ اس بات کا تجزیہ کر سکیں کہ ڈاکٹر جرار رضوی کی ہلاکت یا پھر اس کے غائب ہونے والے فارمولوں کے بارے میں کس حد تک جانتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اور ظاہر ہے آپ نے اپنے چہرے کے تاثرات سے انہیں کوئی اندازہ نہیں لگانے دیا ہوگا''...... بلیک زیرو نے مسکرا کر کہا۔

''اب میں اتنا بھی احمق نہیں ہوں کہ بیل سے کہوں کہ آ اور مجھے مار''...... عمران نے آ بیل مجھے مار والا محاورہ نئے انداز میں استعمال کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''اگر آپ کا خیال ہے کہ اینڈریا اور ریکس آپ کی باتوں سے مطمئن ہو کر واپس گئے ہیں تو پھر آپ اس قدر الجھے ہوئے کیوں ہیں۔ ریکس اور اینڈریا تو آپ کے چہرے کا ردعمل نہیں دیکھ سکے تھے لیکن مجھے آپ کے چہرے پر موجود الجھن کے تاثرات واضح دکھائی دے رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

”میرا ذہن اس بات پر الجھا ہوا ہے کہ اینڈریا نے کہا تھا کہ وہ اور اس کا شوہر ریکس ایکریمین برائٹ ایجنسی کے لئے کام کرتے ہیں جبکہ ایسا نہیں ہے“......عمران نے سنجیدگی سے کہا تو بلیک زیرو چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ اگر وہ برائٹ ایجنسی کے ایجنٹ نہیں ہے تو پھر وہ کس ایجنسی کے لئے کام کرتے ہیں“...... بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ریکس کٹر یہودی ہے۔ اس نے جب اینڈریا سے شادی کی تھی تو اس سے پہلے اور اس کے بعد اب تک وہ ایکریمیا میں موجود ہارپ ایجنسی سے منسلک تھا اور اب بھی اسی ایجنسی کے لئے کام کرتا ہے اور جہاں تک مجھے یاد ہے اس نے شادی کے بعد اینڈریا کو بھی ہارپ ایجنسی میں ایڈجسٹ کر لیا تھا۔ اس کے بعد سے دونوں اسی ایجنسی کے لئے کام کرتے چلے آ رہے ہیں۔ یہ ایجنسی ایکریمیا میں اسرائیلی مفادات کی نگرانی کرتی ہے اور ایکریمیا میں رہنے والے مسلمانوں کے خلاف بھی کام کرتی ہے تاکہ ایکریمیا میں اگر مسلم، اسرائیل کے خلاف کوئی منصوبہ بنائیں تو وہ اسے فوری کچل سکیں۔ ایکریمیا نے خصوصی طور پر اس ایجنسی کو ایکریمیا میں کام کرنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ یہ ایجنسی ایکریمیا کے خلاف کوئی کام نہیں کرتی اور نہ ہی ایکریمیا کے کسی اندرونی اور بیرونی معاملات میں دخل دیتی ہے۔ روسیاہ اور کافرستان نے ایکریمیا کے

خلاف جو سازش کی تھی اس کا تدارک ایکریمین ایجنسیوں نے ہی کرنا تھا اور کیا تھا اس معاملے میں ہارپ ایجنسی کے شامل ہونے کا سن کر واقعی مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ ایکریمیا کے لئے ہارپ ایجنسی نے ان تمام افراد کو ختم کیا ہے جو اس سازش میں شامل تھے اور جنہوں نے کلاسم جزیرے پر ایکریمیا کو ٹارگٹ کرنے کے لئے میزائل اسٹیشن تیار کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ اگر ان افراد کو کوئی ایکریمین ایجنسی ہلاک کرتی تو مجھے شاید اس پر زیادہ حیرت نہ ہوتی لیکن یہ کام ہارپ ایجنسی نے کیا ہے جس نے مجھے حیرت میں مبتلا کر دیا ہے کہ اس میں اسرائیلی ایجنسی کا کیا مفاد ہو سکتا ہے جبکہ اسے یہ اختیار ہی نہیں تھا کہ وہ ایکریمیا کے کسی معاملے میں بات بھی کر سکے“......عمران نے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ ان افراد کو ہلاک کرنے کا ٹاسک ایکریمیا نے ہی انہیں دیا ہو۔ ایکریمیا اور اسرائیل ایک دوسرے پر انحصار کرتے ہیں اور اکثر معاملات میں ان کے مفادات مشترکہ ہوتے ہیں۔ ایکریمیا کے چونکہ کافرستان سے بھی گہرے روابط ہیں اس لئے وہ اس معاملے میں خود آگے نہ آنا چاہتا ہو اس لئے اس نے ہارپ ایجنسی کو آگے کر دیا ہو تاکہ اگر کافرستان اور روسیاہ میں ہلاک ہونے والے افراد کا راز کھلے تو اس کا مورد الزام ایکریمیا کو نہ ٹھہرایا جائے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ممکن ہے لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ ریکس اور

اینڈریا نے جھوٹ کیوں بولا تھا کہ وہ برائٹ ایجنسی کے لئے کام کر رہے ہیں۔ ہارپ ایجنسی اگر ایکریمیا کے کہنے پر یہ سب کچھ کر رہی ہے تو پھر انہیں کسی بھی طور پر ایکریمیا کی کسی ایجنسی کا نام نہیں لینا چاہئے تھا''...... عمران نے کہا۔

''اینڈریا آپ کی یونیورسٹی کی دوست ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ اس نے آپ کو یہ بتانا مناسب نہ سمجھا ہو کہ وہ ایکریمین ایجنسی کے لئے نہیں بلکہ اسرائیلی ایجنسی کے لئے کام کرتی ہے''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہوسکتا ہے کیونکہ جب اینڈریا نے برائٹ ایجنسی کا نام لیا تھا تو اس وقت ریکس نے اسے چونک کر اور گھور کر دیکھا تھا جیسے اسے اینڈریا پر غصہ آ رہا ہو کہ اس نے جھوٹ کیوں بولا ہے''...... عمران نے کہا۔

''بس تو پھر بات صاف ہوگئی کہ اینڈریا نے آپ کو اس ڈر کی وجہ سے ہارپ ایجنسی کا نہیں بتایا تھا کہ آپ اسے اسرائیلی ایجنٹ سمجھ کر اس سے ناراض نہ ہو جائیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''وہ شادی شدہ ہے۔ میرے ناراض ہونے یا نہ ہونے سے اسے کیا فرق پڑتا ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''اس بات کا جواب آپ کو اینڈریا ہی دے سکتی ہے''۔ بلیک زیرو نے کہا۔

''تو تم چاہتے ہو کہ اس سوال کا جواب لینے کے لئے میں

دوبارہ اس کے پاس جاؤں تاکہ وہ ریکس کو چھوڑ کر میرا ہاتھ پکڑ لے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ تو کسی کا ہاتھ پکڑتے نہیں اس سے تو بہتر ہے کہ کوئی آپ کا ہی ہاتھ پکڑ لے۔ آپ کی زندگی تو بدل جائے گی''۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اگر کسی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا تو پھر میری ہی نہیں تمہاری بھی زندگی بدل جائے گی''...... عمران نے جواباً مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ کیسے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''تم خود کو میرے چھوٹے بھائی کہتے ہو۔ میری شادی ہوگئی تو میرے بچے بھی ہوں گے۔ جو تمہیں چچا چچا کہیں گے۔ ایکسٹو سے چچا ایکسٹو بن کر ظاہر ہے تم میں بھی تو بدلاؤ آ جائے گا''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں آپ کے بچوں کا چچا بننے کے لئے تیار ہوں''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تو پھر چچا بلکہ چچا ایکسٹو بننے کی آج سے ہی پریکٹس کرنا شروع کر دو۔ کوئی بھی کال آئے تو گمبھیر آواز میں صرف ایکسٹو کہنے کے 'یس۔ چچا ایکسٹو' کہنا شروع کر دو''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کی ہنسی تیز ہوگئی۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''ایکسٹو''...... بلیک زیرو نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے

ہوئے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں کہا۔ ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تاکہ عمران بھی سن سکے کہ کس کی کال ہے۔

"جولیا بول رہی ہوں چیف"...... دوسری طرف سے جولیا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ کوئی رپورٹ"...... ایکسٹو نے کہا۔

"چیف۔ ان دونوں نے ہوٹل چھوڑ دیا ہے اور وہ ایئر پورٹ کی طرف روانہ ہو گئے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا ہے کہ ہوٹل چھوڑنے کے بعد وہ ایئر پورٹ کی طرف گئے ہیں"...... ایکسٹو نے پوچھا۔

"ہوٹل سے نکلنے کے بعد انہوں نے باہر آ کر ایک ٹیکسی ہائر کی تھی۔ اس ٹیکسی میں صفدر موجود ہے جو آپ کے حکم سے اس ہوٹل کی پارکنگ میں خصوصی طور پر ان دونوں کے لئے موجود تھا تاکہ وہ جب بھی ہوٹل سے باہر آ کر کوئی ٹیکسی ہائر کریں تو صفدر انہیں پک کر سکے۔ اس کے لئے ہم نے وہاں موجود دوسرے ٹیکسی ڈرائیوروں سے پہلے ہی بات کر لی تھی۔ صفدر نے انہیں بتایا تھا کہ وہ یہاں دو خاص مجرموں کے لئے ٹیکسی ڈرائیور کے میک اپ میں آیا ہے اور اس کا تعلق سپیشل پولیس سے ہے۔ جس پر ٹیکسی ڈرائیور ڈر گئے تھے۔ ریکس اور اینڈریا جب ہوٹل سے کلیئرنس کرا رہے تھے تو میں نے صفدر کو اطلاع دے دی تھی وہ ٹیکسی لے کر ہوٹل کے مین گیٹ کے پاس آ گیا تھا اور پھر جیسے ہی ریکس اور اینڈریا ہوٹل

کے بیرونی دروازے سے باہر آئے صفدر کی خالی ٹیکسی دیکھ کر وہ اس میں سوار ہو گئے۔ صفدر اور میں نے کانوں پر زیرو فریکوئنسی مائیکرو فونز لگا رکھے ہیں تاکہ ہم ایک دوسرے سے بات بھی کر سکیں۔ ٹیکسی میں سوار ہوتے ہی ریکس نے صفدر کو ایئر پورٹ جانے کا کہا تھا"...... جولیا نے ساری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گڈ شو۔ ایئر پورٹ پر کون موجود ہے"...... ایکسٹو نے کہا۔

"میں نے کیپٹن شکیل اور تنویر کو وہاں بھیجا تھا۔ انہیں بھی میں نے اطلاع دے دی ہے کہ ریکس اور اینڈریا، صفدر کے ساتھ ٹیکسی میں ایئر پورٹ آ رہے ہیں تاکہ وہ ان پر نظر رکھ سکیں کہ وہ کس فلائیٹ سے اور کہاں جا رہے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم بھی ان کے پیچھے ایئر پورٹ چلی جاؤ اور امیگریشن سے معلومات حاصل کرو کہ وہ دونوں کہاں جا رہے ہیں۔ اگر ان کے ٹکٹس بک ہوئے تو تمہیں ان کی انفارمیشن وہیں سے مل جائے گی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یس چیف۔ میں بھی ان کے پیچھے جا رہی ہوں"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اوکے۔ جب وہ دونوں فلائی کر جائیں تو مجھے اطلاع دینا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یس چیف"...... جولیا نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو بلیک زیرو نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"وہ دونوں تو شاید واپس جا رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"انہیں واپس جانا ہی تھا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"واپس جانا ہی تھا۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا۔

"ریکس اینڈریا کے ساتھ یہاں صرف مجھ سے ملنے آیا تھا۔ اس کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ چہرے کے تاثرات دیکھ کر دل و دماغ کی باتیں سمجھ لیتا ہے لیکن اس بے چارے کو میرے بلینک مائنڈ اور خاص طور پر بلینک ہارٹ سے کیا ملنا تھا۔ اس لئے وہ مایوس ہو گیا ہو گا اور اب اینڈریا کے ساتھ واپس جا رہا ہو گا۔ ویسے بھی اگر اسے مجھ پر شک ہو بھی جاتا تو ڈاکٹر جرار رضوی کے لئے ہارپ ان دونوں سے یہاں کوئی کام نہ لیتا کیونکہ وہ انتہائی چالاک اور شاطر ترین انسان ہے۔ اسے معلوم ہے کہ اینڈریا اور ریکس کے سامنے آنے کے بعد میں کسی بھی طرح ان کا پیچھا نہیں چھوڑوں گا اور سائے کی طرح ان کے پیچھے لگا رہوں گا۔ انہیں واپس بلا کر وہ مجھے مطمئن کر دینا چاہتا ہے تاکہ میں یہ یقین کر لوں کہ ہارپ ایجنسی یہاں ڈاکٹر جرار رضوی کو تلاش کرنے کی کوشش نہیں کرے گی اور اب ڈاکٹر جرار رضوی پوری طرح محفوظ رہے گا"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا ہارپ کو شک ہے کہ ڈاکٹر جرار رضوی زندہ ہے"۔ بلیک زیرو نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو اس نے ریکس اور اینڈریا کو یہاں بھیجا تھا"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"لیکن اسے کیسے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر جرار رضوی زندہ ہے۔ ڈاکٹر جرار رضوی کو ہم نے جس طرح کافرستان سے غائب کیا تھا اس کے بارے میں تو آج تک کافرستانی ایجنسیاں بھی کچھ معلوم نہیں کر سکی ہیں کہ کار ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہونے والا ڈاکٹر جرار رضوی نہیں تھا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"کہیں نہ کہیں تو گڑبڑ ہوئی ہے۔ ہارپ ایجنسی بغیر کسی کلیو کے کسی مشن پر کام نہیں کرتی۔ ہو سکتا ہے کہ ہارپ کو کہیں سے یہ خبر مل گئی ہو کہ ڈاکٹر جرار رضوی زندہ ہے لیکن شاید وہ یہ نہیں جانتا اگر ڈاکٹر جرار رضوی زندہ ہے تو کہاں ہے۔ اس لئے وہ کافرستان کے ساتھ روسیاہ اور پاکیشیا میں بھی سرچنگ کرا رہا ہو"...... عمران نے کہا۔

"سرچنگ کی حد تک تو بات سمجھ میں آتی ہے لیکن سوچنے کی بات تو یہ ہے کہ ڈاکٹر جرار رضوی کے زندہ ہونے کا اسے کس بات سے شک ہوا ہے۔ ہمارے ایجنٹوں نے ڈاکٹر جرار رضوی کو کافرستان سے غائب کر کے پاکیشیا پہنچاتے ہوئے وہاں ایسا کوئی نشان نہیں چھوڑا تھا جس سے کسی بھی ملک کی ایجنسی کو ایسا کوئی کلیو

مل سکے“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”ضروری نہیں کہ انہیں کوئی کلیو ملا ہو تو وہ اس پر کام کر رہے ہوں۔ وہ شک کو بھی بنیاد بنا کر کام کر سکتے ہیں اور ان کی شک کی سب سے بڑی وجہ وہ فارمولے ہو سکتے ہیں جو ڈاکٹر جرار رضوی کی ہلاکت کے ساتھ ہی اس کی کار سے غائب ہو گئے تھے“...... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ پھر تو انہیں ڈاکٹر جرار رضوی سے زیادہ ان فارمولوں کی تلاش ہو گی تاکہ وہ ان فارمولوں پر خود کام کر سکیں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”شکر ہے دانش منزل میں رہنے سے کبھی کبھی تم میں بھی تھوڑی سی دانش آ جاتی ہے۔ دیر سے ہی سہی لیکن تم کچھ سمجھ تو جاتے ہو“...... عمران نے مسکرا کر کہا تو بلیک زیرو نے اختیار ہنس پڑا۔

”دانش تو مجھ میں ہے لیکن آپ جیسا دانش ور جب میرے سامنے بیٹھا ہو تو پھر میری دانش واقعی زیرو ہو جاتی ہے“...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

”بہت تیز ہو۔ یہ کہہ کر اپنی جان چھڑا لی کہ تمہاری دانش زیرو ہو جاتی ہے یہ نہیں کہا کہ میری وجہ سے تمہاری دانش گھاس کھانے چلی جاتی ہے“...... عمران نے مسکرا کر کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”یہ اس لئے نہیں کہا کہ میں جانتا ہوں کہ یہاں آ کر آپ کی

دانش، دانش منزل کی ساری گھاس چر جاتی ہے۔ اب ظاہر ہے دانش منزل میں گھاس ہی نہیں ہو گی تو میری دانش کیا چرنے جائے گی“...... بلیک زیرو نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے ساختہ اس کے خوبصورت جواب پر ہنس پڑا۔

”تو تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ میرا دماغ گھاس کھا کر تیز ہوتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”سنا تو یہی ہے کہ صبح صبح اوس بھری گھاس پر ننگے پاؤں چلا جائے تو اس سے دماغ اور آنکھیں دونوں روشن ہو جاتے ہیں اور آپ تو روزانہ نماز پڑھنے کے بعد صبح سویرے قریبی پارک میں جوگنگ کرنے کے ساتھ ساتھ گھاس پر ننگے پاؤں چہل قدمی کے لئے بھی جاتے ہیں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”گھاس کھانے اور گھاس پر چلنے میں بہت فرق ہے“..... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”کیا فرق ہے۔ گدھا گھاس کھاتا ہے اور انسان گھاس پر چلتا ہے۔ صرف چلنے اور کھانے کا ہی فرق ہے“...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

”بہت اونچا اُڑ رہے ہو۔ کہیں تم نے سچ مچ تو گھاس کھانی شروع نہیں کر دی“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو کی ہنسی تیز ہو گئی۔ ان دونوں میں اسی طرح ہنسی مذاق کی باتیں ہوتی رہیں پھر ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زیرو نے

ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''ایکسٹو''...... بلیک زیرو نے ایکسٹو کے مخصوص انداز میں کہا۔

''جولیا بول رہی ہوں چیف''...... جولیا کی آواز سنائی دی تو بلیک زیرو نے لاؤڈر آن کر دیا۔

''یس جولیا''...... ایکسٹو نے اسی انداز میں کہا۔

''ان کے ٹکٹس ایکریمیا کی ریاست واؤ سان کے لئے کنفرم ہیں چیف اور وہ اسی طیارے سے واپس جا رہے ہیں۔ انہوں نے کاؤنٹر سے اپنے ٹکٹس حاصل کر لئے ہیں اور امیگریشن کلیئر کرا کر لاؤنج میں چلے گئے ہیں''...... جولیا نے کہا تو بلیک زیرو، عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

''ٹھیک ہے۔ جب تک وہ دونوں طیارے میں بیٹھ کر ایکریمیا روانہ نہیں ہو جاتے تم ان کی اسی طرح نگرانی کرو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں ڈاج دینے کے لئے ایئر پورٹ کے لاؤنج تک گئے ہوں اور لاؤنج میں جا کر وہ اپنے میک اپ بدل کر واپس آ جائیں''۔ ایکسٹو نے کہا۔

''اوکے چیف۔ ہم اس وقت تک ان کی نگرانی جاری رکھیں گے جب تک طیارہ ان دونوں کو لے کر پرواز نہیں کر جاتا''...... جولیا نے جواب دیا۔

''ان کے پیچھے لاؤنج میں بھیجا ہے کسی کو''...... ایکسٹو نے پوچھا۔

''یس چیف۔ ان پر نظر رکھنے کے لئے کیپٹن شکیل کو میں نے لاؤنج میں بھیج دیا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''گڈ شو۔ جب وہ دونوں یہاں سے چلے جائیں تو تم سب واپس آ جانا''...... ایکسٹو نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''اب آپ کیا کہتے ہیں''...... رسیور رکھنے کے بعد بلیک زیرو نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''آرام''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا آپ ان دونوں کے واپس جانے سے مطمئن ہو گئے ہیں''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''فی الحال تو ایسا ہی سمجھو لیکن ہمیں بہرحال محتاط رہنا ہو گا۔ ہارپ اتنی آسانی سے پیچھے ہٹنے والا نہیں ہے۔ اگر اسے ذرا بھی بھنک مل گئی کہ ڈاکٹر جرار رضوی زندہ ہے اور وہ پاکیشیا میں ہے تو ہارپ جلد ہی یہاں اپنا کوئی ایجنٹ بھیجے گا اور ہو سکتا ہے کہ اس بار کوئی ایسا ایجنٹ آئے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے چیلنج بن جائے''...... عمران نے کہا۔

''تب پھر میں ممبران کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ ایئر پورٹ پر مشکوک افراد کی چیکنگ کرتے رہیں تاکہ اگر کوئی اور ایجنٹ آئے تو وہ ان کی نظروں سے نہ بچ سکے''...... بلیک زیرو نے سنجیدگی سے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"اب آپ کہاں جائیں گے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"چائے پینے اپنے فلیٹ میں کیونکہ اتنا وقت ہو گیا ہے تم نے ایک بار بھی نہیں پوچھا کہ میں چائے پیوں گا یا نہیں۔ ہر مشن کے بعد ملنے والا چیک بھی برائے نام ہوتا ہے اور اب تم دانش منزل کے کچن سے چائے پلانے میں بھی بچت کرنے لگے۔ حد ہوتی ہے کنجوسی کی بھی"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو ہنس پڑا۔

"بیٹھیں۔ میں بنا لاتا ہوں چائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں۔ اب رہنے دو۔ شدید بھوک ہو اور وقت پر کھانا نہ ملے تو بھوک مر جاتی ہے اسی طرح وقت پر اگر چائے نہ ملے تو اس کی بھی طلب ختم ہو جاتی ہے۔ اب میں فلیٹ میں جا کر اپنی مرضی کی چائے بنا کر پیوں گا وہ بھی ایک بار نہیں کئی بار"...... عمران نے مصنوعی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا اور عمران اسے اللہ حافظ کہتا ہوا دانش منزل سے نکلتا چلا گیا۔

دروازے پر دستک کی آواز سن کر شارپ وائل چونک پڑا۔ وہ اس وقت پاکیشیا کے ایک فور سٹار ہوٹل کے لگژری روم میں تھا۔ وہ بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے سامنے لیپ ٹاپ کمپیوٹر کھلا ہوا تھا جس پر وہ کافی دیر سے کام کر رہا تھا۔ پاکیشیا پہنچنے میں اسے کسی دقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا۔ وہ ایکریمیا سے ڈائریکٹ پاکیشیا پہنچا تھا۔ وہ میک اپ میں تھا۔ اس کا نیا نام جیک ہسل تھا اور کاغذات کی رو سے وہ ایک سیاح تھا جو ورلڈ ٹور پر نکلا ہوا تھا۔ وہ کسی بھی ملک میں سات روز تک سٹے کر سکتا تھا۔

اس ہوٹل میں آئے اسے آج دوسرا دن تھا۔ ابھی وہ ہوٹل سے باہر نہیں گیا تھا۔ اسے چیف ہارپ نے اگلے حکم تک ہوٹل میں رہنے کا حکم دیا تھا۔ جب تک چیف کی کال نہ آ جاتی یا وہ اپنے ذرائع سے اسے کوئی پیغام نہ بھجوا دیتا اسے یہیں رکنا تھا۔ اس کے پوچھنے پر باہر سے کسی نے جواب نہ دیا بلکہ ایک بار پھر دروازے پر

دستک دے ڈالی۔

''ہونہہ۔ میں پوچھ رہا ہوں کون ہے''...... شارپ وائل نے منہ بناتے ہوئے اونچی آواز میں کہا اور بیڈ سے اتر کر نیچے پڑی ہوئی جوتیاں پہن کر دروازے کی طرف بڑھا۔ اس کے پوچھنے پر جواب پھر دستک کی صورت میں ملا۔

''تمہاری زبان نہیں ہے جو بولنے کی بجائے تم بار بار دستک دے رہے ہو''...... شارپ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور لاک کھول کر ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا۔ اس نے جیسے ہی دروازہ کھولا تو اس کی نظر باہر کھڑی ایک خوبصورت نوجوان لڑکی پر پڑی۔ اس نے جدید تراش کا قیمتی لباس پہن رکھا تھا اور اس کے بال اخروٹی رنگ کے تھے جو اس کے کاندھوں تک تراشیدہ تھے۔ اس کی آنکھوں میں چمک اور ہونٹوں پر انتہائی دلفریب مسکراہٹ تھی۔

''یس پلیز''...... شارپ نے اس کی طرف ایسی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا جیسے وہ اس لڑکی کو پہلی بار دیکھ رہا ہو۔

''میں کیتھی ہوں شارپ وائل''...... لڑکی نے ادھر ادھر دیکھ کر نہایت آہستہ آواز میں کہا اور اس کی آواز سن کر شارپ اس بری طرح سے اچھلا جیسے اچانک اس کے پیروں پر بم پھٹ پڑا ہو۔

''تم اور یہاں''...... شارپ وائل نے لڑکی کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتے ہوئے کہا جیسے اس کی غیر متوقع آمد پر وہ واقعی حیران رہ گیا ہو۔

''ہاں۔ کیوں مجھے یہاں دیکھ کر تمہیں خوشی نہیں ہوئی''...... لڑکی نے بڑے بے باکانہ لہجے میں کہا۔ اس کے ہاتھ میں ایک منی سوٹ کیس اور ہینڈ بیگ تھا۔

''خوشی تو ہوئی ہے لیکن......'' شارپ نے جزبز سا ہوتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیا''...... لڑکی نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کچھ نہیں۔ آؤ۔ تم اندر آجاؤ''...... شارپ وائل نے کہا اور ساتھ ہی اس نے لڑکی کو اندر آنے کا راستہ دے دیا۔ لڑکی سامان لے کر اندر آئی تو شارپ نے دروازے سے سر نکال کر باہر دیکھا پھر یہ دیکھ کر کہ وہاں کوئی نہیں ہے اس نے دروازہ بند کیا اور لاک لگا کر کمرے کی طرف مڑا۔ اس دوران لڑکی آگے جا کر وہاں پڑے ہوئے ایک صوفے پر بیٹھ گئی تھی اور اس نے منی سوٹ کیس سائیڈ میں اور ہینڈ بیگ سامنے میز پر رکھ دیا تھا۔

''میں تمہیں یہاں دیکھ کر واقعی حیران ہو رہا ہوں کیتھی۔ آخر تم یہاں کیسے پہنچ گئی اور تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں یہاں موجود ہوں''...... شارپ وائل نے آگے بڑھ کر اس کے سامنے دوسرے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''مجھے چیف نے بھیجا ہے''...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''چیف نے''...... شارپ نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ چیف نے ہی مجھے بتایا تھا کہ تم کس ہوٹل میں اور کس کمرے میں ہو اور یہ کہ تم کس میک اپ میں ہو اس لئے میں سیدھی یہاں آ گئی"...... کیتھی نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ چیف نے تمہیں یہاں کیوں بھیجا ہے۔ اگر اس نے تمہیں بھیجنا ہی تھا تو میرے ساتھ کیوں نہیں بھیج دیا اور اگر میرے بعد بھی تمہیں بھیجنا تھا تو پھر اس نے مجھے تمہارے آنے کی اطلاع کیوں نہیں دی"...... شارپ وائل نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"چیف چاہتا تھا کہ تمہارے جانے کے بعد وہ مجھے یہاں بھیجیں ہم دونوں کا ایک ساتھ پاکیشیا پہنچنا مشکوک ہو سکتا تھا اس لئے ہمیں الگ الگ بھیجا گیا ہے تاکہ ہماری آمد کا کسی پاکیشیائی ایجنسی کو علم نہ ہو سکے خاص طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کی نظروں سے ہم محفوظ رہ سکیں"...... کیتھی نے کہا۔ اس نے میز پر پڑا ہوا اپنا ہینڈ بیگ اٹھایا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک کاسمیٹکس کٹ نکال لی۔ اس نے کٹ کھولی۔ کٹ میں میک اپ کا سامان تھا۔ اس نے سائیڈ پر موجود ایک ابھار پر مخصوص انداز میں دباؤ ڈالا تو کٹ کے اندر سے ایک باکس سا ابھر کر باہر آیا اور سائیڈ کی طرف مڑتا چلا گیا۔ کٹ کے اندر ایک چھوٹی سی مگر عجیب سی مشین تھی۔ کیتھی نے مشین نکال کر شارپ وائل کی طرف بڑھا دی۔

"یہ کراس ون ٹرانسمیٹر ہے۔ اس سے تم چیف سے بات کر سکتے

ہو"...... کیتھی نے سنجیدگی سے کہا تو شارپ وائل نے اس سے مشین لے لی اور اس کے مختلف بٹن پریس کر کے اسے آپریٹ کرنے لگا۔ چند ہی لمحوں میں مشین آن ہو گئی اور اس میں سے ہلکی ہلکی ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے اس میں لگی ہوئی گراریاں حرکت کر رہی ہوں۔ وہ اس مشین کی کارکردگی کو بخوبی جانتا تھا۔ اس مشین میں ایسی ڈیوائس لگی ہوئی ہے جس سے ساؤنڈ کنٹرول کیا جا سکتا تھا۔ گراریوں کے چلنے کی آواز سے چند فٹ کے دائرے کا ایک مخصوص حصہ ساؤنڈ پروف ہو جاتا تھا۔ اس دائرے میں رہتے ہوئے تو ایک دوسرے کی باتیں سنی جا سکتی تھیں لیکن مخصوص دائرے سے باہر موجود کسی انسان کو کوئی آواز سنائی نہیں دے سکتی تھی چاہے وہ کمرے کے اندر ہی کیوں نہ موجود ہوتا۔ مشین آن ہوتے ہی ساؤنڈ کنٹرول سسٹم آن ہو گیا تھا۔ ساؤنڈ کنٹرول سسٹم آن ہوتے ہی شارپ وائل نے مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر منہ کے قریب منہ کر کے کال دینی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ شارپ وائل کالنگ فرام پاکیشیا۔ اوور"...... شارپ وائل نے مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔ یہ چونکہ خصوصی ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا اور اسے ایک خاص مشین کے ساتھ جوڑ دیا گیا تھا اس لئے اس ٹرانسمیٹر سے کی جانے والی کال نہ تو کہیں سنی جا سکتی تھی اور نہ ٹریس کی جا سکتی تھی اس لئے شارپ وائل اپنے

اصلی نام سے کال دے رہا تھا۔

''لیس۔ چیف اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... رابطہ ملتے ہی ہارپ ایجنسی کے چیف ہارپ کی آواز سنائی دی۔

''چیف۔ اگر آپ نے کیتھی کو یہاں بھیجنا تھا تو اس کے بارے میں آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا۔ اوور''...... شارپ وائل نے ناراضگی کے انداز میں وہی بات کرتے ہوئے کہا جو اس نے کیتھی سے کی تھی۔

''کیتھی کو میں شروع سے ہی تمہارے ساتھ بھیجنا چاہتا تھا لیکن یہ اسرائیل میں تھی۔ اس نے یہاں آنے میں دیر لگا دی تھی اور پھر میں تم دونوں کو ایک ساتھ نہیں بھیجنا چاہتا تھا۔ اس کی وجہ تمہیں کیتھی نے بتا دی ہو گی اور میں کیتھی کے ہاتھ تمہیں کراس ون ٹرانسمیٹر اور ایک اہم اطلاع بھی بھیجنا چاہتا تھا اس لئے میں نے تمہیں اس کے بارے میں نہیں بتایا تھا۔ اگر مجھے وہ اطلاع نہ ملتی تو میں شاید اسے نہ بھیجتا۔ اوور''...... چیف ہارپ نے کہا۔

''کیا اطلاع ہے جو آپ نے کیتھی کے ذریعے مجھے بھیجی ہے''۔ شارپ وائل نے کہا۔

''یہ تمہیں کیتھی بتا دے گی۔ اوور''...... چیف ہارپ نے کہا۔

''مجھے کیتھی کا آنا ناگوار نہیں گزرا ہے چیف۔ میرے لئے تو یہ خوشی کی بات ہے کہ آپ نے کیتھی کو یہاں بھیجا ہے۔ یہ انتہائی ذہین اور شاطر لڑکی ہے جس کے ساتھ مشن پر کام کرتے ہوئے

مجھے لطف آتا ہے میں صرف اس کی اچانک اور غیر متوقع آمد پر پریشان ہوا تھا۔ اوور''...... شارپ وائل نے کیتھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اسے انتہائی خشمگیں نظروں سے گھور رہی تھی۔

''میں جانتا ہوں۔ کیتھی بھی تمہاری طرح انتہائی شارپ مائنڈ ایجنٹ ہے اور جب تم دونوں ایک ساتھ ہوتے ہو تو پھر ناممکن نظر آنے والا مشن بھی بآسانی مکمل ہو جاتا ہے۔ تمہیں جو مشن سونپا گیا ہے اسے تم اکیلے بھی سرانجام دے سکتے تھے لیکن کہا جاتا ہے کہ ایک سے بھلے دو ہوتے ہیں اس لئے میں نے کیتھی کو تمہارے پاس بھیجا ہے۔ تمہارا مقابلہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر علی عمران جیسے خطرناک ایجنٹ سے ہو سکتا ہے اس لئے کیتھی اگر تمہارے ساتھ ہو گی تو تم دونوں مل کر زیادہ بہتر انداز میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ کر سکو گے۔ کیتھی بھی تمہاری طرح باصلاحیت ہے اور اس میں بھی ایسی خوبیاں موجود ہیں کہ یہ علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرا سکے۔ مجھے یقین ہے کہ کیتھی اور تم مل کر نہ صرف اپنا مشن جلد سے جلد مکمل کر لو گے بلکہ اگر تمہارے راستے میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس آئی تو تم دونوں مل کر انہیں تگنی کا ناچ نچا سکتے ہو۔ اوور''...... چیف ہارپ نے کہا۔

''لیس چیف۔ اسی لئے تو مجھے کیتھی کی یہاں آمد پر خوشی ہے اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس مشن پر میں اور کیتھی مل کر کام

کریں گے تو یہ مشن بہت جلد مکمل ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ ہمارا عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکراؤ ہی نہ ہو اور ہم اپنا مشن پورا کر کے واپس آ جائیں۔ اوور''...... شارپ وائل نے کہا۔

''ایسا ہو جائے تو زیادہ اچھا ہے۔ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرانا وقت کا ضیاع ہی ہے لیکن اگر وہ تمہارے راستے کی رکاوٹ بن جائیں تو پھر اس رکاوٹ کو دور کرنا تمہاری ذمہ داری ہے۔ اس مشن کے لئے میں تم دونوں کو فری ہینڈ دیتا ہوں۔ جیسے بھی ہو تمہیں یہ مشن مکمل کرنا ہے۔ اوور''...... چیف ہارپ نے بدستور سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''شکریہ چیف۔ آپ نے ہمیں فری ہینڈ دے کر اچھا کیا ہے اب ہم یہاں آزادی سے کام کریں گے۔ ہماری اولین ترجیح یہی ہو گی کہ ہم اس انداز میں مشن مکمل کریں کہ اس کی بھنک عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نہ ہو لیکن اگر وہ ہمارے آڑے آئے تو پھر ہم ان کی لاشیں گرا کر بھی اپنا مشن پورا کریں گے۔ اوور''۔ شارپ نے کہا۔

''گڈ شو۔ میں نے جو اطلاع بھیجی ہے وہ کیتھی سے پوچھ لو اور پھر تم دونوں فوری طور پر اپنا کام شروع کر دو۔ ضرورت پڑنے پر تم مجھے اسی کراس ون ٹرانسمیٹر سے کال کر سکتے ہو۔ اوور''۔ چیف ہارپ نے کہا اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''اگر تمہیں میرے آنے سے خوشی نہیں ہوئی تو بتا دو۔ میں

چیف کا پیغام بتا کر یہاں سے چلی جاؤں گی''...... کیتھی نے اسے ٹرانسمیٹر آف کرتے دیکھ کر دانتوں سے ہونٹ کاٹتے اور اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''اوہ نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں نے تمہارے سامنے چیف سے کہا ہے کہ میں تمہاری اچانک اور غیر متوقع آمد سے کچھ الجھا ضرور تھا اور کوئی بات نہیں ہے''...... شارپ وائل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سچ کہہ رہے ہو''...... کیتھی نے اسے اسی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''تمہاری جھیل جیسی خوبصورت آنکھوں کی قسم اور تم جانتی ہو کہ میں تمہاری کوئی بھی قسم جھوٹی نہیں کھاتا''...... شارپ وائل نے مسکرا کر کہا تو کیتھی کے چہرے پر قوس قزح کے رنگ بکھر گئے۔

''ہاں جانتی ہوں اور تم بھی جانتے ہو کہ تم نے جس دن میری جھوٹی قسم کھائی اس دن میں تمہیں بھی گولی مار دوں گی اور خود بھی زہر کھا کر مر جاؤں گی''...... کیتھی نے کہا تو شارپ وائل بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''میرے لئے گولی اور اپنے لئے زہر''...... شارپ وائل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں نہیں چاہتی کہ مرتے وقت تمہیں کوئی تکلیف ہو لیکن خود میں تمہیں یاد کرتے ہوئے تڑپ تڑپ کر مرنا چاہتی

ہوں''...... کیتھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اتنا چاہتی ہو تم مجھے''...... شارپ وائل نے اس کی طرف محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اتنا نہیں بلکہ اس سے بھی کہیں زیادہ''...... کیتھی نے دونوں بازو دائیں اور بائیں پھیلا کر کہا تو شارپ وائل ایک بار پھر کھلکھلا اٹھا۔

''اچھا اب بتاؤ۔ یہاں آنے میں تمہیں کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی''...... شارپ وائل نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ مجھے بھلا کیا پریشانی ہونی تھی۔ میں ایکریمیا دارالحکومت کے بین الاقوامی ایئر پورٹ پہنچی کر وہاں سے طیارے میں سوار ہوئی۔ یہاں طیارے سے اتری اور پھر ٹیکسی میں سوار ہو کر سیدھی یہاں آ گئی''...... کیتھی نے مسکراتے ہوئے کہا تو شارپ وائل ایک مرتبہ پھر ہنس پڑا۔

''کاش۔ چیف تمہیں میرے ساتھ ہی یہاں بھیج دیتا تو مجھے کم از کم دو دن بوریت میں تو نہ گزرانے پڑتے''...... شارپ وائل نے کہا تو اس بار کیتھی ہنس پڑی۔

''اچھا بتاؤ۔ کیا پیغام ہے چیف کا''...... چند لمحوں بعد شارپ وائل نے پوچھا۔

''ڈاکٹر جرار رضوی کی رہائش گاہ کا پتہ چل گیا ہے''...... کیتھی نے کہا تو شارپ وائل بے اختیار اچھل پڑا۔

''گڈ شو۔ کیسے پتہ چلا اس کی رہائش گاہ کا''...... شارپ وائل نے پوچھا۔

''یہ چیف نے نہیں بتایا ہے۔ اس کے اپنے ذرائع ہیں ہمیں اس سے کیا لینا دینا۔ ہم نے یہاں اپنا کام کرنا ہے اور یہ ہمارے لئے زیادہ بہتر ہو گیا ہے کہ ہمیں ڈاکٹر جرار رضوی کی رہائش گاہ کا پتہ چل گیا ہے ورنہ نجانے اس کی تلاش میں ہمیں کہاں کہاں جوتیاں چٹخانی پڑتیں''...... کیتھی نے کہا۔

''ہاں یہ تو ہے۔ کہاں رہتا ہے ڈاکٹر جرار رضوی''...... شارپ وائل نے کہا تو کیتھی نے ہینڈ بیگ کا ایک خفیہ حصہ کھولا اور اس میں سے ایک کاغذ نکال کر شارپ وائل کی طرف بڑھا دیا۔

''شاہین آباد۔ یہ تو کوئی نواحی قصبہ معلوم ہوتا ہے''...... شارپ وائل نے کاغذ پر لکھا ہوا پتہ دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اور چیف نے ایک آدمی کی ٹپ بھی دی ہے۔ اس کا تعلق ہماری ایجنسی سے ہی ہے۔ اس معاملے میں وہ ہماری مدد کر سکتا ہے''...... کیتھی نے کہا۔

''کون ہے وہ''...... شارپ وائل نے پوچھا۔

''ہنری نام ہے اس کا اور وہ یہاں بلیک وڈ کلب کا جنرل منیجر اور مالک ہے۔ وہ ہمارے مشن میں بھی ہمارا ساتھ دے گا اور مشن مکمل ہونے کے بعد وہ ہمیں فوری طور پر یہاں سے نکال بھی دے گا''...... کیتھی نے کہا۔

''گڈ شو۔ پھر تو ہمیں اس سے آج ہی ملنا چاہئے تا کہ ہم جلد سے جلد اپنا مشن مکمل کر سکیں''...... شارپ وائل نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ضروری ہے''...... کیتھی نے کہا۔

''تم طویل سفر کر کے آئی ہو کچھ دیر آرام کرنا چاہو تو کر لو۔ ہم شام کو ہنری کے پاس جائیں گے۔ اس کے بعد دیکھیں گے کہ ہمیں کیا کرنا ہے''...... شارپ وائل نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... کیتھی نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''کچھ منگواؤں تمہارے لئے''...... شارپ وائل نے کہا۔

''ایئر پورٹ کے ریسٹورنٹ سے میں کھانا کھا آئی ہوں ہاں پینے کے لئے کچھ منگوا لو''...... کیتھی نے کہا۔

''تمہاری پسندیدہ ڈرنک بلیک کوئین منگوا لیتا ہوں جو یہاں بھی دستیاب ہے اور میں یہ ڈرنک پیتا رہا ہوں تا کہ تمہاری غیر موجودگی میں بھی تمہیں یاد رکھ سکوں''...... شارپ وائل نے کہا تو کیتھی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں صبح کا اخبار تھا اور دوسرے ہاتھ میں چائے کا کپ۔ وہ چائے کے سپ لیتا ہوا اخبار دیکھ رہا تھا۔ سلیمان ابھی تک گاؤں سے لوٹ کر نہیں آیا تھا اس لئے ظاہر ہے اسے اپنے لئے کچن میں جا کر چائے خود ہی بنانی پڑتی تھی۔ اس نے چائے کا کپ خالی کر کے میز پر رکھا ہی تھا کہ کال بیل کی آواز سنائی دی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

''صبح صبح کون آ گیا''...... عمران نے اخبار میز پر رکھ کر صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی ناگواری کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ وہ تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''کون ہے''...... عمران نے عادت کے مطابق اونچی آواز میں پوچھا۔

''صفدر ہوں عمران صاحب''...... باہر سے صفدر کی آواز سنائی

دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے لاک کھول کر دروازہ کھول دیا۔

''آج آپ دروازہ کھولنے آئے ہیں۔ کیا سلیمان نہیں ہے فلیٹ میں''...... سلام دعا کے بعد صفدر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ وہ اپنے کسی عزیز کی وفات پر آبائی گاؤں گیا ہوا ہے۔ اور کئی روز تک اس کی واپسی ممکن نہیں''...... عمران نے دروازہ بند کر کے اسے لاک لگا کر واپس سٹنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ وہ اتنے روز وہاں کیا کرے گا''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اسے ڈر ہوتا ہے کہ مردہ دوبارہ زندہ ہو کر قبر سے باہر نہ آ جائے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

''پھر تو سلیمان کو دن رات قبرستان میں اپنے عزیز کی قبر کی رکھوالی کرنے میں ہی گزارنے پڑتے ہوں گے''...... صفدر نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ وہ قبر کے سرہانے بیٹھ کر مردے کو مسلسل اور گلا پھاڑ پھاڑ لوریاں سناتا رہتا ہے تاکہ وہ ابدی نیند سے نہ جاگ سکے''۔ عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''بہت خوب۔ پھر تو اس کی لوریاں سن کر ارد گرد کی قبروں کے مردے بھی اٹھ کر وہاں سے بھاگ جاتے ہوں گے''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''مردے تو نہیں لیکن وہاں اپنے عزیزوں کی قبروں پر فاتحہ خوانی کے لئے آئے ہوئے افراد ضرور اس کی بھیانک آواز سن کر اس قدر خوفزدہ ہوتے ہیں کہ بھاگ جاتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تب تو سلیمان کافی فائدہ میں رہتا ہو گا۔ جوتیاں بھی آج کل سستی نہیں ملتیں''...... صفدر نے کہا اور اس کے خوبصورت جواب پر عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

''ناشتہ تو کر آئے ہو تم''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ بے فکر رہیں میں یہاں ناشتہ کرنے نہیں آیا''۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''پھر تو تمہیں چائے پینے کی بھی حاجت نہیں ہو گی۔ ہوئی تو میری طرف سے ایڈوانس میں معذرت قبول کر لو کیونکہ کچن میں نہ دودھ ہے نہ پتی اور نہ چینی۔ یہ سلیمان کا شعبہ ہے اسے تو بازار والے ادھار دے دیتے ہیں لیکن میری شکل دیکھتے ہی وہ اپنی دکانوں پر دودھ چینی اور پتی کے ختم ہونے کا بورڈ آویزاں کر دیتے ہیں''...... عمران نے کہا تو صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''میں چائے بھی پی کر آیا ہوں اور آپ کو معلوم ہے کہ میں چائے بہت کم پیتا ہوں''...... صفدر نے کہا۔

”بڑی اچھی بات ہے۔ چائے صحت کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے اس لئے اسے کم ہی پینا چاہئے“...... عمران نے بڑے ناصحانہ انداز میں کہا۔

”جی ہاں۔ آپ بھی شاید کم ہی پیتے ہیں“...... صفدر نے سامنے پڑے ہوئے خالی کپ کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”اور نہیں تو کیا۔ دن میں یہی دس بارہ کپ۔ اس کے بعد میں چائے کے خالی کپ کو بھی ہاتھ نہیں لگاتا“...... عمران نے کہا تو صفدر ایک بار پھر ہنسنے لگا۔

”اچھا بتاؤ۔ کیسے آنا ہوا“...... عمران نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی تھی“۔ صفدر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

”کون سی بات“...... عمران نے کہا۔

”ریکس اور اینڈریا تو یہاں سے واپس جا چکے ہیں لیکن مجھے ایئر پورٹ کے ریسٹورنٹ میں موجود ایک اور لڑکی اور ایک مرد پر شک ہوا ہے کہ ان کا تعلق اسرائیلی ایجنسی ہارپ سے ہے جو ایکریمیا میں کام کرتی ہے“...... صفدر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”لڑکی اور مرد۔ کون لڑکی اور مرد“...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”لڑکی اور مرد کا نام تو میں نہیں جانتا لیکن وہ جس طرح مجھ سے کچھ فاصلے پر بیٹھے ناشتہ کرتے ہوئے آپس میں کرانسی زبان

میں باتیں کر رہے تھے اس سے مجھے ان پر شک ہوا تھا۔ ان کا انداز ایسا تھا جیسے انہیں یقین ہو کہ ان کے ارد گرد موجود کوئی شخص کرانسی زبان نہیں جانتا ہو گا“...... صفدر نے کہا تو عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیل گئے۔

”کیا کہہ رہے تھے وہ“...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”انہوں نے آپ کا نام لیا تھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ اچھا ہوا کہ عمران کو خبر نہیں ہوئی اور آسانی سے ان کا مشن مکمل ہو گیا ہے ورنہ شاید وہ اتنی جلدی مشن مکمل کر کے یہاں سے نہیں نکل سکتے تھے“۔ صفدر نے کہا۔

”اوہ۔ اور کیا بات کی تھی انہوں نے“...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”مرد کہہ رہا تھا کہ یہ عمران کی خوش قسمتی ہے کہ وہ ان کے سامنے نہیں آیا ورنہ اس بار وہ اس کے ہاتھوں زندہ نہ بچتا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ چیف ہارپ نے انہیں فری ہینڈ دیا تھا کہ اگر عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے راستے میں آئیں تو وہ ان کی لاشیں گرا دیں لیکن کوئی ان کے راستے میں نہیں آیا تھا اور ان کا مشن مکمل ہو گیا اس لئے ان کا یہاں سے جلد سے جلد نکل جانا ہی بہتر ہے“...... صفدر نے کہا۔

”مشن کے بارے میں کوئی بات کی تھی انہوں نے“...... عمران

نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ یہی باتیں کر کے خاموش ہو گئے تھے۔ انہیں خاموش دیکھ کر میں نے سوچا کہ مجھے فوری طور پر کال کر کے مس جولیا کو ساری باتیں بتا دینی چاہئیں تاکہ وہ چیف کو بتا دیں۔ میں کال کرنے کے لئے ریسٹورنٹ سے باہر گیا تھا لیکن مس جولیا کا نمبر آف جا رہا تھا شاید ان کے سیل فون کی بیٹری ڈاؤن تھی۔ جب میرا مس جولیا سے رابطہ نہ ہوا تو میں واپس ریسٹورنٹ میں آ گیا لیکن میرے آنے سے پہلے وہ دونوں وہاں سے اٹھ کر نکل گئے تھے۔ وہ دونوں ریسٹورنٹ کے مین دروازے سے نکلنے کی بجائے ایئر پورٹ کے لاؤنج میں جانے والے دروازے سے نکلے تھے۔ اس وقت تک ایکریمیا جانے والی ایک فلائٹ کا اعلان ہو چکا تھا۔ میں فوراً انکوائری کاؤنٹر کی طرف گیا تو مجھے بتایا گیا کہ ایکریمیا جانے والی فلائٹ تیار ہے اور اگلے دس منٹ میں وہ پرواز کرنے والی تھی۔ میں دس منٹ میں کچھ نہ کر سکا اور وہ دونوں اس فلائٹ میں سوار ہو کر نکل گئے''...... صفدر نے کہا۔

''ان دونوں کے حلیئے کیا تھے''...... عمران نے پوچھا تو صفدر ان کے حلیئے بتانے لگا۔

''ہونہہ۔ تو یہ ٹائیگر گرل اور شارپ وائل تھے''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''ٹائیگر گرل، شارپ وائل''...... صفدر نے حیرت سے کہا۔

''ہاں۔ دونوں کا تعلق ہارپ ایجنسی سے ہے۔ تم نے جو حلیئے بتائے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ دونوں میک اپ میں تھے۔ لیکن میک اپ میں ٹائیگر گرل جس کا اصل نام کیتھی ہے وہ کان پر سرخ ستاروں جیسے دو قدرتی تلوں کا نشان چھپانا بھول گئی تھی اور شارپ وائل کی نشانی یہی ہے جو تم نے بتائی ہے کہ اس کے دائیں ہاتھ کی چھنگلی کٹی ہوئی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا وہ یہاں کوئی خاص مشن مکمل کر کے گئے ہیں''۔ صفدر نے دانتوں سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تم نے جو باتیں بتائی ہیں ان سے تو ایسا ہی لگ رہا ہے کہ وہ خاص مشن ہی مکمل کر کے گئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''کیا مشن ہو سکتا ہے ان کا''...... صفدر نے پوچھا۔

''معلوم نہیں لیکن بہرحال اب معلوم کرنا پڑے گا کیونکہ شارپ وائل اور ٹائیگر گرل کا ایک ساتھ پاکیشیا میں ہونا نیک شگون نہیں تھا۔ وہ یہاں کوئی بڑا ہی ہاتھ مار کر گئے ہوں گے''...... عمران نے کہا۔

''کیسے معلوم کریں گے آپ''...... صفدر نے پوچھا۔

''چیف سے بات کرنی پڑے گی۔ چیف ایکریمیا میں اپنے فارن ایجنٹس کو الرٹ کر سکتا ہے جو ایئر پورٹ پر ہی ان دونوں کی نگرانی کریں گے اور ظاہر ہے یہ دونوں ہارپ ایجنسی کے چیف کو اب رپورٹ دیں گے تو اصل بات سامنے آ ہی جائے گی''۔ عمران

نے کہا۔

''جی ہاں۔ دوسرا کام یہاں بھی ہو سکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''دوسرا کام۔ کیا مطلب''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''یہ دونوں لازماً یہاں کسی ہوٹل میں ٹھہرے ہوں گے۔ ان کی سرگرمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ یہ بھی کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا اور اس نے سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور پھر دانش منزل کے نمبر پریس کرنے لگا۔ جیسے ہی دوسری جانب بیل جانے کی آواز سنائی دی اس نے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

''ایکسٹو''...... رابطہ ملتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''اپنے فلیٹ سے عمران بول رہا ہوں چیف۔ میرے پاس صفدر موجود ہے۔ اس نے مجھے ایک انتہائی حیرت انگیز خبر دی ہے''۔ عمران نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تمہید مت باندھو۔ اصل بات کرو بلکہ صفدر سے میری بات کراؤ''...... چیف کا لہجہ انتہائی سرد ہو گیا۔

''آپ تو مجھے ڈانٹ رہے ہیں۔ جائیں میں نہیں کرتا آپ سے بات''...... عمران نے یوں منہ بنا کر کہا جیسے ڈانٹ پڑنے سے بیوی روٹھ جاتی ہے۔ اس نے رسیور صفدر کی طرف بڑھا دیا اور صفدر نے اس سے فوراً رسیور جھپٹ لیا جیسے اسے خدشہ ہو کہ عمران

کی باتوں سے چیف کا غصہ نہ بڑھ جائے اور وہ اسے عمران کو گولی مارنے کا حکم نہ دے دے۔

''صفدر بول رہا ہوں چیف''...... صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا بتایا ہے تم نے عمران کو''...... چیف کی کرخت آواز سنائی دی تو صفدر نے وہ تمام باتیں دوہرا دیں جو اس نے عمران کو بتائی تھیں۔

''تو تم یہ سب بتانے کے لئے عمران کے پاس کیوں آئے ہو۔ تمہیں جولیا کے پاس جانا چاہئے تھا۔ وہ مجھے فون کرتی''...... چیف نے سخت لہجے میں کہا۔

''سوری چیف۔ میں مس جولیا کی طرف ہی جا رہا تھا راستے میں عمران صاحب کا فلیٹ آ گیا تو میں ان سے مشورہ کرنے کے لئے رک گیا تھا''...... صفدر نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

''آئندہ ایسی غلطی نہ کرنا۔ اس احمق سے بات کرنے کی بجائے جولیا سے بات کیا کرو''...... ایکسٹو نے کہا۔

''یس چیف''...... صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں فارن ایجنٹس کو الرٹ کر دیتا ہوں وہ خود ہی اس معاملے کو سنبھال لیں گے''...... چیف نے کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا۔

''چیف سے بات کرتے ہوئے آپ کچھ تو سوچ لیا کریں

عمران صاحب۔ کسی دن چیف نے آپ کو سچ مچ گولی مروا دینی ہے''...... صفدر نے رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے کہا۔

''کون سی کھٹی یا میٹھی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''گولی کھٹی ہو گی یا میٹھی میں یہ تو نہیں کہہ سکتا لیکن آپ سیدھے اوپر پہنچ جائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''اوپر کہاں چھت پر''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''چھت پر نہیں آسمان پر''...... صفدر نے سر جھٹک کر کہا۔

''چلو اچھا ہے اس طرح بغیر ٹکٹ کے میں جنت کی بھی سیر کر آؤں گا اور اگر وہاں مجھے کوئی حور پسند آ گئی تو میں اسے اپنے ساتھ ہی لے آؤں گا اور اس سے اپنے فلیٹ کو جنت بناؤں گا''...... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''ارے ارے۔ کہاں چل دیئے۔ بیٹھو۔ سلیمان آ جائے گا تو اس کے ہاتھ کی بنی ہوئی چائے پی کر جانا''...... عمران نے کہا۔

''اس کے آنے میں دو چار ہفتے لگ سکتے ہیں۔ تب تک کیا میں اس کا انتظار کرتا رہوں گا''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جب تک وہ نہیں آ جاتا اس وقت تک تم بازار سے چائے کا سامان لاتے رہنا اور میرے ساتھ رہ کر خود بھی عیش کرنا اور مجھے بھی کرانا''...... عمران نے کہا تو صفدر کی ہنسی تیز ہو گئی۔

''ٹھیک ہے۔ سوچوں کا اس بارے میں۔ اللہ حافظ''...... صفدر

نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران بھی اٹھ کر اس کے پیچھے آیا۔ صفدر کے باہر جاتے ہی اس نے دروازہ بند کر کے لاک کیا اور پھر واپس صوفے پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور ایک بار پھر دانش منزل کے نمبر پریس کرنے لگا۔

''ایکسٹو''...... رابطہ ملتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''عمران بول رہا ہوں طاہر''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''اوہ آپ۔ صفدر چلا گیا''...... بلیک زیرو نے عمران کی بات سن کر اپنے اصلی لہجے میں کہا۔

''ہاں وہ چلا گیا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو کیا آپ کے خیال میں وہ دونوں واقعی ہارپ ایجنسی کے ایجنٹ تھے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''صفدر نے ان کے جو حلیئے اور جو نشانیاں بتائی ہیں وہ شارپ وائل اور کیتھی کے ہیں۔ کیتھی جو ٹائیگر گرل کہلاتی ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو کیا وہ واقعی یہاں کوئی اہم مشن مکمل کر کے گئے ہیں''۔ بلیک زیرو نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''وہ دونوں انتہائی تربیت یافتہ اور فاسٹ ایجنٹ ہیں بلیک زیرو۔ اگر وہ یہاں تھے اور انہوں نے اہم مشن کا کہا ہے تو پھر ان کا مشن اہم ہی ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''میں فارن ایجنٹس کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ انہیں ایئر پورٹ سے

اغوا کر لیں تا کہ ان سے تفصیلات اگلوائی جا سکیں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”نہیں۔ وہ دونوں فارن ایجنٹس کے بس کا روگ نہیں ہیں۔ الٹا فارن ایجنٹس ان کی نظروں میں آ جائیں گے“...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”تو پھر کیا کیا جائے“...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”فارن ایجنٹس سے کہو کہ وہ ہارپ کلب کے جنرل منیجر ہارپ پر نظر رکھیں جو ہارپ ایجنسی کا بھی چیف ہے۔ نظر رکھنے کے ساتھ وہ اس کے فون ٹیپ کریں۔ شارپ وائل اور کیتھی یقیناً ہارپ کو مشن کی رپورٹ دیں گے۔ تب شاید معلوم ہو جائے۔ اس وقت تک میں ان دونوں کی یہاں کی سرگرمیوں کا پتہ چلاتا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”یہاں اب ان کی سرگرمیوں کا کیسے پتہ چلے گا“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”وہ یہاں کسی ہوٹل میں رہے ہوں گے اور ان کا یہاں کسی نہ کسی سے تو رابطہ ہوا ہو گا۔ میں ٹائیگر کی ڈیوٹی لگاتا ہوں وہ ہوٹلوں اور کلبوں کی چھان بین کرے ہو سکتا ہے کہ اس کے ہاتھ کوئی کلیو لگ جائے“...... عمران نے کہا۔

”آپ کہیں تو میں ممبران کی بھی ڈیوٹی لگا دوں کہ وہ یہاں کے ہوٹلوں اور کلبوں کی چھان بین کریں“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”نہیں۔ ان کاموں میں ٹائیگر زیادہ مہارت رکھتا ہے۔ میں اسے ان دونوں کے حلیئے بتا دوں گا تو وہ کچھ نہ کچھ ضرور معلوم کر لے گا“...... عمران نے کہا۔

”او کے۔ میرے لئے اور کوئی حکم“...... بلیک زیرو نے کہا۔

”تم فارن ایجنٹوں کو الرٹ کر دو اور ان سے رپورٹس ملنے پر مجھے بتا دینا“...... عمران نے کہا۔

”او کے“...... بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر وہ اٹھا اور کمرے میں موجود ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس کے خفیہ خانے سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے لے کر واپس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا اور پھر وہ ٹرانسمیٹر پر ٹائیگر کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے وہ ٹائیگر کو کال دینے لگا۔

”یس ٹائیگر اٹنڈنگ۔ اوور“...... رابطہ ملتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

”عمران بول رہا ہوں۔ اوور“...... عمران نے کہا۔

”یس باس“...... ٹائیگر نے نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی اور اسے شارپ وائل اور کیتھی کے حلیئے اور ان کی نشانیاں بھی بتا دیں اور اسے حکم دیا کہ وہ ہوٹلوں اور کلبوں کی چیکنگ کرے اور معلوم کرے کہ یہ دونوں کہاں ٹھہرے تھے اور کن سرگرمیوں میں مصروف رہے تھے۔ ٹائیگر کو احکامات

دے کر عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی وہ واقعی شارپ وائل اور کیتھی کی پاکیشیا آمد اور مشن مکمل کر کے واپس جانے کا سن کر گہری سوچ میں پڑ گیا تھا کہ آخر وہ دونوں پاکیشیا کب آئے تھے اور انہوں نے انتہائی تیز رفتاری سے کون سا مشن مکمل کیا تھا۔ کافی دیر سوچتے رہنے کے بعد جب اسے کچھ سمجھ نہ آیا تو اس نے میز پر پڑا ہوا اخبار اٹھایا اور ایک بار پھر اسے دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔

دو گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی تو عمران چونک پڑا۔ اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر ایک بٹن پریس کیا تو اسے ٹائیگر کی کال سنائی دی۔

''یس عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... عمران نے کال رسیو کرتے ہوئے کہا۔

''ٹائیگر بول رہا ہوں باس۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا۔

''کچھ پتہ چلا۔ اوور''...... عمران نے سنجیدگی سے پوچھا۔

''یس باس۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ آپ نے جن غیر ملکی ایجنٹوں کے مجھے حلیئے بتائے تھے ان حلیوں کے افراد کو بلیک وڈ کلب کا جنرل منیجر ہنری ایئر پورٹ چھوڑنے گیا تھا۔ وہ انہیں ایئر پورٹ پر چھوڑ کر واپس چلا گیا تھا اور میں نے بلیک وڈ کلب میں بھی انکوائری کی ہے۔ وہ دونوں گزشتہ چند روز سے بلیک وڈ کلب میں موجود تھے اور ہنری کی کار ان کے استعمال میں تھی۔ یہ دونوں

ہنری کے ساتھ شہر سے باہر بھی گئے تھے اور پھر ہنری نے ان کے لئے ایکریمیا کی ٹکٹس بک کرائی تھیں۔ اوور''...... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا یہ معلوم ہوا ہے کہ وہ دونوں ہنری کے ساتھ شہر سے باہر کہاں گئے تھے۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ لیکن میں جلد ہی معلوم کر لوں گا۔ اوور''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''تم ہنری کو اغوا کر کے اسے رانا ہاؤس لے آؤ۔ میں اس سے خود پوچھ گچھ کروں گا۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''ہنری کے آفس میں کوئی خفیہ راستہ نہیں ہے۔ اس کے کلب میں مسلح غنڈے موجود ہیں۔ اگر میں نے وہاں سے ہنری کو نکالنے کی کوشش کی تو مجھے ان سب غنڈوں کا خاتمہ کرنا پڑے گا۔ اگر آپ اس کی اجازت دیتے ہیں تو میں ہنری کو وہاں سے نکال لاتا ہوں۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں اس کی رہائش گاہ کا علم ہے۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس۔ اس کی رہائش گاہ قاسم روڈ پر ہے اور وہاں اس کے ساتھ صرف چار ملازم رہتے ہیں کیونکہ ہنری کا زیادہ وقت کلب میں ہی گزرتا ہے۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا۔

''تو پھر نظر رکھو۔ جب ہنری اپنی رہائش گاہ جائے تو مجھے انفارم

کرنا۔ ہم اسے رہائش گاہ میں قابو کریں گے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''یس باس۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ ایک گھنٹے کے بعد دوبارہ ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی تو عمران نے کال اٹنڈ کی۔

''باس۔ ہنری کلب سے اٹھ کر اپنی رہائش گاہ کی طرف گیا ہے۔ اوور''...... ٹائیگر نے کہا۔

''گڈ شو۔ تم اس وقت کہاں ہو۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''میں اس وقت قاسم روڈ کے کارنر پر موجود ہوں۔ اوور''۔ ٹائیگر نے کہا۔

''اوکے۔ تم وہیں رکو۔ میں آ رہا ہوں''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کار میں سوار قاسم روڈ کی طرف اُڑا جا رہا تھا۔ بیس منٹ بعد عمران قاسم روڈ پہنچ گیا جہاں ایک کارنر پر اسے ٹائیگر کی کار دکھائی دی۔ ٹائیگر کار سے ٹیک لگائے بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑا تھا۔ عمران نے کار اس کے پاس لے جا کر روک دی۔

''کیا ابھی تک وہ رہائش گاہ میں ہی موجود ہے''...... سلام دعا کے بعد عمران نے پوچھا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''تم نے اپنی کار لاک کر دی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے اسی انداز میں جواب دیا۔

''بیٹھو''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر اثبات میں سر ہلاتا ہوا فرنٹ سے گھوم کر آیا اور سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھول کر کار میں بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر اسے ایک جدید اور انتہائی شاندار طرز پر بنی ہوئی رہائش گاہ کے سامنے لے آیا۔ اس رہائش گاہ کے گیٹ کا رنگ آف وائٹ تھا۔ گیٹ پر کوئی نہیں تھا۔ یہ چونکہ نئی تعمیر ہونے والی کالونی تھی اس لئے وہاں رہائش گاہوں کی تعداد بے حد کم تھی اور وہاں کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''کوٹھی میں گیس کیپسول فائر کرو اور پھر دیوار پھاند کر اندر جاؤ اور گیٹ کھول دو''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور کار سے نکل کر باہر آ گیا۔ اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے گیس کیپسول فائر کرنے والی گن نکالی اور گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے یکے بعد دیگرے گیٹ کے اوپر سے کوٹھی کے اندر چار گیس کیپسول فائر کئے اور پھر گن جیب میں ڈال کر گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحے وہ گیٹ کے پاس رکا رہا تا کہ اندر موجود گیس کا اثر زائل ہو جائے پھر جب اسے یقین ہو گیا کہ گیس کا اثر ختم ہو گیا ہو گا تو وہ گیٹ پر چڑھ کر دوسری طرف کود گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے گیٹ کھلتے دیکھا تو وہ کار کوٹھی کے اندر لے گیا۔ پورچ میں پہلے سے ایک کار موجود تھی۔ عمران نے اپنی کار اس کار

کے عقب میں روکی اور پھر کار سے نکل کر باہر آ گیا۔ اس وقت تک کوٹھی سے گیس کے اثرات مکمل طور پر ختم ہو چکے تھے۔

عمران اور ٹائیگر کوٹھی کے رہائشی حصے میں داخل ہوئے اور رہائش گاہ کا جائزہ لینے لگے۔ ایک کمرے میں داخل ہو کر وہ بے اختیار چونک پڑے۔ کمرے میں بیڈ پر ایک مرد اور ایک عورت بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

''اس عورت کو اٹھا کر کسی اور کمرے میں ڈال دو۔ اس دوران میں کوٹھی کا ایک راؤنڈ لگا لیتا ہوں''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلایا اور بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کمرے سے نکلا اور رہائش گاہ کا راؤنڈ لگانے لگا۔ صحن کے ایک حصہ میں اسے ایک ملازم ٹائپ آدمی بے ہوش پڑا ہوا دکھائی دیا۔ دو آدمی کچن میں بے ہوش تھے اور چوتھا ملازم سرونٹ کوارٹر میں پڑا تھا جو کوٹھی کے عقبی حصے میں تھا۔ کوٹھی کا راؤنڈ لگا کر عمران جب واپس اس کمرے میں آیا جہاں عورت اور مرد بے ہوش پڑے ہوئے تھے تو یہ دیکھ اس کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی کہ ٹائیگر نے مرد کو اٹھا کر ایک کرسی پر ڈال دیا تھا اور اسے رسی سے جکڑ رہا تھا۔ اسے شاید وہاں سے رسی کا بنڈل مل گیا تھا۔

''کیا یہ ہنری ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ اب کچن سے پانی لا کر اس کے حلق میں ٹپکا دو۔ یہ

ہوش میں آ جائے گا''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا باہر گیا اور پھر کچن سے پانی کی ایک بوتل لے آیا۔ اس نے ہنری کا سر اونچا کیا اور پھر اس کا منہ کھول کر بوتل سے اس کے منہ میں پانی ڈالنے لگا۔

''بس بہت ہے''...... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلا کر پانی کی بوتل لئے پیچھے ہٹ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہنری کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے اور پھر اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ چند لمحے وہ نیم بے ہوشی میں رہا پھر آہستہ آہستہ اس کا شعور بیدار ہونے لگا۔ شعور بیدار ہوتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ کرسی پر بندھا ہوا ہے تو اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہے۔ کیا مطلب۔ نینسی کہاں ہے''...... ہنری نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''تمہارا نام ہنری ہے اور تم بلیک وڈ کلب کے جنرل مینجر ہو''۔ عمران نے اس کے سامنے آتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ میں ہنری ہوں۔ مگر تم کون ہو اور تم میری رہائش گاہ اور میرے بیڈ روم میں کیسے آ گئے اور یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ تم نے مجھے اس طرح کیوں باندھا ہے''...... ہنری نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''تمہارے پاس ہارپ ایجنسی کے دو ایجنٹ جن کے اصل نام

شارپ وائل اور کیتھی ہیں، آئے اور تمہارے ساتھ کلب میں رہے تھے۔ انہوں نے تمہارے ساتھ مل کر کوئی مشن مکمل کیا ہے اور پھر تم انہیں خود ایئر پورٹ چھوڑ کر آئے ہو۔ کیا یہ سچ ہے''...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''یہ کیا بکواس ہے۔ کون شارپ وائل اور کیتھی۔ میں کسی کو نہیں جانتا''...... ہنری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔ حیرت کے جھٹکے سے نکلنے میں اسے زیادہ وقت نہیں نکلا تھا۔ اب وہ پوری طرح سے سنبھل چکا تھا۔

''اسے جانتے ہو''...... عمران نے ٹائیگر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو ہنری چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''نہیں۔ میں اسے نہیں جانتا''...... ہنری نے کہا۔

''تم ایکریمین ہو''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں''...... ہنری نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''کب سے ہو یہاں''...... عمران نے اسی انداز میں پوچھا۔

''دس سالوں سے۔ لیکن تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو۔ تمہارے لئے یہی بہتر ہو گا کہ تم مجھے آزاد کر دو ورنہ میرے آدمی تم دونوں کی بوٹیاں اُڑا دیں گے''...... ہنری نے طیش بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ میں کیا سن رہا ہوں ٹائیگر۔ یہ دس سالوں سے یہاں دھندا

کر رہا ہے اور پھر بھی زندہ ہے''...... عمران نے ٹائیگر کی طرف دیکھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ مقامی سطح کا بدمعاش ہے باس۔ یہ اور اس کے ساتھی تھرڈ کلاس غنڈے ہیں اس لئے میں نے اس پر توجہ نہ دی تھی''۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ تو پھر تم اسے اپنی زبان میں سمجھاؤ کہ میرے سامنے جھوٹ نہ بولے ورنہ......'' عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... ٹائیگر نے انتہائی سعادت مندی سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی پتلون کا ایک پائنچہ اٹھایا۔ اس کی ٹانگ پر چمڑے کی ایک پٹی بندھی ہوئی تھی جس میں تیز اور پتلی دھار والا خنجر اڑسا ہوا تھا۔ اس نے خنجر نکالا اور ہنری کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے ہاتھ میں خنجر دیکھ کر ہنری کی آنکھوں میں خوف ابھر آیا اور وہ ٹائیگر کی طرف سہمی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگا۔

''یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کر رہے ہو۔ رک جاؤ۔ میں کہتا ہوں رک جاؤ''...... ہنری نے ٹائیگر کو جارحانہ انداز میں اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر خوف سے چیختے ہوئے کہا۔

''اسے روکنے کا ایک ہی طریقہ ہے۔ سچ بتا دو''...... عمران غرایا۔

''مم۔ مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ میں کسی ایجنٹ کو نہیں جانتا''...... ہنری نے گڑبڑائے ہوئے لہجے میں

کہا مگر دوسرے ہی لمحے کمرہ اس کے حلق سے نکلنے والی دردناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ ٹائیگر نے خنجر سے اس کی ناک کا سرا اُڑا دیا تھا۔

''بولو۔ جلدی بولو۔ کون سا مشن مکمل کیا ہے تم نے ان ایجنٹوں کے ساتھ مل کر۔ بولو''...... ٹائیگر نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور ایک بار پھر خنجر چلایا تو کمرہ ہنری کی چیخوں سے لرز اٹھا۔ اس بار ٹائیگر نے اس کے گال پر لمبا کٹ لگایا تھا۔ اس کی کٹی ہوئی ناک اور گال سے خون رسنے لگا اور ہنری تکلیف بھرے انداز میں بری طرح سے سر مارنے لگا۔ اس کا چہرہ بھیانک موت کے تصور سے یکلخت زرد پڑ گیا تھا۔

''بولو۔ ورنہ......'' ٹائیگر نے کہا اور اس کا ہاتھ پھر گھوما اور اس بار ہنری کی گردن پر ایک لمبا کٹ لگتا چلا گیا۔ ٹائیگر نے خنجر اس انداز میں چلایا تھا کہ ہنری کی گردن کی صرف کھال ہی کٹی تھی۔ اس کی گردن کی کوئی رگ نہیں کٹی تھی۔ کٹ لگنے سے وہاں خون کی سرخ لکیر ابھر آئی تھی۔ ایک لمحے کے لئے ہنری کو یہی محسوس ہوا تھا جیسے اس کی شہ رگ کٹ گئی ہو۔

''مم مم۔ میں۔ میں......'' ہنری نے بری طرح سے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کا جسم اب خوف کی شدت سے بری طرح سے کانپنے لگا تھا۔

''بولو جلدی۔ ورنہ......'' ٹائیگر نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

اس نے خنجر والا ہاتھ اٹھایا تو ہنری بری طرح سے چیخ اٹھا۔

''رکو۔ رکو بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک''...... ہنری نے چیختے ہوئے کہا تو ٹائیگر کا ہاتھ رک گیا۔

''اب تمہاری زبان سے سچ نکلنا چاہئے ورنہ میں تمہاری بوٹیاں اُڑا دوں گا''...... ٹائیگر نے اس قدر سرد لہجے میں کہا کہ ہنری اس کا سرد لہجہ سن کر پوری جان سے لرز اٹھا۔

''وہ ایک ڈاکٹر کو قتل کرنا چاہتے تھے''...... ہنری نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران چونک پڑا۔

''ڈاکٹر۔ کون ڈاکٹر''......عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''وہ ایک سائنس دان ہے۔ ڈاکٹر جرار رضوی''...... ہنری نے اسی انداز میں جواب دیا تو عمران یوں اچھلا جیسے اس کے پیروں میں بم آ گرا ہو۔

''ڈاکٹر جرار رضوی۔ اوہ اوہ۔ کیا انہوں نے اسے قتل کر دیا ہے''......عمران نے بڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ہاں''...... ہنری نے جواب دیا تو عمران کو اپنے دماغ میں اندھیرا سا بھرتا ہوا محسوس ہوا۔ ڈاکٹر جرار رضوی ہلاک ہو گیا تھا اور اس کی ہلاکت کے بارے میں اسے کوئی خبر نہیں تھی۔

''تفصیل بتاؤ جلدی۔ کیسے ہلاک کیا ہے انہوں نے ڈاکٹر جرار رضوی کو اور وہ اس تک کیسے پہنچے تھے''...... عمران نے انتہائی غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

”ڈاکٹر جرار رضوی کسی خفیہ لیبارٹری میں کام کرتا تھا۔ میں نے اپنے ذرائع سے اس کی رہائش گاہ ٹریس کی تھی جو ایک نواحی قصبے شاہین آباد میں تھی۔ یہ اتفاق ہی تھا کہ میرے کلب کا ایک بدمعاش جس کا نام جگر ہے۔ شاہین آباد کا رہنے والا تھا۔ جہاں اس کی رہائش گاہ تھی وہاں سے کچھ دور ڈاکٹر جرار رضوی کی رہائش گاہ تھی۔ ایک روز ڈاکٹر جرار رضوی کا ملازم ایک روڈ پر جگر کی تیز رفتار کار سے ٹکرا گیا تھا۔ وہ خاصا زخمی ہو گیا تھا۔ جگر نے اس کا حلیہ دیکھ کر ازراہ ہمدردی ایک ہسپتال میں اس کی مرہم پٹی کرائی اور پھر اسے اپنی کار میں اس کی رہائش گاہ پر چھوڑنے چلا گیا۔ زخمی ملازم کو دیکھنے کے لئے دوسرے ملازموں کے ساتھ ڈاکٹر جرار رضوی بھی سامنے آیا تھا۔ جگر نے اسے دیکھ لیا تھا۔ وہ اس کا نام نہیں جانتا تھا اور نہ ہی اسے یہ پتہ تھا کہ وہ سائنس دان ہے۔ جب میں نے اپنے آدمیوں کو ڈاکٹر جرار رضوی کو تلاش کرنے کے لئے اس کی تصویریں دیں تو جگر اس کی تصویر دیکھ کر چونک پڑا اور اس نے مجھے بتایا کہ وہ اس آدمی کو جانتا ہے۔ ڈاکٹر جرار رضوی شاہین آباد میں اپنے اصل حلیئے میں رہ رہا تھا۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر اس کی رہائش گاہ کی نگرانی کرانی شروع کر دی۔ ڈاکٹر جرار رضوی بہت کم اپنی رہائش گاہ میں آتا تھا۔ لیبارٹری میں جانے کے لئے وہ میک اپ میں آتا جاتا تھا اور پھر وہ شاید رہائش گاہ میں واپس آ کر اپنا میک اپ ختم کر دیتا تھا۔ چونکہ مجھے اس کا علم

ہو چکا تھا اس لئے میں شارپ وائل اور کیتھی کو وہاں لے گیا اور ہم نے ڈاکٹر جرار رضوی کے تمام ملازمین اور اس کے گارڈز کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا اور ان کی جگہ میرے آدمیوں نے لے لی۔ ڈاکٹر جرار رضوی دو تین دن بعد اپنی رہائش گاہ میں چکر لگاتا تھا۔ جب ہم نے اس کی رہائش گاہ کا کنٹرول سنبھالا تو وہ وہاں موجود نہیں تھا۔ لیکن وہ اسی شام واپس آ گیا۔ جیسے ہی وہ رہائش گاہ میں آیا ہم نے اسے قابو کر لیا اور پھر شارپ وائل اور کیتھی نے اس پر تشدد کیا اور اس سے چند فارمولوں کا پوچھا جو رہائش گاہ کے ایک تہہ خانے کے کسی خفیہ سیف میں رکھے ہوئے تھے۔ ڈاکٹر جرار رضوی کی تشدد سے حالت خراب ہو چکی تھی اس لئے اس نے انہیں تہہ خانے اور وہاں موجود خفیہ سیف کے بارے میں بتا دیا اور خفیہ سیف کھولنے کا کوڈ بھی۔ شارپ وائل اور کیتھی نے سیف کھول کر وہاں سے فارمولے نکالے جو ایک بڑی میموری والی مائیکروفلم میں ریکارڈ تھے۔ ان کی چیکنگ کے بعد وہ تہہ خانے سے باہر آ گئے اور پھر شارپ وائل نے ڈاکٹر جرار رضوی کے سر میں گولی مار کر اسے ہلاک کر دیا اور ہم سب وہاں سے نکل گئے۔ یہی ان کا مشن تھا۔ شارپ وائل کے کہنے پر میں نے فوری طور پر ان کے لئے ایکریمیا کے ٹکٹس بک کرائے۔ تین گھنٹوں کے بعد ایکریمیا کی ایک فلائٹ تھی۔ اتفاق سے مجھے اسی فلائٹ کے ٹکٹ مل گئے تو میں انہیں لے کر ایئر پورٹ پہنچ گیا اور پھر انہیں وہاں چھوڑ کر میں واپس آ

گیا‘‘...... ہنری نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

’’ہونہہ۔ کتنی دیر پہلے ڈاکٹر جرار رضوی کو ہلاک کیا گیا ہے‘‘۔ عمران نے غراتے ہوئے پوچھا۔

’’آٹھ گھنٹے پہلے‘‘...... ہنری نے جواب دیا۔

’’ہونہہ۔ اسی لئے ابھی تک کسی کو ان کی ہلاکت کی خبر نہیں ملی ہے اور میری اطلاع کے مطابق ڈاکٹر جرار رضوی رہائش گاہ آنے کے بعد اگلی شام واپس لیبارٹری جاتے ہیں‘‘...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

’’میں نے تمہیں سب کچھ بتا دیا ہے۔ اب تو مجھے آزاد دو‘‘۔ ہنری نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

’’یہ بتاؤ وہ دونوں یہاں سے ایکریمیا کی کس ریاست میں گئے ہیں‘‘...... عمران نے اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

’’ان کے ٹکٹ ولنگٹن کے لئے ہیں لیکن فلائٹ ایکریمیا کی مختلف ریاستوں میں رکنے کے بعد ولنگٹن پہنچتی ہے اس لئے وہ کہیں بھی ڈراپ ہو سکتے ہیں‘‘...... ہنری نے جواب دیا۔

’’ٹائیگر‘‘...... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

’’یس باس‘‘...... ٹائیگر نے کہا۔

’’اسے آف کر دو‘‘...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ اس سے پہلے کہ ہنری کچھ کہتا ٹائیگر کا خنجر والا ہاتھ حرکت میں آیا اور ہنری کی شہ رگ ایک جھٹکے سے کٹ گئی۔ وہ بری طرح سے تڑپنے لگا۔

اس کی آنکھیں ابل پڑی تھیں۔ چند لمحے تڑپنے کے بعد وہ ساکت ہو گیا۔

’’آؤ اب چلیں‘‘...... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے خنجر پر لگا خون ہنری کے لباس سے صاف کیا اور اسے اپنی پنڈلی پر موجود پٹی میں اڑس لیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے کمرے سے نکلتے چلے گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں عمران کی کار اس رہائش گاہ سے نکل کر اُڑی جا رہی تھی۔ ڈاکٹر جرار رضوی کی ہلاکت کا سن کر عمران کے دماغ میں مسلسل دھماکے ہو رہے تھے اور یہ سوچ سوچ کر اس کا دماغ پھٹا جا رہا تھا کہ شارپ وائل اور کیتھی، ڈاکٹر جرار رضوی کے خفیہ سیف سے فارمولے بھی اُڑا کر لے گئے ہیں۔

ہارپ اپنے آفس میں بیٹھا سیل فون پر کسی سے بات کر رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور شارپ وائل اور کیتھی ایک ساتھ اندر آ گئے۔ انہیں دیکھ کر ہارپ چونک پڑا اور اس کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''اوکے۔ میں تمہیں بعد میں کال کرتا ہوں''...... ہارپ نے سیل فون میں کہا اور پھر اس نے سیل فون آف کر کے میز پر رکھ دیا۔

''آؤ بیٹھو''...... ہارپ نے کہا تو شارپ وائل اور کیتھی اس کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''تو اب تم چھٹیاں گزارنے کے لئے وینزویلا جانے کا پروگرام بنا رہے ہو''...... ہارپ نے ان دونوں کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''صرف چھٹیاں گزارنے نہیں باس۔ ہمارا پروگرام ہنی مون

منانے کا ہے۔ جب سے ہماری شادی ہوئی ہے ہم ایک بار بھی کہیں تفریح کرنے نہیں گئے۔ پاکیشیا سے واپسی پر میں نے کیتھی سے وعدہ کیا تھا کہ اس بار میں آپ سے خصوصی طور پر اپنی اور اس کی چھٹیوں کی درخواست کروں گا اور پھر ہم دونوں سوئٹزرلینڈ یا پھر وینزویلا جائیں گے''...... شارپ وائل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیس چیف۔ اور اگر اس بار شارپ نے اپنا وعدہ پورا نہ کیا تو پھر میں آئندہ اس کے ساتھ کسی مشن پر نہیں جاؤں گی اور نہ ہی میں اس کے ساتھ رہنا پسند کروں گی۔ اس کے راستے الگ ہوں گے اور میرے الگ۔ میں نے اس سے شادی اسی شرط پر کی تھی کہ یہ مجھے دنیا گھمائے گا لیکن ہماری شادی کو چھ ماہ ہو گئے ہیں اور یہ مجھے آج تک کیپ ٹاؤن بھی نہیں لے جا سکا''...... کیتھی نے کہا۔

''ہم مصروف تھے ہنی۔ تم جانتی ہو کہ ہم یہاں اسرائیلی مفادات کے تحفظ کے لئے موجود ہیں۔ یہاں ہمیں ہر لمحہ اپنی خواہشات سے بالاتر ہو کر اور اپنے مفادات کو پس پشت ڈال کر کام کرنا پڑتا ہے۔ سیر و تفریح تو دور کی بات ہے تم جانتی ہو کہ ہمیں ایک ساتھ یہاں ہوتے ہوئے بھی بعض اوقات ایک دوسرے سے دور اور الگ رہنا پڑتا ہے''...... شارپ نے کہا۔

''میں یہ سب کچھ نہیں جانتی۔ اس بار تمہیں مجھ سے کیا ہوا وعدہ نبھانا ہو گا۔ ہر حال میں''...... کیتھی نے سنجیدہ اور سخت لہجے میں کہا۔

''میں نے تمہارے سامنے چیف سے بات کی ہے۔ اب چیف

کی مرضی ہے کہ یہ ہم دونوں کی رخصت قبول کرتے ہیں یا نہیں“۔ شارپ وائل نے کہا۔

”مجھے یقین ہے چیف اس بار ہمیں اپنی لائف انجوائے کا ایک موقع ضرور دیں گے۔ کیوں چیف“...... کیتھی نے چیف ہارپ کی طرف پر امید نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”مجھے تمہاری پرسنل لائف میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔ تم دونوں کو ہر لمحہ اسرائیل کے مفاد کے لئے تیار رہنا چاہئے“...... ہارپ نے بھی انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

”ہم اس بات سے کب انکار کر رہے ہیں چیف۔ ہمارا تو جینا مرنا ہی گریٹ اسرائیل کے لئے ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنی لائف کو بھی بھرپور طریقے سے انجوائے کرنے کا پورا حق ہے۔ معاہدے کے تحت ہم اپنی مرضی سے جب چاہیں رخصت لے سکتے ہیں اور اپنی لائف انجوائے کرنے کے لئے کہیں بھی جا سکتے ہیں“...... شارپ وائل نے کہا۔

”میں نے اس بات سے کب انکار کیا ہے کہ تم رخصت نہیں لے سکتے یا اپنی مرضی کی زندگی نہیں گزار سکتے“...... ہارپ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”تب پھر پریشانی کس بات کی ہے چیف۔ آپ کچھ الجھے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں۔ اگر کوئی اہم بات ہے تو بتا دیں ہم گریٹ اسرائیل اور ایجنسی کے مفادات کے لئے اپنا سب کچھ

قربان کر سکتے ہیں“...... کیتھی نے غور سے ہارپ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس کے چہرے پر واقعی الجھن اور قدرے پریشانی کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

”ہاں۔ میں پریشان ہوں“...... ہارپ نے صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا۔

”کیا پریشانی ہے“...... شارپ وائل نے پوچھا۔

”تم دونوں نے جو مشن پاکیشیا میں مکمل کیا ہے اس کے بارے میں عمران کو تمام تفصیلات مل چکی ہیں۔ وہ ہنری تک پہنچ گیا تھا اور اس نے ہنری سے تمام معلومات اگلوا کر اسے ہلاک کر دیا ہے۔ اسے یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ تم دونوں نے پاکیشیا جا کر ڈاکٹر جرار رضوی کو قتل کیا ہے اور اس کے فارمولوں کی مائیکرو فلم اُڑا لائے ہو۔ اب وہ تم دونوں سے ڈاکٹر جرار رضوی کی ہلاکت کا بدلہ لینے اور مائیکرو فلم لینے یہاں ضرور آئے گا“...... ہارپ نے کہا۔

”اوہ۔ تو آپ اس بات سے پریشان ہیں“...... کیتھی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”لیکن چیف عمران اس تک پہنچا کیسے۔ ہم تو وہاں اپنے پیچھے کوئی کلیو چھوڑ کر نہیں آئے“...... شارپ وائل نے کہا۔

”عمران ہے ہی ایسا آدمی۔ اسے ایسی ایسی معلومات مل جاتی ہیں جس کا کوئی انسان تصور بھی نہیں کر سکتا۔ مجھے پہلے سے ہی خطرہ تھا کہ اگر تمہارے مشن کے بارے میں عمران یا پاکیشیا سیکرٹ

سروس کو علم ہو گیا تو معاملات خراب ہو جائیں گے اور وہ بھوتوں کی طرح تم دونوں کے پیچھے لگ جائیں گے اور تم دونوں ہی جانتے ہو کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس جب کسی کے پیچھے پڑتے ہیں تو ان کا قبروں تک پیچھا نہیں چھوڑتے ہیں''...... ہارپ نے کہا۔

''تو پھر چیف۔ اسے یہاں آنے دیں ہم اس سے خود ہی نپٹ لیں گے۔ وہ لاکھ شاطرانہ ذہن کا مالک ہو لیکن ہمارا مقابلہ نہیں کر سکے گا''...... شارپ وائل نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

''معاملہ صرف تم دونوں کا نہیں ہے''...... ہارپ نے کہا۔

''آپ کو شاید یہ خطرہ ہے کہ کہیں وہ آپ تک نہ پہنچ جائے اور آپ سے مائیکرو فلم نہ حاصل کر لے جو ہم پاکیشیا سے لائے ہیں''۔ کیتھی نے کہا۔

''نہیں۔ ایسی بھی بات نہیں ہے''...... ہارپ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''پھر کیا خدشہ ہے آپ کو''...... شارپ وائل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم دونوں کے ساتھ ساتھ ہارپ ایجنسی کو تو ان سے خطرات لاحق ہیں ہی لیکن اگر وہ یہاں آ گئے تو پھر جزیرہ ولٹاس بھی شدید خطرے میں پڑ جائے گا''...... ہارپ نے کہا۔

''جزیرہ ولٹاس۔ کیا مطلب۔ ان کا جزیرہ ولٹاس سے کیا تعلق۔ وہ تو ایکریمیا کا انتہائی سنسان، ویران اور غیر آباد جزیرہ ہے۔ اس

جزیرے پر جا کر وہ کیا کریں گے''...... شارپ وائل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہیں اس بات کا علم نہیں ہے۔ جزیرہ ولٹاس دیکھنے اور سننے میں سنسان، ویران اور غیر آباد ضرور ہے لیکن وہاں ایکریمیا اور اسرائیل کی ایک مشترکہ بڑی اور انتہائی جدید ترین لیبارٹری کام کر رہی ہے۔ جہاں نہ صرف میزائل لانچنگ اسٹیشن موجود ہیں بلکہ وہاں نئے اور جدید ترین میزائل اور بم بنائے جاتے ہیں۔ تم پاکیشیا سے جس بلیک ہاک میزائل کا فارمولا لائے ہو، اسرائیل نے فوراً یہ میزائل بنانے کا بھی فیصلہ کر لیا ہے اور ڈاکٹر جرار رضوی کا فارمولا بھی وہیں پہنچا دیا گیا ہے تاکہ اس پر جلد سے جلد کام شروع کیا جا سکے۔ بلیک ہاک کے ساتھ ساتھ وہاں باقی فارمولوں پر بھی کام کیا جائے گا تاکہ ایکریمیا اور اسرائیل کی پاور میں مزید اضافہ کیا جا سکے۔ اگر عمران یہاں آ گیا اور اسے اس بات کی بھنک مل گئی تو وہ جزیرہ ولٹاس پہنچ کر اس لیبارٹری کو ہی تباہ کر دے گا''...... ہارپ نے کہا۔

''اگر ایسی بات ہے تو پھر آپ ہمیں حکم دیں۔ ہم جزیرہ ولٹاس کی حفاظت کریں گے اور اگر عمران اور اس کے ساتھی وہاں آئے تو پھر وہ ہم سے نہیں بچ سکیں گے''...... شارپ وائل نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ عمران تم دونوں کی تلاش میں یہاں آ کر بھٹکتا رہے۔ جب تک تم دونوں اسے نہیں مل جاتے اس وقت

تک وہ نہ مجھ تک پہنچ سکتا ہے اور نہ ہی اسے جزیرہ ولٹاس کا علم ہو سکتا ہے۔ اگر اسے کسی ذریعے سے اس بات کا پتہ چل بھی گیا کہ فارمولوں والی مائیکروفلم جزیرہ ولٹاس کی لیبارٹری میں ہے تو پھر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ سیدھا وہیں جائے گا۔ تم دونوں وہاں ہو گے تو پھر تم انہیں آسانی سے ہینڈل کر سکتے ہو اور انہیں جزیرے پر داخل ہونے سے روکنے کے ساتھ ساتھ ان کا مقابلہ بھی کر سکتے ہو اور انہیں موت کے گھاٹ بھی اتار سکتے ہو''...... ہارپ نے کہا۔

''تو ٹھیک ہے ہم وینزویلا یا سوئٹزر لینڈ جانے کی بجائے جزیرہ ولٹاس کو ہی تفریح گاہ سمجھ کر وہاں انجوائے بھی کرتے ہیں اور اس کی حفاظت بھی''...... شارپ وائل نے کہا۔

''گڈ شو۔ میں بھی یہی چاہتا ہوں۔ تم دونوں اس جزیرے پر ہو گے تو پھر مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے یہ خطرہ نہیں رہے گا کہ وہ جزیرہ ولٹاس کو تباہ کر دیں گے''...... ہارپ نے کہا۔

''تو پھر طے رہا۔ ہم اب جزیرہ ولٹاس میں جائیں گے''۔ شارپ وائل نے کہا تو کیتھی نے اس کی تائید میں اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تم دونوں کے مشن مکمل کرنے پر اور خاص طور پر ہنری کی ہلاکت کے بعد میں نے پاکیشیا میں موجود اپنے چند ایجنٹوں کو الرٹ کر دیا تھا تاکہ وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پر نظر رکھیں

اور وہ جب بھی پاکیشیا سے نکلیں تو اس بارے میں مجھے رپورٹ کریں۔ جیسے ہی مجھے کوئی مزید اطلاع ملی تو میں تمہیں بتا دوں گا''...... ہارپ نے کہا۔

''یس چیف۔ آپ ہمیں ولٹاس بھجوانے کے انتظامات کر دیں''...... شارپ وائل نے کہا۔

''مجھے بھی آپ سے ایک بات کرنی ہے''...... کیتھی نے کہا۔

''کیا بات ہے''...... ہارپ نے چونک کر کہا۔

''عمران سے آپ کو بھی محتاط رہنا ہوگا۔ اس جیسے شاطرانہ ذہن کے مالک سے کوئی بعید نہیں کہ وہ کب آپ تک پہنچ جائے''۔ کیتھی نے کہا تو ہارپ بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم میری فکر نہ کرو۔ وہ جو چاہے کر لے لیکن اسے مجھ تک پہنچنے کا کوئی راستہ نہیں ملے گا۔ میں نے اپنی حفاظت کے بہترین انتظامات کر رکھے ہیں''...... ہارپ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تو پھر آپ بے فکر رہیں۔ اس بار عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سابقہ مجھ سے اور بلیک شارپ سے پڑنے والا ہے۔ اگر وہ یہاں آئے تو پھر وہ ہمارے ہاتھوں سے زندہ بچ کر نہیں جا سکیں گے''...... کیتھی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا تو ہارپ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کچھ دیر وہ دونوں ہارپ سے باتیں کرتے رہے پھر وہ دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور ہارپ سے اجازت لے کر اور اسے سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

''تو پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے''...... بلیک زیرو نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا جو گہری سوچ میں کھویا ہوا تھا۔ ہنری سے معلومات حاصل کر کے اور اسے ہلاک کرنے کے بعد اس نے ٹائیگر کو واپس بھیج دیا تھا اور خود دانش منزل آ گیا تھا۔ اس نے بلیک زیرو کو تمام تفصیلات سے آگاہ کر دیا تھا۔ ڈاکٹر جرار رضوی کی ہلاکت اور فارمولوں کی چوری کا سن کر بلیک زیرو بھی پریشان ہو گیا تھا۔ ساری تفصیل سننے کے بعد اس نے عمران کے پروگرام کے بارے میں سوال کیا تھا۔

''کرنا کیا ہے۔ ڈاکٹر جرار رضوی کو ہلاک کر کے اس کے فارمولے چوری کر کے ہارپ ایجنسی نے ہمیں چیلنج کیا ہے۔ اس چیلنج کا جواب تو ہمیں بہرحال دینا ہی ہو گا''...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''فارمولا یقیناً ہارپ کے پاس ہو گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''نہیں۔ ہارپ ایجنسی پرائیویٹ نہیں اسرائیل کی سرکاری ایجنسی ہے اور ایسی ایجنسیوں کو یہ اختیار نہیں ہوتا کہ وہ ایسے فارمولے اپنے پاس رکھیں۔ ایسے فارمولے حکومت فوری طور پر اپنے قبضے میں لے لیتی ہے اور انہیں سیکرٹ سٹرانگ رومز میں رکھ دیا جاتا ہے اور ایکریمیا میں ایسے نجانے کتنے سیکرٹ سٹرانگ رومز ہوں گے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ پھر کیسے پتہ چلے گا کہ ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولے کس سٹرانگ روم میں رکھے گئے ہیں''...... بلیک زیرو نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''یہی تو معلوم کرنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن کیسے معلوم ہو گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولے عام نہیں تھے۔ انہوں نے دنیا کے تیز ترین اور جدید ترین فارمولوں پر کام کیا تھا جن میں ان کا سب سے اہم فارمولا بلیک ہاک میزائل کا تھا اور اس میزائل کے ساتھ وہ ایک ایسی ڈیوائس ایڈجسٹ کرنے والے تھے جس سے میزائل ہزاروں کلو میٹر کا آسانی سے سفر کر سکتا تھا بلکہ اس ڈیوائس کی وجہ سے ڈائریکٹ ہدف کو نشانہ بنا سکتا تھا۔ اس ڈیوائس کا نام ٹارگٹ پلگ ڈیوائس رکھا گیا ہے اور کوڈ میں اسے ٹی پی ڈی کہا جاتا ہے۔ بلیک ہاک میزائل اور ٹی پی ڈی کی ایجاد ایسی ایجاد ہے جس سے ایکریمیا ہر صورت میں فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا اور یہ

میزائل اور ٹی پی ڈی بنانے کو ترجیح دے گا۔ اور یہ کام عام اور چھوٹی لیبارٹریوں میں مکمل نہیں کیے جا سکتے۔ ان فارمولوں پر کام کرنے کے لئے بڑی اور جدید ترین لیبارٹری کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایکریمیا نے یہ فارمولا کسی سٹور یا سٹرانگ روم میں رکھنے کے لئے حاصل نہیں کیا۔ وہ اس پر لازماً کام کرے گا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ایکریمیا میں ایسی کون سی لیبارٹریاں ہیں جہاں بلیک ہاک میزائل اور خاص طور پر ٹی پی ڈی پر کام ہوسکتا ہے بلیک ہاک جیسے میزائل اور ٹی پی ڈی بنانے والی لیبارٹریوں کی تعداد زیادہ نہیں ہو گی اور چونکہ ان لیبارٹریوں میں پہلے سے ہی کام ہوتا ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ ان فارمولوں کے لئے ایکریمیا کسی نئی لیبارٹری کا انتخاب کرے''...... عمران نے مسلسل سوچنے والے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''تو کیا آپ کے علم میں ہے ایسی کوئی نئی لیبارٹری جہاں بلیک ہاک میزائل اور ٹی پی ڈی پر کام کیا جا سکے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ ایک لیبارٹری کا نام میرے ذہن میں آ رہا ہے جسے ایکریمیا نے حال میں ہی بنایا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کون سی لیبارٹری ہے وہ اور نام کیا ہے اس کا''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''لیبارٹری کا نام نائٹ واچ ہے اور یہ لیبارٹری شمالی ایکریمیا

کے خلیج میکسیکو کے سنٹر میں موجود ایک جزیرے پر ہے جسے ولٹاس کہا جاتا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اوہ۔ یہ تو کافی دور دراز کا علاقہ ہے''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ لیکن اس جزیرے پر بننے والی لیبارٹری ایکریمیا کی دوسری بڑی لیبارٹری ہے۔ یہی ایک ایسی لیبارٹری ہوسکتی ہے جہاں پر بلیک ہاک میزائل اور ٹی پی ڈی تیار کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا یہ ضروری ہے کہ ایکریمیا بلیک ہاک اور ٹی پی ڈی کی تیاری اسی لیبارٹری میں کرے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''اگر مجھے اس لیبارٹری میں لگنے والے ڈی ایس تھرٹی مشین سسٹم کا پتہ چل جائے تو پھر میں تصدیق کر سکتا ہوں کہ ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں پر اسی لیبارٹری مین کام ہو رہا ہے یا نہیں۔ بلیک ہاک میزائل میں لگنے والی ٹی پی ڈی اسی مشین سے لگائی جا سکتی ہے کسی اور مشینی سسٹم سے نہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر آپ کو کیسے پتہ چلے گا کہ اس لیبارٹری میں ڈی ایس تھرٹی مشین کی تنصیب ہوئی ہے یا نہیں''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''فون دو مجھے''...... عمران نے کچھ سوچ کر کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا کر اپنے سامنے رکھا ہوا فون اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دیا تو عمران نے رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر

دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ عمران نے رابطہ ملتے ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا تھا۔ بولنے والی لڑکی کا لہجہ ایکریمین تھا اس لئے بلیک زیرو سمجھ گیا کہ عمران نے ایکریمیا کی کسی ریاست کی انکوائری سے رابطہ کیا ہے۔

''گولڈن کراس کلب کا نمبر دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے اسے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبا کر ٹون کلیئر کی اور پھر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ گولڈن کراس کلب''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری اور کرخت آواز سنائی دی۔

''جیکال سے بات کرائیں۔ اس سے کہیں کہ پرنس بات کرنا چاہتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کے لئے دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔

''یس جیکال بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک کرخت اور تیز آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ آپ۔ بڑے عرصے بعد آپ نے کال کی ہے۔ خیریت''...... دوسری طرف سے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے

میں کہا گیا۔

''تمہارا نام ہی اس قدر ڈرا دینے والا ہے کہ تمہیں فون کرنے کی ہمت ہی نہیں ہوتی''...... عمران نے کہا۔

''کیوں۔ آپ میرے نام سے کیوں ڈرتے ہیں''...... دوسری طرف سے جیکال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جیکال بھیڑیئے کو کہتے ہیں جو درندوں کی صفت میں آتا ہے۔ اور تم تو جانتے ہی ہو کہ درندے کبھی انسان کے دوست نہیں ہوتے۔ ان سے ڈر کر ہی رہنا پڑتا ہے نجانے کب انہیں غصہ آ جائے اور وہ اپنے سامنے آنے والے انسان کو چیر پھاڑ کر رکھ دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے جیکال بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''دوسروں کے لئے میں واقعی خونخوار بھیڑیا ہوں لیکن آپ کے سامنے تو مجھ جیسا بھیڑیا بھی بھیڑ بن جاتا ہے''...... جیکال نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تو پھر میں جب فون کیا کروں تو تم مجھے اپنا نام جیکال کی بجائے شیپ بتایا کرو تاکہ تم سے بات کرتے ہوئے مجھے خوف محسوس نہ ہوا کرے''...... عمران نے کہا تو جیکال ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''آپ شاید مجھے احمق بنانے کی کوشش کر رہے ہیں''۔ جیکال نے اسی طرح ہنستے ہوئے کہا۔

''بنے بنائے کو میں بنانے کی کیا کوشش کروں گا''...... عمران نے کہا تو جیکال کی ہنسی تیز ہو گئی۔

''آپ نے اتنے عرصے بعد مجھے فون کیا ہے اور میں آپ کو بخوبی جانتا ہوں۔ بغیر کسی غرض کے آپ فون نہیں کرتے۔ بتائیں میں آپ کے کس کام آ سکتا ہوں''...... جیکال نے کہا۔

''یہ بتاؤ کیا تمہارا سیٹ اپ ولٹاس میں بھی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ولٹاس آئی لینڈ کا پوچھ رہے ہیں آپ''...... جیکال نے کہا۔

''ہاں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میرا اس آئی لینڈ میں کوئی سیٹ اپ نہیں ہے لیکن میرے کچھ ساتھی اس آئی لینڈ پر ضرور موجود ہیں۔ اگر آپ کو اس آئی لینڈ کے بارے میں معلومات چاہئیں تو وہ میں آپ کو ضرور مہیا کر سکتا ہوں''...... جیکال نے کہا۔

''مجھے یہ تو معلوم ہے کہ اس جزیرے پر ایکریمیا خفیہ طور پر ایک بڑی اور انتہائی جدید لیبارٹری تیار کر رہا تھا اور لیبارٹری مکمل طور پر تیار ہو چکی ہے اب وہاں مشینوں کی تنصیب کی جا رہی ہے۔ مجھے ایک مشین کے بارے میں معلوم کرنا ہے بس''...... عمران نے کہا۔

''کون سی مشین۔ اس کا نام اور ماڈل بتا سکتے ہیں آپ''۔ جیکال نے پوچھا تو عمران نے اسے مشین کے بارے میں بتا دیا۔

''جی ہاں۔ چند روز پہلے اس لیبارٹری میں خصوصی طور پر ڈی ایس تھرٹی کی تنصیب کی گئی ہے۔ اس مشین کو پہلے لیبارٹری میں لگانے کا کوئی پروگرام نہیں تھا۔ یہ مشین چونکہ زیادہ جگہ گھیرتی ہے اس لئے اس مشین کو لیبارٹری میں ایڈجسٹ کرنے کے لئے وہاں سے کئی چھوٹی مشینوں کو ہٹانا پڑا تھا''...... جیکال نے جواب دیا تو عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

''گڈ شو۔ اس مشین کا ماسٹر کوڈ اور ماڈل بتا سکتے ہو مجھے''۔ عمران نے پوچھا تو جیکال نے اسے بغیر کسی تردد کے مشین کا ماسٹر کوڈ اور ماڈل بتا دیا۔

''لیکن آپ یہ سب کیوں پوچھ رہے ہیں۔ آپ کو یہاں ان مشینوں کی تنصیب میں کیا دلچسپی ہے''...... جیکال نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''مجھے اس لیبارٹری اور وہاں ہونے والی مشینی تنصیبات میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں تمہیں ساری بات بتا دیتا ہوں پھر تمہیں پتہ چل جائے گا کہ میں نے تم سے اس مشین کے بارے میں خصوصی طور پر کیوں پوچھا ہے''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے پاکیشیا میں ڈاکٹر جرار رضوی کے قتل اور اس کے چوری ہونے والے فارمولوں کے بارے میں اسے بتا دیا اور اسے یہ بھی بتا دیا کہ ڈاکٹر جرار رضوی کو کن دو ایجنٹوں نے ہلاک کیا تھا۔

''اب سمجھا۔ ان فارمولوں پر کام کرنے کے لئے ڈی ایس

تھرٹی مشین کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے آپ سمجھ رہے ہیں کہ یہاں ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں پر کام کیا جائے گا اور آپ یہ فارمولے واپس حاصل کرنا چاہتے ہیں''...... ساری بات سن کر جیکال نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں ہر صورت میں ان فارمولوں کی واپسی چاہتا ہوں''......عمران نے کہا۔

''لیکن آپ یہ فارمولے ٹریس کیسے کریں گے''...... جیکال نے پوچھا۔

''یہ بات تم معلوم کرو اور مجھے یقین ہے کہ تم چاہو تو آسانی سے ٹریس کر سکتے ہو۔ معاوضہ تمہاری مرضی کا ہو گا''......عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں کوشش کرتا ہوں۔ آپ مجھے چند روز دے دیں۔ پھر میں آپ کو بتا سکوں گا کہ یہ کام ہو سکتا ہے یا نہیں''۔ جیکال نے سنجیدگی سے کہا۔

''چند روز نہیں۔ میں تمہیں صرف چند گھنٹے دے سکتا ہوں جیکال۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے''......عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''پھر آپ کو دوگنا معاوضہ ادا کرنا پڑے گا۔ فوری معلومات کے لئے اخراجات ڈبل ہو جاتے ہیں''...... جیکال نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ڈبل معاوضہ دینے کے لئے تیار ہوں لیکن

معلومات حتمی ہونی چاہئیں''......عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''آپ فکر نہ کریں۔ آپ جانتے ہیں کہ جیکال کی دی ہوئی معلومات حتمی ہوتی ہیں''...... جیکال نے کہا۔

''اوکے۔ معاوضہ بتاؤ اور اپنے اکاؤنٹ اور بنک کا نام بھی بتا دو''......عمران نے کہا۔

''بیس لاکھ ڈالر بھیج دیں اور اب سے ٹھیک دو گھنٹے بعد مجھے اسی نمبر پر کال کر لیں''...... جیکال نے کہا اور ساتھ ہی بنک اکاؤنٹ کی تفصیل بتا دی۔

''اوکے''......عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''کیا جیکال یہ ساری معلومات حاصل کر لے گا''...... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ جیکال کے کلب کے علاوہ اور بھی بہت سے بزنس ہیں۔ وہ خاص طور پر نئی لیبارٹریوں میں مشینری کی تنصیبات کے ٹھیکے لیتا ہے اور ان لیبارٹریوں میں بھیجے جانے والے آلات اور مشینوں کے پرزہ جات کی سپلائی بھی اسی کے ذمہ ہوتی ہے۔ وہ سرکاری آدمی ہے لیکن دولت کے لئے وہ درپردہ معلومات فروخت کرنے کا بھی کام کرتا ہے۔ میں پہلے بھی اس سے کئی بار معلومات حاصل کر چکا ہوں اس لئے میں نے اسی کا انتخاب کیا تھا تاکہ مجھے حتمی معلومات مل جائیں''......عمران نے کہا۔

''کیا یہ ایکریمین مفادات کے خلاف کام کرے گا''...... بلیک

زیرو نے پوچھا۔

''ایسے لوگوں کے مفادات صرف دولت ہوتی ہے اور کچھ نہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ میں اس کے اکاؤنٹ میں معاوضہ جمع کرانے کے لئے فارن ایجنٹ کو کہہ دیتا ہوں''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ بلیک زیرو نے رسیور اٹھا کر ایکریمیا کے فارن ایجنٹ کو کال کی اور اسے جیکال کے بنک اکاؤنٹ کی تفصیل بتا کر اسے اکاؤنٹ میں بیس لاکھ ڈالرز کی خطیر رقم جمع کرانے کا حکم دیا۔ پھر تقریباً تین گھنٹوں کے بعد عمران نے رسیور اٹھایا اور جیکال کو کال کرنے لگا۔

''جیکال بول رہا ہوں''...... اس بار رابطہ ملتے ہی جیکال کی آواز سنائی دی۔

''عمران بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''آپ کی اطلاع درست ہے عمران صاحب۔ یہاں ڈی ایس تھرٹی مشین بلیک ہاک میزائل میں ٹی پی ڈی ایڈجسٹ کرنے کے لئے نصب کی گئی ہے۔ بہت جلد اس لیبارٹری میں بلیک ہاک اور ڈیوائس بنانے کا کام شروع کر دیا جائے گا اور پھر جیسے ہی کام مکمل ہو گا اس مشین کے ذریعے بلیک ہاک میزائلوں میں ڈی ایس تھرٹی کے ذریعے ٹی پی ڈیوائس لگا دی جائے گی''...... دوسری طرف سے جیکال نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

''تو کیا بلیک ہاک اور پی ٹی ڈی کے فارمولے اس لیبارٹری میں پہنچ چکے ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ ابھی تک فارمولے وہاں نہیں پہنچے۔ فارمولے کہاں ہیں اس بارے میں معلوم نہیں ہو سکا ہے البتہ ضرورت پڑنے پر نائٹ واچ لیبارٹری کا انچارج جب چاہے وہاں فارمولے منگوا سکتا ہے''...... جیکال نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ اب یہ بتاؤ کہ اس لیبارٹری کا انچارج کسے بنایا گیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''نائٹ واچ لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر نیلسن ہے''...... جیکال نے بتایا۔

''بلیک ہاک اور ٹی پی ڈی کے پراجیکٹ کا انچارج کسے بنایا گیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اس پراجیکٹ پر ڈاکٹر نیلسن ہی کام کرے گا کیونکہ یہ ایک انتہائی حساس پراجیکٹ ہے اس میں معمولی سی بھی غلطی نقصان کا باعث بن سکتی ہے''...... جیکال نے کہا۔

''ڈاکٹر کے بارے میں تمہارے پاس کیا انفارمیشن ہیں تفصیل بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''ڈاکٹر کے بارے میں صرف اتنا ہی جانتا ہوں کہ وہ لیبارٹری کا انچارج ہے اور وہ مستقل طور پر اسی لیبارٹری میں رہتا ہے اور وہاں اس قدر سخت حفاظتی انتظامات ہیں کہ کوئی مکھی بھی اندر نہیں جا

سکتی ہے''...... جیکال نے جواب دیا۔

''اس کا کوئی فون نمبر یا اس کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی تو ہو گی تمہارے پاس''...... عمران نے دانتوں سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ایک دو مرتبہ میں نے اس کا ذاتی نمبر اور ٹرانسمیٹر فریکوئنسی مانگنے کی کوشش کی تھی لیکن اس نے مجھے صاف انکار کر دیا تھا''...... جیکال نے کہا۔

''تم کبھی گئے ہو جزیرہ ولٹاس''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ کئی بار جا چکا ہوں''...... جیکال نے کہا۔

''لیبارٹری، جزیرے کے کس حصے میں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''اوہ۔ تو آپ لیبارٹری کا محل و وقوع معلوم کرنا چاہتے ہیں''۔ جیکال نے چونک کر کہا۔

''ہاں''......عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''عمران صاحب۔ جزیرہ ولٹاس ویسے تو اوپن جزیرہ ہے جو ویران اور سنسان ہے۔ چٹیل پہاڑیوں میں زہریلے کانٹوں والی جھاڑیوں کی بھرمار ہے جہاں زہریلے حشرات الارض کی بھی کوئی کمی نہیں ہے۔ لیبارٹری جزیرے کے سنٹر میں انڈر گراؤنڈ بنائی گئی ہے جس کا ایک ہی خفیہ راستہ ہے جو صرف اندر سے ہی کھولا جا سکتا ہے''...... جیکال نے کہا اور پھر وہ عمران کو اس جزیرے میں موجود

لیبارٹری کا محل و وقوع اور اس کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں تفصیل بتانے لگا۔

''او کے۔ تمہارا شکریہ''......عمران نے کہا۔

''میں نے آپ کو تمام تفصیل بتا دی ہے لیکن ابھی تک آپ کی طرف سے میرے اکاؤنٹ میں رقم منتقل نہیں ہوئی ہے''۔ جیکال نے کہا۔

''بے فکر رہو جلد ہی منتقل ہو جائے گی۔ تم جانتے ہو میں جو بات کرتا ہوں وہ فائنل ہوتی ہے''......عمران نے کہا۔

''او کے''...... جیکال نے کہا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''تو آپ نے جزیرہ ولٹاس جانے کا حتمی پروگرام بنا لیا ہے''۔ عمران کو رسیور رکھتے دیکھ کر بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ مجھے وہاں سے ہر صورت میں ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولے واپس لانے ہیں''......عمران نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

''تو کیا آپ وہاں جا کر اس لیبارٹری کو بھی تباہ کریں گے''۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

''ہوسکتا ہے کہ فارمولوں کے حصول کے دوران یہ لیبارٹری بھی تباہ ہو جائے لیکن براہ راست اس کی تباہی میرا مشن نہیں ہے ہمیں اپنا مقصد حاصل کرنا ہے اور اسی پر توجہ رکھنی ہے''......عمران نے کہا۔

''تو کیا آپ ہارپ ایجنسی کے ان ایجنٹوں سے انتقام نہیں لیں

گے جنہوں نے ڈاکٹر جرار رضوی کو ہلاک کیا ہے''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''اگر وہ ہمارے راستے میں آئے تو پھر دیکھیں گے ورنہ ہمارا کام انتقام لینا نہیں ہے۔ وہ اپنے ملک کے مفادات کے لئے کام کرنے آئے تھے اسی طرح ہم بھی اپنے ملک کے مفادات کے لئے وہاں جائیں گے اور ہمارا اصل مقصد فارمولوں کا حصول ہے اور بس''...... عمران نے کہا اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''اب کہاں جا رہے ہیں آپ''...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

''لائبریری جا رہا ہوں۔ اگر ہو سکے تو مجھے وہاں چائے کا ایک کپ پہنچا دو''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران آپریشن روم سے نکل کر لائبریری کی طرف بڑھ گیا۔

شارپ وائل اور کیتھی ابھی جزیرہ ولٹاس کی طرف روانہ نہیں ہوئے تھے۔ چیف ہارپ نے ان سے کہا تھا کہ اس کے پاکیشیا میں موجود فارن ایجنٹس سے رابطے ہیں جب تک فارن ایجنٹس وہاں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں اطلاع نہیں دیں گے کہ وہ پاکیشیا سے نکل رہے ہیں اس وقت تک انہیں جزیرہ ولٹاس جانے کی ضرورت نہیں ہے اس لئے شارپ وائل اور کیتھی اپنے رہائشی فلیٹ میں بیٹھے شراب نوشی کر رہے تھے۔

''مجھے تو ایسا نہیں لگتا کہ عمران ہمارے پیچھے یہاں آئے گا یا پھر وہ فارمولوں کے حصول کے لئے جزیرہ ولٹاس جائے گا''۔ کیتھی نے شراب کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

''میرا بھی یہی خیال ہے۔ عمران نے ہنری پر قابو پا کر اس سے ساری معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اسے معلوم ہو چکا ہے کہ یہ کام ہارپ ایجنسی نے کیا ہے اور ہم دونوں ڈاکٹر جرار رضوی کو

ہلاک کر کے اس سے فارمولے حاصل کر چکے تھے لیکن اسے یہ بات کیسے پتہ چل سکتی ہے کہ ان فارمولوں پر جزیرہ ولٹاس کی نائٹ واچ لیبارٹری میں کام ہو گا۔ اگر عمران اور اس کے ساتھی آئے بھی تو وہ یہاں آئیں گے اور وہ یہاں سوائے ٹکریں مارنے کے اور کچھ نہیں کر سکیں گے نہ وہ ہم تک پہنچ سکتے ہیں اور نہ ہی چیف ہارپ تک''...... شارپ وائل نے کہا۔

''پھر چیف نے عمران کو اس قدر مسئلہ کیوں بنا لیا ہے کہ وہ ہمیں نہ چھٹیاں دے رہا ہے اور نہ ہی سیر و تفریح کے لئے کہیں جانے کی اجازت دے رہا ہے''...... کیتھی نے کہا۔

''چیف، عمران کے بارے میں بہرحال ہم سے زیادہ جانتا ہے۔ اسی لئے وہ پریشان ہے''...... شارپ وائل نے کہا۔

''یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ اگر عمران پاکیشیا سے آئندہ دس دنوں تک نہ نکلا تو کیا ہم اس کے انتظار میں یہیں بیٹھے رہیں گے۔ اپنی لائف انجوائے نہیں کریں گے''...... کیتھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس کے سوا اور ہم کر بھی کیا سکتے ہیں''...... شارپ وائل نے مسکرا کر کہا۔

''تم کہو تو میں ایک بار پھر چیف سے بات کروں''...... کیتھی نے شراب کا آخری گھونٹ بھر کر خالی گلاس میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

''کیا بات کرو گی تم اس سے''...... شارپ وائل نے بھی گلاس

خالی کرتے ہوئے کہا۔

''میں چیف سے کہوں گی کہ وہ ہمیں باہر جانے کی اجازت دے دے۔ ہم اسے اپنا رابطہ نمبر دے دیں گے۔ جیسے ہی اسے عمران کی طرف سے کوئی رپورٹ ملے گی ہم جہاں بھی ہوں گے وہاں سے فوری طور پر جزیرہ ولٹاس پہنچ جائیں گے''...... کیتھی نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہو تو سکتا ہے لیکن اس کے باوجود چیف ہمیں اجازت نہیں دے گا''...... شارپ وائل نے کہا۔

''کیوں۔ اس پر اسے کیا اعتراض ہو گا''...... کیتھی نے چونک کر کہا۔

''میں جانتا ہوں چیف ایک بار جو فیصلہ کر لے اس سے وہ کسی صورت میں پیچھے نہیں ہٹتا۔ یہ بات وہ اس وقت بھی ہم سے کہہ سکتا تھا جب اس نے ہمیں جزیرہ ولٹاس جانے کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا تھا یا پھر جب اس نے ہمیں اس وقت تک یہاں رکنے کا کہا تھا جب تک اسے پاکیشیا میں موجود فارن ایجنٹوں سے عمران کے بارے میں حتمی رپورٹ نہ مل جاتی''...... شارپ وائل نے کہا تو کیتھی ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی شارپ وائل کے سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ شارپ وائل نے جیب میں ہاتھ ڈال کر سیل فون نکالا اور اس کا ڈسپلے دیکھنے لگا۔ سیل فون پر ایک نیا نمبر تھا۔

"شاید چیف کی کال ہے یہ سیٹلائٹ فون کا نمبر ہے اور چیف جو سیٹلائٹ فون استعمال کرتا ہے اس سے نمبر بدل بدل کر آتے ہیں"...... شارپ وائل نے کہا تو کیتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یس۔ شارپ وائل بول رہا ہوں"...... شارپ وائل نے کہا۔

"چیف بول رہا ہوں۔ کیتھی کو لے کر ہیڈ کوارٹر پہنچو۔ فوراً"۔ چیف ہارپ کی تحکم بھری آواز سنائی دی اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شارپ وائل نے ایک طویل سانس لیا اور سیل فون اپنی جیب میں رکھ لیا۔

"آؤ۔ شاید چیف کو عمران کے بارے میں کوئی رپورٹ ملی ہے۔ اب یقیناً ہماری کوفت کے دن ختم ہو جائیں گے"...... شارپ وائل نے کہا تو کیتھی نے اثبات میں سر ہلایا اور شارپ وائل کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی۔ دونوں نے ڈریسنگ روم میں جا کر لباس تبدیل کئے اور پھر وہ فلیٹ سے نکلتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیز رفتاری سے مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی ہارپ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد وہ دونوں چیف ہارپ کے آفس میں داخل ہو رہے تھے۔

"آؤ شارپ وائل اور کیتھی۔ بیٹھو"...... ان دونوں کو آفس میں داخل ہوتے دیکھ کر ہارپ نے سنجیدگی سے کہا۔

"لگتا ہے آپ کو عمران کے بارے میں کوئی حتمی رپورٹ ملی ہے"...... شارپ وائل نے کہا اور وہ اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ

گیا۔ کیتھی بھی اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"ہاں۔ ابھی کچھ دیر پہلے اطلاع ملی ہے"...... ہارپ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا اطلاع ہے"...... کیتھی نے پوچھا۔

"عمران اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ ایئر پورٹ موجود ہے۔ وہ ایک فلائٹ کے ذریعے ولنگٹن پہنچ رہا ہے۔ یہ فلائٹ آج رات دو بجے ولنگٹن پہنچے گی"...... ہارپ نے کہا۔

"عمران ولنگٹن آ رہا ہے۔ کیوں۔ آپ نے تو کہا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ جزیرہ ولٹاس جانے کی کوشش کرے گا پھر وہ ولنگٹن میں کیا کرنے آ رہا ہے"...... شارپ وائل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو جب وہ یہاں آئے گا تب پتہ چلے گا کہ اس کی یہاں آمد کا مقصد کیا ہے"...... چیف ہارپ نے کہا۔

"تو کیا ہم یہاں رک کر اس کا انتظار کریں یا آپ ہمیں حفظ ماتقدم کے طور پر جزیرہ ولٹاس بھیج رہے ہیں"...... کیتھی نے پوچھا۔

"نہیں۔ اب تمہیں جزیرہ ولٹاس جانے کی ضرورت نہیں ہے"۔ چیف ہارپ نے کہا تو وہ دونوں چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ اب کیوں ضرورت نہیں ہے"...... شارپ وائل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران کی ولنگٹن آمد سے لگتا ہے کہ اسے ایسی معلومات نہیں

ملیں کہ وہ فارمولوں کے حصول کے لئے جزیرہ ولٹاس کی نائٹ واچ لیبارٹری میں جائے۔ وہ یہاں تم دونوں کے پیچھے آ رہا ہے تاکہ تمہارے ذریعے مجھ تک پہنچ سکے اس لئے میں نے ایک اور فیصلہ کیا ہے''...... چیف ہارپ نے کہا۔

''کیا''...... ان دونوں نے ایک ساتھ پوچھا۔

''تم دونوں سیر کے لئے سوئٹزر لینڈ چلے جاؤ اور جا کر تفریح کرو''...... چیف ہارپ نے کہا تو ان دونوں کے چہروں پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''لیکن چیف۔ اگر عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں آ رہا ہے تو پھر ہمیں بھی یہاں رہنے دیں تاکہ ہم اس کے خلاف کام کر سکیں''...... شارپ وائل نے کہا۔

''نہیں۔ اگر وہ یہاں تم دونوں کے پیچھے آ رہا ہے تو پھر میں نہیں چاہتا کہ تم دونوں کا اس سے ٹکراؤ ہو۔ بغیر کسی وجہ کے ایجنٹ ایک دوسرے سے ٹکرائیں یہ مناسب نہیں۔ اگر وہ کسی اور وجہ سے یہاں آ رہا ہے تو پھر ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ جب تم دونوں اسے یہاں نہیں ملو گے تو وہ سوائے ٹکریں مارنے کے اور کچھ نہیں کر سکے گا''...... چیف ہارپ نے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے''...... کیتھی نے کہا۔

''ہاں''...... چیف ہارپ نے کہا۔

''چیف کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ جب تک اس بات کا پتہ نہیں

چل جاتا کہ وہ ولنگٹن کس لئے آ رہے ہیں اس وقت تک ہم یہیں رکے رہیں۔ آپ کہیں گے تو ہم انڈر گراؤنڈ ہو جائیں گے''۔ شارپ وائل نے کہا۔

''سنو شارپ وائل۔ ہو سکتا ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ تم دونوں سے انتقام لینے ہی یہاں آ رہا ہو اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر تم دونوں اس کے قابو میں آ جاؤ تو وہ تمہارے ذریعے مجھ تک بھی پہنچ سکتا ہے۔ اس معاملے میں، میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ اگر تم دونوں یہاں رہے تو وہ تمہیں ہر صورت ڈھونڈ نکالے گا اس لئے تمہارا یہاں نہ ہونا ہی بہتر ہے اگرچہ میں عمران کو بخوبی جانتا ہوں وہ یہاں صرف انتقام کے لئے نہیں آئے گا''...... چیف ہارپ نے کہا۔

''تو کیا وہ یہاں کسی اور مشن پر آ رہا ہے''...... کیتھی نے کہا۔

''ہاں۔ ہو سکتا ہے''...... چیف ہارپ نے کہا۔

''تو پھر واقعی ہمارا یہاں رکنے کا کوئی جواز باقی نہیں رہ جاتا۔ ہمیں واقعی چھٹیاں گزارنے کے لئے سوئٹزر لینڈ چلے جانا چاہئے''...... شارپ وائل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''آپ سے ایک درخواست ہے چیف''...... کیتھی نے کہا۔

''کہو''...... چیف ہارپ نے کہا۔

''ہم نے پاکیشیا میں ایک اہم مشن پورا کیا ہے کیا اس مشن کے انعام کے بدلے میں ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہماری چھٹیاں اور سوئٹزر

لینڈ جانے کے اخراجات حکومت کی طرف سے ادا کئے جائیں“۔
کیتھی نے کہا تو چیف ہارپ بے اختیار ہنس پڑا۔

”ٹھیک ہے۔ اگر تمہاری یہ درخواست ہے تو میں سرکاری حیثیت سے تمہاری اس درخواست کو منظور کرتا ہوں“...... چیف ہارپ نے کہا تو کیتھی اور شارپ وائل کے چہرے کھل اٹھے۔ وہ کچھ دیر چیف ہارپ کے پاس بیٹھے رہے پھر وہ چیف ہارپ سے اجازت لے کر اٹھ کھڑے ہوئے اور اسے سلام کر کے آفس سے نکلتے چلے گئے۔

عمران اپنے پانچ ساتھیوں کے ساتھ ایئر پورٹ پہنچا تھا اور انہیں لے کر ولنگٹن جانے کے لئے طیارے میں سوار ہو گیا تھا۔ عمران کے ساتھ جولیا، صالحہ، صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل شامل تھے۔ عمران کے ساتھ کیپٹن شکیل بیٹھا ہوا تھا جبکہ عقبی سیٹوں پر جولیا اور صالحہ تھیں. اور ان کے پیچھے تنویر اور صفدر بیٹھے ہوئے تھے۔ ایئر پورٹ سے طیارہ روانہ ہوئے آٹھ گھنٹے گزر چکے تھے۔ طیارے نے دو جگہ فیول کے لئے لینڈ کیا تھا لیکن چونکہ وہاں کسی کو اترنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی اس لئے وہ سب طیارے میں ہی موجود رہے تھے۔ عمران مسلسل اخبارات اور رسائل پڑھنے میں مصروف تھا جبکہ اس کے باقی ساتھی پیچھے بیٹھے آپس میں باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ کیپٹن شکیل ویسے ہی خاموش مزاج تھا اس لئے وہ عمران کے ساتھ خاموش بیٹھا اخبارات اور رسائل ہی دیکھ رہا تھا۔

”جب سے آپ جہاز میں سوار ہوئے ہیں مسلسل اخبارات اور

رسائل کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ کیا کوئی خاص خبر ڈھونڈ رہے ہیں آپ''...... کیپٹن شکیل سے رہا نہ گیا تو وہ عمران سے پوچھ ہی بیٹھا۔

''ہاں۔ ایک خاص خبر کی تلاش ہے مجھے لیکن لگتا ہے غیر ملکی اخبارات وہ خبر شائع ہی نہیں ہوتی''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''کون سی خبر ہے''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ایک ہی خبر ہے جسے میں ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گیا ہوں''۔ عمران نے کہا۔

''مجھے بتائیں شاید میں آپ کی کوئی مدد کر سکوں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''خبر نہیں ایک اشتہار ہے۔ اگر ڈھونڈ دو گے تو تمہارا میری سات نسلوں پر احسان ہو گا''...... عمران نے مسمسی سی صورت بنا کر کہا تو کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیا۔

''آپ شاید ضرورت رشتہ کے اشتہار کی بات کر رہے ہیں''۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے دانت نکال دیئے۔

''اللہ تمہارا بھلا کرے۔ ایک تم ہی تو ہو جو میرے دل کی بات جان لیتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''غیر ملکی اخبارات میں ایسے اشتہارات نہیں ہوتے''...... کیپٹن شکیل نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو میرا یہ سفر بے کار ہی ثابت ہو گا۔ میں نے تو سوچا تھا کہ جہاز میں بیٹھ کر میں غیر ملکی اخبارات اور رسائل کا

مطالعہ کروں گا اور ضرورت رشتہ کا اشتہار پڑھ کر تم سب کو لے کر ڈائریکٹ وہاں پہنچ جاؤں گا۔ اور پھر......'' عمران نے اس انداز میں کہا جیسے وہ کیپٹن شکیل کی بات سن کر مایوس ہو گیا ہو۔

''آپ سے ایک بات پوچھنی تھی۔ اگر آپ اجازت دیں''۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ضرور پوچھو بھائی''...... عمران نے کہا۔

''کیس کے سلسلے میں چیف نے جو بریفنگ دی تھی اس کے مطابق نائٹ واچ لیبارٹری جزیرہ ولٹاس میں ہے اور جزیرہ ولٹاس شمالی ایکریمیا کے خلیج میکسیکو کے سنٹر میں ہے پھر آپ ونگٹن کیوں جا رہے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ ایک تو وہ نہایت آہستہ آواز میں بات کر رہے تھے اور دوسرا وہ قدیم عبرانی زبان میں بول رہے تھے تاکہ ان کی باتیں کسی کی سمجھ میں نہ آ سکیں۔

''ہم لیبارٹری کو تباہ کرنے نہیں جا رہے۔ ہمارا ارادہ وہاں سے ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں کا حصول ہے اور فارمولے ابھی اس لیبارٹری تک نہیں پہنچے۔ چیف کے ایکریمیا میں فارن ایجنٹوں سے مسلسل رابطے ہیں۔ اب تک کی اطلاع کے مطابق ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولے ایکریمیا کے کسی خفیہ سٹور یا پھر کسی سیکرٹ سٹرانگ روم میں ہیں۔ اگر ہمیں فارمولے وہیں مل گئے تو پھر ہو سکتا ہے کہ ہمیں جزیرہ ولٹاس جانے کی ضرورت ہی نہ پڑے''۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا تو کیپٹن شکیل نے سمجھ جانے والے انداز

میں سر ہلا دیا۔

''ہارپ ایجنسی نے ہمارے ملک میں مشن مکمل کیا ہے تو لازماً وہ اب پوری طرح اور ہر طرف سے ہوشیار ہوں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ظاہر ہے اور انہیں ہونا بھی چاہئے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اس کے باوجود ہم بغیر میک اپ کے ولنگٹن جا رہے ہیں۔ ایسا کیوں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس کی ایک خاص وجہ ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''کیا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میں چاہتا ہوں کہ جب ہم ایکریمیا پہنچیں تو ہمارا وہاں شایان شان استقبال کیا جائے''...... عمران نے کہا۔

''کون کرے گا وہاں ہمارا استقبال''...... کیپٹن شکیل نے چونک کر کہا۔

''دوست تو ہوں گے نہیں ہمارا استقبال کرنے والے ظاہر ہے دشمن ہی ہوں گے اور دشمنوں کا استقبال کرنے کا انداز ہی شاہانہ ہوتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو آپ چاہتے ہیں کہ دشمنوں کو ہماری ایکریمیا آمد کا علم ہو جائے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس کی اطلاع تو انہیں پیشگی مل چکی ہے''...... عمران نے کہا تو

کیپٹن شکیل بے اختیار چونک پڑا۔

''پیشگی اطلاع۔ اوہ۔ وہ کیسے''...... کیپٹن شکیل نے حیران ہو کر کہا۔

''ایئر پورٹ پر چند افراد ہم پر نظر رکھے ہوئے تھے اور وہ خاص طور پر ہمارے گرد منڈلاتے رہے تھے تاکہ یہ پتہ کر سکیں کہ ہم کہاں جا رہے ہیں اور پچھلے چند روز سے میرے فلیٹ کی بھی سائنسی آلات سے بھرپور انداز میں نگرانی کی جا رہی تھی۔ ان میں سے ایک آدمی کو میں نے پہچان لیا تھا۔ وہ آدمی بلیک وڈ کلب کے جنرل منیجر ہنری کے ساتھ کام کرتا تھا اور ہنری، ہارپ ایجنسی کے لئے کام کرتا تھا ظاہر ہے اس کا آدمی بھی اسی ایجنسی کے لئے کام کرتا ہو گا''...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ تو آپ اس طرح انہیں سامنے لانا چاہتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''سامنے لانے کی ضرورت نہیں کیونکہ اگر ایئر پورٹ پر ہمارا کوئی استقبال کرنے آیا تو اس کا تعلق ہارپ ایجنسی سے ہی ہو گا۔ ان میں سے ایک بھی ہمارے ہاتھ لگ گیا تو ہمارا کام بن جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''کیسا کام''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس آدمی کے ذریعے ہم ہارپ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ

سکتے ہیں اور اس کے بعد ہمارا آگے کا کام بھی شروع ہو جائے گا جو ظاہر ہے فارمولوں کے حصول کا ہو گا“...... عمران نے کہا۔

”اگر ہارپ ایجنسی کے ایجنٹوں نے آپ کو ایئر پورٹ پر دیکھ کر حملہ کر دیا تو کیا ہو گا“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”پھر وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا“...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”تو کیا آپ کا خیال ہے کہ ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولے ہارپ ایجنسی کے چیف کے پاس ہوں گے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”اس کے پاس نہ بھی ہوئے تو وہ یہ ضرور جانتا ہو گا کہ فارمولے کس سٹور روم یا کس سٹرانگ روم میں رکھے گئے ہیں“۔ عمران نے کہا۔

”تو کیا آپ ان کے خلاف کارروائی کریں گے اور ان سے انتقام بھی لیں گے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ میں صرف اپنے مشن پر توجہ دیتا ہوں۔ باقی رہا انتقام تو انہیں بہرحال ڈاکٹر جرار رضوی کی ہلاکت کا حساب تو دینا ہی پڑے گا“...... عمران نے کہا۔

”کیا آپ کو معلوم ہے کہ ہارپ ایجنسی کے چیف کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”نہیں۔ اس کا ایک فون نمبر ہے میرے پاس اور پھر اگر ایئر

پورٹ پر ہمارے استقبال کے لئے کوئی آ گیا تو وہ ہماری اس سلسلے میں مدد کر سکتا ہے“...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے سمجھ جانے والے انداز میں سر ہلا دیا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی جہاز کے ولنگٹن ایئر پورٹ پر لینڈ کا اعلان ہونے لگا اور اس کے ساتھ ہی جہاز کی تمام لائٹس آن ہو گئیں۔ تھوڑی ہی دیر میں طیارہ ولنگٹن ایئر پورٹ پر لینڈ کر گیا اور وہ سب طیارے سے باہر آ گئے اور پھر وہ سب ضروری چیکنگ کے بعد پبلک لاؤنج میں داخل ہوئے تو عمران انہیں لے کر ایئر پورٹ سے باہر آ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی نظریں ہر طرف گھوم رہی تھیں لیکن انہیں وہاں ایسا کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا جو ان کی نگرانی کر رہا ہو۔ شاید وہاں موجود افراد ان کی سائنسی آلات سے نگرانی کر رہے تھے لیکن عمران کے چہرے پر اطمینان تھا اس نے دو ٹیکسیاں ہائر کیں اور پھر وہ شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔ آدھے گھنٹے بعد وہ شہر کے فائیو سٹار ہوٹل کے کمروں میں داخل ہو رہے تھے جو عمران نے پہلے سے ہی بک کرا رکھے تھے۔ چونکہ سب تھکے ہوئے تھے اس لئے وہ سب اپنے اپنے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔ عمران اپنے کمرے میں آ کر ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر بدستور سوچ کے تاثرات تھے۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

”یس“...... دوسری طرف سے ایک تیز اور غراہٹ بھری آواز

سنائی دی۔

''علی عمران بول رہا ہوں''......عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''علی عمران۔ کون علی عمران''...... دوسری جانب سے چونکتے ہوئے کہا۔

''وہی علی عمران جس کی آمد کے تم منتظر تھے مسٹر ہارپ''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف ایک لمحے کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''کیا ہوا۔ میری آواز سن کر تمہاری سٹی کیوں گم ہو گئی ہے''۔ عمران نے کہا۔

''تمہیں میرا نمبر کہاں سے ملا''...... دوسری طرف سے ہارپ نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''غیر ضروری سوال ہے جس کا ظاہر ہے میں جواب نہیں دے سکتا''......عمران نے کہا۔

''کس لئے فون کیا ہے''...... ہارپ نے اسی انداز میں پوچھا۔

''تمہاری خیر و عافیت معلوم کرنے کے لئے۔ اور سناؤ کیسے ہو۔ بیوی بچے کیسے ہیں اور......'' عمران کی زبان رواں ہوگئی۔

''فضول باتیں مت کرو۔ کیا تم پاکیشیا سے بول رہے ہو''۔ ہارپ نے سخت لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں اور میرے چند ساتھی ایکریمیا میں تفریح کرنے

کے لئے آئے ہیں۔ میں نے اینڈریا کے فلیٹ میں فون کیا تھا لیکن وہاں سے مجھے کوئی رسپانس نہیں ملا تھا تو میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنا فلیٹ چھوڑ دیا ہو اور کہیں اور شفٹ ہو گئی ہو۔ اس کا نیا نمبر تمہیں ضرور معلوم ہو گا اس لئے پوچھنے کے لئے تمہیں فون کیا ہے۔ اگر معلوم ہے تو بتا دو''......عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ تمہیں کس نے کہا کہ اینڈریا اور ریکس میری ایجنسی میں کام کرتے ہیں''...... ہارپ نے سرد لہجے میں کہا۔

''میں نے اینڈریا کا نام لیا تھا۔ ریکس کا نام بتا کر تم خود ہی تصدیق کر رہے ہو کہ وہ دونوں تمہارے لئے ہی کام کرتے ہیں''۔ عمران نے مسکرا کر کہا تو اسے رسیور میں ہارپ کے غرانے کی آواز سنائی دی۔

''وہ دونوں ایکریمیا میں نہیں ہیں۔ دونوں سیر و تفریح کے لئے سوئٹزر لینڈ گئے ہوئے ہیں''...... ہارپ نے جواب دیا۔

''اوہ۔ تو پھر ہمیں خود ہی تفریح کرنی پڑے گی۔ میں نے تو سوچا تھا کہ اینڈریا اور ریکس مل جاتے تو ہماری فری تفریح کا بندوبست ہو جاتا آخر ہم اس کے مہمان تھے کوئی ایرے غیرے نہیں''......عمران نے کہا۔

''جب وہ آئیں گے تو میں انہیں تمہارے بارے میں بتا دوں گا''...... ہارپ نے کہا۔

''شکریہ''......عمران نے کہا۔

"کہاں ٹھہرے ہو تم"...... ہارپ نے پوچھا۔

"ہوٹل نائیڈو میں کمرے بک ہیں۔ ایک سو دس سے ایک سو چودہ تک۔ میرا روم نمبر ایک سو دس ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوکے۔ میں فون کر کے اینڈریا اور ریکس کو بتا دوں گا۔ اگر انہیں ضرورت ہوئی تو وہ خود ہی تم سے رابطہ کر لیں گے"..... ہارپ نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے رابطہ منقطع کر دیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس نے فون رکھا ہی تھا کہ اسی لمحے جولیا کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔

"ارے ارے۔ اندر آنے سے پہلے دروازے پر دستک تو دے دیتی اگر میں واش روم سے نہا کر جسم پر تولیہ لپیٹ کر نکل رہا ہوتا تو"...... جولیا کو اس طرح اندر داخل ہوتے دیکھ کر عمران نے جان بوجھ کر بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شٹ اپ۔ میں جانتی ہوں۔ سفر کے فوراً بعد تم نہیں نہاتے۔ پہلے آرام کرتے ہو پھر فریش ہوتے ہو"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا اور آگے بڑھ کر اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ گئی۔

"اسے کہتے ہیں نیک پروین بیوی جسے اپنے شوہر کی ایک ایک عادت کا علم ہوتا ہے"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو جولیا اسے تیز نظروں سے گھورنے لگی۔ اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی۔

"کون ہے بھائی"...... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"ہم ہیں عمران صاحب"...... باہر سے صفدر کی آواز سنائی

دی۔

"ہم میں کون کون شامل ہے"...... عمران نے کہا تو دروازہ کھلا اور صفدر کے ساتھ کیپٹن شکیل اور تنویر اندر آ گئے۔

"ہم تینوں"...... صفدر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"تم سب میرے کمرے میں چلے آئے ہو۔ خیر تو ہے نا"۔ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیوں کیا تمہارے کمرے میں آنے پر پابندی ہے"...... جولیا نے اسے گھور کر کہا۔

"نہیں۔ پابندی تو نہیں ہے لیکن میں تو آرام کرنے کا سوچ رہا تھا اور میرا خیال تھا کہ تم سب بھی تھکے ہوئے ہو گے اس لئے کمروں میں جاتے ہی لمبی تان کر سو گئے ہو گے"...... عمران نے کہا۔

"ہم راستے میں آرام کرتے ہوئے آئے تھے اس لئے ہمیں ابھی آرام کی ضرورت نہیں ہے"...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ تینوں آگے بڑھ کر صوفے اور کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"کسے فون کر رہے تھے۔ کیا چیف کو"...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

"نہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر کسے کیا تھا فون"...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے

دیکھتے ہوئے کہا۔

"اینڈریا کو کیا تھا لیکن اس کی طرف سے کوئی رسپانس ہی نہیں مل رہا تھا اس لئے اس کا نیا نمبر معلوم کرنے کے لئے ہارپ ایجنسی کے چیف کو کال کی تھی لیکن اس نے بھی نمبر نہیں بتایا"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا آپ نے ہارپ کو اپنے یہاں پہنچنے کی اطلاع دی ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو باقی سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"نہیں۔ اطلاع دینے سے کیا ہوتا ہے۔ میں تو اس کی خیریت دریافت کر رہا تھا"...... عمران نے مسمسی سی صورت بناتے ہوئے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

"مشن کا کیا کرنا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"کون سا مشن"...... عمران نے انجان بن کر کہا۔

"جس کے لئے ہم یہاں آئے ہیں"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"ہم تو یہاں محض تفریح کرنے آئے ہیں۔ سمجھ لو کہ یہاں ہمارا مشن تفریح کرنا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"تم کرتے رہنا تفریح۔ ہم تو یہاں کام کرنے آئے ہیں"۔ تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

"میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کے ذہن میں ابھی خود بھی

کوئی لائن آف ایکشن نہیں ہے کہ انہیں کیا کرنا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ ابھی تک میں اندھیرے میں ہوں کہ ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولے کہاں رکھے گئے ہیں"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"پاکیشیا میں اگر ہارپ ایجنسی نے مشن مکمل کیا ہے تو ظاہر ہے فارمولے اسی کے پاس ہوں گے اور کہاں ہو سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہارپ ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اس کا بھی پتہ لگانا ہے۔ جب تک اس کے ہیڈ کوارٹر کا علم نہیں ہو جاتا اس وقت تک فارمولوں تک پہنچنا آسان نہیں ہوگا"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو کرو اسے تلاش"...... جولیا نے کہا۔

"کہاں تلاش کروں۔ اگر فارمولے کسی سٹور یا سٹرانگ رومز میں ہوئے تو"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ یہاں نجانے کتنی تنظیمیں اور کتنے سٹرانگ رومز ہوں گے جہاں کسی اہم فارمولے کو ڈھونڈنا بہت مشکل ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ یہاں مخصوص فارمولا تلاش کرنا بھوسے میں سوئی تلاش کرنے کے مترادف ہے"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

"جذبہ صادق ہو تو پھر ناممکن بھی ممکن ہو جاتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

''کبھی ہوا تو نہیں ایسا''...... عمران نے فوراً کہا تو جولیا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگی۔

''کم از کم تم تو ایسی بات نہ کرو''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''تو پھر تنویر آج تک مانا کیوں نہیں''...... عمران نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تم پر پھر اوٹ پٹانگ باتوں کا بھوت سوار ہونے لگا ہے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہ اوٹ پٹانگ باتوں کا بھوت ہوتا کیا ہے۔ کبھی اس سے تمہاری ملاقات بھی ہوئی ہے''...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ اسی لمحے عمران کی کلائی پر ضربیں لگیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔

''کیا ہوا''...... اسے چونکتے دیکھ کر جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ٹرانسمیٹر کال ہے''...... عمران نے کہا اور اس نے ریسٹ واچ کا ونڈ بٹن کھینچ کر سوئیوں کو گھماتے ہوئے بارہ کے ہندسے پر لانی شروع کر دیں۔ جیسے ہی ساری سوئیوں نے بارہ کے ہندسے کو چھوا اسی لمحے ڈائل روشن ہو گیا اور اس پر لگا ہوا ایک سرخ رنگ کا بلب سپارک کرنے لگا۔

''ہیلو ہیلو۔ ایکس ہنڈرڈ کالنگ۔ اوور''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ پرنس آف ڈھمپ اٹنڈنگ۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''شرلاک بول رہا ہوں عمران صاحب۔ اوور''...... عمران کی آواز سن کر دوسری طرف سے کہا گیا۔

''صرف شرلاک یا مشہور زمانہ جاسوس شرلاک ہومز۔ اوور''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں شرلاک ہومز نہیں۔ شرلاک سٹرام ہوں۔ آپ نے کچھ دیر پہلے ہارپ کو کال کی تھی۔ اوور''...... شرلاک نے کہا۔

''ہاں کی تھی۔ کیوں ہارپ نے تمہیں میری شکایت لگائی ہے۔ اوور''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''نہیں۔ آپ کے کال کرنے کے بعد ہارپ نے فوری طور پر سیکرٹری دفاع کو کال کی تھی اور اسے آپ کی آمد کا بتا دیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ آپ یقیناً ان فارمولوں کے حصول کے لئے آئے ہیں جو شارپ وائل اور اس کی بیوی کیتھی نے پاکیشیا کے سائنس دان ڈاکٹر جرار رضوی کو ہلاک کر کے حاصل کئے تھے۔ اس نے سیکرٹری دفاع کو آپ کے ہوٹل اور کمروں کے نمبرز بھی بتا دیئے ہیں۔ اوور''...... شرلاک نے کہا۔

''تو کیا کہا سیکرٹری دفاع نے جواب میں۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''سیکرٹری دفاع کا کہنا تھا کہ عمران کو کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ فارمولے سپیشل سٹرانگ روم میں ہو سکتے ہیں جس پر ہارپ نے

کہا کہ عمران انتہائی شاطر ذہن کا مالک ہے اسے ایسی باتوں کا کسی نہ کسی طرح سے علم ہو جاتا ہے اس لئے وہ سپیشل سٹرانگ روم کی حفاظت کا انتظام مزید سخت کر دیں تاکہ عمران اور اس کے ساتھی وہاں نہ پہنچ سکیں اور اس سپیشل سٹرانگ روم کا کوڈ ایس ایس آر ہے۔ اوور''......شرلاک نے کہا۔

''پھر سیکرٹری دفاع نے کیا کہا۔ اوور''......عمران نے پوچھا۔

''سیکرٹری دفاع نے کہا کہ وہ آرڈر کر دیں گے۔ اوور''۔ شرلاک نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ تو میرا اندازہ درست ثابت ہوا ہے کہ ہارپ کو اس بارے میں یقیناً معلوم ہو گا لیکن یہ ایس ایس آر ہے کہاں۔ اوور''......عمران نے کہا۔

''میں نے سیکرٹری دفاع کے آفس میں ایک آدمی سے بات کی ہے۔ بھاری معاوضے کے بدلے میں وہ کمپیوٹر چیکنگ کرنے کے بعد بتا دے گا۔ جیسے ہی مجھے اس کی طرف سے رپورٹ ملے گی میں آپ کو بتا دوں گا۔ اوور''......شرلاک نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہاری کال کا منتظر رہوں گا''......عمران نے کہا اور ساتھ ہی اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''یہ شرلاک کون ہے''......جولیا نے فوراً کہا۔

''اس کا تعلق معلومات فروخت کرنے والی ایک بین الاقوامی ایجنسی سے ہے۔ بھاری معاوضے پر یہ ایجنسی ہر قسم کی معلومات

فروخت کرتی ہے۔ پاکیشیا سے آتے ہوئے میں نے اس ایجنسی سے بات کی تھی۔ میں نے کہا تھا کہ وہ میرے ایکریمیا پہنچنے تک ہارپ کے فون ٹیپ کریں اس نے ایسا ہی کیا تھا اور اسی ایجنسی سے مجھے ہارپ کا فون نمبر بھی معلوم ہوا تھا۔ مجھے یقین تھا کہ جب میں ہارپ کو فون کروں گا تو اس کی طرف سے کوئی نہ کوئی ردعمل ضرور سامنے آئے گا اور وہ فوری طور پر اعلیٰ سطح کی قیادت سے بات کرے گا خاص طور پر اس کا رابطہ اس شخص سے لازماً ہو گا جسے اس نے ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں کی فلم دی ہو گی اور ایسا ہی ہوا ہے''......عمران نے کہا۔

''لیکن ہارپ یہاں ایک طاقتور ایجنسی کا چیف ہے۔ کیا اس کا فون ٹیپ ہونا اتنا ہی آسان ہے۔ اس نے حفاظت کا بندوبست نہیں کیا ہو گا''......صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''شرلاک نے اس کے لئے خصوصی مشینری کا استعمال کیا ہے۔ اس مشینری کی وجہ سے ہارپ کو پتہ ہی نہیں چل سکتا کہ اس کا فون ٹیپ کیا جا رہا ہے۔ شرلاک ایسے کام انتہائی جدید اور خفیہ طریقوں سے کرتا ہے اور وہ اپنے پیچھے کوئی نشان نہیں چھوڑتا۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ نجانے اب تک کتنی بار پکڑا جا چکا ہوتا''......عمران نے کہا۔

''اگر شرلاک اتنا سب کچھ کر سکتا ہے تو پھر تم اس سے ہارپ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کیوں معلوم نہیں کر لیتے جب وہ ہارپ جیسے خطرناک انسان کا فون ٹیپ کر سکتا ہے تو پھر اس کے

لئے ہارپ کا ہیڈ کوارٹر ٹریس کرنا کیا مشکل ہو سکتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اگر سب کام اسی سے کرانے ہیں تو پھر ہمیں یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی۔ چیف اسی ایجنسی کو ہائر کر کے ہارپ ایجنسی کو بھی ختم کرا سکتا تھا اور یہ ایجنسی ایس ایس آر سے فارمولے بھی حاصل کر کے پاکیشیا پہنچا سکتی تھی لیکن یہ ایجنسی بین الاقوامی سطح پر کام کرنے کے باوجود محدود پیمانے پر کام کرتی ہے''...... عمران نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہونٹ بھینچ لئے۔

''اگر آپ کے فون کرنے کے بعد ہارپ سیکرٹری دفاع کو کال نہ کرتا تو پھر آپ کیا کرتے''...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

''ہر کام کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ان میں سے بہت سے کام امکانات کو مدنظر رکھ کر کئے جاتے ہیں۔ یا تم ایسے سمجھ لو کہ اندھیرے میں تیر چلانے پڑتے ہیں جو نشانے پر لگ بھی جاتے ہیں اور نہیں بھی''...... عمران نے کہا۔ تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر عمران کی کلائی پر ضربیں لگیں تو عمران نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

''شراک بول رہا ہوں۔ اوور''...... رابطہ ملتے ہی شراک کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''پرنس بول رہا ہوں۔ اوور''...... عمران نے جواباً کہا۔

''مجھے سیکرٹری دفاع کے آفس سے رپورٹ مل گئی ہے عمران صاحب۔ اوور''...... شراک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور''...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ولنگٹن کے شمال مغربی علاقے ہاسٹر میں فوج کا ایک بڑا بیس کیمپ ہے۔ جسے ٹاپ فیلڈ کہا جاتا ہے اور ٹاپ فیلڈ کا سارا علاقہ ٹاپ ریڈ زون ایریئے میں ہے۔ ایس ایس آر ٹاپ فیلڈ میں موجود ہے جسے انتہائی محفوظ سمجھا جاتا ہے۔ اوور''...... شراک نے جواب دیا۔

''ٹاپ فیلڈ کا انچارج کون ہے۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''اس کا نام کرنل گارلس ہے۔ اوور''...... شراک نے کہا۔

''یہ کس قماش کا آدمی ہے۔ اوور''...... عمران نے کہا۔

''یہ انتہائی سخت اور تلخ مزاج کا آدمی ہے جو کسی سے سیدھے منہ بات کرنے کا عادی نہیں ہے۔ اوور''...... شراک نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب یہ بتاؤ کہ اگر ایس ایس آر سے فارمولا نکلوانا ہو تو یہ کام کون کر سکتا ہے۔ اوور''...... عمران نے پوچھا۔

''اس کے بارے میں مجھے علم نہیں ہے۔ آپ کہیں تو میں اس سلسلے میں بھی معلومات حاصل کر سکتا ہوں۔ اوور''...... شراک نے کہا۔

''یہ انتہائی اہم ہے۔ اس لئے اس پر کام ہونا بے حد ضروری

ہے۔ اوور“ ...... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ لیکن معاوضہ ڈبل ہو گا۔ اوور“ ...... شرلاک نے کہا۔

”معاوضے کی تم پرواہ نہ کرو۔ تم بس کام کراؤ۔ اوور“ ...... عمران نے کہا۔

”اوکے۔ میں ایک گھنٹے تک آپ کو حتمی معلومات دیتا ہوں۔ اوور“ ...... شرلاک نے کہا تو عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔

”شرلاک سے یہ پوچھنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ بات تو واضح ہے کہ تمہارے فون کرنے کے بعد ہارپ نے سیکرٹری دفاع کو کال کی تھی اور اس نے کہا تھا کہ وہ فارمولے کی حفاظت کے انتظامات سخت کرا دے گا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سیکرٹری دفاع ہی وہاں سے فارمولا نکلوا سکتا ہے“ ...... جولیا نے کہا۔

”ضروری نہیں ہے کہ سیکرٹری دفاع ٹاپ ریڈ زون ایریئے سے فارمولے نکلوا بھی سکتا ہو۔ اس کا کام زیادہ سے زیادہ اس کی حفاظت تک محدود ہو گا اس کا فارمولوں سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہوسکتا“ ...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر ایک گھنٹے بعد شرلاک نے ایک بار پھر عمران کو کال کی۔

”عمران صاحب۔ ایس ایس آر سے دو افراد فارمولے نکلوا سکتے ہیں۔ ایک ایکریمین صدر اور دوسرا نائٹ واچ لیبارٹری کا

انچارج ڈاکٹر۔ فارمولا نکلوانے کے لئے ٹاپ فیلڈ کے انچارج کو باقاعدہ ان کے اجازت نامے بھیجے جاتے ہیں تب مطلوبہ فارمولا ان کے حوالے کیا جاتا ہے۔ اوور“ ...... شرلاک نے کہا۔

”تو کیا ٹاپ فیلڈ کا انچارج کرنل گارلس سٹرانگ روم سے فارمولے نکال کر دیتا ہے۔ اوور“ ...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ اس کے علاوہ کسی کو سٹرانگ روم میں جانے کی اجازت نہیں۔ اوور“ ...... شرلاک نے جواب دیا۔

”کرنل گارلس اپنی مرضی سے بھی سٹرانگ روم میں جا سکتا ہے یا نہیں۔ اوور“ ...... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ وہاں کا تمام نظام کمپیوٹرائزڈ ہے۔ کرنل گارلس کمپیوٹر کے کوڈز جانتا ہے جن سے وہ سٹرانگ روم کھول کر وہاں کے تمام حفاظتی سسٹم کو بلاک کر کے اندر جاتا ہے۔ یہ کوڈز سوائے اس کے کسی کو نہیں معلوم اور میں آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ کوڈز کے ساتھ ساتھ کرنل گارلس کو جب تک ڈاکٹر نیلسن یا صدر اپنے خصوصی دستخطوں کے ساتھ ایک کوڈ لکھ کر نہ بھیجیں تو کرنل گارلس کے لئے بھی سٹرانگ روم میں جانا ناممکن ہے۔ اپنے کوڈز کے ساتھ ساتھ اسے صدر یا ڈاکٹر نیلسن کے سپیشل کوڈز بھی کمپیوٹر میں فیڈ کرنے پڑتے ہیں اور ہر بار ان کے الگ کوڈز ہوتے ہیں۔ اوور“۔ شرلاک نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ واقعی انہوں نے فول پروف انتظامات کر رکھے ہیں۔

ٹھیک ہے۔ معلومات فراہم کرنے کے لئے شکریہ۔ جلد ہی تمہارے اکاؤنٹ میں رقم جمع کرا دی جائے گی''...... عمران نے کہا اور اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''یہ تو کچھ بھی نہ ہوا۔ اس قدر فول پروف انتظامات میں تو سٹرانگ روم سے فارمولے حاصل کرنا خاصا مشکل ہو گا''...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''فارمولے کمپیوٹرائزڈ سٹرانگ روم میں رکھے گئے ہیں اور سٹرانگ روم بھی بیس کیمپ کے اندر موجود ہے۔ ہمارے لئے یہ مشن تو واقعی بے حد ڈینجر ہو جائے گا''...... صفدر نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

''ہمارے تمام مشن ہی ڈینجر ہوتے ہیں۔ یہ کون سی کوئی نئی بات ہے''...... تنویر نے کہا۔

''ہاں۔ یہ تو ہے''...... صفدر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم بیس کیمپ میں جائیں اور سٹرانگ روم کو بموں سے اُڑا دیں''...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''ایسے سٹرانگ روم ایسے میٹریل سے تعمیر کئے جاتے ہیں کہ ان پر ایٹم بم بھی اثر نہیں کرتے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر ہم وہاں سے فارمولے کیسے نکالیں گے''...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''اب ایک ہی طریقہ ہے''...... عمران نے سوچتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کون سا طریقہ''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہمیں اب جزیرہ ولٹاس جانا پڑے گا۔ ڈاکٹر نیلسن وہیں موجود ہے۔ ہم اسے لے کر یا پھر اس کا خصوصی اجازت نامہ لے کر ہم واپس یہاں آئیں گے اور پھر ڈاکٹر نیلسن کے کوڈز اور کرنل گارلس کے کوڈز کی مدد سے سٹرانگ روم کھول کر اندر داخل ہوں گے اور وہاں سے فارمولے نکال لائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''یہ سب اتنا آسان نہیں ہے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''تو پھر تم ہی بتا دو کوئی آسان راستہ''...... عمران نے کہا۔

''ہم ٹاپ فیلڈ پر ریڈ کر دیتے ہیں پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا''...... جولیا نے کہا۔

''پورا بیس کیمپ بھی اُڑا دو گی تب بھی سٹرانگ روم کا کچھ نہیں بگڑے گا اور ہم وہاں نہیں پہنچ سکیں گے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر کیا کریں''...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ایک آسان سی ترکیب ہے میرے پاس''...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''اگر کوئی آسان سی ترکیب ہے تو پہلے کیوں نہیں بتائی''۔ جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''پہلے بتا دیتا تو تمہارے ہاتھ کچھ نہ لگتا تو تم تنویر کو اٹھا کر

میرے سر پر دے مارتی''...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''آسان سی ترکیب کیا ہے عمران صاحب''...... صفدر نے کہا۔

''یہ کہ ہم فارمولے کو بھول کر یہاں سیر سپاٹے کرتے ہیں اور خوب گھوم پھر کر چیف کو کال کر کے کہہ دیتے ہیں کہ فارمولے ایکریمیا میں پہنچے ہی نہیں''...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''تو کیا چیف آسانی سے تمہاری بات پر یقین کر لے گا''۔ جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''میری بات پر نہ سہی تمہاری بات پر تو اسے یقین کرنا ہی پڑے گا۔ آخر تم اس کی چہیتی ڈپٹی چیف ہو''...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنسنے لگے۔

''ایسی صورت میں آپ اس بار چیک سے محروم رہ جائیں گے عمران صاحب''...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کوئی بات نہیں۔ تم سب مل کر میری مدد کر دینا۔ میں شکریئے کے ساتھ کام چلا لوں گا''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم اب اس حد تک گر گئے ہو کہ دوسروں سے مالی مدد مانگو گے''...... جولیا نے یکلخت کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''تو تم سب مانگے بغیر دے دینا''...... عمران نے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی جبکہ باقی سب کے ہونٹوں پر

مسکراہٹیں بکھر گئی تھیں۔

''اب فضول باتیں چھوڑو اور سوچو کہ ہمیں کرنا کیا ہے''۔ جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سوچنا کیا ہے۔ آسان ترکیب بتا تو دی ہے۔ چھوڑو فارمولوں کا چکر اور گھوم پھر کر عیش کرو''...... عمران نے کہا تو جولیا اسے غصیلی نظروں سے گھورنے لگی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو پریس کر کے فون ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر پریس کرنے لگا۔ نمبر پریس کرتے ہی اس نے لاؤڈر آن کر دیا۔

''جائم سٹور''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''پرنس بول رہا ہوں۔ سائمن سے بات کراؤ''...... عمران نے اکریمین لہجے میں کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''لیں۔ سائمن بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ آپ''...... سائمن نے چونک کر کہا۔

''ہاں۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں اس وقت کہاں ہوں۔ فوراً میرے پاس پہنچ جاؤ''...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ میں پہنچ رہا ہوں"...... سائمن نے کہا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ کون ذات شریف ہیں"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فارن ایجنٹ ہے"...... عمران نے کہا۔

"اسے یہاں کیوں بلایا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تاکہ اس سے کہہ کر یہاں تمہاری اور اپنی شادی کے انتظامات مکمل کرا سکوں"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو وہ سب ہنس پڑے جبکہ جولیا برے برے منہ بنانے لگی۔

"حد ہو گئی۔ تم نے کسی بات کا سیدھا جواب دینا سیکھا ہی نہیں ہے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تم سکھا دو۔ اور یہ تم نے کیا کہا حد ہو گئی۔ کیسے ہو گئی۔ کب ہوئی۔ ہمارا تو ابھی نکاح بھی نہیں ہوا ہے تو پھر یہ حد......" عمران نے یکلخت چونکتے ہوئے کہا تو جولیا اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگی۔ اس نے اس قدر سختی سے ہونٹ بھینچ لئے جیسے اب اس نے عمران سے بات نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہو۔ آدھے گھنٹے کے بعد دروازے پر دستک ہوئی تو صفدر اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کون ہے"...... صفدر نے دروازے کے قریب جا کر پوچھا۔

"سائمن"...... جواب ملا تو صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دروازہ کھول دیا۔ دوسرے لمحے ایک خوش شکل اور خوش پوش نوجوان اندر آ گیا۔ اس نے اندر آ کر سب کو سلام کیا اور عمران کے کہنے پر ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"سائمن۔ ایک اہم مسئلہ درپیش ہے۔ چیف نے مجھے بتایا تھا کہ تمہارے فوج سے کافی تعلقات ہیں اور ہمارا مسئلہ بھی فوج سے ہی متعلق ہے"...... عمران نے کہا۔

"مسئلہ کیا ہے"...... سائمن نے پوچھا۔ اس کے لہجے میں انتہائی سنجیدگی تھی۔

"ہاسٹر میں ایک بیس کیمپ ہے ٹاپ فیلڈ۔ اس کا انچارج کرنل گارلس ہے۔ میں اس کے بارے میں معلومات چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا تو سائمن بری طرح سے چونک پڑا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے"...... سائمن نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"آپ کو کس قسم کی معلومات چاہئیں"...... سائمن نے پوچھا۔

"پہلے یہ بتاؤ۔ تم کرنل گارلس کو جانتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں اسے جانتا ہوں"...... سائمن نے کہا۔

"کیسے جانتے ہو تم اسے اور تمہارے اس سے کس قسم کے تعلقات ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

''وہ میرے سٹور میں سامان خریدنے آتا رہتا ہے۔ ویسے بھی وہ مشہور آدمی ہے۔ اسے کون نہیں جانتا۔ رہی تعلقات کی بات تو وہ چونکہ سامان میرے سٹور سے خریدتا ہے اور میں اسے تمام سامان میں خصوصی رعایت دیتا ہوں اس لئے وہ میرا دوست بن گیا ہے جب بھی ولنگٹن آتا ہے مجھ سے ضرور ملتا ہے''...... سائمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم تینوں کھڑے ہو جاؤ''...... عمران نے اس بار سائمن کی بجائے صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ حیران ہو کر اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے اٹھتے دیکھ کر سائمن بھی فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''تم بیٹھو''...... عمران نے کہا۔

''لیکن آپ کیوں کھڑے ہوئے ہیں''...... سائمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم چاروں کی طرف اور میرے ساتھیوں کی طرف غور سے دیکھو''...... عمران نے کہا تو سائمن حیرت سے اسے اور اس کے ساتھیوں کو غور سے دیکھنے لگا لیکن اس کے چہرے پر بدستور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے جیسے اسے عمران کی منطق سمجھ نہ آ رہی ہو۔

''دیکھ لیا''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں''...... سائمن نے کہا۔

''اب بتاؤ۔ ہم چاروں میں سے کس کا قد و قامت کرنل گارلس

جیسا ہے''...... عمران نے کہا تو سائمن اور عمران کے ساتھی سمجھ گئے کہ عمران کیا کہنا چاہتا ہے۔

''آپ شاید کرنل گارلس کی جگہ لینے کا سوچ رہے ہیں''۔ سائمن نے کہا۔

''ہاں۔ کیوں تمہیں اس پر اعتراض ہے''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ مجھے کیا اعتراض ہو گا لیکن آپ میں سے کسی کا بھی قد کاٹھ کرنل گارلس جیسا نہیں ہے۔ اس کا قد آپ سب سے کہیں چھوٹا ہے''...... سائمن نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی اس کے ساتھی بھی بیٹھ گئے۔

''اگر ہمارا اسے بیس کیمپ سے باہر لا کر گھیرنے کا پروگرام ہو تو اس سلسلے میں تمہاری کیا تجویز ہو گی''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ایک کلب ہے۔ مارٹن کلب۔ وہ اس کلب کا باقاعدہ ممبر ہے اور روزانہ وہاں آتا ہے۔ دو سے تین گھنٹے وہ اس کلب میں رہتا ہے اور پھر واپس چلا جاتا ہے''...... سائمن نے جواب دیا۔

''کہاں ہے یہ کلب''...... عمران نے پوچھا۔

''یہیں ولنگٹن میں ہی ہے''...... سائمن نے کہا اور پھر اس نے عمران کو کلب کا ایڈریس بتا دیا۔

''یہ اوپن کلب ہے یا یہاں صرف ممبرز ہی آتے ہیں''۔ عمران

نے پوچھا۔

''نہیں۔ یہ کلب صرف ممبران کے لئے مخصوص نہیں ہے۔ کوئی بھی وہاں جا سکتا ہے''...... سائمن نے کہا۔

''کس وقت آتا ہے وہ کلب میں''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ روزانہ شام چھ بجے آتا ہے اور نو بجے تک واپس لوٹ جاتا ہے''...... سائمن نے کہا۔

''ملٹری بیس کیمپ سے اتنی دور وہ کسی گاڑی میں تو آتا نہیں ہو گا۔ تو کیا وہ ہیلی کاپٹر کا استعمال کرتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ وہ ہیلی کاپٹر میں پہلے رائل پیلس میں پہنچتا ہے۔ اس کے بعد وہ رائل پیلس سے کار لے کر سیدھا کلب میں چلا جاتا ہے۔ وہاں سے کار میں واپس رائل پیلس پہنچتا ہے اور پھر ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر واپس بیس کیمپ میں پہنچ جاتا ہے''...... سائمن نے کہا۔

''یہ رائل پیلس کا کیا حدود اربعہ ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ ایک فائیو سٹار ہوٹل ہے جس میں کرنل گارلس کی بھی شراکت داری ہے۔ کلب میں باقاعدہ ہیلی کاپٹر پیڈز بنائے گئے ہیں تاکہ دور دراز سے آنے والے مہمانوں کو ڈائریکٹ اس ہوٹل میں پہنچایا جا سکے اور اس ہوٹل میں ظاہر ہے ایسے ہی لوگ آتے ہیں جو اعلیٰ سرکاری آفیسر ہوں گے یا پھر لارڈز''...... سائمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو کیا وہ اپنے ہوٹل میں نہیں ٹھہرتا''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ کبھی کبھار ہی وہاں رکتا ہے ورنہ ہمیشہ واپس بیس کیمپ میں ہی چلا جاتا ہے''...... سائمن نے کہا۔

''لیکن وہ خاص طور پر مارٹن کلب میں ہی کیوں جاتا ہے۔ اس کلب میں کیا کوئی خاص بات ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''کلب میں بڑے پیمانے پر نہ صرف جوا کھیلا جاتا ہے بلکہ ولنگٹن میں مارٹن کلب واحد کلب ہے جہاں دنیا بھر کی نایاب ترین اور پرانی شراب ملتی ہے اور کرنل گارلس پرانی شراب کا شوقین ہے''...... سائمن نے کہا۔

''کرنل گارلس کا حلیہ کیا ہے''...... عمران نے پوچھا تو سائمن نے اسے کرنل گارلس کا تفصیل سے حلیہ بتا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ اب تم جا سکتے ہو''...... عمران نے کہا تو سائمن سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے سلام کیا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر اٹھ کر اس کے پیچھے گیا اور اس نے سائمن کے باہر نکلنے کے بعد کمرے کا دروازہ بند کر دیا اور پھر واپس آ کر اپنی جگہ بیٹھ گیا۔

''سائمن نے جب بتایا ہے کہ تم میں سے کسی کا قد کاٹھ کرنل گارلس سے نہیں ملتا تو پھر تم اس سے کرنل گارلس کے بارے میں اتنا سب کچھ کیوں پوچھ رہے تھے''...... جولیا نے کہا۔

''ہم اس کا میک اپ تو نہیں کر سکتے لیکن اس سے ٹاپ فیلڈ

اور ایس ایس آر کے بارے میں معلومات تو حاصل کر ہی سکتے ہیں“...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

”کیا وہ یہ سب آسانی سے بتا دے گا“...... صفدر نے پوچھا۔

”کوشش کرنے میں کیا حرج ہے“...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”ابھی چھ بجنے میں کافی وقت ہے۔ تم سب جا کر اپنے کمروں میں آرام کرو۔ شام کو ہم مارٹن کلب جائیں گے پھر دیکھتے ہیں کہ کرنل صاحب ہمیں ٹاپ فیلڈ اور ایس ایس آر کے بارے میں کیا بتاتے ہیں اور ہمارا آئندہ کا لائحہ عمل کیا ہونا چاہئے“...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ سب اٹھ کر اپنے کمروں میں جانے کے لئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

ہارپ ابھی اپنے آفس میں داخل ہوا ہی تھا کہ میز پر پڑے ہوئے کئی رنگوں کے فونز میں سے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ہارپ چونک پڑا۔ وہ تیز تیز چلتا ہوا میز کی سائیڈ سے گزر کر اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

”یس۔ ہارپ بول رہا ہوں“...... ہارپ نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”رچرڈ بول رہا ہوں چیف“...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”بولو۔ کیوں فون کیا ہے“...... ہارپ نے اسی انداز میں کہا۔

”چیف۔ آپ کا فون ٹیپ کیا گیا ہے“...... رچرڈ نے کہا تو ہارپ بری طرح سے چونک پڑا۔

”فون ٹیپ کیا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کون سا فون ٹیپ کیا گیا

ہے میرا‘‘...... ہارپ نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

’’ماسٹر سیٹلائیٹ فون‘‘...... رچرڈ نے جواب دیا تو ہارپ کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ انتہائی پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

’’ماسٹر سیٹلائیٹ فون۔ اوہ۔ لیکن کس نے ٹیپ کیا ہے میرا فون اور کیوں‘‘...... ہارپ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

’’آپ نے سیکرٹری دفاع سے جو بات کی ہے اس کی تفصیل کسی شرلاک نے عمران کو دی ہے‘‘...... رچرڈ نے کہا تو ہارپ کا چہرہ بگڑتا چلا گیا۔

’’اوہ اوہ۔ اور کیا باتیں ہوئی ہیں ان میں‘‘...... ہارپ نے اسی طرح پریشانی کے عالم میں کہا تو رچرڈ نے شرلاک اور عمران کے درمیان ہونے والی تمام باتیں ہارپ کو بتا دیں۔ شرلاک نے عمران کو تین بار کال کی تھی اس نے یہ سب بھی بتایا اور اس سے عمران نے کیا معلومات حاصل کی تھیں ان سب کی بھی اسے تفصیل بتا دی اور اس کے ساتھ رچرڈ نے ہارپ کو یہ بھی بتایا کہ عمران نے فون کر کے جائم سٹور کے مالک سائمن کو بھی اپنے پاس ہوٹل کے کمرے میں بلایا تھا اور ان دونوں نے کیا باتیں کی تھیں یہ سب بھی اس نے ہارپ کو من وعن بتا دیں۔

’’تم نے ان کی ساری باتیں خود سنی ہیں‘‘...... ہارپ نے پوچھا۔

’’یس چیف۔ میں نے اسی ہوٹل میں ایک کمرہ بک کرا رکھا ہے اور میرا کمرہ عمران کے کمرے کے بالکل ساتھ ہے۔ میں نے عمران کے کمرے کے دروازے کے پاس ایک مائیکرو بگ چھوڑ دیا تھا جسے میں نے ریموٹ کنٹرول ڈیوائس کے ذریعے اندر پہنچا دیا تھا۔ ریموٹ کنٹرول کے سگنلز سے بگ رینگ کر اندر چلا گیا تھا۔ اس بگ میں ایک حساس مگر انتہائی طاقتور مائیکروفون لگا ہوا ہے جس کا رسیور میرے پاس ہے۔ میں نے اس بگ کی مدد سے دوسرے کمرے میں بیٹھ کر ان کی ساری باتیں سن بھی لی تھیں اور ریکارڈ بھی کر لی تھیں‘‘...... رچرڈ نے جواب دیا۔

’’گڈ شو۔ اب ان کا کیا پروگرام ہے اور ہاں۔ وہ بگ اب کہاں ہے کیا عمران کے کمرے میں ہی ہے‘‘...... ہارپ نے پوچھا۔

’’وہ شام کو مارٹن کلب جا کر کرنل گارلس کو گھیرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں تاکہ اس سے ٹاپ فیلڈ اور ایس ایس آر کے بارے میں معلومات حاصل کر سکیں اور وہ بگ ابھی عمران کے کمرے میں ہی ہے۔ ایک دیوار کی جڑ میں کارپٹ کے ساتھ چپکا ہوا ہے۔ جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی کمرے سے باہر نکلیں گے میں وہ بگ ریموٹ کنٹرول کے ذریعے واپس حاصل کر لوں گا‘‘...... رچرڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

’’ٹھیک ہے۔ تم اپنا کام جاری رکھو‘‘...... ہارپ نے کہا اور پھر

اس نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے فون کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا۔ اس بٹن کے پریس ہونے سے اس فون پر ہونے والی گفتگو کسی صورت سوائے اس نمبر کے جہاں کال کی گئی ہو کسی اور جگہ سنائی نہ دے سکتی تھی اور ایسا ہارپ نے اس لئے کیا تھا کہ شرلاک پھر اس کی کال ٹیپ کر کے عمران کو نہ بتا سکے۔ پھر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ٹاپ فیلڈ''...... رابطہ ملتے ہی ایک کرخت آواز سنائی دی۔

''ہارپ ایجنسی کا چیف بول رہا ہوں۔ کرنل گارلس سے بات کراؤ''...... ہارپ نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس۔ کرنل گارلس بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

''کام کرنے کا وقت آ گیا ہے کرنل گارلس''...... ہارپ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ تو کیا وہ فارمولا حاصل کرنے کے لئے نکل پڑے ہیں''...... کرنل گارلس کی آواز سنائی دی۔

''نہیں۔ ابھی وہ ہوٹل میں اپنے کمروں میں آرام کر رہے ہیں لیکن شام کو وہ نکلیں گے اور تمہیں گھیرنے کے لئے مارٹن کلب پہنچیں گے''...... ہارپ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''اور تم چاہتے ہو کہ میں آسانی سے ان کے گھیراؤ میں آ

جاؤں''...... کرنل گارلس کی ہنستی ہوئی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ یہ ہماری پلاننگ کا حصہ ہے اور ہمیں وہی سب کرنا ہے جو ہم آپس میں پہلے سے ہی طے کر چکے ہیں''...... ہارپ نے سنجیدگی سے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تیار ہوں''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''میں چاہتا ہوں کہ وہ ایس ایس آر سے ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں والی مائیکرو فلم حاصل کریں اور یہاں سے واپس چلے جائیں''...... ہارپ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ لیکن صدر صاحب یا ڈاکٹر نیلسن کے اجازت نامے اور کوڈز کا کیا ہو گا۔ ان کوڈز کے بغیر تو میں بھی ایس ایس آر میں داخل نہیں ہو سکتا''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''ڈاکٹر کا اجازت نامہ اور کوڈز جلد ہی تمہیں مل جائیں گے''...... ہارپ نے کہا۔

''او کے''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''تم نے ان کے سامنے خود کو اس انداز میں پیش کرنا ہے کہ تم دولت کے لئے انہیں ایس ایس آر سے کوئی بھی فارمولا نکال کر دے سکتے ہو۔ اس کے لئے پلاننگ تم خود کر لینا لیکن پلاننگ ایسی کرنا کہ عمران جیسے شاطر انسان کو بھی تمہاری اداکاری اور تمہاری باتوں پر شک نہ ہو''...... ہارپ نے کہا۔

''تم بے فکر رہو۔ یہ سب میں کر لوں گا''...... کرنل گارلس نے

کہا۔

''اس بات کا دھیان رکھنا کہ انہیں وہی فلم ملنی چاہئے جو میں نے تمہیں دی ہے''...... ہارپ نے کہا۔

''اوکے''...... کرنل گارلس نے جواب دیا اور ہارپ نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر اس نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے ہونٹوں پر انتہائی طنزیہ اور تلخ مسکراہٹ تھی۔

''ہونہہ۔ عمران خود کو بہت شاطر اور عیار سمجھتا ہے۔ اس بار اسے پتہ چلے گا کہ عیار کون ہے اور عیاری کسے کہتے ہیں''۔ ہارپ نے طنزیہ انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''بس اب سب کچھ کرنل گارلس کے ہاتھ میں ہے۔ اگر وہ ہر کام ٹھیک کر دے گا تو میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔ اگر اس کی اداکاری میں گڑبڑ ہوئی تو سارے کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ مجھے خود بھی مارٹن کلب چلے جانا چاہئے تاکہ میں دیکھ سکوں کہ کرنل گارلس جاندار اداکاری کر بھی سکتا ہے یا نہیں''۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ہارپ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر نیلے رنگ کے فون کا رسیور اٹھا لیا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''مارٹن کلب''...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''ہارپ بول رہا ہوں''...... ہارپ نے کرخت اور انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ ایک منٹ۔ میں آپ کی باس سے بات کراتا ہوں''۔ دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مارٹن بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک تیز اور سخت آواز سنائی دی۔

''ہارپ بول رہا ہوں''...... ہارپ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ لیس باس۔ حکم''...... مارٹن نے اس کی آواز سن کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں تمہارے کلب میں آ رہا ہوں''...... ہارپ نے کہا۔

''اوہ۔ کیا کوئی ضروری کام ہے''...... مارٹن نے چونک کر کہا۔

''ہاں''...... ہارپ نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے باس۔ آ جائیں''...... مارٹن نے کہا۔

''سنو۔ میں جیمز کے روپ میں آؤں گا''...... ہارپ نے کہا۔

''لیس باس''...... مارٹن نے کہا تو ہارپ نے مزید کچھ کہے سنے بغیر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ رسیور رکھتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ تیز تیز چلتا ہوا سائیڈ کی ایک دیوار کی طرف بڑھا۔ دیوار سپاٹ تھی۔ اس نے دیوار کے پاس جا کر جڑ میں ایک مخصوص جگہ پر پیر مارا تو سرر کی آواز کے ساتھ دیوار میں ایک خلاء سا بن گیا۔ ہارپ اطمینان بھرے انداز میں اندر چلا گیا۔ اس کے اندر جاتے ہی دیوار برابر ہو گئی اور پھر تقریباً بیس منٹ بعد دیوار دوبارہ کھلی تو ہارپ

نئے لباس اور نئے حلیئے میں باہر نکل آیا۔ اس کے خفیہ کمرے سے باہر آتے ہی دیوار دوبارہ برابر ہو گئی اور ہارپ رکے بغیر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دس منٹ بعد اس کی کار شہر کی مختلف سڑکوں پر تیزی سے دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ مارٹن کلب کی پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اترا اور پھر تیز تیز چلتا ہوا مین گیٹ کی جانب بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ مارٹن کے آفس میں تھا۔ اسے دیکھ کر مارٹن اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ یہ کلب بظاہر مارٹن کا تھا لیکن اس کا اصل مالک ہارپ تھا۔ وہ چونکہ کم ہی اس کلب میں آتا تھا اس لئے اس نے کلب کا تمام انتظام مارٹن کے سپرد کر رکھا تھا جو اس کا دور کا رشتہ دار بھی تھا۔

''کرنل گارلس ہال میں کس میز پر بیٹھتا ہے''...... ہارپ نے پوچھا۔

''چوبیس نمبر ہے جناب اور وہ ہمیشہ اسی میز پر بیٹھتے ہیں''۔ مارٹن نے جواب دیا۔

''اور اس کا سپیشل روم کون سا ہے''...... ہارپ نے پوچھا۔

''روم نمبر سیون''...... مارٹن نے کہا۔

''اوکے۔ اس کی میز کے نیچے زیرو باکس لگا دو اور اس کے کمرے میں بھی پلس سٹار کی مشینری نصب کرا دو۔ اس سے کچھ مہمان ملنے آ رہے ہیں۔ میں ان کی باتیں سننا چاہتا ہوں۔ کرنل گارلس انہیں اپنے ساتھ سپیشل روم میں لے جائے گا۔ میں چاہتا

ہوں کہ میں ان کی وہاں ہونے والی باتیں بھی سن سکوں اور انہیں دیکھ بھی سکوں''...... ہارپ نے کہا۔

''ٹھیک ہے جناب۔ میں یہ سارا کام ابھی کرا دیتا ہوں''۔ مارٹن نے کہا۔

''سنو۔ سارا کام احتیاط سے کرنا۔ میز کے نیچے لگے ہوئے زیرو باکس اور کمرے میں موجود ڈیوائس کے بارے میں کرنل گارلس کو علم نہیں ہونا چاہئے''...... ہارپ نے سخت لہجے میں کہا۔

''آپ بے فکر رہیں جناب۔ میں سارا کام اپنی نگرانی میں کراؤں گا۔ سارا سامان میں ایسی جگہ نصب کراؤں گا کہ کرنل گارلس اگر چاہے بھی تو اس ڈیوائس کو خورد بین سے بھی نہیں دیکھ سکے گا''...... مارٹن نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہارپ نے مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔ مارٹن اٹھ کر وہاں سے چلا گیا۔ پھر وہ آدھے گھنٹے کے بعد واپس آ گیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

''سارا کام ہو گیا ہے جناب''...... مارٹن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو''...... ہارپ نے کہا۔ اس کے چہرے پر اب گہرا اطمینان جھلک رہا تھا۔

''آپ کے لئے کچھ منگواؤں''...... مارٹن نے پوچھا۔

''نہیں۔ میں اپنے سپیشل روم میں جا رہا ہوں۔ جب کرنل گارلس آ کر اپنی میز پر بیٹھ جائے تو مجھے فوراً بتا دینا''...... ہارپ

نے کہا تو مارٹن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ہارپ اٹھ کر کھڑا ہو
گیا۔ وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر راہداری سے گزر
کر وہ ایک لگژری روم میں پہنچا جسے انتہائی قیمتی سامان سے سجایا گیا
تھا۔ اس کمرے کی سائیڈ دیوار پر ایک لارج سائز کی سکرین نصب
تھی جس کے نیچے ایک مشین لگی ہوئی تھی۔ مشین اور سکرین آف
تھی۔ ہارپ اس مشین کے پاس کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے مشین
کے چند بٹن پریس کئے تو مشین میں زندگی کی لہریں دوڑتی چلی گئیں
اور سکرین بھی آن ہوگئی۔ ہارپ کچھ دیر مشین آپریٹ کرتا رہا۔ کچھ
دیر بعد اس نے مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو سکرین پر ایک کمرے
کا منظر ابھر آیا۔ یہ کمرہ بھی انتہائی شاندار اور قیمتی سامان سے سجا ہوا
تھا۔ کمرہ خالی دکھائی دے رہا تھا۔

”اب ٹھیک ہے۔ اب کرنل گارلس، عمران اور اس کے ساتھیوں
کے ساتھ جیسے ہی یہاں آئے گا میں انہیں مانیٹر بھی کرسکوں گا اور
ان کی باتیں بھی سن لوں گا“...... ہارپ نے مسکراتے ہوئے کہا اور
اٹھ کر ایک صوفے پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر گہرا اطمینان
تھا۔ اس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ڈاج دینے کے لئے
خصوصی پلاننگ کی تھی۔ اس پلاننگ کے تحت اس نے ڈاکٹر جرار
رضوی کے فارمولوں والی فلم تبدیل کر دی تھی۔ اس فلم میں بظاہر
ایسے فارمولے تھے جو ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں سے ملتے جلتے
تھے لیکن جب تک ان پر فائنل تجربات نہ کئے جاتے اس وقت تک

ان فارمولوں کی حقیقت کا پتہ نہیں چل سکتا تھا۔ ہارپ نے ایس
ایس آر میں تبدیل شدہ فلم رکھوا دی تھی اور اصلی فارمولوں والی فلم
وہاں سے نکلوا کر ولٹاس جزیرے پر موجود ڈاکٹر نیلسن کو بھجوا دی تھی۔
عمران نے جب اسے فون کیا تھا تو ہارپ اسی وقت سمجھ گیا تھا کہ
عمران نے اسے فارمولوں کے لئے فون کیا تھا تاکہ اس کی مدد سے
وہ فارمولے واپس حاصل کر سکے۔ چنانچہ ہارپ نے اسی وقت
پلاننگ بنانی شروع کر دی کہ وہ کس طرح عمران اور اس کی ٹیم کو
ڈاج دے سکتا ہے۔ اس نے اپنی پلاننگ میں کرنل گارلس کو بھی
شامل کر لیا کیونکہ اس کی مدد کے بغیر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں
کو ڈاج نہیں دے سکتا تھا۔ ملک کے اعلیٰ ترین مفادات کے لئے
کرنل گارلس بھی اس کی مدد کے لئے آمادہ ہوگیا۔ ہارپ کو یقین
تھا کہ عمران جیسے ذہین انسان کے لئے اس بات کا پتہ لگانا مشکل
نہیں ہوگا کہ فارمولے ٹاپ فیلڈ کے ایس ایس آر میں موجود ہیں
اور پھر حالات ایسے ہوتے چلے گئے جن کی ہارپ کو امید تھی۔ کرنل
گارلس دولت کے عیوض خود ہی مائیکروفلم لا کر عمران کے سپرد کر دیتا
تو عمران اس فلم کو لے کر خاموشی سے وہاں سے رخصت ہو جاتا۔
پھر ان فارمولوں پر جب تک وہ تجربات کرتے اس وقت تک
نائٹ واچ لیبارٹری میں اصلی فارمولوں کو حقیقت کی شکل میں ڈھال
لیا جاتا اور جیسے ہی ایکریمیا ہاک میزائل اور پی ٹی ڈی تیار کرتا اس
کا پہلا ہدف پاکیشیا ہی ہوتا۔ چونکہ پاکیشیا نے اب ایکریمیا کو بھی

کچھ معاملات میں آنکھیں دکھانا شروع کر دی تھیں اس لئے ایکریمیا نے پاکیشیا کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کا سوچ لیا تھا۔ اگر پاکیشیا کی تباہی کے خلاف کوئی بات کرتا تو ایکریمیا بلیک ہاک میزائلوں سے اس ملک کو بھی تباہ و برباد کر دیتا۔ بلیک ہاک میزائلوں میں لگی ہوئی پی ٹی ڈی اصل اہداف کو تباہ کرتی اور کوئی بھی ملک اپنے دفاع کے لئے کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن بلیک ہاک اور ٹی پی ڈی کی تیاری میں وقت لگ سکتا تھا اور ان فارمولوں کے حصول کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس عمران کے ساتھ ایکریمیا پہنچ چکی تھی اس لئے ہارپ نے ان سے ٹکرانے کی بجائے انتہائی ذہانت آمیز پلاننگ کرتے ہوئے انہیں ڈاج دے کر واپس پاکیشیا بھجوانے کی تیاری مکمل کر لی تھی اور اسے یقین تھا کہ اس بار عمران آسانی سے اس کے ڈاج میں آ جائے گا۔

”کیا ہم کرنل گارلس پر حملہ کرنے اور اسے یہاں سے اٹھا کر لے جانے کے لئے آئے ہیں“...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ سب اس وقت مارٹن کلب کے وسیع و عریض ہال میں ایک میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ ہلکا پھلکا میک اپ کر کے انہیں یہاں آنے میں کسی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑا تھا۔

عمران نے کاؤنٹر سے معلوم کر لیا تھا کہ کرنل گارلس ابھی وہاں نہیں پہنچا تھا اور اسے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ کرنل گارلس کے لئے چوبیس نمبر ٹیبل ہمیشہ ریزرو رہتی ہے اور وہ اسی ٹیبل پر بیٹھتا ہے۔ ٹیبل نمبر چوبیس کے قریب چند میزیں خالی تھیں۔ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس میز کے نزدیک بیٹھ گیا تھا۔

”نہیں۔ ہمیں فوری طور پر اس کے خلاف کارروائی نہیں کرنی۔ میں پہلے اس سے بات کروں گا اگر وہ مان گیا تو ٹھیک ہے ورنہ پھر ہمیں اسے یہاں سے لے جانا پڑے گا“...... عمران نے سنجیدگی

سے کہا۔

''کیا بات کرو گے تم اس سے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہاں کے لوگ دولت کے پجاری ہوتے ہیں۔ انہیں بھاری دولت کی آفر کی جائے تو یہ لوگ اپنے خاندان بھی بیچنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ کرنل گارلس کے بارے میں مجھے جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق وہ دولت کا پجاری ہے اور دولت کے حصول کے لئے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا آپ کو یقین ہے کہ دولت کے بدلے کرنل گارلس آپ کو تمام تفصیلات بتا دے گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میں نے یہ تو نہیں کہا کہ وہ یقینی طور پر بتا دے گا۔ ایک امکان ظاہر کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ہمارا کام بن جائے اور ہم مزید کوفت سے بچ جائیں''...... عمران نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید باتیں ہوتیں ایک گھٹے ہوئے قد مگر بھاری جسم کا آدمی تیز تیز چلتا ہوا آیا اور چوبیس نمبر میز پر آ کر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر سختی اور سفاکی کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے ہلکے گرے کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ کرنل گارلس کا جو حلیہ سائمن نے بتایا تھا وہ اس کے مطابق تھا۔

اس کے بیٹھتے ہی ایک ویٹر تیزی سے آیا اور اس نے شراب کی بوتل اور گلاس لا کر اس کے سامنے رکھ دیا۔ شاید وہ کرنل گارلس کو

جانتا تھا اور اسے یہ بھی پتہ تھا کہ کرنل گارلس کون سی شراب پسند کرتا ہے اس لئے وہ بغیر آرڈر کے ہی کرنل گارلس کا مطلوبہ برانڈ لے آیا تھا۔ اس سے پہلے کہ کرنل گارلس گلاس میں شراب ڈالتا اس کی جیب میں موجود سیل فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کرنل گارلس نے چونک کر جیب سے سیل فون نکالا اور سکرین پر ڈسپلے دیکھنے لگا۔ ڈسپلے دیکھ کر اس کے چہرے پر کبیدگی کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

''تم جاؤ''...... کرنل گارلس نے ویٹر سے کہا تو ویٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور پلٹ کر وہاں سے چلا گیا۔ کرنل گارلس نے سیل فون کا بٹن پریس کیا اور سیل فون کان سے لگا لیا۔

''کرنل گارلس بول رہا ہوں''...... کرنل گارلس نے مخصوص لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف کی بات سننے لگا۔

''نہیں۔ ابھی میں کوئی پے منٹ نہیں کر سکتا۔ میری بیٹی کی شادی ہے۔ تمہاری ساری پے منٹ اس شادی کے بعد ہو گی۔ گڈ بائی''...... کرنل گارلس نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے سیل فون کان سے ہٹایا اور اسے آف کر کے اپنی جیب میں ڈال لیا۔

''لگتا ہے اب کام بن سکتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور کرنل گارلس کی میز کی طرف بڑھا۔

''کیا میں آپ کے ساتھ بیٹھ سکتا ہوں''...... عمران نے انتہائی خلاق بھرے لہجے میں کہا تو کرنل گارلس نے چونک کر اس کی

طرف دیکھا پھر اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''بیٹھو''...... کرنل گارلس نے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی اور الجھن کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔ عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

''تم ایشیائی معلوم ہو رہے ہو''...... کرنل گارلس نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ میں اور میرے ساتھی ایشیائی ہیں''...... عمران نے اپنے ساتھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''کیا نام ہے تمہارا''...... کرنل گارلس نے پوچھا۔

''میرا نام علی عمران ہے جناب''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''میں کرنل گارلس ہوں۔ ہاسٹر کے بیس کیمپ ٹاپ فیلڈ کا انچارج''...... کرنل گارلس نے بڑے نخوت بھرے لہجے میں کہا۔

''خوشی ہوئی آپ سے مل کر''...... عمران نے کہا۔

''ایشیا کے کس ملک میں رہتے ہو''...... کرنل گارلس نے پوچھا اس کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔ وہ انتہائی سفاک اور سخت مزاج معلوم ہو رہا تھا لیکن عمران سے باتیں کرتے ہوئے اس نے اپنا لہجہ خاصا نرم کر رکھا تھا۔

''پاکیشیا میں''...... عمران نے جواب دیا۔

''پاکیشیا۔ نام تو سنا ہوا ہے لیکن میں کبھی وہاں گیا نہیں۔

بہر حال کیا تم میرے ساتھ ڈرنک کرنا چاہتے ہو''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''اوہ نہیں جناب۔ ہم شراب سے ایسے بھاگتے ہیں جیسے گھوڑا سانپ دیکھ کر''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو کرنل گارلس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''تو پھر کیا منگواؤں تمہارے لئے''...... کرنل گارلس نے پوچھا۔

''آپ اتنا اصرار کر رہے ہیں تو میرے لئے اور میرے ساتھیوں کے لئے لائم جوس منگوا لیں''...... عمران نے اسی طرح سے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل گارلس اسے گھور کر رہ گیا اس نے اشارے سے ویٹر کو بلایا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے لائم جوس لانے کا آرڈر دے دیا۔

''اگر آپ کو برا نہ لگے تو آپ سے ایک بات پوچھوں''۔ عمران نے کہا۔

''پوچھو''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''آپ کہہ رہے ہیں کہ آپ ہاسٹر کے علاقے میں موجود بیس کیمپ جسے ٹاپ فیلڈ کہا جاتا ہے کے انچارج ہیں۔ میں نے تو سنا ہے کہ ایکریمیا کے کرنل اور جنرل تو اس ملک کے بادشاہ ہوتے ہیں۔ ان کے سامنے کوئی پر مارنے کی بھی جرأت نہیں کر سکتا''۔ عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہے لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو''...... کرنل

گارلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''بادشاہوں کے چہروں پر سفاکی اور درشتگی کے تاثرات نمایاں ہوتے ہیں لیکن مجھے آپ کے چہرے پر نہ سفاکی دکھائی دے رہی ہے اور نہ درشتگی بلکہ اس کی جگہ آپ کے چہرے پر الجھن اور پریشانی کے تاثرات نمایاں ہیں۔ کیا میں اس کی وجہ جان سکتا ہوں''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ اس میں تمہیں کیا دلچسپی ہے''...... کرنل گارلس نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

''دلچسپی تو کوئی نہیں لیکن آپ جیسے بڑے آدمی کے چہرے پر الجھن اور پریشانی کے تاثرات کچھ جچ نہیں رہے''...... عمران نے کہا تو کرنل گارلس اس کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیا۔ اس کے مسکرانے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ زندگی میں پہلی بار مسکرایا ہو لیکن یہ مسکراہٹ چند لمحوں کے لئے تھی۔ فوراً ہی اس کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوگئی اور اس کا چہرہ پہلے کی طرح سپاٹ ہوگیا۔

''کیا تم چہرہ شناس ہو جو تم نے میرے چہرے پر موجود پریشانی اور الجھن کے تاثرات دیکھ لئے ہیں''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''جی ہاں اور میں کسی بھی آدمی کا چہرہ دیکھ کر بتا سکتا ہوں کہ وہ کن پریشانیوں کا شکار ہے اور وہ کن حالات سے گزر رہا ہے''۔ عمران نے مسکرا کر کہا۔

''صرف یہ سب بتا سکتے ہو یا ان کا کوئی حل بھی ہوتا ہے

تمہارے پاس''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''ہر مشکل اور ہر پریشانی کا حل ہوتا ہے جناب۔ آپ ایک بار آزما کر تو دیکھیں''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ تمہارا انداز تو پیشہ ورانہ لگ رہا ہے۔ کیا یہ سب بتانے کی تم فیس وصول کرتے ہو''...... کرنل گارلس نے منہ بنا کر کہا۔

''نہیں جناب۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ یہ میرا شوق ہے پیشہ نہیں۔ میں صرف ان لوگوں کے پاس جاتا ہوں جو حقیقت میں حالات کا شکار ہوتے ہیں اور ان کے پاس مصیبت سے نکلنے کا کوئی حل نہیں ہوتا اور میں بغیر کسی چارجز کے ان کی مدد کرتا ہوں''۔ عمران نے کہا۔

''بغیر چارجز کے۔ کیوں''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''مشکل حل ہونے کے بعد مجھے میرے معاوضے سے کہیں زیادہ مل جاتا ہے اور وہ بھی خوشی سے''...... عمران نے کہا۔

''گڈ شو۔ خاصے تیز ہو۔ اچھا اگر تم اتنے ہی چہرہ شناس ہو تو بتاؤ مجھے کیا پریشانی ہے''...... کرنل گارلس نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''آپ کی آنکھوں میں مالی مشکلات دکھائی دے رہی ہیں اور یہ مشکلات اس قدر بڑھی ہوئی ہیں کہ آپ لاکھوں ڈالرز کے مقروض ہو چکے ہیں اور آپ کا چہرہ یہ بھی بتا رہا ہے کہ یہ قرض آپ پر جوا کھیلنے سے چڑھا ہے''...... عمران نے کہا تو کرنل گارلس

بے اختیار اچھل پڑا اور عمران کی طرف یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگا جیسے عمران نے واقعی اس کے دل کی بات بتا دی ہو۔

''آپ کا یہ قرض دس لاکھ ڈالرز سے بھی زیادہ ہوسکتا ہے جس نے آپ کا سکون برباد کر رکھا ہے''...... عمران نے کہا تو کرنل گارلس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات گہرے ہو گئے۔

''انتہائی تعجب انگیز بات کہی ہے تم نے۔ تم تو واقعی انتہائی ذہین آدمی ہو''...... کرنل گارلس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایک اور بات بتاؤں آپ کو''...... عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

''بتاؤ''...... کرنل گارلس نے اس کی طرف دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''آپ ہاسٹر میں جس ٹاپ فیلڈ کے انچارج ہیں وہاں ایک ایسا سٹرانگ روم ہے جو آپ کے لئے مسلسل دردسر بنا ہوا ہے''۔ عمران نے کہا تو کرنل گارلس یکلخت اچھل پڑا۔

''اوہ۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا یہ سب''...... کرنل گارلس نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''آپ کی آنکھیں بتا رہی ہیں جناب''...... عمران نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ واقعی ایسا ہی ہے۔ وہاں ایس ایس آر ہے جسے بار بار کھولنے اور بند کرنے کا کام مجھے کرنا پڑتا ہے جو واقعی میرے لئے سر درد بنا ہوا ہے اور میں سخت بور ہوتا ہوں''۔

کرنل گارلس نے کہا۔

''ایک سٹرانگ روم کھولنے میں کیا مشکل ہوتی ہے جناب''۔ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو کرنل گارلس بڑے طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔

''ٹاپ فیلڈ کا سٹرانگ روم معمولی سٹرانگ روم نہیں ہے۔ وہاں سارا کام کمپیوٹرائزڈ ہوتا ہے۔ سٹرانگ روم کا کوئی دروازہ نہیں ہے۔ بس یہ سمجھ لو کہ کمپیوٹر کے ذریعے ہی وہاں سے فائل نکالی اور رکھی جاتی ہے۔ جس کے لئے مجھے باقاعدہ کوڈ ورڈنگ کرنی پڑتی ہے جو سر درد کا باعث بنتی ہے''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''بڑا حیرت انگیز سسٹم ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ سسٹم واقعی انتہائی پیچیدہ اور حیرت انگیز ہے لیکن تم اس میں کیوں دلچسپی لے رہے ہو۔ کوئی خاص بات ہے کیا''۔ کرنل گارلس نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں جناب۔ ہم تو سادہ سے بندے ہیں۔ ہمارا کسی سائنسی سٹرانگ روم سے کیا تعلق ہوسکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کوئی نہ کوئی بات تو ضرور ہے ورنہ تم اس طرح اٹھ کر خصوصی طور پر میرے پاس آ کر نہ بیٹھتے''...... کرنل گارلس نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔ کرنل گارلس واقعی ذہین آدمی تھا۔

''میں آپ کی مدد کرنا چاہتا تھا''...... عمران نے کہا تو کرنل گارلس کے چہرے پر مزید حیرت ابھر آئی۔

''کیسی مدد''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''اگر آپ چاہیں تو میں آپ کا قرض اتار سکتا ہوں بلکہ جتنا آپ پر قرض ہے اس سے دگنی رقم آپ کے اکاؤنٹ میں بھی جمع کرائی جا سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اب سمجھا۔ تو تم مجھ سے کوئی کام لینا چاہتے ہو''۔ کرنل گارلس نے کہا۔

''جی ہاں۔ چھوٹا سا کام ہے اور اس کے بدلے میں آپ بہت سے مشکلوں سے نجات پا لیں گے''...... عمران نے کہا۔

''کیا کام ہے۔ بتاؤ''...... کرنل گارلس نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

''میرا اور میرے ساتھیوں کا تعلق پاکیشیا کی ایک ایجنسی سے ہے اور ہم یہاں ایک ایسی مائیکروفلم حاصل کرنے آئے ہیں جس میں چند اہم فارمولے موجود ہیں''...... عمران نے لائم جوس کا گلاس اٹھا کر جوس کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم سیکرٹ ایجنٹ ہو''...... کرنل گارلس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ایسا ہی سمجھ لیں''...... عمران نے گھمانے کی بجائے سیدھی بات کرتے ہوئے کہا۔

''کون سا فارمولا چاہئے تمہیں''...... کرنل گارلس نے پوچھا تو عمران نے اسے اس مائیکروفلم کے بارے میں بتا دیا جو پاکیشیا سے

ڈاکٹر جرار رضوی سے حاصل کر کے یہاں لائی گئی تھی۔

''ہاں۔ حال ہی میں ہارپ ایجنسی کی طرف سے ایک مائیکروفلم ایس ایس آر میں جمع کرائی گئی ہے جو ان کے ایجنٹوں نے شاید پاکیشیا سے ہی حاصل کی تھی''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''جی ہاں۔ میں اسی مائیکروفلم کی بات کر رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''تمہیں اس فلم کی کاپی چاہئے یا اصل''...... کرنل گارلس نے کہا تو عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ وہ سمجھ گیا کہ اس کا اندھیرے میں چلایا ہوا تیر نشانے پر لگا ہے اور کرنل گارلس لالچ میں آ گیا ہے۔ کرنل گارلس کی شکل دیکھ کر ہی اس نے اندازہ لگایا تھا کہ کرنل گارلس لالچی اور دولت پرست انسان ہے اس لئے اگر اسے بڑے معاوضے کی آفر کی جائے تو اس کا کام بن سکتا تھا اور ایسا ہی ہوا تھا۔

''مجھے اصل فلم چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''کتنی رقم دے سکتے ہو تم مجھے اس فلم کے بدلے میں''۔ کرنل گارلس نے اس کی طرف جھکتے ہوئے نہایت آہستہ آواز میں کہا۔

''آپ کی ڈیمانڈ کیا ہے''...... عمران نے بھی اس کی طرف جھکتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

''اس سلسلے میں ہم سپیشل روم میں چل کر بات کرتے ہیں۔ یہ پبلک پلیس ہے یہاں یہ سب باتیں کرنا مناسب نہیں''...... کرنل

گارلس نے کہا۔

''ہاں۔ یہ مناسب رہے گا''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ آؤ میرے ساتھ''...... کرنل گارلس نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

''تم یہیں رکو۔ میں کاؤنٹر سے اپنے سپیشل روم کی چابی لے کر آتا ہوں''...... کرنل گارلس نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کرنل گارلس تیز تیز چلتا ہوا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

''کام بن گیا ہے۔ میں کرنل کے ساتھ اس کے سپیشل روم میں ڈیل کرنے جا رہا ہوں۔ تم سب یہیں رکنا۔ ضرورت پڑی تو میں تمہیں واچ ٹرانسمیٹر سے کاشن دے دوں گا''...... عمران نے اپنے ساتھیوں کے قریب آ کر کہا۔

''میں چلوں تمہارے ساتھ''...... جولیا نے پوچھا۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے''...... عمران نے کہا اور مڑ کر کرنل گارلس کی طرف بڑھ گیا جس نے کاؤنٹر سے سپیشل روم کی چابی لے لی تھی اور وہ اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ سپیشل روم میں تھے۔ یہ ایک لگژری روم تھا جو قیمتی سامان سے سجا ہوا تھا۔ کمرے کی ساخت دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ یہ ساؤنڈ پروف کمرہ ہے۔

''بیٹھو''...... کرنل گارلس نے ایک صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

''کیا نام بتایا تھا تم نے اپنا''...... کرنل گارلس نے پوچھا۔

''علی عمران''...... عمران نے کہا۔

''دیکھو مسٹر علی عمران۔ مجھے دولت کا کوئی لالچ نہیں ہے۔ میں واقعی جوے میں بڑی رقم ہارنے کی وجہ سے بری طرح سے پھنسا ہوا ہوں۔ اسی کلب کے مجھ پر بیس لاکھ ڈالرز کا قرض ہے اور مجھے یہ رقم ادا کرنے کی کوئی صورت دکھائی نہیں دے رہی۔ تم نے آفر کی ہے تو میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے کہ اگر میں تمہیں ایک فلم دے کر اس کی جگہ ویسی ہی ایک فلم رکھ دوں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اگر اس فلم کو چیک بھی کیا گیا تو میں کہہ دوں گا کہ جو فلم مجھے رکھنے کے لئے دی گئی تھی میں نے وہی سٹرانگ روم میں رکھی تھی۔ مجھ پر کوئی الزام نہیں آئے گا اور میرا قرض بھی اتر جائے گا۔ میں آپ کا یہ کام کر دوں گا لیکن اس کے لئے آپ کو میری دو شرطیں ماننی ہوں گی''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''کون سی شرطیں''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''ایک تو یہ کہ اس مائیکرو فلم کے بدلے میں مجھے خطیر معاوضہ ملنا چاہئے اور دوسری راز داری ضروری ہے۔ تم کسی بھی حالت میں کسی کو یہ راز نہیں بتاؤ گے کہ میں نے تمہیں فلم دی تھی''...... کرنل گارلس نے کہا تو عمران نے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

''آپ بے فکر رہیں جناب۔ معاوضہ آپ کی مرضی کا ہو گا اور

رہی راز داری کی بات تو فلم حاصل کر کے اور آپ کو معاوضہ ادا کرنے کے بعد میں یہ بھول جاؤں گا کہ میری کبھی آپ سے ملاقات بھی ہوئی تھی“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو“...... کرنل گارلس نے کہا۔

”اب آپ اپنی ڈیمانڈ بتائیں“...... عمران نے کہا۔

”پچاس لاکھ ڈالر“...... کرنل گارلس نے کہا۔

نہیں۔ یہ بہت زیادہ ہیں“...... عمران نے کہا۔

”تب پھر چالیس لاکھ ڈالر اور سوری اس سے کم پر بات نہیں ہو سکتی۔ اگر آپ کو ڈیل منظور ہے تو بتائیں ورنہ آپ جا سکتے ہیں“...... کرنل گارلس نے کہا۔

”تیس لاکھ ڈالر سے کام نہیں چلے گا“...... عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ یہ فائنل ہے۔ چالیس لاکھ ڈالر“...... کرنل گارلس نے سخت لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے لیکن میری بھی ایک شرط ہے“...... عمران نے کہا۔

”کیا شرط ہے“...... کرنل گارلس نے پوچھا۔

”ڈیل کلیئر ہونی چاہئے۔ رقم کے بدلے مجھے اصل مائیکرو فلم ہی ملنی چاہئے۔ اگر ڈاج ہوا تو اس کے ذمہ دار آپ ہوں گے“۔ عمران نے کہا۔

”بے فکر رہو۔ مجھے میری مرضی کا معاوضہ مل رہا ہے اس لئے

ڈیل کلیئر ہی ہو گی“...... کرنل گارلس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”گڈ شو“...... عمران نے کہا۔

”اصول کے تحت تمہیں آدھا معاوضہ پہلے دینا ہو گا اور آدھا کام ہونے کے بعد“...... کرنل گارلس نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں جانتا ہوں“...... عمران نے مسکرا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چیک نکالا اور کرنل گارلس کی طرف بڑھا دیا۔

”یہ بغیر نام گارینٹڈ چیک ہے۔ اس پر اپنا نام لکھ کر آپ اپنے اکاؤنٹ میں رقم ٹرانسفر کرا سکتے ہیں“...... عمران نے کہا تو کرنل گارلس نے اس سے چیک لیا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

”بیس لاکھ کا چیک۔ حیرت ہے۔ تمہیں کیسے پتہ چلا کہ ہماری ڈیل ہو جائے گی اور تمہیں مجھے بیس لاکھ کا گارینٹڈ چیک دینا ہو گا“...... کرنل گارلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ شاید بھول گئے ہیں کہ میں انسانی چہرہ دیکھ کر دل کی بات بتا سکتا ہوں“...... عمران نے مسکرا کر کہا تو کرنل گارلس بے اختیار ہنس پڑا۔

”اوکے۔ کل تم اسی وقت یہاں آ کر مجھ سے اپنی مطلوبہ مائیکرو فلم لے لینا“...... کرنل گارلس نے کہا۔

”لیکن آپ سٹرانگ روم سے مائیکرو فلم نکالیں گے کیسے۔ آپ نے بتایا ہے کہ سٹرانگ روم کمپیوٹرائزڈ ہے جو کوڈ ورڈز پر کام کرتا ہے اور میرے پاس بھی ایسی اطلاعات ہیں کہ سٹرانگ روم سے کچھ بھی نکلوانے کے لئے آپ کو یا تو صدر صاحب اجازت نامے کے ساتھ اپنے کوڈز بتاتے ہیں یا ولٹاس جزیرے کے ڈاکٹر نیلسن کی اجازت اور ان کے بتائے ہوئے کوڈز سے سٹرانگ روم اوپن ہوتا ہے“...... عمران نے کہا۔

”آپ بے فکر رہیں۔ میں نے ڈیل سوچ سمجھ کر کی ہے۔ آج رات ڈاکٹر نیلسن اپنے ایک اجازت نامے کے ساتھ کمپیوٹر کوڈز بھیج رہا ہے۔ اسے وائٹ کراس نامی فارمولے کی کاپی درکار ہے۔ کاپی لینے کے لئے ان کا جو آدمی یہاں آئے گا میں اسے آسانی سے ڈاج دے دوں گا۔ کوڈز لگا کر میں پہلے کمپیوٹر سے مخصوص فلم نکالوں گا اور پھر اس کی جگہ دوسری فلم سٹرانگ روم میں پہنچا کر ڈاکٹر نیلسن کے لئے فارمولے کی کاپی حاصل کروں گا۔ اس آدمی کو کیسے ڈاج دینا ہے یہ تم مجھ پر چھوڑ دو۔ تمہیں بہرحال کل مائیکرو فلم مل جائے گی“...... کرنل گارلس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ بیس لاکھ ڈالر کا چیک حاصل کرتے ہی اس کے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا اور وہ بے حد خوش اور مطمئن دکھائی دے رہا تھا۔

”ٹھیک ہے۔ تو پھر کل کس وقت ملاقات ہو گی“...... عمران نے پوچھا۔

”اسی وقت۔ میں کاؤنٹر پر آپ کا نام بتا دوں گا۔ آپ وہاں سے اس روم کی چابی لے کر اندر آ جانا۔ میں کوشش کروں گا کہ جلد سے جلد آپ کے پاس پہنچ جاؤں“...... کرنل گارلس نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

”او کے۔ پھر کل ملاقات ہو گی“...... عمران نے کہا تو کرنل گارلس بھی اٹھ کھڑا ہوا اور اس نے عمران سے بڑی گرمجوشی سے ہاتھ ملایا۔ کرنل گارلس اسے دروازے تک چھوڑنے آیا۔ جب عمران باہر نکلا تو کرنل گارلس نے دروازہ بند کر دیا اور عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا ہال کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔

تھوڑی دیر بعد وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر مارٹن کلب سے نکل کر کار میں سوار آگے بڑھا جا رہا تھا۔ عمران کے چہرے پر الجھن کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔ وہ گہرے خیالوں میں کھویا ہوا تھا۔

”کیا ہوا“...... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا جو سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

”کچھ نہیں“...... عمران نے جواب دیا۔

”کچھ نہیں۔ کیا مطلب۔ کیا کرنل گارلس سے ڈیل نہیں ہو سکی ہے“...... جولیا نے کہا۔

”ڈیل ہو گئی ہے“...... عمران نے جواب دیا۔

''ڈیل ہوگئی ہے پھر بھی تم الجھے ہوئے دکھائی دے رہے ہو۔ کیوں''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''ہوٹل چل کر بات کرتے ہیں''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ہوٹل میں تھے اور عمران ان سب کو لے کر اپنے کمرے میں آ گیا۔ اس نے کسی کے پوچھنے سے قبل ہی انہیں کرنل گارلس سے ہونے والی بات چیت کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔

''گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ کل ہمیں وہ مائیکرو فلم مل جائے گی جس میں ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولے ہیں''...... صفدر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''امید تو یہی ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''اب بھی امید کی بات کر رہے ہو جب کرنل گارلس نے تم سے معاوضے کا نصف وصول کر لیا ہے تو پھر شک والی کون سی بات رہ جاتی ہے''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''جب تک فارمولے کی فلم ہمارے ہاتھ نہیں آ جاتی اس وقت تک ابہام ہی ہے اور ابہام شک کے ہی زمرے میں آتا ہے۔ جب مل جائے گی تو پھر میری الجھن بھی ختم ہو جائے گی''...... عمران نے کہا۔

''اگر اس نے ہمیں فلم لا کر دے دی تو پھر واقعی اس بار ہمارا مشن انتہائی آسان ثابت ہوا ہے۔ ہمیں ہاتھ پیر ہلانے کی ضرورت

نہیں پڑی۔ وری گڈ''...... جولیا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب سارے راستے الجھے رہے ہیں اور یہ سب بتانے کے باوجود ان کے چہرے پر الجھن موجود ہے''...... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''ہاں۔ یہ بات میں نے بھی محسوس کی ہے''......صفدر نے کہا۔

''جب ڈیل ہو چکی ہے تو پھر تم کس بات پر الجھے ہوئے ہو۔ تمہارے خیال میں رقم کا چیک لینے کے باوجود کرنل گارلس تمہیں فارمولے والی فلم لا کر نہیں دے گا''...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ کل وہ ہمیں ہر صورت میں فلم لا کر دے دے گا''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر الجھن کیا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''یہ سب کچھ جس آسانی سے ہو گیا ہے اور دولت کے لئے کرنل گارلس مان گیا ہے یہ بات مجھے کچھ ہضم نہیں ہو رہی ہے۔ مجھے یہ تو اندازہ ہو گیا تھا کہ کرنل گارلس لالچی اور دولت پرست انسان ہے لیکن وہ اتنی جلدی مان جائے گا بس اس بات نے مجھے الجھن میں ڈال رکھا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس میں پریشان ہونے یا الجھن میں مبتلا ہونے والی کون سی بات ہے۔ کرنل گارلس تمہیں جو مائیکرو فلم لا کر دے گا تم

اسے ایسے ہی تو نہیں لے لو گے۔ اسے چیک کرنے اور اوکے کرنے کے بعد ہی تم اسے باقی رقم دو گے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہ سب تو ہو گا لیکن......'' عمران نے کہا اور کچھ کہتے کہتے پھر رک گیا۔

''لیکن۔ لیکن کیا''...... جولیا نے پوچھا۔

''ایک منٹ''...... عمران نے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر سامنے میز پر رکھے ہوئے فون کو اٹھا کر اس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر فون نیچے رکھ کر رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے لگا۔

''شرلاک بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی شرلاک کی آواز سنائی دی۔

''عمران بول رہا ہوں۔ کیا ہارپ کے فون کو تم اب بھی ٹیپ کر رہے ہو''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ آپ نے اپنا کام جاری رکھنے کا کہا تھا اس لئے میں مسلسل اس کے فون ٹیپ کر رہا ہوں۔ جب تک آپ روکنے کا نہیں کہیں گے میں ٹیپ کرتا رہوں گا''...... شرلاک نے جواب دیا۔

''کوئی نئی بات سامنے آئی''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ فی الحال تو آپ کے مطلب کی کوئی نئی بات سامنے نہیں آئی ہے''...... شرلاک نے جواب دیا۔

''یہ بتاؤ کہ ہارپ نے دوبارہ کرنل گارلس سے بات کی ہے''۔

عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ اس کال کے بعد نہ ہارپ نے کرنل گارلس سے بات کی ہے اور نہ ہی کرنل گارلس کی طرف سے کوئی کال کی گئی ہے''۔ شرلاک نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم بہرحال اس کی کالز ٹیپ کرتے رہنا۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی کام کی بات معلوم ہو جائے''...... عمران نے کہا۔

''جیسا آپ کا حکم''...... شرلاک نے جواب دیا۔

''ایسا لگ رہا ہے کہ میری الجھن بے معنی ہے۔ کرنل گارلس واقعی لالچی اور دولت پسند آدمی ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا مطلب۔ میں کچھ سمجھا نہیں''...... شرلاک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کچھ نہیں۔ تمہارے پاس کرنل گارلس کا کوئی فون نمبر ہے تو مجھے بتاؤ''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا آپ اس سے فون پر بات کرنا چاہتے ہیں لیکن کس حیثیت سے بات کریں گے آپ اس سے''...... شرلاک نے چونکتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں اسے ابھی کال نہیں کروں گا لیکن اس کی ضرورت پڑ سکتی ہے''...... عمران نے کہا تو شرلاک نے اسے ایک فون نمبر نوٹ کرا دیا۔ عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب بھی الجھن واضح تھی۔

"اب کیا ہوا"...... جولیا نے کہا۔ عمران نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس کے ساتھی عمران کے مزاج شناس تھے۔ عمران کی الجھن اور خاموشی دیکھ کر وہ سمجھ گئے تھے کہ عمران کی پریشانی اور الجھن ضرور کسی خاص وجہ سے ہے ورنہ عمران جیسا لاابالی انسان اس طرح خاموش رہنے والوں میں سے نہیں تھا۔ وہ جانتے تھے کہ جب عمران گہری سوچ میں ہو تو پھر اسے ڈسٹرب نہیں کرنا چاہئے اس لئے وہ سب خاموش تھے۔ عمران کچھ دیر اسی طرح سنجیدگی سے سوچتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

"یس"...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے ایک تیز اور کرخت آواز سنائی دی۔

"کرنل گارلس سے بات کراؤ۔ میں ہارپ بول رہا ہوں"۔ عمران نے ہارپ کی آواز میں کہا تو اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

"ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس۔ کرنل گارلس سپیکنگ"...... چندلمحوں بعد دوسری طرف سے کرنل گارلس کی آواز سنائی دی۔

"ہارپ بول رہا ہوں"...... عمران نے ہارپ کے لہجے میں کہا۔

"تم نے کس لئے فون کیا ہے"...... کرنل گارلس نے کہا اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ آج رات نائٹ واچ لیبارٹری کے ڈاکٹر نیلسن کا کوئی آدمی آپ سے سٹرانگ روم کھلوا کر کوئی فارمولا لینے آ رہا ہے۔ کیا یہ خبر درست ہے"...... عمران نے پوچھا۔ عمران کی بات سن کر دوسری طرف چندلمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

"کیا ہوا۔ میری بات کا جواب کیوں نہیں دے رہے"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ یہ درست ہے۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو"۔ کرنل گارلس کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"میں نے تمہیں محتاط رہنے کے لئے کال کی ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی ابھی یہیں موجود ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم ڈاکٹر نیلسن کے لئے سٹرانگ روم اوپن کرو اور عین وقت پر وہ سب آ دھمکیں۔ وہ بہت خطرناک اور تیز ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تم بے فکر رہو۔ میں نے یہاں ریڈ الرٹ کر رکھا ہے۔ میری اجازت کے بغیر یہاں ایک مکھی بھی نہیں آ سکتی"...... کرنل گارلس نے کرخت لہجے میں کہا۔

"او کے۔ مجھے اطمینان ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کرنل گارلس نے آپ سے جو کہا تھا وہ غلط نہیں تھا"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن یہ بہرحال چیکنگ ضروری تھی"...... عمران نے کہا۔

''کیا اب بھی تم کسی نتیجے پر نہیں پہنچے ہو''...... جولیا نے پوچھا۔

''پہنچ گیا ہوں۔ کرنل گارلس واقعی کام کرے گا اور مجھے امید ہے کہ کل وہ ہمیں فارمولوں کی فلم لا دے گا اور ہم فلم لیتے ہی یہاں سے نکل جائیں گے''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''شکر ہے۔ کسی طرح تم مطمئن تو ہوئے''...... جولیا نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''تمہاری اور تنویر کی طرف سے ابھی میں غیر مطمئن ہوں۔ جس روز تنویر اور تم مان جاؤ گے اس دن مجھے مکمل اطمینان ہو جائے گا اور ہم پرسکون زندگی گزار سکیں گے''...... عمران نے کہا تو وہ سب عمران کو دوبارہ موڈ میں آتے دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑے۔

''منہ دھو رکھو۔ تنویر مانے یا نہ مانے لیکن اب میں تمہاری باتوں میں آنے والی نہیں ہوں''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''ارے ارے۔ کہاں جا رہی ہو۔ اگر تنویر مان سکتا ہے تو میں تمہیں منانے کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہوں''...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''میں ریسٹ کرنے جا رہی ہوں۔ تم سب بھی آؤ اب کل تک ہمارے لئے کوئی کام نہیں ہے''...... جولیا نے کہا تو وہ سب اٹھ کر کھڑے ہوئے گئے اور پھر عمران سے اجازت لے کر وہ سب اس کے کمرے سے نکلتے چلے گئے۔

''یہ عمران تو انتہائی چالاک اور خطرناک ثابت ہو رہا ہے۔ اگر تم میرے سامنے نہ بیٹھے ہوتے تو میں یہی سمجھتا کہ تم نے مجھے کال کی ہے۔ یہ تو اتفاق ہی ہے کہ تم یہاں آ گئے اور تمہاری موجودگی میں عمران نے تمہاری آواز میں مجھ سے بات کی تھی''...... کرنل گارلس نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ اپنے آفس میں موجود تھا اور اس کے سامنے ہارپ بیٹھا ہوا تھا جو تھوڑی دیر پہلے ایک ہیلی کاپٹر میں یہاں آیا تھا۔

کرنل گارلس اور ہارپ ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے کہ فون کی گھنٹی بجی تو اس کے پرسنل اسسٹنٹ نے اسے بتایا کہ ہارپ کی کال ہے۔ ہارپ اس کے سامنے تھا اور ہارپ کی کال ہے کا سن کر نہ صرف کرنل گارلس بلکہ ہارپ بھی چونک پڑا تھا۔ پھر ہارپ نے کرنل گارلس سے کہا کہ یہ ضرور عمران کی کال ہو گی جو اس کی آواز میں اس سے بات کرنا چاہتا ہے۔ وہ اس کی کال

ضرور اٹنڈ کرے تاکہ اسے کسی قسم کا شک نہ ہو۔

کرنل گارلس کے کہنے پر اس کے اسسٹنٹ نے عمران کی کال اسے ٹرانسفر کی تو دوسری طرف سے ہارپ کی آواز سن کر کرنل گارلس اور ہارپ حیران رہ گئے۔ کرنل گارلس نے لاؤڈر آن کر دیا تھا اس لئے ہارپ بھی عمران کی باتیں سن رہا تھا۔ کرنل گارلس نے عمران کو انتہائی ذہانت سے ہینڈل کیا تھا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا تھا۔

"ہاں واقعی۔ اس کی آواز سن کر ایسا لگ رہا تھا جیسے میں ہی بات کر رہا ہوں۔ تم میری آواز سن کر آسانی سے اس کے جھانسے میں آ جاتے"...... ہارپ نے کہا۔

"لیکن اسے میرا نمبر کہاں سے ملا۔ میں نے تو اسے نہیں دیا تھا اپنا نمبر"...... کرنل گارلس نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ میرا نمبر حاصل کر سکتا ہے تو پھر تمہارا نمبر معلوم کرنا اس کے لئے بھلا کیا مسئلہ ہو سکتا ہے"...... ہارپ نے منہ بنا کر کہا۔

"ہونہہ۔ تم کہو تو کل جب وہ مجھ سے سپیشل روم میں فلم لینے کے لئے آئے تو میں اسے وہیں گولی مار کر ہلاک کر دوں۔ اس کے ساتھیوں کو بھی میں آسانی سے کور کر سکتا ہوں"...... کرنل گارلس نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ہم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا تو پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف

ایکسٹو یہاں کسی اور ٹیم کو بھیج دے گا ہم کس کس کو روکتے پھریں گے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ہمارے ڈاج میں آ جائیں اور فارمولے والی مائیکرو فلم لے کر مطمئن ہو کر چلے جائیں۔ جب تک ان پر ہمارے ڈاج کا راز کھلے گا اس وقت تک بہت دیر ہو چکی ہو گی"...... ہارپ نے کہا تو کرنل گارلس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ہارپ نے اسے ایک مائیکرو فلم لا کر دی تھی جو کرنل گارلس نے اصل فلم کی جگہ سٹرانگ روم میں رکھ دی تھی اور اصل فلم لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر نیلسن کو بھجوا دی گئی تھی۔ ہارپ نے اس مائیکرو فلم میں ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں سے ملتے جلتے فارمولے فیڈ کئے تھے۔ وہ مطمئن تھا کہ عمران ان فارمولوں کی جتنی چاہے چیکنگ کر لے اسے معلوم نہیں ہو سکے گا کہ فارمولے اصلی ہیں یا نقلی۔ ان فارمولوں کا راز اسی صورت میں ہی کھل سکتا تھا جب ان فارمولوں پر کام کیا جاتا اور ان پر فائنل ریسرچ کی جاتی۔

"اس کھیل میں مجھے خاصا لطف آیا ہے اور بیٹھے بٹھائے میں نے چالیس لاکھ ڈالر بھی کما لئے ہیں"...... کرنل گارلس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ تم نے واقعی بڑی جاندار اداکاری کی تھی۔ چالیس لاکھ ڈالر تمہیں اسی اداکاری کے عیوض ملے ہیں۔ جو ظاہر ہے اب تمہارے ہی ہیں"...... ہارپ نے کہا۔

''مجھ سے غلطی ہوئی۔ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس فارمولے کی فلم کے لئے اتنی کثیر رقم خرچ کر سکتی ہے تو میں لاکھوں کی بجائے اس سے کروڑوں ڈالر کی ڈیل کرتا''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''تم جتنا زیادہ منہ کھولتے عمران کو تم پر اتنا ہی زیادہ شک ہوتا۔ تم نے جتنا مانگا ہے مناسب ہے اور چالیس لاکھ ڈالرز کی رقم معمولی نہیں ہوتی۔ ان سے تم زندگی بھر عیش کر سکتے ہو''...... ہارپ نے کہا۔

''ہاں۔ یہ تو ہے۔ ویسے بھی کہتے ہیں کہ لالچ بری بلا ہوتی ہے اس سے بچنا چاہئے''...... کرنل گارلس نے ہنستے ہوئے کہا تو ہارپ بھی ہنس پڑا۔

''اب تم نے یہ فلم کل عمران کو دینی ہے اور اس سے چیک حاصل کرتے ہی تم نے اس سے تعلق ختم کر دینا ہے''...... ہارپ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ جب یہ مائیکرو فلم عمران تک پہنچ جائے گی تو وہ مطمئن ہو کر واپس چلا جائے گا''...... کرنل گارلس نے پوچھا۔

''عمران نے جس طرح تمہیں فون کر کے اس معاملے کی تصدیق کرنے کی کوشش کی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس ڈیل سے مطمئن نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں بھی اتنی جلدی مطمئن نہیں

ہونا چاہئے۔ وہ بہت چالاک اور ذہین آدمی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کل وہ یہ بھی معلوم کر لے کہ تم نے واقعی سٹرانگ روم کھول کر اس میں سے مائیکرو فلم اور کوئی فارمولا نکالا تھا یا نہیں''...... ہارپ نے کہا۔

''اوہ۔ اگر اسے یہ سب معلوم ہو گیا تو''...... کرنل گارلس نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''گھبراؤ نہیں۔ میں ڈاکٹر نیلسن کا اجازت نامہ اور اس کے کوڈز لے آیا ہوں۔ تم ان کوڈز سے سٹرانگ روم سے ایک عام سی فائل نکال کر مجھے دے دو اور میری دی ہوئی مائیکرو فلم نکال کر عمران کو دے دینا۔ عمران کو اگر یہ معلومات مل بھی گئیں تو اسے یہی معلوم ہو گا کہ تمہاری ہر بات درست تھی اور واقعی سٹرانگ روم کے کمپیوٹر کو کوڈز لگا کر اسے اوپن کیا گیا تھا اور فارمولا نکالا گیا تھا''۔ ہارپ نے کہا۔

''ہونہہ۔ تو اس پلاننگ کو حقیقت کا رنگ دینے کے لئے یہ سب کرنا پڑے گا''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ضروری ہے۔ میں عمران کو کسی بھی طرح شک میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ جلد سے جلد مائیکرو فلم لے اور یہاں سے چلا جائے تاکہ ہم اس کے جانے کے بعد اطمینان سے اپنا کام کرتے رہیں''...... ہارپ نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھ سے زیادہ تم اسے جانتے ہو۔ اس لئے تم جو کہو گے میں اسی پر عمل کروں گا''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ عمران ایک بار پھر تم سے میری آواز میں بات کرنے کی کوشش کرے۔ وہ ہر طرح کی آوازوں کی نقل کرنے کا ماہر ہے۔ میرے ساتھ ساتھ وہ تم سے ڈاکٹر نیلسن حتیٰ کہ صدر صاحب کی آواز میں بھی بات کرنے کی کوشش کر سکتا ہے اس لئے تمہیں بے حد محتاط رہنا پڑے گا''...... ہارپ نے کہا۔

''میں محتاط رہوں گا''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''اس سے اتنا بھی ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ عیار ہے تو میں اس سے بھی بڑا عیار ہوں۔ اسی لئے تو میں نے ایسی پلاننگ کی ہے کہ وہ آسانی سے میرے چکر میں آ گیا ہے ورنہ اس جیسے انسان کو چکمہ دینا اتنا آسان کام نہیں ہے''...... ہارپ نے کہا۔

''واقعی۔ تم بھی کم نہیں ہو۔ تم نے اسے چکر دینے کا انتہائی لاجواب منصوبہ بنایا ہے''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''اس تعریف کا شکریہ اور اب میں چلتا ہوں''...... ہارپ نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ کرنل گارلس بھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ دونوں آفس سے نکلتے چلے گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں ہارپ اپنے ہیلی کاپٹر پر سوار وہاں سے نکلا جا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر اب گہرا اطمینان تھا۔ اسے یقین تھا کہ اس کی پلاننگ عمران نہیں سمجھ سکے گا اور وہ آسانی سے اس کے ڈاج میں آ جائے گا اور کامیابی اس بار صرف اسی کے حصے میں آئے گی جبکہ عمران کو کامیاب ہو کر بھی یہاں سے ناکام واپس جانا پڑے گا۔

عمران کمرے میں داخل ہوا تو وہ سب چونک کر اور امید بھری نظروں سے اس کی طرف دیکھنے لگے۔ عمران کے چہرے پر فتح مندانہ مسکراہٹ دکھائی دے رہی تھی۔ اس کی مسکراہٹ دیکھ کر انہیں اندازہ ہو گیا کہ عمران کامیاب لوٹا ہے۔

''تمہارا چہرہ دیکھ کر لگ رہا ہے کہ فارمولا تمہیں مل گیا ہے اور تم اس سے مطمئن ہو''...... جولیا نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مل گیا ہے فارمولا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا پھر اس نے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکال لی۔ اس نے ڈبیہ کھولی تو اس میں انہیں ایک جدید مائیکروفلم دکھائی دی۔

''گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا اندھیرے میں چلایا ہوا تیر ٹھیک نشانے پر لگا تھا''...... جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں

کہا۔

''ہاں۔ کرنل گارلس میری توقع سے کہیں زیادہ لالچی اور دولت پرست انسان ہے۔ اس نے محض دولت کے لئے اپنے ملک سے غداری کی ہے۔ لیکن بہرحال خوشی اس بات کی ہے کہ اس مرتبہ ہمیں کٹھن مرحلوں سے نہیں گزرنا پڑا اور ہمارا مشن آسانی سے پورا ہو گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا تم نے چیک کر لیا ہے۔ یہی وہ فلم ہے جس میں ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولے ہیں''...... تنویر نے پوچھا۔

''ہاں۔ میں نے اس کا سرسری سا جائزہ لیا ہے۔ بظاہر تو وہی مائیکرو فلم معلوم ہو رہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''آپ کو اس میں موجود فارمولوں کو باقاعدہ چیک کر لینا چاہئے عمران صاحب۔ ایسا نہ ہو کہ چالیس لاکھ ڈالر لے کر بھی کرنل گارلس نے آپ کو احمق بنا دیا ہو اور کوئی عام سی مائیکرو فلم اٹھا کر آپ کو دے دی ہو''...... صفدر نے کہا۔

''یہ ناممکن ہے''...... تنویر نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیا ناممکن ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''احمق کو مزید احمق کیسے بنایا جا سکتا ہے''...... تنویر نے اپنا جملہ مکمل کرتے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔ عمران بھی تنویر کی بات سن کر ہنس پڑا تھا۔

''اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو احمق نہ ہونے کے باوجود بھی احمق بن جاتے ہیں۔ ان کے بارے میں تم کیا کہو گے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بدقسمت''...... تنویر نے بے ساختہ کہا تو عمران اس کی بے ساختگی پر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''گڈ شو تنویر۔ تم نے اچھا جواب دیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ان باتوں کو چھوڑو پہلے فارمولوں کی فکر کرو''...... جولیا نے کہا۔

''مجھے اس کی کوئی فکر نہیں ہے۔ میں کرنل گارلس کے ساتھ اس کے سپیشل روم میں گیا تھا۔ جب اس نے مجھے مائیکرو فلم دی تھی تو میں نے اس کے چہرے کا بغور جائزہ لیا تھا۔ اگر اس نے ہمیں ڈاج دینے کی کوشش کی ہوتی تو مجھے اس کا چہرہ دیکھ کر اندازہ ہو جاتا لیکن اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں تھا اور نہ ہی مجھے اس کی باتوں میں ایسا کوئی جھول محسوس ہوا کہ وہ مجھے احمق بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔ میں نے تسلی کرنے کے بعد ہی اس سے مائیکرو فلم لی تھی اور پھر اسے دوسرا چیک دیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''یہ بھی تو ممکن ہے کہ وہ موروثی اداکار ہو اور اس نے ایسی اداکاری کی ہو کہ آپ بھی اس کے چکر میں آ گئے ہوں۔ کیا ایسا ممکن نہیں ہے''...... صالحہ نے کہا۔

"ہونے کو تو بہت کچھ ہوسکتا ہے لیکن میں نے کرنل گارلس کو کہا
تھا کہ اگر اس نے مجھے ڈاج دینے کی کوشش کی تو اسے سنگین نتائج
بھگتنا پڑیں گے"...... عمران نے کہا۔

"جو بھی ہے۔ ایک بار فارمولوں کو چیک کر لینے میں کیا حرج
ہے۔ اور کچھ نہیں تو تمہارے ساتھ ہماری بھی تسلی ہو جائے گی اور
ہم اطمینان کے ساتھ یہاں سے واپس چلے جائیں گے"...... جولیا
نے کہا۔

"ہاں عمران صاحب۔ آج تک ایسا نہیں ہوا کہ اتنی آسانی
سے اس قدر کٹھن مشن مکمل ہوا ہو۔ اس لئے ایک بار آپ اس فلم
کو چیک کر ہی لیں"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لاؤ ماسٹر ویو پروجیکٹر۔ میں اسے ابھی دیکھ لیتا
ہوں"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور اٹھ
کھڑا ہوا۔ وہ عمران کے کمرے سے نکل اپنے کمرے میں گیا اور
تھوڑی دیر بعد ایک چھوٹی سا مشین نما جدید پروجیکٹر لے آیا۔
عمران نے مشین کھول کر اس کے ایک حصے میں مائیکرو فلم ایڈجسٹ
کی اور پھر اس نے پروجیکٹر کے ایک ہول کے ساتھ آنکھ لگا دی
اور پروجیکٹر کے اندر چلنے والی فلم دیکھنے لگا۔ وہ سب بے چینی سے
اس کی طرف دیکھ رہے تھے۔ عمران کی آنکھ تقریباً بیس منٹ تک
پروجیکٹر سے لگی رہی پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
پروجیکٹر سے آنکھ ہٹائی اور پروجیکٹر آف کر کے ایک طرف رکھ

دیا۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے اس کی طرف بے چینی سے دیکھتے
ہوئے کہا۔

"وہی جس کا خدشہ تھا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے
ہوئے کہا تو وہ سب بری طرح سے چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا یہ اصلی مائیکرو فلم نہیں ہے"...... جولیا نے
ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے کب کہا کہ مائیکرو فلم اصلی نہیں ہے"...... عمران نے
کہا۔

"تو پھر تم کس خدشے کی بات کر رہے ہو"...... جولیا نے
پوچھا۔

"یہی کہ اگر یہ اصلی فلم نہ ہوتی تو کیا ہوتا"...... عمران نے مسکرا
کر کہا تو ان کے ستے ہوئے چہرے کھل اٹھے۔

"گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ ڈاکٹر جرار رضوی کے
فارمولوں والی ہی فلم ہے جس کے حصول کے لئے ہم یہاں آئے
تھے"...... صالحہ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ وہی فلم ہے اور اس میں وہ تمام فارمولے بھی موجود
ہیں جو ڈاکٹر جرار رضوی نے اس میں فیڈ کئے تھے"...... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب تم پوری طرح سے مطمئن ہو"۔

جولیا نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر ہم جانے کی تیاری کریں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ ابھی ایک کام کرنا باقی ہے۔ وہ کام ہو جائے پھر واپسی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"اب کون سا کام باقی رہ گیا ہے تمہارا"...... جولیا نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"یہ کہ حتمی طور پر تصدیق کر لی جائے کہ اس فلم میں موجود فارمولے درست حالت میں ہیں یا ان میں کوئی گڑبڑ کی گئی ہے"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کیا فارمولوں میں گڑبڑ کی جا سکتی ہے"...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ایک فلم سے دوسری فلم میں ڈیٹا ٹرانسفر کرتے ہوئے اس میں بہت سی ایڈیٹنگ کی جا سکتی ہے اور یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس فلم کی کاپی کر لی گئی ہو۔ اصلی فارمولے نئی فلم میں ٹرانسفر کر لئے گئے ہوں جبکہ اس فلم کے فارمولوں کو ایڈٹ کر کے ہمارے سپرد کر دیا گیا ہو تاکہ فائنل چیکنگ ہونے تک ہمیں کچھ پتہ نہ چل سکے اور آخر میں ہمارے ہاتھ کچھ بھی نہ آئے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو واقعی بہت سنگین معاملہ ہے۔ لیکن کیسے پتہ چلے گا کہ اس فلم سے دوسری فلم بنائی گئی ہے یا نہیں اور اس فلم میں موجود

فارمولوں میں کیا تبدیلی کی گئی ہے"...... جولیا نے ہونٹ سکوڑ کر کہا۔

"اس کے لئے مجھے ولٹاس جزیرے کی نائٹ واچ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر نیلسن سے بات کرنی پڑے گی۔ ڈاکٹر جرار رضوی کے بعد وہی ایک ایسا سائنس دان ہے جو ان فارمولوں کی صحیح ماہیت سمجھ رکھتا ہے۔ میں نے فارمولے دیکھ لئے ہیں۔ میں ڈاکٹر نیلسن سے فارمولوں کے مخصوص پوائنٹس پر بات کروں گا۔ ان پوائنٹس کی میچنگ سے ہی اس بات کی تصدیق ہو سکتی ہے کہ فارمولے درست حالت میں ہیں یا ان سے چھیڑ خانی کی گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن تم ڈاکٹر نیلسن سے بات کیسے کرو گے کیا اس کا فون نمبر ہے تمہارے پاس"...... جولیا نے پوچھا۔

"اس مرض کی دوا کے لئے ہی تو میں نے شرلاک کو ہائر کر رکھا ہے۔ وہ نائٹ واچ لیبارٹری کا نمبر بتا دے گا"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھا کر اس کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور اس نے ابھی شرلاک کو کال کرنے کے لئے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس"...... عمران نے رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے کہا۔

"شرلاک بول رہا ہوں"...... دوسری جانب سے شرلاک کی

آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

''بزرگ کہتے ہیں کہ جس کو یاد کیا جائے اور وہ اسی وقت آدھمکے تو کہا جاتا ہے کہ اس کی عمر لمبی ہے یا پھر وہ شیطان ہوتا ہے۔تم یہاں خود تو نہیں آئے لیکن تمہاری آواز پہنچ گئی ہے۔ میں تمہیں ہی کال کرنے لگا تھا۔ اب تم خود فیصلہ کر لو کہ تمہاری عمر لمبی ہے یا پھر تم......'' عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

''شیطان کو تو میں نے کبھی دیکھا نہیں لیکن آپ یہاں شیطان کی طرح مشہور ہیں۔ اس لئے آپ کا لقب میں کیسے لے سکتا ہوں اس لئے آپ کی پہلی بات ہی ٹھیک لگتی ہے''...... دوسری طرف سے شرلاک نے جواب دیا اور اس کے خوبصورت جواب پر عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔ عمران نے چونکہ لاؤڈر آن کر رکھا تھا اس لئے اس کے ساتھی بھی شرلاک کا جواب سن کر ہنس پڑے تھے۔

''کیسے فون کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''آپ کو ایک ٹیپ سنانا چاہتا ہوں''...... شرلاک نے کہا۔

''ٹیپ۔ کیسا ٹیپ''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہم بدستور ہارپ کے فون ٹیپ کر رہے ہیں۔ اس نے تھوڑی دیر پہلے سوئٹزر لینڈ میں موجود اپنے ایجنٹ شارپ وائل اور اس کی بیوی کیتھی سے بات کی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ایک بار آپ ان کی یہ باتیں سن لیں''...... شرلاک

نے کہا۔

''کیوں۔ کوئی خاص بات ہے کیا''...... عمران نے کہا۔

''خاص ہی ہے تو آپ کو سنا رہا ہوں''...... شرلاک نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ سنا دو''...... عمران نے کہا تو ایک لمحے کے لئے دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔

''ہیلو۔ شارپ وائل بول رہا ہوں''...... اچانک شارپ وائل کی آواز سنائی دی۔

''ہارپ بول رہا ہوں''...... ہارپ کی آواز سنائی دی۔

''اوہ۔ یس باس۔ کیسے ہیں آپ''...... شارپ وائل نے ہارپ کی آواز سن کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں ٹھیک ہوں۔ تم سناؤ۔ تم اور تمہاری وائف سوئٹزر لینڈ میں انجوائے کر رہے ہیں یا نہیں''...... ہارپ نے فرینک ہو کر پوچھا۔

''یس باس۔ میں اور کیتھی یہاں بہت خوش ہیں اور کیتھی کا تو کہنا ہے کہ ہمیں آپ سے مزید دو چار ماہ کی چھٹیاں لے لینی چاہئیں تاکہ ہم اور بھی زیادہ یہاں انجوائے کر سکیں''...... شارپ وائل نے کہا۔

''نہیں۔ تمہیں اور چھٹیاں نہیں مل سکتیں۔ میں نے تمہیں یہ بتانے کے لئے فون کیا ہے کہ میں نے تمہاری باقی چھٹیاں منسوخ کر دی ہیں۔ تمہیں فوری واپس آنا ہے''...... ہارپ نے سخت لہجے میں کہا۔

''اتنی جلدی۔ لیکن چیف آپ نے تو کہا تھا کہ ہم اب دو تین ماہ یہاں رہ کر انجوائے کر سکتے ہیں''...... شارپ وائل نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں کہا تھا لیکن اب تمہاری اور کیتھی کی یہاں ضرورت پڑ گئی ہے۔ اس لئے تم فوری طور پر واپس آ جاؤ۔ مجھے تم دونوں سے ایک اہم کام لینا ہے''...... ہارپ نے کہا۔

''اور وہ عمران اور اس کے ساتھی۔ کیا وہ واپس چلے گئے ہیں''...... شارپ وائل نے کہا۔

''ہاں۔ ان کا مشن پورا ہو گیا ہے اس لئے وہ یہاں سے واپس جا رہے ہیں''...... ہارپ نے کہا اور اس کی بات سن کر عمران اور اس کے ساتھی چونک پڑے۔

''مشن پورا ہو گیا ہے۔ کیا مطلب۔ کیا وہ ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں والی مائیکرو فلم حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں''...... دوسری طرف سے اس بار شارپ وائل کی بجائے کیتھی کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ میں نے خود انہیں فلم دے دی ہے تاکہ وہ مطمئن ہو کر یہاں سے چلے جائیں''...... ہارپ نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں چیف۔ ہم نے اپنی جانوں پر کھیل کر پاکیشیا سے وہ فلم حاصل کی تھی اور وہ فلم آپ نے عمران کو

واپس کر دی۔ یہ سب کیا ہے''...... شارپ وائل نے پریشان اور قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ سب میری پلاننگ کا حصہ ہے نانسنس۔ وہ یہاں سے کامیاب ہونے کے باوجود ناکام واپس جا رہے ہیں''...... ہارپ نے کہا۔

''کامیاب ہو کر بھی ناکام واپس جا رہے ہیں۔ میں کچھ سمجھا نہیں''...... شارپ وائل کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

''اگر تم میں اتنی عقل ہوتی تو میری جگہ پر تم بیٹھے ہوتے نانسنس۔ تم دونوں واپس آؤ پھر میں تمہیں تفصیل بتا دوں گا کہ میں نے ان کے ساتھ کیا کھیل کھیلا ہے اور وہ کس طرح سے کامیاب ہونے کے باوجود ناکام ہوئے ہیں۔ یہ ساری باتیں میں تمہیں فون پر نہیں بتا سکتا''...... ہارپ نے کہا۔

''یس چیف۔ ٹھیک ہے چیف۔ ہم واپس آ جاتے ہیں لیکن ہمیں کچھ دن تو اور دیں''...... کیتھی نے کہا۔

''نہیں۔ تم دونوں نے جتنا انجوائے کرنا تھا کر لیا ہے۔ اب ایک دو روز میں واپس آ جاؤ۔ یہ میرا آرڈر ہے''...... ہارپ نے سخت لہجے میں کہا اور ساتھ ہی زور سے ٹیلی فون کا رسیور رکھنے کی آواز سنائی دی۔

''سن لیا آپ نے سب کچھ''...... اسی لمحے شرلاک کی آواز سنائی دی۔

''ہاں سن لیا ہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا۔

''اب آپ کیا کہتے ہیں''...... شرلاک نے کہا۔

''اب میں نے کیا کہنا ہے۔ مجھ جیسے احمق کو مزید احمق بنایا گیا ہے''...... عمران نے ایک سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں۔ جو دنیا کا ناممکن ترین کام ہے''...... شرلاک نے ہنستے ہوئے کہا۔

''یہ سارا چکر ہارپ کا ہی چلایا ہوا معلوم ہو رہا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ اس نے آپ کے ساتھ اس قدر شاندار انداز میں سارا کھیل کھیلا ہے کہ آپ بھی اس کی پلاننگ نہیں سمجھ سکے تھے۔ وہ ایسی شاندار پلاننگ کا ماسٹر مائنڈ ہے''...... شرلاک نے کہا۔

''لیکن کھیل کیا کھیلا گیا ہے۔ ہارپ تو کسی سٹیج پر سامنے نہیں آیا۔ میں نے ہر طرف سے تسلی کر لی تھی پھر یہ ساری گڑبڑ کیسے ہو گئی''...... عمران نے کہا۔

''کرنل گارلس اس کھیل کے اداکار تھے عمران صاحب اور آپ کرنل گارلس کی شاندار پرفارمنس سے اس لئے دھوکہ کھا گئے تھے کہ کرنل گارلس موروثی اداکار ہے۔ اس کی والدہ اور والد ہالی وڈ کے معروف اداکار تھے۔ کسی زمانے میں کرنل گارلس اداکار رہ چکا ہے۔ اس نے کئی ڈراموں اور فلموں میں کام کیا تھا۔ اس نے آپ کے سامنے ایسی اداکاری کی کہ آپ بھی کچھ نہیں سمجھ سکے کہ وہ یہ

سب ہارپ کے اشاروں پر کر رہا ہے''...... شرلاک نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''بہرحال۔ یہ بات تو اب مجھے بھی سمجھ آ گئی ہے کہ احمقوں کو احمق بنانا واقعی آسان ہوتا ہے اور اس بار میں واقعی ہارپ کے جھانسے میں آ گیا ہوں۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ کرنل گارلس یہ سب ہارپ کے کہنے پر کر رہا تھا اور اس نے کسی مرحلے پر مجھے مشکوک ہونے کا کوئی موقع نہیں دیا تھا۔ وہ دونوں واقعی بے حد شاطر اور ذہین انسان ہیں''...... عمران نے کہا۔

''یہ آپ ان کی تعریف کر رہے ہیں یا......'' شرلاک نے ہنستے ہوئے کہا۔

''فی الحال تو یہ ان کی تعریف ہی ہے۔ بہرحال تم بتاؤ کہ اب مجھے ہارپ کہاں مل سکتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''آپ کے کہنے پر میں نے اس کا ہیڈ کوارٹر ٹریس کرا لیا ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر ولنگٹن میں ہی ہے۔ میں آپ کو اس کا ایڈریس بتا دیتا ہوں''...... شرلاک نے کہا اور پھر اس نے عمران کو ہارپ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کا ایڈریس بتا دیا۔

''اس کی رہائش گاہ کہاں ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ سپیشل آفیسرز کالونی میں رہتا ہے۔ کراسٹ روڈ، ڈی بلاک اور اس کی کوٹھی کا نمبر ہے نو سو سترہ۔ لیکن وہاں چیک پوسٹ ہے جو بغیر اجازت کسی کو اندر نہیں جانے دیتے''...... شرلاک نے کہا۔

''وہاں جانے کا کوئی ایسا راستہ جس سے ہارپ کو علم نہ ہو سکے کہ ہم اس کی رہائش گاہ میں داخل ہو گئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اس کالونی میں ایسٹرن مارکیٹ ہے۔ اس مارکیٹ سے ایک چھوٹا راستہ کالونی میں جاتا ہے جس پر کوئی چیکنگ نہیں ہوتی۔ یہ راستہ ایک کمرشل سٹور سے ملحقہ ایک سٹریٹ میں ہے''...... شرلاک نے کہا۔

''او کے۔ ٹھیک ہے۔ بے حد شکریہ''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ سب کیا ہو گیا''...... جولیا نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

''تنویر کی بات غلط ثابت ہو گئی ہے اور کیا''...... عمران نے بھی جولیا کی طرح برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میری بات۔ میں نے کیا کہا تھا''...... تنویر نے چونک کر کہا۔

''یہی کہ احمق کو احمق نہیں بنایا جا سکتا''...... عمران نے کہا وہ سب مسکرا دیئے لیکن فوراً ہی ان کے چہروں سے مسکراہٹ غائب ہو گئی۔

''اس کا مطلب ہے کہ آپ کے یہ خدشات درست ہیں کہ آپ کو جو فلم دی گئی ہے اس میں باقاعدہ گڑبڑ کی گئی ہے''۔ صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اب تو شک کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی۔ تم نے

سب کچھ اپنے کانوں سے سن تو لیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا اب آپ ہارپ کو پکڑ کر اس سے پوچھ گچھ کریں گے''...... صالحہ نے کہا۔

''ظاہر ہے اس کے علاوہ اور کیا بھی کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''جبکہ میرے خیال میں اس کی ضرورت نہیں ہے''...... صالحہ نے کہا تو عمران کے ساتھ باقی سب بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیا مطلب''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ فارمولوں کی فلم ابھی تک ٹاپ فیلڈ کے ایس ایس آر میں موجود ہے جس کا انچارج کرنل گارلس ہے۔ اگر ہارپ یہ سمجھ رہا ہے کہ اس نے ہمیں احمق بنا دیا ہے اور ہمارے واپس جانے کا سن کر وہ مطمئن ہو جائے گا تو یہ ہمارے لئے بہتر ہو گا۔ ہم واپس جاتے ہوئے کسی جگہ ڈراپ ہو جائیں گے اور پھر میک اپ بدل کر ٹاپ فیلڈ پہنچ جائیں گے اور کرنل گارلس کو قابو کر کے ایس ایس آر سے فارمولوں والی فلم نکال لائیں گے۔ ہارپ ایجنسی ہمارے جانے سے مطمئن ہو جائے گی اس لئے وہ ہمارے آڑے نہیں آئے گی''...... صالحہ نے کہا۔

''گڈ شو۔ تم نے واقعی بہترین تجویز دی ہے۔ واقعی اگر ایسا ہو جائے تو ہارپ کو الٹا لینے کے دینے پڑ جائیں گے''...... عمران نے

مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ یہ بھی تو سوچیں کہ ایس ایس آر صرف کرنل گارلس کے کوڈز سے اوپن نہیں ہوتا۔ اسے اوپن کرنے کے لئے جزیرہ ولٹاس کے سائنس دان ڈاکٹر نیلسن یا پھر اس ملک کے صدر کے اجازت نامے اور ان کے بتائے ہوئے کوڈز کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ ہم ان کا اجازت نامہ اور کوڈز کہاں سے لائیں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اوہ۔ لگتا ہے ہارپ سے ڈاج کھانے کے بعد میری کھوپڑی کا بریک ڈاؤن ہو گیا ہے جو مجھے سیدھی سی بات بھی سجھائی نہیں دے رہی ہے''...... عمران نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں سے سیدھے جزیرہ ولٹاس جانا چاہئے۔ وہاں ہم نائٹ واچ لیبارٹری کے انچارج کو قابو کریں اور پھر اس کی مدد سے فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ایک وہی ایسا انسان ہے جو اپنے اجازت نامے اور کوڈز سے ایس ایس آر سے ہر طرح کے فارمولے نکلوا سکتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''یہ تجویز زیادہ بہتر ہے۔ ہم ڈاکٹر نیلسن سے فارمولوں کی مائیکرو فلم منگوا کر اس لیبارٹری کو بھی تباہ کر سکتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''یا پھر ایسا بھی تو کیا جا سکتا ہے کہ ہم نائٹ واچ لیبارٹری میں ڈاکٹر نیلسن کو قابو کر کے اس سے اجازت نامہ اور کوڈز لے کر واپس

آئیں اور ٹاپ فیلڈ جا کر وہاں ایس ایس آر سے فلم نکال لیں۔ اس طرح صالحہ کی تجویز بھی پیش نظر رہے گی کہ ہم بظاہر مطمئن ہو کر واپس چلے گئے ہیں اور ہارپ بھی مطمئن رہے گا''...... جولیا نے کہا۔

''پہلے تو ہمیں یہاں سے نکلنے کا سوچنا چاہئے۔ ہم بظاہر یہاں سے واپس جائیں گے تاکہ ہارپ مطمئن ہو جائے۔ اس کے بعد ہم کوئی ایسا لائحہ عمل بنائیں گے جس سے مطلوبہ نتائج نکل آئیں گے اگر پھر بھی ایسا نہ ہوا تو پھر ہم تنویر ایکشن کریں گے اور تنویر ایکشن کا مطلب تم سب جانتے ہو کہ جو بھی ہمارے سامنے آئے اسے اُڑا دیں''...... عمران نے کہا تو اس کی بات سن کر تنویر کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''گڈ شو۔ اگر یہ کام پہلے ہی کر لیا جاتا تو ہمیں خواہ مخواہ اتنا وقت ضائع نہ کرنا پڑتا اور نہ کوفت اٹھانی پڑتی''...... تنویر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو کوئی بات نہیں جو کام پہلے نہیں ہوا وہ اب ہو جائے گا۔ ہم کون سے یہاں سے واپس چلے گئے ہیں''...... عمران نے مسکرا کر کہا اور پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور جائم سٹور کے مالک سائمن سے رابطہ کرنے لگا تاکہ وہ یہاں سے واپس جا کر نئے میک اپ میں پھر واپس آئیں تو ان کے پاس کوئی ٹھکانہ ہو جہاں وہ قیام کر سکیں۔

ہارپ اپنے آفس میں موجود تھا۔ اس کے سامنے شارپ وائل اور کیتھی بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ دونوں ابھی کچھ دیر پہلے سوئٹزر لینڈ سے واپس آئے تھے اور اپنا سامان فلیٹ میں رکھنے کے بعد سیدھے ہارپ کے آفس میں آ گئے تھے۔

''حیرت ہے۔ مجھے تو ابھی تک یقین نہیں آ رہا ہے کہ عمران اس طرح دھوکہ کھا کر اور اتنی آسانی سے یہاں سے مطمئن ہو کر واپس چلا گیا ہے''...... کیتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ہارپ نے انہیں آتے ہی ساری تفصیل بتا دی تھی کہ کس طرح اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ڈاج دیا تھا اور انہیں نقلی مائیکروفلم دے کر مطمئن کر کے واپس جانے پر مجبور کر دیا تھا۔

کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھی واپس چلے گئے ہیں''۔ شارپ وائل نے کہا۔ اس کے لہجے میں بھی حیرت تھی۔

''ہاں۔ وہ واپس جا چکے ہیں۔ میرے آدمی انہیں باقاعدہ ایئر

پورٹ پر چیک کرتے رہے ہیں''...... ہارپ نے جواب دیا۔

''آپ واقعی جینیئس ہیں چیف۔ آپ نے وہ سب کر دکھایا ہے جس کی کوئی امید بھی نہیں کر سکتا۔ آپ نے عمران جیسے شاطر انسان کو دھوکہ دیا ہے جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا''...... شارپ وائل نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے گیم ہی ایسی کھیلی تھی کہ آخر تک اسے کسی معاملے پر شک ہی نہ ہو سکے کہ اسے ٹریپ کیا گیا ہے''...... ہارپ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بہرحال۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ آپ کی جامع پلاننگ کی وجہ سے ہم ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولے بھی بچانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور عمران جیسا انسان بھی مطمئن ہو کر یہاں سے چلا گیا ہے۔ اب ہم اطمینان سے ان فارمولوں پر کام کر سکتے ہیں''...... شارپ وائل نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے سیکرٹری سائنس کی اجازت سے اصل فارمولوں کی مائیکروفلم ڈاکٹر نیلسن کے پاس بھجوا دی ہے۔ وہ بہت جلد ان فارمولوں پر کام کرنا شروع کر دیں گے''...... ہارپ نے کہا۔

''چیف''...... اچانک کیتھی نے کہا تو ہارپ کے ساتھ شارپ وائل بھی چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''ہاں بولو''...... ہارپ نے کہا۔

''ہمیں ابھی عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے مطمئن

نہیں ہونا چاہئے کہ وہ یہاں سے چلے گئے ہیں''...... کیتھی نے کہا۔

''کیا مطلب۔ ایسا کیوں کہہ رہی ہو تم''...... شارپ وائل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''چیف نے بتایا ہے کہ ان کے آدمیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ایئر پورٹ تک چیکنگ کی ہے۔ ابھی تک یہ کنفرم نہیں ہوا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی واپس پاکیشیا پہنچے ہیں یا نہیں۔ جب تک وہ پاکیشیا نہیں پہنچ جاتے ہمیں بہرحال محتاط رہنا چاہئے''...... کیتھی نے سنجیدگی سے کہا۔

''ہونہہ۔ اب کیا کر سکتا ہے وہ۔ میں نے اسے جو فلم دی ہے اس میں ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں سے ملتے جلتے فارمولے ہیں جنہیں وہ آسانی سے چیک نہیں کر سکتا۔ ان فارمولوں کا راز تب کھلے گا جب ان فارمولوں پر کام کیا جائے گا اور جب ان پر فائنل تجربات ہوں گے اور یہ کام جلد ہونے والا اور آسان نہیں ہے''...... ہارپ نے منہ بنا کر کہا۔

''اس کے باوجود آپ کو اس پر پاکیشیا تک نظر رکھنی چاہئے چیف۔ بظاہر حالات ایسے ہیں کہ وہ مکمل طور پر ڈاج کھا گیا ہے لیکن آپ جانتے ہیں کہ خوش قسمتی بھی عمران کے ساتھ ساتھ چلتی ہے اس لئے بعض اوقات ایسے اتفاقات سامنے آ جاتے ہیں کہ اسے غیبی باتوں کا بھی علم ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ اگر راستے میں ڈراپ ہو گیا تو یہ سمجھ لیں کہ اس کے یہاں سے جانے کا مطلب

آپ کو مطمئن کرنا اور صرف ڈاج دینا تھا اور اسے آپ کی گیم کا علم ہو چکا ہے''...... کیتھی نے کہا۔

''ہونہہ۔ اسے ان سب باتوں کا کیسے علم ہو سکتا ہے۔ تم یہ بات کس بنیاد پر کر رہی ہو''۔ شارپ وائل نے منہ بناتے ہوئے کہا

''ایک منٹ۔ کیتھی ٹھیک کہہ رہی ہے۔ واقعی ہمیں اتنی جلدی اس نتیجے پر نہیں پہنچنا چاہئے کہ عمران مطمئن ہو کر یہاں سے جا چکا ہے۔ عمران کے ساتھ واقعی ایسا ہی ہوتا ہے جیسا کیتھی نے کہا ہے۔ مجھے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے تھا۔ بہرحال ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ پاکیشیا پہنچے ہیں یا نہیں''...... ہارپ نے کہا اور اس نے نیلے رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''کوپر بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ ہارپ نے فون کا لاؤڈر آن کر دیا تاکہ شارپ وائل اور کیتھی بھی ان کی باتیں سن سکیں

''ہارپ بول رہا ہوں کوپر''...... ہارپ نے کہا۔

''یس چیف''...... کوپر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ایئر پورٹ حکام سے معلومات حاصل کرو کہ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں۔ وہ پاکیشیا پہنچے ہیں یا راستے میں کہیں ڈراپ ہو گئے ہیں''...... ہارپ نے کہا

''یس چیف۔ میں معلوم کرتا ہوں''...... کوپر نے کہا۔

''انہیں کہو کہ وہ مکمل انکوائری کر کے رپورٹ دیں اور رپورٹ

جلد از جلد حاصل کر کے مجھے دو“...... ہارپ نے کہا۔

”یس چیف“......کوپر نے کہا تو ہارپ نے رسیور رکھ دیا۔

”ابھی کچھ ہی دیر میں پتہ چل جائے گا کیونکہ تمام مسافروں کی رپورٹس ایئر پورٹ حکام کو مل جاتی ہیں“...... ہارپ نے کہا۔

”یس چیف“...... ان دونوں نے ایک ساتھ کہا۔ تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ہارپ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”ہارپ بول رہا ہوں“۔ ہارپ نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

”کوپر بول رہا ہوں چیف“...... دوسری طرف سے کوپر کی آواز سنائی دی۔

”یس کوپر۔ کیا رپورٹ ہے“...... ہارپ نے کہا۔

”چیف۔ حکام کا کہنا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی سیٹیں پاکیشیا کے لئے بک تھیں لیکن وہ کلاسٹر میں ڈراپ ہو گئے ہیں“......کوپر نے جواب دیا۔

”کیا مطلب۔ وہ کلاسٹر میں کیوں ڈراپ ہوئے ہیں“۔ ہارپ نے تیز لہجے میں کہا۔

”میں نے کلاسٹر میں موجود اپنے ساتھیوں سے رابطہ کیا ہے اور ان سے معلومات لی ہیں۔ ان کے مطابق یہ افراد ایئر پورٹ سے نکل کر کلاسٹر کے نائس ہوٹل میں پہنچے اور پھر چند گھنٹوں بعد ہوٹل سے چلے گئے“......کوپر نے کہا۔

”کیا وہ ابھی کلاسٹر میں ہیں یا وہاں سے بھی نکل چکے ہیں“۔ ہارپ نے دانتوں سے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”نو باس۔ یہ بات حتمی ہے کہ وہ ابھی کلاسٹر میں ہی موجود ہیں کیونکہ ایئر پورٹ پر ان کے کہیں جانے کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے“۔ کوپر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ لازماً میک اپ کر کے اور نئے کاغذات بنوا کر کہیں گئے ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ واپس ایکریمیا آئے ہوں“...... ہارپ نے کہا۔

”ایسا ہو سکتا ہے چیف“......کوپر نے کہا۔

”تم فوراً کلاسٹر کے ایجنٹوں سے کہو کہ وہ اس معاملے کی تفصیلی انکوائری کریں۔ فوراً اور جتنی جلد ممکن ہو سکے“...... ہارپ نے چیختے ہوئے انداز میں کہا۔

”یس چیف“...... دوسری طرف سے کوپر نے کہا اور ہارپ نے غصے سے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”ہونہہ۔ کیتھی کا تجزیہ غلط نہیں تھا۔ عمران کو اصل حقیقت کا پتہ چل چکا ہے“...... ہارپ نے غصے اور پریشانی سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”یس چیف“......کیتھی نے کہا۔

”اگر ایسا ہوا ہے تو اب تک کی ہماری ساری محنت بے کار ہی گئی ہے“...... ہارپ نے کہا۔

''یس چیف۔ اب تو میں دعوے سے کہہ سکتی ہوں کہ عمران کو ساری بات کا علم ہو چکا ہے۔ اسے یہ بھی معلوم ہے کہ فارمولے والی فلم ٹاپ فیلڈ کے ایس ایس آر میں ہے اور اس کا انچارج کرنل گارلس ہے۔ دوسری بات یہ کہ عمران کو یہ بھی پتہ چل گیا ہے کہ جب تک صدر یا پھر نائٹ واچ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر نیلسن کا خصوصی اجازت نامہ اور کوڈز نہ لگائے جائیں اس وقت تک ایس ایس آر سے فارمولے کی فلم نکالنا ناممکن ہے۔ اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ اس ساری پوزیشن میں عمران فارمولوں کی مائیکروفلم تک کیسے پہنچ سکتا ہے''...... شارپ وائل نے کہا۔

''ہاں۔ یہ اہم پوائنٹس ہیں جنہیں پیش نظر رکھ کر ہم عمران کی اگلی پیش قدمی کے بارے میں سوچ سکتے ہیں''...... ہارپ نے کہا۔

''اگر عمران اور اس کے ساتھی ٹاپ فیلڈ میں داخل ہو کر ایس ایس آر کو تباہ کر دیں پھر''...... کیتھی نے کہا۔

''نہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ایس ایس آر کو تباہ نہیں کیا جا سکتا اور اگر عمران نے ایسا کیا تو اس صورت میں مائیکروفلم وہیں تباہ ہو جائے گی اور عمران ایسا نہیں چاہے گا وہ صحیح حالت میں وہاں سے مائیکروفلم نکالنے کی کوشش کرے گا۔ یہاں میں تمہیں یہ بھی بتاتا چلوں کہ مائیکروفلم اب ایس ایس آر میں نہیں ہے بلکہ جزیرہ ولٹاس کی نائٹ واچ لیبارٹری میں ڈاکٹر نیلسن تک پہنچ چکی ہے اس لئے عمران کا ٹاپ فیلڈ پر حملہ بے فائدہ ہی ہوگا''۔ ہارپ نے کہا۔

''یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ عمران کو یہ بھی معلوم ہو چکا ہو کہ فارمولا ایس ایس آر سے نکالا جا چکا ہے اور اس وقت نائٹ واچ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر نیلسن ہیں''...... کیتھی نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ ایسا ہوا تو وہ اپنے ساتھیوں سمیت وہیں جائے گا''...... ہارپ نے اچھلتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ عمران یہاں سے گیا ہی اسی لئے ہے کہ آپ مطمئن ہو جائیں اور وہ کلاسٹر سے اپنے ساتھیوں سمیت ولٹاس جزیرے پر پہنچ جائے''...... شارپ وائل نے کہا۔

''ہونہہ۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ایسا ہونا ممکن ہے۔ عمران میری اور صدر صاحب کی آوازوں کی بھی نقل کر کے ڈاکٹر نیلسن کو ڈاج دے سکتا ہے۔ مجھے ڈاکٹر نیلسن کو فوراً الرٹ کرنا چاہئے''...... ہارپ نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس۔ نائٹ واچ لیبارٹری''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''ہارپ ایجنسی کا چیف ہارپ بول رہا ہوں ایکریمیا سے۔ ڈاکٹر نیلسن سے بات کراؤ''...... ہارپ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس۔ ڈاکٹر نیلسن بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر نیلسن کی آواز سنائی دی۔

''ڈاکٹر۔ میں نے آپ کو اس لئے کال کی ہے کہ میں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو ڈاج دینے کی جو کوشش کی تھی وہ ناکام ہو گئی ہے۔ انہیں ہماری پلاننگ کا علم ہو گیا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ فارمولوں کی فلم حاصل کرنے کے لئے ٹاپ فیلڈ کے ایس ایس آر جائیں یا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ وہ فارمولوں کے حصول کے لئے لیبارٹری میں پہنچ جائیں ۔ وہاں وہ ریڈ بھی کر سکتے ہیں یا پھر ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ آپ سے میری یا صدر صاحب کی آواز میں بات کرنے کی کوشش کریں اس لئے آپ نے ان تمام باتوں کو مدِنظر رکھ کر الرٹ رہنا ہے اور ایسی کسی بھی صورت میں آپ نے ڈائریکٹ مجھ سے رابطہ کرنا ہے''...... ہارپ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ لیکن انہیں آپ کی پلاننگ کا کیسے پتہ چل گیا۔ آپ نے تو کہا تھا کہ آپ کی پلاننگ انتہائی فول پروف ہے''۔ ڈاکٹر نیلسن نے سخت لہجے میں کہا۔

''ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا ہے کہ انہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا ہے لیکن یہ کنفرم ہے کہ وہ پاکیشیا نہیں گئے ہیں بلکہ کلاسٹر میں ڈراپ ہو گئے ہیں اور وہ کسی بھی وقت یہاں واپس آ سکتے ہیں اس لئے آپ کا چوکنا رہنا انتہائی ضروری ہے''...... ہارپ نے کہا۔

''ٹھیک ہے میں محتاط رہوں گا اور لیبارٹری میں ریڈ الرٹ کر دیتا ہوں تاکہ اگر وہ یہاں آئیں تو سیکورٹی کے ہاتھوں ختم ہو

جائیں''...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا۔

''اگر آپ کہیں تو میں آپ کی اور لیبارٹری کی حفاظت کے لئے اپنے ایجنٹوں کو وہاں بھیج دوں''...... ہارپ نے کہا۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ یہاں کی سیکورٹی بے حد ٹائٹ ہے اور یہاں کی سیکورٹی سٹار ایجنسی کے پاس ہے وہ خود ہی انہیں سنبھال لیں گے''...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا۔

''اوہ۔ پھر ٹھیک ہے''...... ہارپ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون کلیئر ہوتے ہی وہ ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''ٹاپ فیلڈ''...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''ہارپ بول رہا ہوں۔ کرنل گارلس سے بات کراؤ''...... ہارپ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کے لئے رسیور میں خاموشی چھا گئی۔

''کرنل گارلس بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد کرنل گارلس کی آواز سنائی دی۔

''ہارپ بول رہا ہوں کرنل گارلس''...... ہارپ نے کہا۔

''اوہ۔ تم۔ بولو کیسے فون کیا ہے''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''عمران کو اس مائیکرو فلم پر شک ہو گیا ہے۔ وہ فلم لے کر پاکیشیا روانہ ہو گئے تھے لیکن پاکیشیا پہنچنے کی بجائے وہ کلاسٹر میں

ڈراپ ہو گئے ہیں اس کے بعد سے وہ غائب ہیں اور اب وہ یقیناً اصلی مائیکروفلم حاصل کرنے کے لئے یا تو ٹاپ فیلڈ پر ریڈ کریں گے یا پھر نائٹ واچ لیباٹری کی طرف جائیں گے۔ آپ فوری طور پر ٹاپ فیلڈ پر ریڈ الرٹ کر دیں اور جب تک معاملات کلیئر نہ ہو جائیں اس وقت تک آپ بھی ٹاپ فیلڈ کے اندر ہی رہیں''۔ ہارپ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ لیکن انہیں شک کیسے ہوا''...... کرنل گارلس نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''اس معاملے میں تحقیقات کرا رہا ہوں۔ جلد ہی اصل بات سامنے آ جائے گی۔ آپ بس اپنی اور ٹاپ فیلڈ کی حفاظت یقینی بنائیں۔ میں نے اسی مقصد کے لئے آپ کو کال کی ہے۔ میں نے ڈاکٹر نیلسن کو بھی الرٹ کر دیا ہے۔ عمران بے حد شاطرانہ ذہن کا مالک ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے سروں پر پہنچ جائے اور ہم اطمینان سے بیٹھے رہ جائیں''...... ہارپ نے کہا۔

''ٹھیک ہے لیکن مجھے کب تک ٹاپ فیلڈ تک محدود رہنا ہو گا۔ تم جانتے ہو کہ میں روزانہ مارٹن کلب جاتا ہوں''...... کرنل گارلس نے جیسے منہ بنا کر کہا۔

''صرف چند روز برداشت کر لیں کرنل گارلس اسی میں آپ کی، میری بلکہ ہم سب کی بھلائی ہے''...... ہارپ نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر انہیں زیادہ وقت لگ گیا تو کیا میں اسی طرح یہاں چھپا بیٹھا رہوں گا۔ ان کا کچھ کرو ہارپ۔ انہیں کسی طرح ہلاک کرا دو تا کہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں جناب۔ میں نے اپنے ایجنٹوں کو ان کے پیچھے لگا دیا ہے۔ انہیں ٹریس کرنے میں کچھ وقت تو لگے گا لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جیسے ہی ہمیں ان کا کوئی کلیو ملے گا ہم ان پر اس بار موت بن کر ٹوٹ پڑیں گے اور ان میں سے کوئی ایک بھی زندہ نہیں بچ سکے گا''...... ہارپ نے کہا۔

''ہونہہ۔ عجیب الجھن میں ڈال دیا ہے تم نے''...... کرنل گارلس نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''اگر آپ کہیں تو میں اپنے ایجنٹ وہاں بھیج دوں''...... ہارپ نے کہا۔

''نہیں۔ میں یہاں ریڈ الرٹ کر دیتا ہوں۔ تم اپنے ایجنٹوں کے ذریعے انہیں باہر ٹریس کراؤ۔ وہ یہاں آئے تو میں خود ہی ان سے نپٹ لوں گا''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ جیسا آپ مناسب سمجھیں۔ بہرحال محتاط رہیں۔ گڈ بائی''...... ہارپ نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''اب آپ ہمیں بھی اجازت دیں چیف کہ اس سلسلے میں ہم بھی اپنا کام شروع کر سکیں''...... شارپ وائل نے کہا تو ہارپ چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا مطلب"...... ہارپ نے پوچھا۔

"آپ ہمیں حکم دیں تاکہ ہم انہیں ٹریس کر کے ہلاک کر سکیں"......شارپ وائل نے کہا۔

"یس چیف۔ شارپ وائل ٹھیک کہہ رہا ہے۔ اب ہمیں بھی میدان میں اترنا چاہئے۔ ہم ان کے بارے میں بہت کچھ جانتے ہیں۔ اب یہی آخری صورت رہ گئی ہے کہ ہم انہیں ٹریس کر کے ہلاک کر دیں ورنہ وہ ہمارے لئے مسلسل دردِ سر بنے رہیں گے"۔ کیتھی نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ اگر تم انہیں ٹریس کر کے ہلاک کر سکتے ہو تو میں تمہیں اس کی اجازت دیتا ہوں۔ مجھے اب ہر حال میں ان کی ہلاکت کی خبر ملنی چاہئے"...... ہارپ نے کہا تو ان دونوں کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی۔

"یس چیف۔ آپ کو جلد ہی ان کی ہلاکت کی ہم خوشخبری سنائیں گے"......کیتھی نے کہا۔

"اوکے۔ وش یو گڈ لک"...... ہارپ نے کہا تو ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ دونوں کچھ دیر چیف ہارپ سے باتیں کرتے رہے پھر اس سے اجازت لے کر وہ اٹھ کر کھڑے ہوئے اور پھر وہ ہارپ کو سلام کر کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز
ڈینجر مشن
مظہر کلیم ایم اے
PAKISTANIPOINT.COM
پاکستانی پوائنٹ
Aik Rabta Apnon Sey

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول ''ڈینجر مشن'' کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ناول جس تیزی اور مخصوص مزاج کے مطابق آگے بڑھ رہا ہے اسے پڑھنے کے لئے آپ یقیناً بے تاب ہو رہے ہوں گے۔ لیکن ناول پڑھنے سے پہلے ایک خط ضرور پڑھ لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کسی بھی طرح کم نہیں ہے۔

لاہور سے ناصر جاوید لکھتے ہیں۔ میری عمر بائیس سال کی ہے اور مجھے آپ کے ناول بے حد پسند ہیں اور میں طویل عرصے سے آپ کے ناولوں کا خاموش قاری ہوں۔ آج پہلی بار آپ کو خط لکھ رہا ہوں۔ امید ہے آپ میرے خط کو ردی کی ٹوکری کی نذر نہیں کریں گے۔ مجھے آپ سے یہ کہنا ہے کہ آپ نے عمران کو بے حد سنجیدہ مزاج بنا دیا ہے۔ نہ وہ مزاح کرتا ہے اور نہ پہلی جیسی شرارتیں۔ عمران کا احمق پن نجانے کہاں گم ہو گیا ہے۔ اس پر ایسی سنجیدگی غالب آ گئی ہے کہ وہ اب حقیقتاً بوڑھا محسوس ہونے لگا ہے۔ جبکہ ہم چاہتے ہیں کہ عمران پہلے جیسا شوخ و شنگ ہو۔ ہنستا ہنساتا ہو اور خاص طور پر ٹیکنی کلر لباس پہن کر پہلے جیسی احمقانہ حرکتیں کرتا ہو۔ مجھے امید ہے کہ آپ جلد ہی عمران کو واپس اسی روپ میں لے آئیں گے جو اس کا خاصہ ہے۔

محترم ناصر جاوید صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا

بے حد شکریہ۔ آپ نے خط میں لکھا ہے کہ آپ کی عمر بائیس سال ہے۔ بائیس سال کا مطلب ہے کہ آپ بچپن سے نکل کر نوجوانی کی حدود میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس لئے آپ ذرا پیچھے مڑ کر دیکھیں۔ کیا آپ اب بھی وہی شرارتیں کرتے ہیں جو بچپن میں کیا کرتے تھے۔ وہی باتیں اور وہی حرکتیں کرتے ہیں جو آپ پانچ یا چھ سال کی عمر میں کیا کرتے تھے۔ یقیناً ایسا نہیں ہے۔ آپ بچپن سے نکل کر سمجھ دار اور باشعور ہو چکے ہیں۔ اسی طرح عمران بھی آگے بڑھ رہا ہے۔ عمر کے لحاظ سے بھی اور اپنی عادات کے لحاظ سے بھی۔ یہ سب فطری عمل ہے جسے بدلا نہیں جا سکتا۔ بہرحال میں آپ کا پیغام عمران تک پہنچا دوں گا۔ اس کے بعد اس کی مرضی کہ وہ آپ کا مخلصانہ مشورہ مانتا ہے یا نہیں۔ امید ہے میری بات آپ کو سمجھ آ گئی ہو گی اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ کلاسٹر کی ایک رہائشی کالونی کی ایک کوٹھی میں موجود تھا۔ وہ سب کاسٹریائی میک اپ میں تھے۔ انہون نے اپنے پلان کے مطابق ایکریمیا سے پاکیشیا کے لئے سیٹیں ریزرو کرائی تھیں اور پھر وہ ایئر پورٹ پہنچ گئے تھے۔

ایئر پورٹ پہنچتے ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنی نگرانی کا علم ہو گیا۔ انہوں نے کوئی پرواہ نہ کی اور اطمینان سے پاکیشیا جانے والے طیارے میں سوار ہو گئے اور پھر طیارہ انہیں لے کر پاکیشیا کی طرف روانہ ہو گیا لیکن جب طیارہ فیول لینے کے لئے کلاسٹر ایئر پورٹ پر لینڈ ہوا تو وہ سب وہیں ڈراپ ہو گئے اور پھر ایئر پورٹ سے نکل کر وہ ایک ہوٹل میں پہنچے۔ انہیں کلاسٹر ایئر پورٹ پر بھی چند مشکوک افراد دکھائی دیئے تھے جو ان کی نگرانی کر رہے تھے۔ اس لئے انہوں نے ہوٹل میں آ کر اپنے میک اپ بدلے اور پھر ہوٹل کے عقبی راستے سے نکل کر باہر آ گئے۔ عمران نے کلاسٹر میں موجود

پاکیشیا سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ سے رابطہ کیا اور اس کی مدد سے وہ اس رہائش گاہ میں پہنچ گئے۔ یہاں آنے سے پہلے انہوں نے ایک بار پھر حلیئے بدل لئے تھے تاکہ کسی کو ان پر شک نہ ہو سکے۔

اس رہائش گاہ میں آتے ہی عمران نے فارن ایجنٹ جس کا نام کلائم تھا کو ایکریمین کاغذات بنوانے کا حکم دیا تھا اور کلائم ان کے لئے نئے کاغذات بنوانے گیا ہوا تھا۔ عمران کو کلائم کی واپسی کا انتظار تھا۔

''اب آپ کا پروگرام کیا ہے۔ آپ ہاسٹر کے علاقے میں موجود ٹاپ فیلڈ میں جانا چاہتے ہیں یا یہاں سے ڈائریکٹ ولٹاس جزیرے پر جہاں نائٹ واچ لیبارٹری موجود ہے''...... کیپٹن شکیل نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ سب ایک کمرے میں بیٹھے تھے۔

''یہ سوال کوئی اور کرتا تو میں کہتا کہ اس کا جواب کیپٹن شکیل سے پوچھو۔ لیکن چونکہ سوال تم نے کیا ہے اس لئے اب میں یہ کہوں گا کہ اس سوال کا جواب جولیا بتائے گی''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''میں بتاؤں گی۔ کیا مطلب۔ میں کیا بتاؤں''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''یہ کہ میں کیا سوچ رہا ہوں''...... عمران نے اسی انداز میں

کہا۔

''تمہاری سوچ کے بارے میں صرف اندازہ ہی لگایا جا سکتا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''کیا اندازہ لگایا ہے تم نے''...... عمران نے پوچھا۔ باقی سب بھی اسی کی طرف متوجہ تھے اور غور سے جولیا کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''تم یہ سوچ رہے ہو کہ ہم سب کو ایک پوائنٹ پر اکٹھے کام کرنے کی بجائے گروپس کی صورت میں دو الگ الگ جگہوں پر کام کرنا چاہئے۔ فارمولے کی فلم دو جگہوں پر ہونے کی امید کی جا سکتی ہے۔ ایک تو ایس ایس آر اور دوسری جگہ نائٹ واچ لیبارٹری ہے۔ پہلی صورت میں فارمولوں کی فلم ایس ایس آر سے نکالی ہی نہیں گئی ہے۔ اگر اسے وہاں سے نکالا گیا ہے تو وہ منزل لامحالہ نائٹ واچ لیبارٹری ہو سکتی ہے۔ اگر ہم ایک ساتھ مل کر کام کرنے کی بجائے دو گروپس میں کام کریں تو پھر اس سے دو فائدے ہو سکتے ہیں۔ پہلا فائدہ تو یہ ہو گا کہ ہم ایک ساتھ الگ الگ منزلوں تک پہنچ جائیں گے اور دوسرا یہ کہ فارمولوں کی فلم جہاں ہو گی اس کا جلد پتہ چل جائے گا اور تیسرا ہمیں سب سے بڑا فائدہ یہ ہو گا کہ دو گروپس ہونے کی وجہ سے ہارپ ایجنسی کی توجہ بٹ جائے گی اور اسے یہ اندازہ لگانا مشکل ہو جائے گا کہ ہمارا اصل گروپ کون سا ہے اور کہاں کام کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ ہمیں یہ فائدہ بھی ہو

گا کہ اگر ایس ایس آر میں فارمولوں کی فلم نہ ہوئی تو ہم ٹاپ فیلڈ کو تباہ کر سکتے ہیں اور اگر فلم نائٹ واچ لیبارٹری میں نہ ملی تو ہمارا ٹارگٹ لیبارٹری ہو گی۔ دونوں صورتوں میں ان کا نقصان ہو گا''...... جولیا نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے اور عمران نے تو باقاعدہ دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔

''کیا مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں''...... تنویر نے عمران کو سر پکڑے دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں یہ سوچ رہا ہوں کہ میرے ماتھے پر تو یہ سب لکھا ہوا نہیں ہے جسے جولیا نے پڑھ لیا ہے۔ یہ کام تو کیپٹن شکیل کا ہے لیکن اب جولیا نے بھی میرا دماغ پڑھنا شروع کر دیا ہے جو یقیناً انتہائی خطرناک بات ہے''...... عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو جولیا کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ باقی سب حیرت سے جولیا کی طرف دیکھ رہے تھے۔

''تو کیا آپ واقعی یہی سب سوچ رہے تھے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اس سے بہتر اور کوئی آپشن نہیں ہے کہ ہم بجائے ایک طرف کام کرنے کے دو جگہوں پر ایک ساتھ کام کریں۔ ایک گروپ جزیرہ ولٹاس جا کر نائٹ واچ لیبارٹری میں ڈاکٹر نیلسن کو قابو کرے اور دوسرا گروپ ٹاپ فیلڈ پر اپنے جوہر دکھائے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ ان میں کوئی بات

ہوتی کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی تو صفدر اٹھا اور تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جب وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ کلاسٹر کا فارن ایجنٹ کلائم بھی تھا۔ کلائم نے جیب سے کاغذات نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیئے۔

''بیٹھو''...... عمران نے کہا تو کلائم شکریہ کہہ کر بیٹھ گیا اور عمران اس کے لائے ہوئے کاغذات چیک کرنے لگا۔ وہ کافی دیر تک کاغذات کا جائزہ لیتا رہا پھر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

''گڈ شو کلائم۔ تم نے واقعی اچھا کام کیا ہے''...... عمران نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''تھینک یو عمران صاحب۔ آپ کی تعریف میرے لئے کسی اعزاز سے کم نہیں ہے''...... کلائم نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں تم سے چند ضروری سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ مجھے ان سوالوں کے سوچ سمجھ کر اور ٹھیک ٹھیک جواب دینا''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ ضرور پوچھیں''...... کلائم نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاسٹر کے علاقے میں ایک بیس کیمپ ہے جسے ٹاپ فیلڈ کہا جاتا ہے۔ اس کے بارے میں جانتے ہو کچھ''...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نام تو سنا ہوا ہے لیکن اس کے بارے میں میرے پاس زیادہ

معلومات نہیں ہیں''...... کلائم نے کہا۔

''تمہارے ذہن میں ایسی کوئی ٹپ بھی نہیں جو ٹاپ فیلڈ سے متعلق ہو یا کوئی ایسا شخص جو ٹاپ فیلڈ سے متعلق ہو''...... عمران نے کہا۔

''اس معاملے میں میرے ذہن میں ایک نام موجود ہے''۔ کلائم نے کہا۔

''کیا''...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

''مارجس کلب''...... کلائم نے کہا۔

''مارجس کلب۔ کیا مطلب۔ اس کلب کا ٹاپ فیلڈ سے کیا تعلق ہے''...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

''یہ آرمی کلب ہے اور اس کلب میں ٹاپ رینک کے فوجی ہی آتے ہیں جہاں ان کے مزاج کا ہر سامان ملتا ہے اور یہ ان کا پسندیدہ کلب ہے''...... کلائم نے کہا۔

''کہاں ہے یہ کلب''...... عمران نے پوچھا۔

''یہ کلب ونگٹن میں ہی ہے لیکن وہاں دور دراز سے بھی فوجی آفیسر آتے ہیں جن میں جنرل، کرنل، میجر اور کیپٹن بھی شامل ہوتے ہیں۔ اس کلب کا جنرل منیجر مارجس میرا دوست ہے اس کے ان سب سے گہرے تعلقات ہیں۔ وہ شاید اس معاملے میں آپ کی مدد کر سکتا ہے''...... کلائم نے کہا۔

''کیا مارجس ایکریمین ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ وہ ایکریمین ہے''...... کلائم نے جواب دیا۔

''تو پھر کیا وہ اپنے ملک یا اپنے دوستوں کے خلاف ہماری مدد کر سکے گا''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ دولت پرست آدمی ہے۔ اگر اسے بھاری معاوضہ دیا جائے تو وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔ آپ کے کہنے پر وہ کسی بھی جنرل، کرنل یا میجر کو گولی بھی مار سکتا ہے۔ یہ سمجھ لیں کہ دولت ہی اس کا ماٹو ہے''...... کلائم نے جواب دیا۔

''کیا اس پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ اگر اسے اس کے مطلب کا معاوضہ دے دیا جائے تو پھر اس پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے۔ وہ اصول پسند انسان ہے''۔ کلائم نے کہا۔

''گڈ شو۔ اب بتاؤ کیا تم اس سے فون پر بات کر سکتے ہو''۔ عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ آپ بتائیں کیا کہنا ہے اسے''...... کلائم نے کہا۔

''اسے ساری بات بتا دو اور اس سے کہو کہ ہم نے وہاں سے ہر صورت میں فارمولوں کی مائیکرو فلم نکالنی ہے اس لئے وہ ہمیں ٹاپ فیلڈ میں پہنچانے کا کوئی بندوبست کر دے۔ اس کے بعد کا کام ہم خود کر لیں گے''...... عمران نے کہا۔

''اوکے۔ میں اس سے بات کر لیتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ وہ آپ کا یہ کام آسانی سے کر سکتا ہے''...... کلائم نے کہا اور اس نے

سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے لگا۔ نمبر پریس کرتے ہی اس نے لاؤڈر آن کر دیا۔

''مارجس کلب''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میں کلاسٹر سے کلائم بول رہا ہوں۔ مارجس سے بات کراؤ''...... کلائم نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''مارجس بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

''مارجس۔ کلائم بول رہا ہوں کلاسٹر سے''...... کلائم نے کہا۔

''ہاں کلائم بولو۔ کیسے فون کیا ہے''...... مارجس نے تیز لہجے میں کہا۔

''پہلے یہ بتاؤ کہ تمہارا فون محفوظ ہے''...... کلائم نے پوچھا۔

''کیوں۔ کیا کوئی خاص بات ہے''...... مارجس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہیں بھاری دولت کمانے کا موقع مہیا کرنا ہے''...... کلائم نے کہا۔

''اوہ۔ گڈ شو۔ تم واقعی دوستوں کے دوست ہو۔ ایک منٹ میں فون محفوظ کر لوں''...... دوسری طرف سے انتہائی مسرت بھرے لہجے

میں کہا گیا اور عمران اس کے انداز سے سمجھ گیا کہ اس کا ماٹو واقعی دولت کمانا ہے۔

''ہاں۔ اب بولو۔ میں نے فون محفوظ کر دیا ہے''...... چند لمحوں بعد مارجس کی آواز سنائی دی۔

''اب میری بات دھیان سے سنو''...... کلائم نے کہا اور پھر اس نے ہاسٹر میں موجود ٹاپ فیلڈ اور ٹاپ فیلڈ کے ایس ایس آر کے بارے میں اسے بتانا شروع کر دیا۔ اس نے اسے یہ بھی بتا دیا کہ ایس ایس آر میں پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں پر مبنی ایک مائیکرو فلم بھی موجود ہے۔

''تو کیا کرنا ہے مجھے''...... ساری تفصیل سن کر مارجس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرے دوستوں کا ایک گروپ ٹاپ فیلڈ میں کام کرنا چاہتا ہے''...... کلائم نے کہا۔

''کیسا کام''...... مارجس نے چونک کر پوچھا۔

''کام کا چھوڑو۔ تم انہیں کسی طرح سے ٹاپ فیلڈ تک پہنچا دو اور انہیں وہاں کہیں ایڈجسٹ کر دو۔ اپنا کام وہ خود کر لیں گے تمہارا نام نہیں آئے گا۔ اس کی میں تمہیں گارنٹی دیتا ہوں''۔ کلائم نے کہا۔

''نہیں یہ ناممکن ہے''...... مارجس نے کہا۔

''کیوں۔ تمہارے لئے کیا ناممکن ہے۔ میں جانتا ہوں تمہارے

فوجی آفیسروں سے گہرے تعلقات ہیں۔ تمہارے کہنے پر وہ کچھ بھی کر سکتے ہیں''...... کلائم نے کہا۔

''ہاں۔ یہ درست ہے لیکن ان دنوں حالات مختلف ہے۔ تم شاید نہیں جانتے۔ ان دنوں ٹاپ فیلڈ میں ریڈ الرٹ ہے۔ وہاں سپیشل پاس کے بغیر نہ تو کوئی اندر جا سکتا ہے اور نہ اندر سے باہر آ سکتا ہے اور یہ سپیشل پاس صرف کرنل گارلس ہی جاری کرتا ہے''...... مارجس نے جواب دیا۔ عمران نے اشارہ کیا تو کلائم نے رسیور اس کی طرف بڑھا دیا۔

''کیا یہ پابندی ٹاپ فیلڈ کے باہر موجود سیکورٹی پر بھی لاگو ہے''...... عمران نے کلائم کی آواز میں پوچھا تو کلائم کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ خاموش رہا۔

''ہاں۔ باہر موجود سیکورٹی بھی اندر چلی گئی ہے۔ اب باہر کی چیکنگ کے لئے سیکورٹی کیمروں سے کام لیا جا رہا ہے''...... مارجس نے جواب دیا۔

''کوئی صورت نکالو مارجس۔ معاوضے کی تم فکر نہ کرو۔ تم جو کہو گے تمہیں ادا کر دیا جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ کتنے افراد ہیں جو ٹاپ فیلڈ میں جانا چاہتے ہیں''۔ چند لمحے توقف کے بعد مارجس نے پوچھا۔

''چار افراد کا گروپ ہے جس میں دو لڑکیاں بھی شامل ہے''۔ عمران نے کہا تو اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ عمران کے

ساتھ پانچ افراد تھے۔ صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر، جولیا اور صالحہ۔ جس کا مطلب تھا کہ عمران جولیا اور صالحہ سمیت دو مردوں کو بھیجنا چاہتا تھا اور اپنے ساتھ وہ کسی ایک کو رکھنا چاہتا تھا۔

''نہیں۔ یہ بہت مشکل ہے۔ چار تو کیا ان حالات میں ایک آدمی کو بھی وہاں بھیجنا ناممکن ہے۔ سوری''...... مارجس نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''اوکے۔ تمہاری مرضی۔ گڈ بائی''...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے جواب سنے بغیر اس نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ تو کچھ بھی نہ ہوا''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''تمہارا شکریہ کلائم۔ اب ہم خود ہی کوئی راستہ نکال لیں گے''۔ عمران نے کہا۔

''اب مجھے اجازت''...... کلائم نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کلائم نے انہیں سلام کیا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''تو آپ ٹاپ فیلڈ میں چار افراد بھیجنے کا سوچ رہے ہیں''۔ کلائم کے جانے کے بعد صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ سوچا تو یہی تھا میں نے''...... عمران نے کہا۔

''تم نے دو لڑکیوں کا کہا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ تم مجھے یا صالحہ کو اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتے تھے۔ کیا میں اس کی وجہ پوچھ سکتی ہوں''...... جولیا نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

”اب ہمیں فاسٹ ایکشن کرنا پڑے گا تب ہی کام ہو گا۔ تم اور صالحہ کے ساتھ صفدر اور کیپٹن شکیل کو میں ٹاپ فیلڈ میں بھیجنا چاہتا ہوں جبکہ تنویر کو اپنے ساتھ رکھ کر مین جزیرہ ولٹاس پر حملہ کرنے کا سوچ رہا تھا تاکہ ہم اپنے اپنے حصے کا کام تیزی سے اور فل ایکشن میں رہ کر کر سکیں“...... عمران نے جواب دیا۔

”اگر تمہارا یہی پروگرام ہے تو پھر تم ہمارے لئے آسان راستہ کیوں بنا رہے ہو۔ ہمیں ٹاپ فیلڈ پر ریڈ کرنا ہے تو پھر یہ کام تم ہمارے پر چھوڑ دو۔ ہم خود ہی وہاں پہنچنے کا راستہ بنا لیں گے اور ٹاپ فیلڈ کو تباہ کر دیں گے“...... جولیا نے کہا۔

”یہ سب اتنا آسان نہیں ہے۔ تم نے سنا نہیں مارجس نے کیا کہا ہے۔ ٹاپ فیلڈ میں ریڈ الرٹ کر دیا گیا ہے۔ ریڈ الرٹ میں وہاں ایک مکھی بھی نہیں جا سکتی“...... عمران نے کہا۔

”ہم مکھیاں نہیں انسان ہیں اور ہمیں اپنے راستے بنانے آتے ہیں۔ اب تم صرف یہ فیصلہ کرو کہ تمہیں اپنے ساتھ تنویر کو لے جانا ہے یا کسی اور کو“...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

”میں تو کہتا ہوں کہ مرنے کے لئے ان سب کو جانے دو اور تم میرے ساتھ آ جاؤ۔ اور کچھ نہیں تو چند دن رقیب رو سفید سے تو جان چھوٹ جائے گی“...... عمران نے کہا۔

”تمہیں مجھ سے کچھ زیادہ ہی چڑ ہے“...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

”ارے نہیں۔ مجھے اپنا رقیب اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے اور تم جانتے ہو کہ میری جان کون ہے اور کہاں ہے“...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔ تنویر اس کی طرف غصیلی نظروں سے جبکہ جولیا اسے عجیب سی نظروں سے دیکھنے لگی۔

کیتھی دروازہ کھول کر جیسے ہی شارپ وائل کے آفس میں داخل ہوئی شارپ وائل بے اختیار چونک پڑا۔ وہ ایک فائل دیکھ رہا تھا اس نے فائل میز پر رکھ دی۔

''آؤ کیتھی۔ کہاں رہ گئی تھی تم۔ میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا تھا''...... شارپ وائل نے کہا تو کیتھی آگے بڑھی اور اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔

''مجھے ایک ضروری کام تھا اس لئے میں فلیٹ سے دیر سے نکلی تھی اور تم میرا کیوں انتظار کر رہے تھے''...... کیتھی نے کہا۔

''میں تمہیں بتانا چاہتا تھا کہ میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرنے اور انہیں ہلاک کرنے کے لئے ریڈ گروپ کو ہائر کر لیا ہے''...... شارپ وائل نے کہا تو کیتھی بے اختیار چونک پڑی۔

''ریڈ گروپ۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ ریڈ گروپ، عمران اور اس

کے ساتھیوں کو تلاش کر لے گا''...... کیتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ یہ گروپ ایسے کاموں میں ماہر ہے۔ جلد ہی ان کی طرف سے ہمیں خوشخبری سننے کو ملے گی''...... شارپ وائل نے کہا۔

''عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں اس بارے میں کوئی رپورٹ ملی ہے یا نہیں''...... کیتھی نے پوچھا۔

''ہاں۔ معلوم ہوا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی ابھی کلاسٹر میں ہی ہیں''...... شارپ وائل نے جواب دیا۔

''اور اگر وہ کلاسٹر میں نہ ہوئے تو پھر''...... کیتھی نے پوچھا۔

''تب بھی ریڈ گروپ ہمیں معلومات مہیا کر دے گا جب یہ کنفرم ہو جائے گا کہ وہ لوگ کلاسٹر سے نکل چکے ہیں تو پھر ہم انہیں ولنگٹن اور دوسری جگہوں پر تلاش کرنے کا کام شروع کر دیں گے اور وہ جہاں بھی ہوں گے ان کا پتہ چل جائے گا''...... شارپ وائل نے کہا تو کیتھی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''لیں''...... شارپ وائل نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''کلاسٹر سے مارٹی کی کال ہے باس''...... دوسری طرف سے اس کی پی اے نے کہا۔

''کراؤ بات''...... شارپ وائل نے اسی انداز میں کہا۔ ایک

لمحے کے لئے رسیور میں خاموشی چھا گئی۔

''ہیلو۔ مارٹی بول رہا ہوں کلاسٹر سے''...... رابطہ ملتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''شارپ وائل بول رہا ہوں''...... شارپ وائل نے کہا۔

''میں نے ایشیائی ایجنٹوں کا پتہ چلا لیا ہے''...... دوسری طرف سے مارٹی نے کہا تو شارپ وائل کے ساتھ ساتھ کیتھی کی آنکھوں میں بھی چمک آ گئی۔ شارپ وائل نے چونکہ فون کا لاؤڈر آن کر لیا تھا اس لئے مارٹی کی آواز کیتھی بھی سن رہی تھی۔

''گڈ شو۔ کہاں ہیں وہ''...... شارپ وائل نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ ایکریمیا روانہ ہو چکے ہیں''...... مارٹی نے جواب دیا تو شارپ وائل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کیسے پتہ چلا ہے تمہیں کہ وہ ایکریمیا روانہ ہو گئے ہیں۔ پوری تفصیل بتاؤ''...... شارپ وائل نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے آپ کے حکم پر ان کی فوراً تلاش شروع کر دی تھی۔ مجھے اطلاع ملی کہ چار مردوں اور دو عورتوں کا ایک گروپ جو کاسڑیائی ہیں ایک رہائشی کالونی میں کوٹھی میں موجود ہے۔ یہ کوٹھی حال ہی میں ایک پراپرٹی ڈیلر سے حاصل کی گئی تھی۔ چنانچہ ہم نے اس کوٹھی کی نگرانی کی اور براٹ ریز کی مدد سے کوٹھی میں ہونے

والی بات چیت سنی تو اندر موجود افراد ایشیائی زبان میں باتیں کر رہے تھے۔ ہم یہ زبان نہیں سمجھتے تھے لیکن یہ ضرور کنفرم ہو گیا کہ یہی ہمارا مطلوبہ گروپ ہے پھر ان سے ملنے ایک مقامی آدمی آیا۔ اس مقامی آدمی نے وہاں سے ایکریمیا میں مارجس کلب کے مالک مارجس سے بات کی۔ وہ چونکہ مقامی زبان میں بات کر رہا تھا اس لئے ہم اس کی باتیں سن اور سمجھ سکتے تھے۔ اس بات چیت میں اس مقامی آدمی جس کا نام کلائم ہے نے مارجس سے کہا کہ اس کے دوستوں کا ایک گروپ ٹاپ فیلڈ میں ایڈجسٹ ہونا چاہتا ہے اس لئے وہ ان کی مدد کرے لیکن مارجس نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ٹاپ فیلڈ میں ریڈ الرٹ ہو چکا ہے۔ اس کے بعد مقامی آدمی واپس چلا گیا۔ ہم بدستور نگرانی کرتے رہے۔ پھر اس گروپ نے ایئر پورٹ سے ولنگٹن کے لئے بکنگ کرائی اور ابھی دس منٹ پہلے وہ فلائٹ کلاسٹر سے ایکریمیا کے لئے روانہ ہوئی ہے''...... مارٹی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''جب تمہیں معلوم ہو گیا تھا کہ یہ وہی گروپ ہے جس کی تلاش کا تمہیں حکم دیا گیا تھا تو پھر تم نے ان کے خلاف کوئی کارروائی کیوں نہیں کی نانسنس۔ انہیں وہاں سے نکلنے کیوں دیا''...... شارپ وائل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہم نے اس عمارت پر منی میزائل برسائے تھے اور ہمارا خیال تھا کہ وہ سب اس عمارت میں دفن ہو چکے ہیں لیکن جب ہم نے

سپیشل چیکر سے ملبے کی چیکنگ کی تو پتہ چلا کہ وہاں کوئی لاش نہیں تھی۔ وہ بمباری سے پہلے ہی عقبی راستے سے نکل گئے تھے۔ انکوائری کرنے پر پتہ چلا کہ وہ دو ٹیکسیوں میں سوار ہو کر ایئر پورٹ پہنچے ہیں۔ ہم فوراً ان کے پیچھے گئے لیکن تب تک ان کی فلائٹ روانہ ہو چکی تھی''...... مارٹی نے جواب دیا تو شارپ وائل نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ان کے حلیئے کیا ہیں''...... شارپ وائل نے پوچھا۔

''انہوں نے جن ٹیکسیوں میں ایئر پورٹ تک سفر کیا تھا ان ٹیکسیوں کے ڈرائیوروں کے کہنے کے مطابق وہ چھ افراد ایکریمین تھے''...... مارٹی نے جواب دیا اور پھر وہ ان کے حلیئے بتانے لگا۔

''کن ناموں سے انہوں نے بکنگ کرائی ہے''...... شارپ وائل نے پوچھا۔

''وہ چارٹرڈ طیارے سے گئے ہیں اور طیارہ رچرڈ مارک کے نام سے بک کرایا گیا ہے''...... مارٹی نے جواب دیا۔

''طیارے کی تفصیلات بتاؤ''...... شارپ وائل نے اسی طرح غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو مارٹی نے اسے طیارے کی تفصیل بتا دی۔

''او کے۔ شکریہ''...... شارپ وائل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''تم نے تو کہا تھا کہ ریڈ گروپ آسانی سے انہیں شکار کر لے گا لیکن وہ تو آسانی سے ان کی آنکھوں میں دھول جھونک کر کلاسٹر

سے نکل گئے ہیں''...... کیتھی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ ان کے کام کرنے کا انداز ایسا ہی ہے۔ انہیں شاید نگرانی کا پتہ چل گیا تھا اس لئے وہ کوٹھی کے عقبی راستے سے نکل گئے''...... شارپ وائل نے کہا۔

''اب کیا پروگرام ہے تمہارا۔ کیا تم انہیں ایئر پورٹ پر ہٹ کرنے کا سوچ رہے ہو''...... کیتھی نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ بہت چالاک اور ذہین ہیں۔ اگر انہیں ذرا بھی احساس ہو گیا کہ ہمیں ان کا پتہ چل چکا ہے تو وہ غائب ہو جائیں گے۔ وہ ایئر پورٹ سے سیدھے ہاسٹر جانے کی کوشش کریں گے تاکہ ٹاپ فیلڈ پر ریڈ کر سکیں۔ وہاں جانے سے پہلے وہ یقیناً پلاننگ کریں گے اور پلاننگ کرنے کے لئے انہیں کسی رہائش گاہ کی ضرورت پڑے گی۔ میں سوچ رہا ہوں کہ ایئر پورٹ سے ہی ان کی نگرانی شروع کر دی جائے اور پھر وہ جیسے ہی کسی رہائش گاہ میں جائیں میں فورس کے ساتھ جا کر وہیں ان سب کو ہلاک کر دوں۔ فوری اور بھرپور انداز میں کئے گئے حملے سے وہ نہیں بچ سکیں گے''...... شارپ وائل نے کہا۔

''یہی مناسب رہے گا اور بہتر یہ ہو گا کہ وہ جس رہائش گاہ میں جائیں عمارت کو نشانہ بنانے کی بجائے پہلے عمارت میں بے ہوش کر دینے والی انتہائی زود اثر گیس فائر کر دی جائے تاکہ وہ بے ہوش

ہو جائیں اور پھر انہیں ہوش میں آنے سے پہلے گولیاں مار دی جائیں تاکہ وہ حتمی طور پر ہلاک ہو جائیں''...... کیتھی نے کہا۔

''گڈ شو۔ اس طرح واقعی ان کا ہمارے ہاتھوں سے بچ نکلنے کا کوئی چانس باقی نہیں رہے گا اور ہم چیف کو کنفرم رپورٹ دے سکیں گے کہ ہم نے ان سب کو ہلاک کر دیا ہے''...... شارپ وائل نے کہا اور ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے مختلف رنگوں کے فون سیٹ میں سے سفید رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔

''یس۔ سارٹر بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''شارپ وائل بول رہا ہوں''...... شارپ وائل نے کرخت اور انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... اس کی آواز سن کر سارٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''سنو۔ چار مردوں اور دو عورتوں کا ایک گروپ کلاسٹر سے ایک چارٹرڈ طیارے سے ولنگٹن پہنچ رہا ہے۔ طیارے کی تفصیل، ان افراد کے حلیئے اور نام نوٹ کر لو''...... شارپ وائل نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... سارٹر نے کہا تو شارپ وائل اسے تفصیلات بتانے لگا۔

''یس باس۔ میں نے نوٹ کر لیا ہے''...... سارٹر نے کہا۔

''یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں جو میک اپ میں ہیں۔ تم نے ایلکم ریز کی مدد سے ان کی نگرانی کرنی ہے اور پھر یہ جیسے ہی کسی رہائش گاہ میں پہنچیں فوراً مجھے اطلاع کر دینا''...... شارپ وائل نے کہا۔

''یس باس''...... سارٹر نے کہا۔

''اور سنو۔ یہ اگر کسی ہوٹل یا کسی اور جگہ بھی جائیں تم نے فوراً مجھے اطلاع کرنی ہے۔ ان کی نگرانی کی ذمہ داری اس وقت تک تمہاری ہوگی جب تک میں اور کیتھی تمہارے پاس نہیں پہنچ جاتے''...... شارپ وائل نے کہا۔

''اوکے باس۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہوگی''...... سارٹر نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ کیتھی نے شارپ وائل کو اشارہ کیا کہ وہ اس سے ضروری بات کرنا چاہتی ہے۔

''ایک منٹ ہولڈ کرو''...... شارپ وائل نے سارٹر سے کہا اور رسیور پر ہاتھ رکھ کر کیتھی کی طرف دیکھنے لگا۔

''اس سے کہو کہ پاکیشیائی ایجنٹ جہاں بھی رہائش اختیار کریں یہ فوراً وہاں بی ایکس گیس فائر کر دیں تاکہ وہ سب بے ہوش ہو جائیں اس کے بعد یہ ہمیں اطلاع دے تو ہم فوراً وہاں پہنچ کر ان سب کو ہلاک کر دیں گے''...... کیتھی نے کہا تو شارپ وائل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس نے سارٹر کو اس رہائش گاہ پر بی ایکس گیس فائر کرنے کا حکم دے دیا جہاں عمران اور اس کے ساتھی

جاتے۔

"یس باس"...... سارٹر نے کہا۔

"پوری ہوشیاری سے کام کرنا۔ انہیں نگرانی کا کسی بھی طرح علم نہیں ہونا چاہئے۔ تمہاری معمولی سی بھی غلطی بھیانک نتائج کا باعث بن سکتی ہے"...... شارپ وائل نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں باس۔ میں اپنا کام انتہائی راز داری سے کروں گا اور ہر طرف سے محتاط رہوں گا"...... سارٹر نے کہا تو شارپ وائل نے اسے چند مزید ہدایات دے کر رسیور رکھ دیا۔

"ان کی فلائٹ کب پہنچے گی یہاں"...... کیتھی نے پوچھا۔

"ایک گھنٹے تک وہ یہاں پہنچ جائیں گے"...... شارپ وائل نے ریسٹ واچ دیکھتے ہوئے کہا۔

"سارٹر کو کہہ دینا تھا کہ وہ انہیں بے ہوش کرنے کے بعد اندر جا کر ان سب کو گولیاں مار دیتا"...... کیتھی نے کہا۔

"نہیں۔ ان سب کو اور خاص طور پر عمران کو میں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتا ہوں اسی لئے میں نے سارٹر کو انہیں ہلاک کرنے کی ہدایات نہیں دی ہیں"...... شارپ وائل نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ ہمیں بس اس بات کا دھیان رکھنا ہو گا کہ ہم انہیں بے ہوشی کی حالت میں ہی ہلاک کریں گے۔ انہیں ہوش میں لا کر خواہ مخواہ پوچھ گچھ کرنے میں اپنا وقت ضائع نہیں کریں گے"...... کیتھی نے کہا۔

"کیوں۔ ایسا کرنے سے کیا ہو گا"...... شارپ وائل نے حیرت سے کہا۔

"یہ لوگ جادوگر ہیں۔ ناممکن سچوئیشن کو بھی انتہائی ماہرانہ انداز میں اپنے حق میں تبدیل کر لیتے ہیں"...... کیتھی نے کہا تو شارپ وائل بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو کیا تم مجھے اناڑی سمجھتی ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ میں انہیں ہوش میں لا کر انہیں ایسا کوئی موقع دوں گا کہ وہ سچوئیشن اپنے حق میں تبدیل کر سکیں"...... شارپ وائل نے کہا۔

"وہ موقع خود ڈھونڈ لیتے ہیں"...... کیتھی نے کہا۔

"یہ کہہ کر تم نے میری انا کو ٹھیس پہنچائی ہے کیتھی۔ تم ابھی میری صلاحیتوں سے واقف نہیں ہو۔ تمہاری اس بات سے میں اتفاق نہیں کرتا اور اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اب میں انہیں پہلے ہوش میں لاؤں گا اور ان سے بات کروں گا اور انہیں اس بات کا موقع بھی دوں گا کہ وہ میرے سامنے اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کریں جب وہ ناکام ہو جائیں گے تب میں انہیں ہلاک کروں گا"...... شارپ وائل نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کسی دن تمہاری یہی انا پرستی تمہیں لے ڈوبے گی"...... کیتھی نے منہ بنا کر کہا۔

"تم میری توہین کر رہی ہو کیتھی"...... شارپ وائل نے غراتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ میں تمہاری توہین نہیں کر رہی۔ میں تمہیں سمجھا رہی ہوں اور ایک بار پھر تم سے کہہ رہی ہوں کہ انہیں ہوش میں لانے کی غلطی نہ کرنا ورنہ مجھے بیوہ کرنے میں انہیں زیادہ وقت نہیں لگے گا''...... کیتھی نے اسی انداز میں کہا اور شارپ وائل کا چہرہ آگ کی طرح سرخ ہو گیا۔

''ہونہہ۔ اب تم دیکھنا میں ان کا تمہارے سامنے کس قدر بھیانک حشر کرتا ہوں۔ اب میں ہر حال میں انہیں ہوش میں لا کر ہی ہلاک کروں گا''...... شارپ وائل نے غصیلے لہجے میں کہا تو کیتھی نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''او کے۔ جیسے تمہاری مرضی۔ میرا فرض تھا تمہیں آگاہ کرنا۔ تم اپنی مرضی کرنا چاہتے ہو تو میں کیا کر سکتی ہوں''...... کیتھی نے سرد لہجے میں کہا۔ شارپ وائل کا چہرہ غصے کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا اور وہ اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا۔

''تمہیں اگر ان سے اتنا ہی خوف ہے تو تم مت جانا میرے ساتھ۔ میں ان سب کو خود ہی ہلاک کر دوں گا''...... شارپ وائل نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''ایسی بات نہیں ہے۔ میں نے خلوص سے تمہارے لئے بات کی تھی تاکہ تمہیں کچھ نہ ہو۔ تم میرے شوہر ہو۔ مجھے تمہاری فکر نہیں ہو گی تو کسے ہو گی''...... کیتھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی مسکراہٹ اور نرم انداز دیکھ کر شارپ وائل کا غصہ کم ہو گیا۔

''تم مجھ سے جو مرضی کہہ دیا کرو لیکن میری انا کو ٹھیس نہ پہنچایا کرو۔ تم جانتی ہو کہ یہ میرے لئے ناقابلِ برداشت ہوتا ہے''۔ شارپ وائل نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ آئندہ خیال رکھوں گی۔ اب غصہ تھوک دو اور مجھے کچھ پلاؤ۔ میرا حلق خشک ہو رہا ہے''...... کیتھی نے کہا تو شارپ وائل نارمل ہو گیا۔ وہ اٹھا اور ایک طرف موجود ریک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے شراب کی بوتل اور دو گلاس اٹھائے اور انہیں لا کر میز پر رکھ دیا اور پھر وہ بوتل کا ڈھکن کھول کر شراب گلاسوں میں ڈالنے لگا پھر اس نے ایک گلاس کیتھی کی طرف بڑھا دیا اور وہ دونوں شراب پینے میں مصروف ہو گئے پھر ایک ڈیڑھ گھنٹے بعد دوبارہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو شارپ وائل نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''شارپ وائل بول رہا ہوں''...... شارپ وائل نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''سارٹر بول رہا ہوں باس''...... دوسری طرف سے سارٹر کی آواز سنائی دی تو شارپ وائل چونک کر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ کیتھی کے بھی کان کھڑے ہو گئے۔

''یس سارٹر۔ کیا رپورٹ ہے''...... شارپ وائل نے پوچھا۔

''آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے باس۔ یہ گروپ چارٹرڈ طیارے سے ولنگٹن پہنچا تھا۔ ہم وہاں پہلے سے ہی موجود تھے۔

طیارے سے اترنے والے چھ افراد کو دیکھتے ہی ہم نے ان کی ایلکم ریز سے نگرانی شروع کر دی۔ وہ ایئر پورٹ سے ٹیکسیوں میں بیٹھ کر براس کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ میں گئے تھے۔ ہم نے کچھ دیر توقف کیا اور پھر ہم نے عقبی طرف سے کوٹھی میں بی ایکس گیس فائر کر دی“...... سارٹر نے جواب دیا۔

”اندر جا کر انہیں چیک کرنا تھا نانسنس کہ وہ بے ہوش ہوئے ہیں یا نہیں“...... شارپ وائل نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یس باس۔ ہم نے اندر جا کر انہیں چیک کیا ہے وہ سب وہاں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں“...... سارٹر نے جواب دیا۔

”گڈ شو۔ اب تم ایک اور کام کرو“...... شارپ وائل نے کہا۔

”یس باس۔ حکم“...... سارٹر نے کہا۔

”ان سب کو وہاں سے اٹھا کر ٹاپ ہاؤس لے جاؤ۔ میں ایشل کو کہہ دیتا ہوں“...... شارپ وائل نے کہا۔

”یس باس“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور شارپ وائل نے کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے لگا۔

”ایشل بول رہا ہوں“...... رابطہ ملتے ہی ایک کرخت آواز سنائی دی۔

”شارپ وائل بول رہا ہوں“...... شارپ وائل نے کرخت اور سخت لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ یس باس“...... ایشل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”سنو۔ سارٹر چھ افراد جن میں دو عورتیں اور چار مرد شامل ہیں کو بے ہوشی کی حالت میں تمہارے پاس لا رہا ہے۔ جب وہ آ جائیں تو انہیں فوراً ڈارک روم میں لے جا کر راڈز والی کرسیوں پر جکڑ دینا“...... شارپ وائل نے کہا۔

”یس باس“...... ایشل نے اسی انداز میں کہا۔

”اور ان کے میک اپ صاف کرنے ہیں۔ لیکن اس بات کا دھیان رکھنا کہ وہ ہوش میں نہ آئیں۔ جب ان کے میک اپ صاف ہو جائیں تو مجھے فون کر دینا“...... شارپ وائل نے کہا۔

”یس باس“...... ایشل نے جواب دیا اور شارپ وائل نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

”تم کیا سوچ رہی ہو“...... کیتھی کو سوچ میں ڈوبے دیکھ کر شارپ وائل نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”میں سوچ رہی ہوں کہ ان کے پکڑے جانے کی خبر چیف کو دی جائے یا نہیں“...... کیتھی نے کہا۔

”کیا ضرورت ہے۔ جب وہ سب میرے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے تو پھر میں خود چیف کو فون کر کے ٹاپ ہاؤس بلاؤں گا اور ان کے سامنے سب کی لاشیں رکھ دوں گا“...... شارپ وائل نے کہا تو کیتھی نے ایک طویل سانس لے کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد دوبارہ فون کی گھنٹی بجی تو شارپ وائل نے

فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"ایشل بول رہا ہوں باس"...... دوسری طرف سے ایشل کی آواز سنائی دی۔

"یس ایشل۔ کیا رپورٹ ہے"...... شارپ وائل نے پوچھا۔

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو چکی ہے باس"...... ایشل نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"گڈ شو۔ کیا ان کے میک اپ صاف ہو گئے ہیں"...... شارپ وائل نے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یس باس"...... ایشل نے جواب دیا۔

"کیا وہ سب ایشیائی ہیں"...... شارپ وائل نے پوچھا۔

"ان میں پانچ ایشیائی ہیں لیکن ایک لڑکی سوئس نژاد ہے"۔ ایشل نے جواب دیا تو شارپ وائل چونک پڑا۔

"سوئس نژاد۔ کیا مطلب۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ سوئس نژاد لڑکی کا کیا کام۔ وہ ان کے ساتھ کہاں سے آ گئی"...... شارپ وائل نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"معلوم نہیں باس"...... ایشل نے کہا۔

"ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ ہم خود آ کر معلوم کر لیتے ہیں۔ میں اور کیتھی تمہارے پاس پہنچ رہے ہیں"...... شارپ وائل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آؤ کیتھی۔ اب تم ان سب کا میرے ہاتھوں ہلاک ہونے کا

بھیانک تماشا دیکھنا"...... شارپ وائل نے اٹھتے ہوئے کہا تو کیتھی سر ہلا کر اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ دونوں تیز تیز چلتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئے۔

روشنی کا ایک نقطہ سا عمران کے دماغ میں چمکا اور پھر تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ اس کی آنکھیں کھلیں تو اسے اپنے جسم میں درد کی تیز لہریں دوڑتی ہوئی محسوس ہوئیں۔

عمران نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے ہی لمحے اس کی لاشعوری کوشش کی ناکامی نے اس کے ذہن کو مزید جھنجھوڑ دیا۔ اور اب اسے اپنے آپ کا اور ماحول کا صحیح ادراک ہونے لگا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک کمرے میں دیوار کے ساتھ لگی ہوئی راڈز والی ایک کرسی پر جکڑا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ مزید کرسیاں پڑی تھیں جن پر اس کے ساتھی اسی طرح جکڑے ہوئے تھے۔ ان سب کے سر ڈھلکے ہوئے تھے۔ وہ ابھی ہوش میں نہیں آئے تھے۔ وہاں ایک قوی ہیکل جسامت کا مالک نوجوان بھی تھا جو سب سے آخر میں موجود جولیا کو انجکشن لگا رہا تھا۔ اس آدمی کی بیک عمران کی طرف تھی اس لئے اس نے عمران کو ہوش میں آتے

ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

اس آدمی نے جینز اور ہلکے بلیو کلر کی ڈھیلی ڈھالی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ اسی لمحے وہ آدمی جولیا کو انجکشن لگا کر مڑا تو اس کی شکل دیکھ کر عمران چونک پڑا۔ اس آدمی کی ناک کافی موٹی تھی اور اس کے چہرے پر پرانے زخموں کے کئی نشان دکھائی دے رہے تھے جس سے پتہ چلتا تھا کہ اس کی ساری زندگی لڑائی بھڑائی میں ہی گزری ہو۔ اس کی آنکھیں چھوٹی تھیں لیکن ان میں تیز چمک تھی۔ تنگ پیشانی اور اس کی ہتھوڑے جیسی ٹھوڑی دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ اس آدمی کا تعلق انسانوں کی اس قبیل سے ہے جو رحم، ہمدردی اور مروت جیسی صفات سے یکسر عاری ہوتے ہیں اور جن کی فطرت میں سفاکی اور درندگی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہوتی ہے۔ وہ آدمی مڑ کر دروازے کی طرف جا رہا تھا۔

"سنو"...... عمران نے کہا تو وہ چونک کر مڑا اور عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہوش آ گیا تمہیں"...... اس آدمی نے عمران کو کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے جواب دیا۔

"بولو کیوں پکارا ہے مجھے"...... اس آدمی نے عمران کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے پوچھا۔

''میرا نام ایشل ہے''...... اس آدمی نے بڑے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہارا گرو گھنٹال کون ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''گرو گھنٹال۔ کیا مطلب''...... ایشل نے چونک کر کہا۔

''تمہاری زبان میں اسے باس یا چیف کہا جاتا ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''شارپ وائل باس ہے میرا۔ آ رہا ہے وہ''...... ایشل نے منہ بنا کر کہا۔

''اکیلا آ رہا ہے یا بارات کے ساتھ آ رہا ہے''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو ایشل اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

''میرے ساتھ مسخرہ پن نہ کرو ورنہ ابھی گولی مار دوں گا''...... ایشل نے غرا کر کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا پھر اس نے دروازہ کھولا اور باہر نکل گیا۔ باہر جاتے ہی اس نے دروازہ بند کر دیا تھا۔ ایشل کے جانے کے چند لمحوں بعد عمران کے ساتھیوں کو ہوش آنے لگا۔ عمران کرسی کے راڈز کو چیک کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ سمجھ گیا کہ کرسیوں کے یہ راڈز میکنزم کی مدد سے آپریٹ ہوتے ہیں کیونکہ سامنے دروازے کے ساتھ دیوار پر ایک سوئچ بورڈ پر مخصوص ساخت کے اتنے ہی بٹن قطار میں موجود تھے جتنی وہاں راڈز والی کرسیاں

موجود تھیں۔ عمران نے فوراً اپنے بوٹ کی ٹو سے کرسی کے دونوں پایوں کے ساتھ اس میکنزم کی تار کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھی ہوش میں آ گئے تھے لیکن عمران نے ان کی طرف نہ دیکھا تھا وہ پوری توجہ سے آپریٹنگ تار ڈھونڈ رہا تھا۔ پھر چند لمحوں بعد جب اس کے بوٹ کی ٹو نے نہ صرف تار کو چیک کر لیا بلکہ اس نے بوٹ کی ٹو کو تار میں اس حد تک ایڈجسٹ بھی کر لیا کہ وہ پیر کے ایک ہی جھٹکے سے تار توڑ سکتا ہے تو اس کے چہرے پر سکون آ گیا۔

''کون لایا ہے ہمیں یہاں اور یہ کون سی جگہ ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''شارپ وائل نام ہے اس کا اور یہ ظاہر ہے اسی کا کوئی ٹھکانہ ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا ہم اس کی قید میں ہیں''...... صالحہ نے کہا۔

''نہیں۔ ہم اس کے مہمان ہیں اور وہ ایسا ہی مہمان نواز ہے کہ اپنے مہمانوں کو اسی طرح راڈز والی کرسیوں پر جکڑ کر رکھتا ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا تو صالحہ اپنے ہی سوال پر شرمندہ ہو گئی۔

''اس کا مطلب ہے کہ ہماری باقاعدہ نگرانی کی جاتی رہی ہے اور پھر ہم جیسے ہی اپنے ٹھکانے پر پہنچے ہمیں چھاپ لیا گیا''۔ صفدر نے کہا۔

”ہاں۔ شکر کرو کہ ہمیں بے ہوشی کی حالت میں ہی گولیوں سے نہیں اُڑایا گیا ہے ورنہ ہم سب عالم بالا کی سیر کر رہے ہوتے۔ ہمیں شاید کلاسٹر میں ہی چیک کر لیا گیا تھا لیکن انہوں نے ہم پر ہاتھ نہیں ڈالا کہ کہیں ہم ان کے ہاتھوں سے نکل نہ جائیں۔ لیکن ہم جیسے ہی دوبارہ ایکریمیا آئے انہوں نے ہمیں بے ہوش کیا اور اٹھا کر یہاں لے آئے“...... عمران نے کہا۔

”یہ شارپ وائل وہی ہے نا جس نے اپنی ساتھی لڑکی کے ساتھ ڈاکٹر جرار رضوی کو قتل کیا تھا اور ان کے فارمولوں والی مائیکرو فلم لے اُڑا تھا“...... جولیا نے کہا۔

”ہاں۔ اس کی ساتھی لڑکی کا نام کیتھی ہے جو اس کی بیوی ہے“...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور شارپ وائل اور کیتھی ایک ساتھ اندر آ گئے۔ ان کے پیچھے ایشل تھا جس کے ایک ہاتھ میں مشین گن تھی اور دوسرے ہاتھ میں کوڑا۔ ان کے ساتھ دو آدمی اور تھے جنہوں نے کرسیاں اٹھا رکھی تھیں۔ وہ آگے بڑھے اور انہوں نے کرسیاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے رکھ دیں۔ کرسیاں رکھتے ہی وہ دونوں مڑے اور تیز تیز چلتے ہوئے کمرے سے نکلتے چلے گئے۔ شارپ وائل اور کیتھی آگے بڑھے اور ان کے سامنے کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

”تو تم ہو شارپ وائل اور کیتھی“...... عمران نے ان دونوں کو

غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں“...... شارپ وائل نے مختصر جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بڑی شاندار جوڑی ہے تم دونوں کی جسے دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسے ایک چاند ہو اور دوسرا ستارہ۔ اب تم میں چاند کون ہے اور ستارہ کون اس کا فیصلہ تم خود کر لو“...... عمران نے کہا۔ اس کے ہونٹوں پر انتہائی اطمینان بھری مسکراہٹ تھی۔

”یہ فیصلہ بعد میں ہوتا رہے گا فی الحال ہم سزا دینے آئے ہیں“...... کیتھی نے کہا۔

”کیسی سزا“...... عمران نے پوچھا۔

”موت کی سزا۔ جو ہم نے تم سب کے لئے منتخب کی ہے۔ تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے ایکریمیا کے مفادات کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ ہارپ ایجنسی کے چیف نے تمہیں یہاں سے جانے کا موقع دیا تھا لیکن تم نے اس موقع کا کوئی فائدہ نہیں اٹھایا اس لئے ہمیں مجبوراً تمہارے خلاف حرکت میں آنا پڑا اور ہمارا اصول ہے کہ ہم ہاتھ آئے مجرموں کو زندہ رہنے کا کوئی موقع نہیں دیتے“...... شارپ وائل نے کہا۔

”یہی میرا بھی اصول ہے۔ تم دونوں نے پاکیشیا کے ایک سائنس دان کو ہلاک کیا ہے اور اس کے فارمولے چوری کر لائے ہو۔ تم دونوں پاکیشیا کے مجرم ہو اور ہم اپنے دشمنوں کو تو معاف کر دیتے ہیں لیکن پاکیشیا کے مجرموں کو نہیں“...... عمران نے تلخ لہجے

میں کہا۔

''میرا پروگرام تم سب کو بے ہوشی کی ہی حالت میں گولیوں سے اُڑا دینے کا تھا لیکن کیتھی نے میری انا کو ٹھیس پہنچائی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ میں تمہیں ہوش میں لانے کی کوشش نہ کروں ورنہ تم حیرت انگیز طور پر اور انتہائی ماہرانہ انداز میں سچویشن اپنے حق میں کر لیتے ہو۔ یہ سمجھتی ہے کہ تم مجھ سے بڑھ کر صلاحیتوں کے مالک ہو اس لئے میں جان بوجھ کر تمہیں ہوش میں لایا ہوں تا کہ تمہیں اپنی صلاحیتیں آزمانے کا موقع دوں اور کیتھی کو دکھا سکوں کہ میرے ہوتے ہوئے تم کچھ بھی نہیں کر سکتے''...... شارپ وائل نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''کچھ تو شاید ہم واقعی نہیں کر سکتے لیکن اگر ہم نے کچھ سے زیادہ کر لیا تو پھر ہمیں دوش نہ دینا''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم''...... شارپ وائل نے چونک کر کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

''یہ کہ جو خود پر ضرورت سے زیادہ بھروسہ کرتے ہیں وہی سب سے بڑے احمق ہوتے ہیں''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم مجھے احمق سمجھتے ہو''...... شارپ وائل غرایا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''ظاہر ہے احمق کو احمق نہیں سمجھوں گا تو اور کیا سمجھوں گا''۔

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی بات سن کر شارپ وائل کے دماغ پر جیسے چھپکلی سی سوار ہو گئی۔ اس کا چہرہ یکلخت آگ کی طرح سرخ ہو گیا۔

''یہ کہہ کر تم نے اپنی موت کے پروانے پر خود ہی دستخط کر لئے ہیں عمران۔ اب میں باری باری تم سب کو گولیوں سے اُڑا دوں گا۔ پہلے میں تمہاری آنکھوں کے سامنے تمہارے ساتھیوں کو ہلاک کروں گا تا کہ تم اپنے ساتھیوں کو میرے ہاتھوں بے بسی سے مرتے دیکھ سکو اس کے بعد میں تمہیں بھی ہلاک کر دوں گا''...... شارپ وائل نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور اس نے مشین پسٹل کا رخ یکلخت آخر میں بیٹھی ہوئی جولیا کی طرف کر دیا۔ اس سے پہلے کہ وہ ٹریگر دباتا اچانک کمرہ کٹاک کٹاک کی تیز آوازوں سے گونج اٹھا اور عمران کے گرد موجود راڈز غائب ہوتے چلے گئے۔

کٹاک کٹاک کی آوازیں سن کر شارپ وائل تیزی سے عمران کی طرف مڑا ہی تھا کہ عمران کسی عقاب کی طرح اُڑتا ہوا اس سے ٹکرایا اور شارپ وائل چیختا ہوا اچھل کر کرسی پر گرا اور پھر کرسی سمیت فرش پر جا گرا۔ عمران نے اس کے نیچے گرتے ہی انتہائی پھرتی سے قلابازی کھائی اور اس کی لات ساتھ والی کرسی کے سامنے حیرت سے بت بنی کھڑی کیتھی کی ٹھوڑی پر پڑی اور وہ بھی بری طرح چیختی ہوئی کرسی پر گری اور کرسی سمیت الٹتی چلی گئی جبکہ عمران بجلی کی سی تیزی سے سیدھا ہوا اور اس نے رکے بغیر سائیڈ پر

کھڑے ایشل کی طرف چھلانگ لگا دی۔ ایشل کے پاس آتے ہی اس کی ٹانگ چلی اور ایشل کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر دور جا گری۔ اس سے پہلے کہ ایشل کچھ سمجھتا عمران اس پر چیتے کی پھرتی سے جھپٹا اور اس نے ایشل کے دوسرے ہاتھ سے کوڑا چھینا اور تیزی سے سائیڈ میں ہٹتا چلا گیا۔ پیچھے ہٹتے ہوئے اس نے زمین پر غوطہ لگایا اور الٹی قلابازی کھا کر وہ دوسری سائیڈ پر آ گیا۔ شارپ وائل نے اپنا جسم گھماتے ہوئے اچھل کر عمران کے سینے پر دونوں پیر جوڑ کر مارنے کی کوشش کی لیکن عمران تیزی سے سائیڈ میں ہو گیا اور اس نے ایک ٹانگ پر گھومتے ہوئے دوسری ٹانگ پوری قوت سے شارپ وائل کے سینے پر مار دی۔ شارپ وائل چیختا ہوا اچھل کر پیچھے دیوار سے ٹکرایا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کا کوڑے والا ہاتھ حرکت میں آیا اور کمرہ کیتھی کی دردناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ وہ کوڑا کھا کر اچھل کر دور جا گری۔ اس نے زمین سے اٹھتے ہوئے شارپ وائل کا گرا ہوا مشین پسٹل اٹھا لیا تھا اور وہ عمران پر فائرنگ کرنے ہی لگی تھی کہ عمران نے اسے دیکھ لیا اور اس نے کیتھی کو کوڑا مار دیا جس کے نتیجے میں کیتھی دور جا گری۔

کیتھی کی چیخ سن کر شارپ وائل کا چہرہ غصے سے اور زیادہ بگڑ گیا۔ اس نے اٹھتے ہی ایک بار پھر اچھل کر عمران پر حملہ کرنے کی کوشش کی لیکن عمران تیزی سے سائیڈ میں ہٹ گیا اور اس نے شارپ وائل کو بھی کوڑا مار دیا۔ کوڑا کھا کر شارپ وائل چیختا ہوا

ایشل سے ٹکرایا جو اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ دونوں ایک بار پھر گر گئے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتے عمران کا کوڑے والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے چلنے لگا اور کمرہ شڑاپ شڑاپ کی تیز آوازوں کے ساتھ کیتھی، شارپ وائل اور ایشل کی تیز اور کربناک چیخوں سے بری طرح سے گونجنے لگا۔ عمران کے ہاتھ برق رفتاری سے چل رہے تھے۔ اس کا کوڑا کبھی شارپ وائل کو لگتا تو کبھی کیتھی کو اور کبھی ایشل کو۔ عمران انہیں کسی طرح سنبھلنے کا موقع ہی نہیں دے رہا تھا۔ وہ خود کو کوڑے سے بچانے اور عمران پر حملہ کرنے کی بار بار کوشش کر رہے تھے لیکن عمران کے جگہ بدلنے اور کوڑے برسانے کی رفتار اتنی تیز تھی کہ انہیں سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ عمران پر کس رخ سے حملہ کریں یا کس طرح سے وہ خود کو کوڑوں سے بچائیں۔ کچھ ہی دیر وہ تینوں شدید زخمی ہو کر بے ہوش ہو گئے۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا تھا کہ عمران کے ساتھی بھی صرف پلکیں جھپکتے رہ گئے تھے۔

ان تینوں کے بے ہوش ہوتے ہی عمران نے کوڑا ایک طرف پھینکا اور دروازے کے ساتھ دیوار پر موجود سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔ تا کہ وہ سوئچ دبا کر اپنے ساتھیوں کو راڈز والی کرسیوں سے آزاد کرا سکے۔ ابھی وہ سوئچ بورڈ کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اسی لمحے اچانک شارپ وائل لیٹے لیٹے حرکت میں آیا اور پھر جس طرح بند سپرنگ کھلتا ہے اسی طرح شارپ وائل حرکت میں آیا اور دوسرے

لمحے وہ کسی اُڑنے والے سانپ کی طرح اچھل کر عمران سے ٹکرایا اور عمران کا سر ایک جھٹکے سے عقبی دیوار سے ٹکرایا۔ ساتھ ہی عمران کا جسم ریت کے خالی ہوتے ہوئے تھیلے کی طرح اکٹھا ہو کر نیچے فرش پر جا گرا۔ شارپ وائل نے حملہ کرنے کے بعد ایک بار پھر انتہائی پھرتی سے قلابازی کھائی اور سیدھا ہوتے ہی وہ تیزی سے ایک طرف پڑے ہوئے اپنے اس کوڑے کی طرف جھپٹا اور پھر کوڑا اٹھا کر وہ جیسے ہی مڑا عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران اپنا سر یوں جھٹک رہا تھا جیسے اس کے سر پر ٹنوں کے حساب سے بوجھ ہو اور وہ اسے سر جھٹک کر اتار رہا ہو۔ شارپ وائل نے کوڑا اٹھا کر مڑتے ہی پوری قوت سے کوڑا گھمایا اور کوڑا پوری قوت سے عمران کے جسم سے ٹکرایا اور عمران اچھل کر سائیڈ پر جا گرا۔ کوڑے کی ضرب سے عمران کا لباس پھٹ گیا تھا۔ شارپ وائل نے انتہائی پھرتی سے دوسری بار کوڑا لہرایا لیکن اس بار عمران کا جسم بجلی کی سی تیزی سے ہوا میں اس طرح اچھلا جیسے کوئی کھلاڑی ہائی جمپ کے لئے اچھلتا ہے اور شائیں کی زور دار آواز کے ساتھ ہی کوڑا اس کے پیروں کے نیچے سے گزرتا چلا گیا لیکن دوسرے لمحے جیسے ہی عمران کے پیر زمین سے لگے وہ توپ سے نکلے ہوئے گولے کی طرح پوری قوت سے شارپ وائل سے ٹکرایا اور شارپ وائل سمیت اچھل کر نیچے فرش پر جا گرا۔ پھر شارپ وائل اور عمران دونوں ہی بیک وقت اٹھے لیکن اس خوفناک ٹکراؤ سے شارپ وائل

کے ہاتھ سے کوڑا نکل کر ایک طرف جا گرا تھا اور اب وہ دونوں خالی ہاتھ ایک دوسرے کے سامنے کھڑے تھے۔ شارپ وائل کے جسم پر کوڑوں کے کئی نشان تھے جبکہ عمران کے جسم پر کوڑے کی ایک ضرب کا نشان تھا۔

”میرا نام شارپ وائل ہے۔ میں تمہاری انتڑیاں نکال دوں گا“...... شارپ وائل نے یکلخت ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

”ابھی تم دودھ پیتے بچے ہو شارپ وائل۔ یہ تمہاری خوش قسمتی ہے کہ تم مجھے کوڑے کی ایک ضرب لگانے میں کامیاب ہو گئے ہو۔ میرا سر چونکہ دیوار سے ٹکرایا تھا اور چند لمحوں کے لئے میرا ذہن بلینک ہو گیا تھا لیکن اب ایسا نہیں ہو گا“...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا پھر جیسے ہی فقرہ ختم ہوا شارپ وائل کے حلق سے غراہٹ نکلی اور اس نے یکلخت عمران پر چھلانگ لگا دی۔ اس نے انتہائی ماہرانہ انداز میں اپنے جسم کو دائیں طرف سکیڑ کر چھلانگ لگائی تھی لیکن چھلانگ کے دوران اس کا جسم انتہائی ماہرانہ انداز میں بائیں جانب گھوم گیا۔ اس کا خیال تھا کہ عمران اس کے جسم کے زاویئے کو دیکھ کر نفسیاتی طور پر دائیں طرف غوطہ مارے گا۔ اس طرح وہ اسے بھرپور ضرب لگانے میں کامیاب ہو جائے گا لیکن عمران غوطہ مارنے کی بجائے ساکت کھڑا رہا اور پھر جیسے ہی شارپ وائل کا جسم بائیں طرف کو گھوما عمران کا جسم کسی لٹو کی طرح گھوما اور شارپ وائل کا جسم ہوا میں رول ہوتا ہوا پوری

قوت سے سائیڈ دیوار سے ٹکرا کر نیچے جا گرا۔ عمران نے دونوں
ہاتھوں سے اس کے فضا میں اٹھے ہوئے جسم کو اس انداز میں ضرب
لگائی تھی کہ شارپ وائل کا جسم گھومتا ہوا دیوار سے ٹکرا کر نیچے فرش
پر جا گرا پھر اس سے پہلے کہ شارپ وائل اٹھتا عمران بجلی کی سی
تیزی سے آگے بڑھ کر جھکا اور دوسرے لمحے طاقتور شارپ وائل کا
جسم ہوا میں اٹھتا ہوا اس طرح گھوما جیسے پتھر کو گھما کر سمندر میں
پھینکا جاتا ہے اور اس بار کمرہ شارپ وائل کے حلق سے نکلنے والی
ہولناک چیخوں سے لرز اٹھا۔ شارپ وائل کا گھومتا ہوا جسم انتہائی
خوفناک دھماکے سے دیوار پر لگے سوئچ بورڈ سے جا ٹکرایا۔ عمران
نے اس کی ٹانگ پکڑ کر اسے ایک زور دار جھٹکے سے فضا میں اٹھایا
اور گھما کر چھوڑ دیا تھا۔ اس بار شارپ وائل چیختا ہوا جب نیچے گرا تو
اس کے جسم نے معمولی سی حرکت کی اور پھر وہ ساکت ہو گیا۔
عمران چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر وہ مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف
دیکھنے لگا جو خاموشی سے بیٹھے یہ خوفناک جنگ دیکھ رہے تھے۔
شارپ وائل کے سوئچ بورڈ سے ٹکرانے سے تمام سوئچ پریسڈ ہو گئے
تھے جس سے ان کی کرسیوں کے راڈز کھل گئے تھے لیکن وہ اسی
طرح کرسیوں پر بیٹھے تھے جیسے کسی نے جادو کی چھڑی گھما کر انہیں
پتھر کے بت بنا دیا ہو۔

''یہ واقعی انتہائی خوفناک اور طاقتور لڑاکا ہے''...... صفدر نے
کہا۔

''ہاں۔ اس نے جس انداز میں میرا سر دیوار سے مارا تھا اس
وقت تو مجھے سچ مچ اپنی نانی یاد آ گئی تھی۔ اگر میں خود کو فوراً نہ
سنبھال لیتا تو اس کی جگہ میں پڑا ہوتا''...... عمران نے مسکرا کہا۔

''یہ آپ کا ہی حوصلہ ہے عمران صاحب جو آپ اتنی زبردست
چوٹ برداشت کر گئے ورنہ شاید ہم میں سے کوئی بھی ایسی چوٹ
برداشت نہ کر پاتا''...... صالحہ نے کہا۔

''تم ان تینوں کو راڈز والی کرسیوں پر جکڑو۔ میں باہر جا کر
چیک کرتا ہوں''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے شارپ وائل کا
گرا ہوا مشین پسٹل اٹھایا اور تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی
طرف بڑھ گیا۔ اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور باہر کسی کو نہ پا
کر باہر نکل گیا۔ یہ ایک رہائشی کوٹھی تھی اور وہ سب اس کوٹھی کے
تہہ خانے میں موجود تھے۔ عمران نے تہہ خانے سے نکل کر کوٹھی کا
جائزہ لیا۔ کوٹھی میں مختلف مقامات پر چار مسلح افراد تھے۔ عمران نے
ان سب کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا۔ اس رہائش گاہ کو شاید
ضرورت کے وقت ہی استعمال کیا جاتا تھا اور یہاں سوائے ایشل
اور اس کے چار ساتھیوں کے اور کوئی نہیں رہتا تھا۔ کوٹھی کے پورچ
میں دو کاریں موجود تھیں۔ کوٹھی کا راؤنڈ لگاتے ہوئے عمران کو تہہ
خانے کے ایک کمرے میں اسلحے کا اسٹاک پڑا ہوا مل گیا۔ دوسرے
کمرے میں لاشیں جلا کر راکھ کرنے والی برقی بھٹی بھی لگی ہوئی
تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ شارپ وائل یہاں مجرموں کو لا کر ان پر تشدد

کرتا ہے اور پھر انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں برقی بھٹی میں جلا کر راکھ بنا دی جاتی تھیں۔ ساری کوٹھی کا راؤنڈ لگا کر عمران واپس اس تہہ خانے میں آ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے اور انہوں نے شارپ وائل، کیتھی اور ان کے ساتھی ایشل کو راڈز والی کرسیوں پر بٹھا کر جکڑ دیا تھا۔ ان تینوں کے سر ڈھلکے ہوئے تھے۔

''یہ رہائش گاہ ہے۔ باہر چار مسلح افراد موجود تھے۔ میں نے ان سب کو ہلاک کر دیا ہے۔ اب باہر کوئی نہیں ہے پھر بھی تم سب باہر چلے جاؤ تاکہ اگر کوئی اچانک آ جائے تو اس کا خیال رکھ سکو۔ تب تک میں ان سے پوچھ گچھ کرتا ہوں''...... عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلائے اور وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ عمران نے انہیں اسلحے کے کمرے کے بارے میں بتا دیا تاکہ وہ سب مسلح ہو کر باہر جائیں اور ضرورت پڑنے پر اسلحے کا استعمال کر سکیں۔ عمران نے جولیا کو وہیں روک لیا تھا۔ ایک مشین پسٹل اب جولیا کے ہاتھ میں تھا۔

''کیتھی کو ہوش میں لاؤ جولیا''...... عمران نے جولیا سے کہا تو جولیا نے سر ہلایا اور کیتھی کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے آگے بڑھ کر کیتھی کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب کیتھی کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی تو جولیا اس کی ناک اور منہ سے ہاتھ ہٹا کر پیچھے ہٹ گئی۔ اس کے پیچھے ہٹتے ہی عمران آگے بڑھ آیا۔ اس نے شارپ وائل کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے

بند کر دیئے۔ جب شارپ وائل کے جسم میں حرکت ہوئی تو اس نے ہاتھ ہٹا لئے اور ان دونوں کے ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگا۔ چند ہی لمحوں میں ان دونوں کو ہوش آ گیا اور ہوش میں آتے ہی انہوں نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے انہیں معلوم ہو گیا کہ وہ راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے ہیں۔

''کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے۔ تم راڈز والی کرسیوں سے آزاد کیسے ہو گئے تھے''...... ہوش میں آتے ہی شارپ وائل نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔ کیتھی کی بھی آنکھیں کھل گئی تھیں۔ اس کا چہرہ بگڑا ہوا تھا اور اس کے چہرے پر بھی شدید حیرت لہرا رہی تھی۔

''تم نے اسے یقیناً سمجھایا ہو گا کہ یہ ہمیں ہوش میں لانے کی غلطی نہ کرے اور گولیوں سے اُڑا دے۔ لیکن تمہارا شوہر جس فطرت کا مالک ہے اس نے تمہاری بات کو انا کا مسئلہ بنا لیا ہو گا اور کہا ہو گا کہ جب تک وہ ہمیں ہوش میں نہیں لائے گا یہ ہمیں ہلاک نہیں کرے گا''...... عمران نے کیتھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

''ہاں۔ یہ درست ہے۔ میں نے اس سے یہی سب کہا تھا لیکن......'' کیتھی نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیا''...... عمران نے اسی انداز میں پوچھا۔

''آخر یہ سب ممکن کیسے ہو گیا اور تم راڈز والی کرسی سے آزاد

کیسے ہو گئے۔ کیا تم واقعی جادوگر ہو''...... کیتھی نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''میں سوئچ بورڈ پر موجود سوئچوں کو دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ ان کرسیوں کے راڈز کا میکنزم انہی سوئچوں میں ہے جن کے تار ظاہر ہے ان کرسیوں کے پایوں سے ہو کر گزرتے ہیں اس لئے میں نے تمہارے آنے سے قبل ہی پیروں کی مدد سے تار تلاش کر لئے اور ان میں بوٹ کی ٹو پھنسا دی۔ اس کے بعد ایک جھٹکے کی ضرورت تھی اور میں نے ایسا ہی کیا تھا''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو کیتھی اور شارپ وائل ایک طویل سانس لے کر رہ گئے۔

''پھر بھی میں اسے جادو ہی کہوں گا۔ تمہاری ذہانت کا جادو جو واقعی سر چڑھ کر بولتا ہے''...... شارپ وائل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''واقعی۔ تم انتہائی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہو۔ کاش شارپ وائل نے میری بات مان لی ہوتی''...... کیتھی نے حسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سب باتیں کر کے اگر تم مجھ سے کسی قسم کی رعایت حاصل کرنا چاہتی ہو تو یہ تمہاری بھول ہے۔ تم دونوں نے پاکیشیا میں ایک سائنس دان بلکہ اس کی رہائش گاہ میں موجود بہت سے افراد کو ہلاک کیا ہے۔ تم دونوں پاکیشیا کے مجرم ہو اور میں پاکیشیا کے

مجرموں کو کسی صورت معاف نہیں کرتا''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''ہم تم سے کوئی رعایت نہیں مانگ رہے اور نہ ہی ہم تم سے اپنی زندگی کی بھیک مانگیں گے۔ بازی اب تمہارے ہاتھ میں ہے اس لئے تم ہم سے جو چاہو سلوک کر سکتے ہو''...... شارپ وائل نے بڑے تلخ لہجے میں کہا۔

''گڈ شو۔ اگر تم دونوں نے میرے ساتھ تعاون کیا تو ہو سکتا ہے کہ میں تم دونوں کو زندہ چھوڑ دوں کیونکہ بلاوجہ قتل و غارت میرا شوق نہیں ہے اور نہ میں یہ پسند کرتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''کیسا تعاون چاہتے ہو تم''...... کیتھی نے اسے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''تم نے ہارپ کو ہمارے بارے میں کیا بتایا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ابھی ہم نے چیف کو تمہارے بارے میں کوئی رپورٹ نہیں دی ہے۔ میرا ارادہ تھا کہ میں تم سب کو ہلاک کرنے کے بعد چیف کو کال کرتا تاکہ انہیں تمہاری لاشیں دکھا سکتا''...... شارپ وائل نے جواب دیا۔

''تمہارا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور وہاں کتنے افراد ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''براس لینڈ کالونی میں ہے میرا ہیڈ کوارٹر اور وہاں بیس آدمی

موجود ہیں۔ لیکن تم یہ سب کیوں پوچھ رہے ہو''...... شارپ وائل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''سوال نہیں۔ جو پوچھوں بس اس کا جواب دو''...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا تو شارپ وائل نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''تمہارا نمبر ٹو کون ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''میری نمبر ٹو کیتھی ہے''...... شارپ وائل نے کہا۔

''تم دونوں کے بعد کوئی اور بھی تو ہو گا جو تمہارے گروپ کو ہینڈل کرتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ اس کا نام مارٹو ہے۔ ہمارے بعد ہیڈ کوارٹر کا وہی انچارج ہوتا ہے جسے تھرڈ انچارج کہا جاتا ہے''...... کیتھی نے جواب دیا۔

''گڈ شو۔ اب یہ بتاؤ کہ ہارپ کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ اپنے ہیڈ کوارٹر میں ہو گا اور کہاں ہو سکتا ہے''...... شارپ وائل نے منہ بنا کر کہا۔

''میں اس کے ہیڈ کوارٹر کا ہی پوچھ رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اس کے ہیڈ کوارٹر کا ہمیں علم نہیں ہے''...... کیتھی نے سر جھٹک کر کہا تو عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''تم دونوں ہارپ ایجنسی کے ٹاپ ایجنٹس ہو اور تمہیں ہیڈ کوارٹر کا علم نہیں ہے اس سے بڑا جھوٹ اور کیا ہو گا''...... عمران

نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''یہ جھوٹ نہیں سچ ہے۔ ہمیں واقعی ہیڈ کوارٹر کا علم نہیں ہے اور نہ ہی ہماری آج تک چیف سے کبھی ملاقات ہوئی ہے۔ وہ ہمیں فون پر یا پھر ٹرانسمیٹر پر ہدایات دیتا ہے۔ وہ کون ہے اور کہاں رہتا ہے اس کے بارے میں ہمیں کچھ معلوم نہیں ہے''...... شارپ وائل نے سخت لہجے میں کہا۔

''میں نے تو سوچا تھا کہ تم دونوں تعاون کرو گے تو میں تمہیں چھوڑ دوں گا لیکن اب تم رعایت نہیں چاہتے تو تمہاری مرضی۔ جولیا ان کے ساتھی ایشل کو گولیاں مار دو۔ گولیاں اس کے سر پر پڑنی چاہئیں''...... عمران نے پہلے ان دونوں سے اور پھر جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اوکے''...... جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں کچھ کہتے جولیا نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ ان کے ساتھی ایشل کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ ہوئی اور بے ہوش پڑے ایشل کا سر کسی ناریل کی طرح ٹوٹ کر بکھر گیا۔ جولیا نے برسٹ مار کر اس کا کھوپڑی اُڑا دی تھی۔ خون کے چھینٹے اور گوشت کے لوتھڑے اُڑ اُڑ کر شارپ وائل اور کیتھی پر پڑے تو وہ لرز کر رہ گئے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ تم نے کیا کیا ہے''...... کیتھی نے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کے بعد تمہارے شوہر نامدار کا بھی ایسا ہی حشر ہو گا"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم مجھے ڈرا رہے ہو"...... شارپ وائل غرایا۔

"نہیں۔ سمجھا رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"تم ہماری بات پر یقین کیوں نہیں کر رہے کہ ہمیں واقعی چیف ہارپ کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے"...... کیتھی نے پریشانی سے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"تم بہترین اداکارہ ہو۔ میں اس بات کو مان لیتا ہوں لیکن تمہارے چہرے کی بناوٹ اور تم دونوں کی آنکھوں کی چمک مجھے بتا رہی ہے کہ تم دونوں جھوٹ بول رہے ہو"...... عمران نے کہا۔

"اگر تمہیں ہماری بات پر یقین نہیں ہے تو ٹھیک ہے۔ کر دو ہمیں ہلاک"...... شارپ وائل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ جولیا۔ اس کی بھی کھوپڑی اُڑا دو"...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور مشین پسٹل کا رخ شارپ وائل کے سر کی طرف کر دیا۔ یہ دیکھ کر شارپ وائل اور کیتھی کی آنکھوں میں خوف اور پریشانی کے سائے ابھر آئے۔

"رکو"...... کیتھی نے جولیا کو مشین پسٹل کے ٹریگر پر انگلی کا دباؤ ڈالتے دیکھ کر یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"اب کیا ہوا۔ تمہارا شوہر خود ہی کہہ رہا ہے کہ مجھے یقین نہیں

ہے تو میں تم دونوں کو ہلاک کر دوں"...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"تمہیں اپنی بات کا یقین دلانے کے لئے میرے پاس ایک راستہ ہے"...... کیتھی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"کون سا راستہ"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"تم میری چیف سے بات کراؤ۔ میں باتوں باتوں میں چیف سے تمہیں تصدیق کرا دوں گی کہ ہم اسے جانتے ہیں یا نہیں"۔ کیتھی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ زیادہ مناسب رہے گا"...... عمران نے کہا اور اس نے جیب سے ایک کارڈلیس فون نکال لیا جو اسے اوپر ایک کمرے سے ملا تھا اور وہ اسے جیب میں ڈال کر ساتھ لے آیا تھا۔ اس کے ہاتھ میں فون پیس دیکھ کر کیتھی اور شارپ وائل نے ہونٹ بھینچ لئے جیسے انہیں امید نہیں تھی کہ عمران کے پاس فون ہو گا۔ عمران نے بٹن پریس کر کے فون آن کر دیا۔

"میں تمہیں نمبر بتاتی ہوں"...... کیتھی نے کہا۔

"مجھے ہارپ کا نمبر معلوم ہے"...... عمران نے کہا تو کیتھی اور شارپ وائل چونک پڑے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے جیسے وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں پوچھ رہے ہوں کہ اب کیا کریں۔ عمران نمبر پریس کرنے لگا۔ نمبر پریس کرتے کرتے عمران کو کوئی خیال آیا تو اس نے بٹن پریس کر کے فون بند کر دیا۔

"کیا ہوا۔ فون کیوں آف کر دیا"...... اسے فون آف کرتے دیکھ کر شارپ وائل نے چونکتے ہوئے کہا۔

"تمہارے چیف اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات میں خود حاصل کر لوں گا۔ تم یہ بتاؤ کہ جن فارمولوں کی فلم تم نے حاصل کی تھی وہ اس وقت کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہیں جہاں اسے ہونا چاہئے"...... شارپ وائل نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ فارمولوں کی فلم ٹاپ فیلڈ کے ایس ایس آر میں موجود ہے لیکن مجھے اس کا بھی علم ہے کہ ان فارمولوں پر کام ولٹاس جزیرے کی نائٹ واچ لیبارٹری میں کیا جانا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ فارمولوں کی فلم ایس ایس آر سے نکال کر نائٹ واچ لیبارٹری میں ڈاکٹر نیلسن کو پہنچا دی گئی ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کے بارے میں ہمیں کچھ معلوم نہیں ہے۔ ہم مشن مکمل کرنے کے بعد چھٹیاں گزارنے کے لئے سوئٹزر لینڈ گئے ہوئے تھے۔ چیف کو یقین ہو گیا کہ تم ان کے ڈاج میں آ کر واپس پاکیشیا چلے گئے ہو تو اس نے ہمیں واپس بلا لیا۔ جب چیف نے ہمیں ساری تفصیل بتائی تو کیتھی کو شک ہوا کہ تم اتنی آسانی سے کسی کے ڈاج میں آنے والے انسان نہیں ہو اس نے چیف سے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ تم چیف کو ڈاج دینے کے لئے راستے میں ہی کہیں ڈراپ ہو جاؤ گے اور یہی ہوا تھا۔ تمہارے پیچھے ایک گروپ کو لگایا

گیا تھا لیکن ہم جانتے تھے کہ تم اور تمہارے ساتھی اس گروپ کے بس کی بات نہیں ہے اس لئے ہمیں خود تمہارے خلاف میدان میں آنا پڑا اور ہمارا یہی پروگرام تھا کہ ہم تمہیں قابو کرتے اور اسی وقت ہلاک کر دیتے۔ اگر میں واقعی کیتھی کی بات مان لیتا تو یہ سب نہ ہو رہا ہوتا جو ہو رہا ہے"...... شارپ وائل نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تو یہ طے ہے کہ تم دونوں مجھے کچھ بتانے کے موڈ میں نہیں ہو"...... عمران نے انہیں گھورتے ہوئے کہا۔

"جب ہمیں کچھ معلوم ہی نہیں تو پھر ہم تمہیں کیا بتا سکتے ہیں"۔ کیتھی نے منہ بنا کر کہا۔

"او کے۔ جولیا ان دونوں کو گولیاں مار دو"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی بات سن کر شارپ وائل اور کیتھی چونک پڑے اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتے جولیا کے مشین پسٹل سے ہونے والی تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ان دونوں کی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ دونوں چند لمحے تڑپے اور پھر ساکت ہو گئے۔

ہارپ اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ چونک پڑا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''ہارپ بول رہا ہوں''...... اس نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''شارپ وائل بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے شارپ وائل کی آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ کیا رپورٹ ہے''...... ہارپ نے پوچھا۔

''ہم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے چیف''...... دوسری طرف سے شارپ وائل نے کہا تو ہارپ بے اختیار اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ کیا تمہیں یقین ہے کہ تمہارے ہاتھوں ہلاک ہونے والے عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں۔ تم نے ان کی لاشیں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں''...... ہارپ نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ میں نے تصدیق کے بعد خود انہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کیا ہے''...... شارپ وائل نے جواب دیا۔

''تفصیل بتاؤ۔ کیسے ہوا یہ سب''...... ہارپ نے اسی انداز میں کہا تو شارپ وائل نے کلاسٹر سے مارٹی سے ملنے والی رپورٹ اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کے ایکریمین میک اپ میں ولنگٹن پہنچنے اور ان کی ایلکم ریز سے نگرانی تک کے تمام واقعات بتا دیئے پھر وہ چیف کو بتانے لگا کہ کس طرح اس نے ایلکم ریز کے ذریعے سارٹر سے ان کی نگرانی کرائی تھی اور سارٹر نے انہیں رہائش گاہ میں گیس کیپسول فائر کر کے بے ہوش کر دیا تھا۔ اس کے بعد سارٹر اس کے حکم پر انہیں بے ہوشی کی حالت میں اٹھا کر ایشل کے پاس ٹاپ ہاؤس لے گیا تھا۔

''ایشل نے انہیں بے ہوشی کی حالت میں ٹاپ ہاؤس کے تہہ خانے میں راڈز والی کرسیوں پر جکڑ دیا تھا اور میرے حکم پر اس نے انہیں طویل بے ہوشی کے نہ صرف انجکشن لگا دیئے تھے بلکہ میک اپ واشر سے ان کے میک اپ بھی صاف کر دیئے تھے۔ اس کے بعد میں اور کیتھی ٹاپ ہاؤس پہنچ گئے اور پھر ہم دونوں نے انہیں بے ہوشی کی حالت میں ہی گولیوں سے چھلنی کر دیا۔ کیتھی کا کہنا تھا کہ انہیں ہوش میں لائے بغیر گولیاں مار دی جائیں ورنہ ہوش میں آنے کے بعد یہ جادوئی انداز میں سچویشن اپنے حق میں بدل لیتے ہیں''...... شارپ وائل نے کہا۔

"اور تم نے کیتھی کی بات مان لی تھی"...... ہارپ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ کیتھی کی بات سن کر میری انا کو ٹھیس تو ضرور پہنچی تھی لیکن میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی صلاحیتوں کے بارے میں جانتا تھا کہ اگر واقعی انہیں ایک بھی موقع مل گیا تو وہ حالات پلٹنے میں ایک لمحے کی بھی دیر نہیں لگائیں گے اس لئے میں نے اور کیتھی نے جاتے ہی انہیں گولیوں سے بھون دیا تھا"...... شارپ وائل کی آواز سنائی دی۔

"گڈ شو۔ یہ سن کر خوشی ہوئی ہے کہ تم نے اس بار جذبات سے کام نہیں لیا تھا ورنہ تم اب مجھ سے بات نہ کر رہے ہوتے"۔ ہارپ نے کہا۔

"یس چیف"...... شارپ وائل کی آواز سنائی دی۔

"تم کہہ تو رہے ہو کہ تم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے لیکن نجانے کیا بات ہے کہ مجھے ابھی تک اس بات پر یقین نہیں ہو رہا ہے کہ وہ سب ہلاک ہو چکے ہیں"...... ہارپ نے کہا۔

"میں نے آپ کو اسی لئے فون کیا ہے چیف کہ آپ آ کر اپنی آنکھوں سے ان کی لاشیں دیکھ لیں۔ میں نے ان کے میک اپ بھی واش کرا دیئے تھے۔ مجھ سے اور کیتھی سے زیادہ ان کے بارے میں آپ جانتے ہیں۔ ان کی لاشیں دیکھ کر آپ اس بات کا

حتمی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں یا نہیں"۔ شارپ وائل نے کہا۔

"ہونہہ۔ کتنے افراد ہیں"...... ہارپ نے ہنکارہ بھر کر پوچھا۔

"عمران سمیت چھ افراد ہیں جن میں دو لڑکیاں بھی ہیں اور ان میں ایک لڑکی سوئس نژاد ہے"...... شارپ وائل نے کہا۔

"سوئس نژاد۔ ہاں۔ ان کے ساتھ ایک لڑکی کام کرتی ہے جس کا نام جولیانا فٹز واٹر ہے۔ اگر تو یہ وہی ہے تو پھر واقعی یہ وہی لوگ ہیں کیونکہ جولیانا فٹز واٹر ہمیشہ عمران کے ساتھ ہی ہوتی ہے"۔ ہارپ نے کہا۔

"تو کیا اب آپ کو یقین آ گیا ہے کہ ہم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہی ہلاک کیا ہے"...... شارپ وائل کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں۔ لیکن ایک بار میں خود بھی ان کی لاشیں دیکھنا چاہتا ہوں خاص طور پر عمران کی لاش"...... ہارپ نے چند لمحے توقف کے بعد کہا۔

"یس چیف۔ آپ جیسے چاہیں تسلی کر سکتے ہیں"...... شارپ وائل نے کہا۔

"کہاں ہیں ان کی لاشیں"...... ہارپ نے پوچھا۔

"ٹاپ ہاؤس میں ہیں چیف۔ تہہ خانے میں"...... شارپ وائل نے کہا۔

"کیتھی بھی تمہارے ساتھ ہے"...... ہارپ نے پوچھا۔

"یس چیف۔ یہ بات کریں"...... شارپ وائل نے کہا۔

"ہیلو چیف۔ کیتھی بول رہی ہوں"...... دوسرے لمحے کیتھی کی آواز سنائی دی۔

"کیتھی۔ کیا تمہیں بھی شارپ وائل کی طرح یقین ہے کہ جن افراد کو تم نے ہلاک کیا ہے وہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں"۔ ہارپ نے پوچھا۔

"یس چیف۔ میں کنفرم ہوں۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں"...... کیتھی نے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ شارپ وائل سے بات کراؤ"...... ہارپ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسرے لمحے شارپ وائل کی آواز سنائی دی۔

"تم ان کی لاشیں لے کر ہیڈ کوارٹر آ جاؤ۔ تصدیق کے بعد ہم ان کی لاشیں یہیں برقی بھٹی میں ڈال کر جلا دیں گے"...... ہارپ نے کہا۔

"یس چیف۔ لیکن مجھے ان کی لاشیں ہیڈ کوارٹر لانے میں کچھ وقت لگے گا"...... شارپ وائل نے کہا۔

"کیوں۔ وقت کیوں لگے گا"...... ہارپ نے پوچھا۔

"یہاں میں کیتھی کو لے کر اپنی کار میں آیا تھا یہاں ایشل کی

کار بھی موجود ہے لیکن ان دونوں کاروں میں اتنی گنجائش نہیں ہے کہ میں چھ لاشیں ان میں ڈال کر ہیڈ کوارٹر لا سکوں۔ فرنٹ سیٹ پر تو لاشیں نہیں ڈالی جا سکتیں اس لئے میں اپنے سب ہیڈ کوارٹر میں مارٹو سے بات کرتا ہوں کہ وہ بند باڈی والی وین لے کر آ جائے۔ جیسے ہی وہ بند باڈی والی وین لائے گا تو میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اس میں ڈال کر آپ کے پاس لے آؤں گا"...... شارپ وائل نے کہا۔

"کیا ٹاپ ہاؤس میں کوئی بند باڈی والی وین موجود ہے"...... ہارپ نے پوچھا۔

"نو چیف۔ میں مارٹو سے منگوا لیتا ہوں وہ کہیں سے اڑا لائے گا"...... شارپ وائل نے کہا۔

"مارٹو کو رہنے دو۔ میں یہاں سے جیری کو بھیج دیتا ہوں۔ وہ بند باڈی والی وین لے کر تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔ تم اس کی وین میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں رکھوا کر لے آنا۔ اس طرح وقت بچ جائے گا"...... ہارپ نے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف۔ جیسے آپ کا حکم۔ جیری کے ساتھ آپ دو مزید افراد کو بھیج دیں تاکہ وہ ہمارے ساتھ تہہ خانے سے لاشیں نکلوا کر وین میں رکھوا سکیں"...... شارپ وائل نے کہا۔

"اوکے۔ میں بھیج دیتا ہوں"...... شارپ وائل نے کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ رسیور رکھتے ہی اس نے سائیڈ پر پڑے

ہوئے انٹرکام کا بٹن پریس کیا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے اس کی پی اے کی آواز سنائی دی۔

''جیری سے کہو کہ وہ دو آدمیوں کے ساتھ بند باڈی والی وین میں ٹاپ ہاؤس جائے۔ وہاں شارپ وائل اور کیتھی موجود ہیں۔ انہوں نے چھ پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کیا ہے۔ جیری اور اس کے ساتھی وہاں جا کر بند باڈی والی وین میں ان کی لاشیں ڈال کر لے آئیں''...... ہارپ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ میں کہہ دیتی ہوں''...... پی اے نے کہا تو ہارپ نے بٹن پریس کر کے انٹرکام آف کر دیا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور کان سے لگا کر چند بٹن پریس کر دیئے۔

''ساسکو بول رہا ہوں آپریٹنگ روم سے''...... رابطہ قائم ہوتے ہی مردانہ آواز سنائی دی۔

''ہارپ بول رہا ہوں''...... ہارپ نے انتہائی کرخت اور سخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس چیف۔ حکم''...... اس کی آواز سنتے ہی ساسکو نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''شارپ وائل اور کیتھی، پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں ہیڈ کوارٹر لا رہے ہیں۔ شارپ وائل نے کہا ہے کہ اس نے ان کے میک اپ

صاف کر دیئے تھے۔ تم ہیڈ کوارٹر میں بلیو کیم ریز پھیلا دو اور جیری کی بند باڈی والی وین میں آنے والی لاشوں کی چیکنگ کرو۔ مجھے شک ہے کہ وہ لاشیں پاکیشیائی ایجنٹوں کی نہیں ہیں۔ بلیو کیم کے ساتھ تم ماسٹر کمپیوٹر سے عمران اور اس کے ساتھیوں کا سپیشل ڈیٹا چیکر آن رکھو۔ اگر وہ لاشیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہوئیں تو ڈیٹا کی مدد سے پتہ چل جائے گا اور اگر ڈیٹا ان کی لاشوں سے میچ نہ ہوا تو کنفرم ہو جائے گا کہ وہ لاشیں عمران اور اس کے ساتھیوں کی نہیں ہیں''...... ہارپ نے کہا۔

''یس چیف''...... ساسکو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو ہارپ نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''مجھے یقین تو ہے کہ شارپ وائل مجھ سے جھوٹ نہیں بول سکتا لیکن نجانے کیا بات ہے کہ مجھے ابھی تک اس بات کا یقین نہیں ہو رہا ہے کہ اس کے ہاتھوں ہلاک ہونے والے عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں''...... ہارپ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے سر جھٹکا اور دوبارہ اس فائل کی طرف متوجہ ہو گیا جس کا وہ شارپ وائل کی کال آنے سے پہلے مطالعہ کر رہا تھا۔

عمران نے مسکراتے ہوئے فون آف کیا اور اسے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا۔ عمران نے شارپ وائل کا میک کر رکھا تھا جبکہ اس نے جولیا کو کیتھی کا میک اپ کرا دیا تھا۔ اسی طرح اس نے شارپ وائل کی لاش کے چہرے پر اپنا میک اپ کر دیا تھا اور کیتھی کے چہرے پر جولیا کا۔ اسی طرح اس نے رہائش گاہ سے باقی افراد کی لاشیں اپنے ساتھیوں کی مدد سے تہہ خانے میں پہنچا دی تھیں اور ان سب پر اپنے ساتھیوں کا میک اپ کر دیا تھا اور اس کے ساتھی ان افراد کے میک اپ میں تھے جو اس رہائش گاہ میں پہرہ دے رہے تھے۔ شارپ وائل، کیتھی، ایشل اور اس کے چار مسلح افراد کی لاشوں کی تعداد سات تھی اس لئے عمران کے کہنے پر ایک آدمی کی لاش کو اٹھا کر الگ کمرے میں رکھ دیا گیا تھا اور تہہ خانے میں چھ لاشیں ہی رکھی گئی تھیں تاکہ اگر کوئی وہاں آئے تو وہ چھ کی بجائے سات لاشیں دیکھ کر چونک نہ پڑے۔ میک اپ کا سامان اور لباس عمران

کو اسی رہائش گاہ سے ہی مل گئے تھے۔ ساری تیاری مکمل کرنے کے بعد عمران نے ہارپ کو فون کیا تھا اور اب وہ سب ایک کمرے میں آ کر جمع ہو گئے تھے۔ عمران نے چونکہ فون کا لاؤڈر آن کر رکھا تھا اس لئے اس کے ساتھیوں نے اس کی اور ہارپ کی ساری باتیں سن لی تھیں جو عمران نے شارپ وائل اور کیتھی کی آواز میں کی تھیں۔

''تو تم نے اسی لئے شارپ وائل اور کیتھی کو ہلاک کیا تھا کہ تم ان کی آواز میں ہارپ سے بات کر سکو''...... جولیا نے کہا۔ وہ سب اوپر ایک بڑے کمرے میں موجود تھے۔

''ہاں۔ شارپ وائل اور کیتھی تربیت یافتہ تھے۔ وہ میرے کسی سوال کا جواب نہیں دے رہے تھے۔ ان پر جتنا تشدد بھی کیا جاتا مگر وہ ہارپ اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں کچھ نہ بتاتے۔ مجھے اچانک خیال آیا تھا کہ میرے پاس ہارپ کا نمبر موجود ہے۔ اگر میں شارپ وائل کی آواز میں اس سے بات کروں اور اسے یہ یقین دلانے کی کوشش کروں کہ شارپ وائل اور کیتھی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے تو اسے اس بات کا یقین نہ آئے گا کیونکہ ہارپ کے بارے میں مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ وہ انتہائی شکی مزاج انسان ہے اور آسانی سے کوئی بات اس کے حلق سے نہیں اترتی ہے۔ پھر ہماری ہلاکت کی بات بھلا اسے آسانی سے کیسے ہضم ہو سکتی تھی۔ مجھے یقین تھا کہ جب میں اسے اپنی اور

تم سب کی ہلاکت کا بتاؤں گا تو وہ شارپ وائل کی بات پر یقین نہیں کرے گا اور خود ہماری لاشوں کو دیکھنا چاہے گا۔ اب وہ ہماری لاشیں دیکھنے کے لئے یہاں آتا یا پھر وہ ہمیں لاشیں لے کر اپنے ہیڈ کوارٹر میں آنے کا کہتا۔ شارپ وائل اور کیتھی کی یہ بات جھوٹ تھی کہ وہ ہارپ کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں نہیں جانتے۔ میرے لئے یہ مسئلہ تھا کہ اگر ہارپ نے لاشیں ہیڈ کوارٹر لانے کے لئے کہا تو میں کیا کروں گا۔ میرے دماغ میں مارٹو کا نام آیا تھا کہ میں اس سے بات کروں گا اور پھر اس کی مدد سے ہارپ کے ہیڈ کوارٹر لاشیں لے جاؤں گا کیونکہ اگر شارپ وائل اور کیتھی، ہارپ کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ جانتے تھے تو پھر مارٹو ان کے سیکشن کا تھرڈ انچارج تھا۔ اور تھرڈ انچارج ہونے کی وجہ سے اسے بھی ہارپ کے ہیڈ کوارٹر کا علم ہونا ضروری تھا لیکن ہارپ نے یہ کہہ کر خود ہی میرا مسئلہ حل کر دیا کہ وہ اپنے ہیڈ کوارٹر سے جیری کو بند باڈی والی وین میں بھیج رہا ہے''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ آپ کا پروگرام بدل گیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''پروگرام۔ کیسا پروگرام''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب دو گروپس میں کام کرنے کا سوچ رہے مگر اب ہارپ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر جانا چاہتے ہیں تو ظاہر ہے ان کا

پروگرام بدل ہی گیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''میرا مقصد ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں کی فلم کا حصول ہے۔ اسے حاصل کرنے کے لئے مجھے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینا پڑتا ہے کہ ہم یہ فلم کس طریقے سے حاصل کر سکتے ہیں چاہے اس کا حصول مشکل ہو یا آسان اور اس کے لئے حالات کو مدنظر رکھنا ہوتا ہے۔ اس لئے حالات کے مطابق پروگرام میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''لیکن میری سمجھ میں ایک بات نہیں آ رہی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ظاہر ہے تمہاری سوچ کا ریموٹ کنٹرول صالحہ کے پاس ہے تو تمہیں کوئی بات کیسے سمجھ آ سکتی ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو وہ سب مسکرا دیئے۔

''صفدر صاحب شاید یہ کہنا چاہتے ہیں کہ عمران صاحب ٹاپ فیلڈ اور نائٹ واچ لیبارٹری کا خیال چھوڑ کر ہارپ ایجنسی کے چیف پر کیوں توجہ دے رہے ہیں''...... صالحہ نے کہا۔

''دیکھا۔ میں نے کہا تھا نا کہ صفدر کی سوچ کا ریموٹ صالحہ کے پاس ہے اور کچھ نہیں تو یہ اتنا ضرور سمجھ گئی ہے کہ صفدر کو کس بات کی سمجھ نہیں آ رہی ہے''...... عمران نے کہا تو وہ سب کھلکھلا کر

ہنس پڑے۔

''صفدر اور صالحہ کی سوچ غلط نہیں ہے۔ یہ ٹھیک سوچ رہے ہیں کہ تم آخر ہارپ پر کیوں توجہ دے رہے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''میں نے کب کہا کہ ان دونوں کی سوچ غلط ہے''...... عمران نے کہا۔

''تم ادھر ادھر کی باتیں کر کے اصل بات بتانے سے گریز کر رہے ہو''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''کون سی اصل بات''...... عمران نے انجان بن کر کہا۔

''میں ہارپ کے بارے میں پوچھ رہی ہوں''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''کیا پوچھ رہی ہو اس کے بارے میں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''لگتا ہے عمران صاحب کو ابھی خود بھی اس بات کا اندازہ نہیں ہے کہ وہ یہ سب کیوں کر رہے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو کیا تمہارے خیال میں، میں احمق ہوں''...... عمران نے آنکھیں نکال کر کہا۔

''اس میں کسی کو کیا شک ہے''...... تنویر نے موقع کا فائدہ اٹھا کر جملہ چست کرتے ہوئے کہا تو نہ صرف وہ سب بلکہ عمران بھی کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''کیا واقعی تمہارے ذہن میں کوئی پلاننگ نہیں ہے''...... اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا جولیا نے پوچھا۔

''میرا خیال ہے کہ اگر ہم ہارپ تک پہنچ جائیں تو ہمیں دو گروپس بنا کر دو مختلف مقامات پر جانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ ٹاپ فیلڈ کا انچارج کرنل گارلس اور نائٹ واچ لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر، ہارپ کی ہر بات مانتے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ میں کسی طرح سے ہارپ کی جگہ لے لوں۔ اس کے دو فائدے ہوں گے''...... عمران نے کہا۔

''کون سے فائدے''...... صالحہ نے پوچھا۔

''میں ہارپ کے روپ میں ڈاکٹر نیلسن سے ایس ایس آر کھلوانے کا اجازت نامہ اور کوڈز بھی حاصل کر سکتا ہوں اور ہارپ کے میک اپ میں ٹاپ فیلڈ میں پہنچ کر ایس ایس آر سے مطلوبہ مائیکرو فلم بھی حاصل کر سکتا ہوں۔ ہارپ کے میک اپ میں نہ تو ڈاکٹر نیلسن کو مجھ پر شک ہو گا اور نہ ہی کرنل گارلس ایس ایس آر سے فارمولوں کی فلم نکال کر مجھے دینے میں ہچکچاہٹ دکھا سکے گا''۔ عمران نے کہا۔

''اوہ۔ واقعی یہ تو سب سے زیادہ آسان طریقہ ہے۔ اس طرح ہم خواہ مخواہ کی بھاگ دوڑ سے بھی بچ جائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''لیکن یہ کام تو تم ہارپ کو قابو کئے بغیر بھی کر سکتے ہو۔

تمہارے پاس کرنل نیلسن کا فون نمبر پہلے سے ہی موجود ہے۔ شرلاک سے تم ڈاکٹر نیلسن کا نمبر بھی حاصل کر سکتے ہو پھر تم ہارپ کی آواز میں دونوں سے بات کر کے اپنا کام نکلوا سکتے ہو“۔ جولیا نے کہا۔

”نہیں۔ دونوں جگہوں پر ریڈ الرٹ ہے۔ اگر میں نے یہ کام باہر بیٹھ کر کیا تو اس کی تصدیق کی جا سکتی ہے۔ کرنل گارلس اور پروفیسر تصدیق کے لئے ہارپ سے بات کر سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں ہمارے سارے کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا۔ اگر یہ کام میں ہارپ کے ہیڈ کوارٹر میں بیٹھ کر کروں گا تو کرنل گارلس اور ڈاکٹر نیلسن زیادہ سے زیادہ ہارپ کے ہیڈ کوارٹر فون کر کے تصدیق کریں گے اس طرح انہیں تسلی ہو جائے گی کہ ان کے ساتھ کوئی ڈاجنگ گیم نہیں کھیل رہا“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو اس لئے تم ہارپ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر جانے کا پروگرام بنا رہے ہو“...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”جب تم میرے دل کی ہر بات سمجھ لیتی ہو تو پھر مجھے کچھ کہنے کی کیا ضرورت ہے“...... عمران نے ایک بار پھر پٹڑی سے اترتے ہوئے کہا۔

”تو یہ میک اپ آپ نے ہمیں اپنے ساتھ ہارپ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں لے جانے کے لئے کیا ہے اور ان لاشوں پر ہمارا تا کہ آنے والے افراد ان لاشوں کو آپ اور ہم سب کی لاشیں سمجھ

کر ہارپ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر لے جائیں“...... صفدر نے کہا۔

”تم تو شاید ساتھ نہ جا سکو لیکن میں اور جولیا، ہارپ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر جا سکتے ہیں۔ ہارپ نے جن تین افراد کو یہاں بھیجا ہے ہم انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے کیونکہ ہم ان کے ساتھ ہی ہارپ کے ہیڈ کوارٹر تک پہنچ سکتے ہیں۔ وہاں جاتے ہی میں ہارپ کو قابو کروں گا اور پھر اس کی جگہ لے کر تمہیں کال کر دوں گا۔ اس کے بعد تم سب آسانی سے ہمارے پاس پہنچ جاؤ گے“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ اگر ہم سب ایک ساتھ گئے تو واقعی ہارپ کو شک ہو جائے گا“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی باہر سے انہیں ہارن کی آواز سنائی دی۔

”جیری اور اس کے ساتھی آ گئے ہیں۔ تم سب اپنی پوزیشنوں پر پہنچ جاؤ۔ ہوسکتا ہے جیری اور اس کے ساتھی پہلے بھی یہاں آتے رہے ہوں اور وہ تم سب کو ادھر ادھر دیکھ کر چونک پڑیں“۔ عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلائے اور اٹھ کر کمرے سے باہر نکلتے چلے گئے۔

صفدر نے باہر جا کر گیٹ کھولا تو عمران اس کے ساتھ تھا تا کہ اگر جیری یا اس کا کوئی ساتھی صفدر سے کوئی بات کرنے کی کوشش کرے تو وہ اسے سنبھال سکے۔ گیٹ کھلتے ہی بند باڈی والی ایک بڑی سی وین اندر آ گئی۔ وین میں سامنے والے حصے میں دو افراد

بیٹھتے تھے۔ ایک وین ڈرائیور اور دوسرا سائیڈ سیٹ پر تھا جبکہ تیسرا آدمی وین کے پچھلے حصے میں تھا۔ وین اندر آتے ہی وہ تینوں وین سے نکل کر باہر آ گئے۔

''باس۔ یہ جیک اور سنوگر ہیں۔ انہیں بتائیں کہ تہہ خانہ کہاں ہے یہ وہاں سے لاشیں اٹھا کر لے آتے ہیں''...... سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے لمبے قد کے مالک نوجوان نے آگے بڑھ کر عمران سے مخاطب ہو کر بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''انہیں تہہ خانے میں لے جاؤ اور لاشیں ان کے سپرد کر دو''۔ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں صفدر کے ساتھ اندرونی عمارت کی طرف بڑھ گئے۔ جولیا بھی کمرے سے نکل کر باہر آ گئی تھی۔ وہ عمران کے ساتھ کھڑی تھی۔

''ہم کار باہر نکالتے ہیں۔ جب یہ لوگ وین میں لاشیں لے کر روانہ ہوں گے تو ہم ان کے پیچھے کار لے جائیں گے''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران پورچ میں کھڑی سفید رنگ کی ایک کار کی طرف بڑھ گیا۔ اس کار کی چابی اسے شارپ وائل کی جیب سے مل گئی تھی۔ عمران نے کار اسٹارٹ کی اور اسے بیک کرتا ہوا گیٹ کے پاس لے آیا۔ جولیا آگے بڑھی اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ تھوڑی ہی دیر میں جیری اور اس کے ساتھی نے تہہ خانے سے لاشیں لا کر وین کے پچھلے حصے میں ڈال دیں۔

پھر ایک آدمی لاشوں کے ساتھ وین کے پچھلے حصے میں بیٹھ گیا جبکہ ایک نے وین کی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔

''کیا آپ ہمارے ساتھ ہیڈ کوارٹر جائیں گے''...... اس نوجوان نے عمران کی کار کی طرف آتے ہوئے پوچھا جس نے عمران سے پہلے بات کی تھی۔

''ہاں''...... عمران نے کہا تو اس نوجوان نے جس کا نام جیری تھا، اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا وین کی طرف گیا اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر میں وین ٹاپ ہاؤس سے نکل کر آگے بڑھی جا رہی تھی۔ عمران نے کار وین کے پیچھے لگا دی۔ وین شہر کی مختلف سڑکوں پر دوڑتی رہی اور پھر مضافات جانے والی ایک سڑک پر آ گئی۔

''تو ہارپ ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر شہر سے باہر ہے''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''شاید''...... جولیا نے کہا۔ وین کافی دیر تک دوڑتی رہی پھر ایک سائیڈ روڈ کی طرف مڑ گئی جہاں دور ایک بڑا فارم ہاؤس دکھائی دے رہا تھا۔ عمران نے بھی اپنی کار اس سڑک پر ڈال دی۔ وین اور کار آگے پیچھے دوڑتی ہوئیں فارم ہاؤس کی جانب بڑھی جا رہی تھیں۔ کچھ دیر بعد وین فارم ہاؤس کے قریب جا کر رکی۔ عمران نے بھی کار وین کے پیچھے روک دی۔ چند لمحوں کے بعد فارم ہاؤس کا بڑا سا دروازہ کھلتا دکھائی دیا۔ جیسے ہی دروازہ کھلا وین فارم ہاؤس

کے اندر داخل ہوگئی۔ عمران بھی اپنی کار فارم ہاؤس میں لے آیا۔
اس نے باہر کا بغور جائزہ لیا تھا لیکن دور نزدیک کھیتوں میں اسے سوائے اکا دکا کسانوں کے کوئی دکھائی نہیں دیا تھا۔ کھیتوں میں کام کرنے والے افراد فارم ہاؤس سے کافی فاصلے پر تھے۔ انہوں نے ایک نظر وین اور اس کے پیچھے آتی ہوئی کار کی طرف دیکھا تھا اور پھر اپنے کاموں میں مصروف ہو گئے تھے۔

فارم ہاؤس کا ہال اندر سے خالی تھا۔ وہاں نہ کوئی آدمی دکھائی دے رہا تھا اور نہ ہی سامان۔ یہاں تک کہ وہاں گھاس پھونس کا ایک تنکا بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ہال کا فرش سپاٹ تھا اور فرش کے درمیان میں سفید رنگ کا ایک بڑا سا چوکور خانہ بنا ہوا تھا۔ وین اس چوکور خانے کے اندر جا کر رک گئی۔ عمران نے بھی کچھ سوچ کر کار وین کے دائیں طرف چوکور خانے میں کھڑی کر دی۔ جیسے ہی اس نے کار چوکور خانے میں روکی اسی لمحے اسے ہلکا سا جھٹکا لگا اور دوسرے لمحے اس نے فرش کے چوکور حصے کو نیچے بیٹھتے دیکھا تو وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔ ہارپ ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر اس فارم ہاؤس کے نیچے تھا۔ باہر سے آنے والی گاڑیاں فارم ہاؤس کے اندر آ کر اس چوکور خانے میں رکتی تھیں اور پھر فرش کا یہ حصہ کسی لفٹ کی طرح نیچے بیٹھ جاتا تھا اور گاڑیاں انڈر گراؤنڈ موجود پارکنگ میں پہنچ جاتی تھیں۔ فرش کے بیٹھتے ہی وہاں عمران کو متعدد گاڑیاں دکھائی دینے لگی تھیں۔ کچھ ہی دیر میں فرش کا چوکور حصہ نچلی زمین

سے جا کر مل گیا اور پھر خفیف سے جھٹکے سے رک گیا تو وین آگے بڑھی اور پارکنگ میں موجود خالی جگہ کی طرف بڑھ گئی۔ عمران نے بھی ایک خالی جگہ دیکھ کر کار آگے بڑھا دی۔

وین رکتے ہی جیری اور اس کے ساتھی باہر آئے اور وہ وین کا پچھلا حصہ کھول کر لاشیں نکالنے لگے۔ عمران بھی جولیا کے ساتھ کار سے نکل کر باہر آ گیا۔ انڈر گراؤنڈ پارکنگ کے تین اطراف میں دیواریں تھیں جبکہ ایک سائیڈ پر فولاد کا بنا ہوا بڑا سا دروازہ دکھائی دے رہا تھا جو بند تھا۔

عمران نے جولیا کو اشارہ کیا اور فولادی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ جولیا بھی اس کے پیچھے چل پڑی۔ دروازے کے پاس پہنچ کر وہ رک گئے۔ ابھی وہ دروازے کے پاس پہنچے ہی تھے کہ یکلخت دروازے کے اوپر سے نیلے رنگ کی شعاع سی نکل کر ان دونوں پر پڑی۔ عمران نیلی روشنی کو دیکھ کر چونک پڑا اس سے پہلے کہ وہ کچھ کرتا اسے یوں محسوس ہوا جیسے اچانک اس کے جسم سے جان نکل گئی ہو۔ اسے اپنے جسم کے اعضاء یکلخت مفلوج ہوتے ہوئے محسوس ہوئے۔ دوسرے لمحے اس کے دماغ میں اندھیرا بھر گیا۔ اس نے سر جھٹک کر اندھیرا دور کرنے کی کوشش کی لیکن اعصاب مفلوج ہونے کی وجہ سے وہ سر نہ جھٹک سکا دوسرے لمحے وہ ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے کی طرح گیٹ کے پاس فرش پر گرتا چلا گیا۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی ہارپ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس“...... ہارپ نے کرخت لہجے میں کہا۔

”ساسکو بول رہا ہوں آپریٹنگ روم سے“...... دوسری طرف سے ساسکو کی آواز سنائی دی۔

”ہاں بولو۔ کس لئے فون کیا ہے“...... ہارپ نے اسی انداز میں کہا۔

”جیری اور اس کے ساتھی بند باڈی والی وین میں لاشیں لے کر آ گئے ہیں اور ان کے پیچھے شارپ وائل اور کیتھی کی بھی کار ہے“۔ ساسکو نے کہا۔

”گڈ شو۔ تم نے ان لاشوں کی چیکنگ مکمل کر لی“...... ہارپ نے پوچھا۔

”نو باس۔ ابھی وہ پارکنگ میں موجود ہیں۔ وہ جیسے ہی اندرونی عمارت میں داخل ہونے کے لئے گیٹ کے پاس آئیں گے اسی

وقت بلیو کیم ریز آن ہو جائے گی اور بلیو کیم ریز آن ہوتے ہی پتہ چل جائے گا کہ لاشیں پاکیشیائی ایجنٹوں کی ہیں یا نہیں“۔ ساسکو نے کہا۔

”تو پھر ان کی چیکنگ کے بعد مجھے فون کرتے نانسنس۔ پہلے کیوں کیا ہے“...... ہارپ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”سوری چیف۔ وہ میں“...... دوسری طرف سے ساسکو نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ہارپ کو رسیور میں تیز سیٹی کی آواز سنائی دی۔

”یہ کیسی آواز ہے“...... ہارپ نے پوچھا۔

”شارپ وائل اور کیتھی گیٹ کے پاس آئے ہیں چیف اور۔ اور......“ ساسکو نے کہا۔ اس کے لہجے میں شدید حیرت اور بوکھلاہٹ تھی۔

”کیا ہوا۔ تم اس قدر بوکھلا کیوں گئے ہو“...... ہارپ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”یہ شارپ وائل اور کیتھی نہیں ہیں چیف“...... ساسکو نے اسی انداز میں کہا تو ہارپ بے اختیار اچھل پڑا۔

”شارپ وائل اور کیتھی نہیں ہیں۔ کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم“...... ہارپ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

”شارپ وائل اور کیتھی کے میک اپ میں یہاں کوئی اور آیا ہے چیف اور کمپیوٹر ڈیٹا کے مطابق یہ دونوں علی عمران اور پاکیشیا

سیکرٹ سروس کے ساتھ کام کرنے والی سوئس نژاد لڑکی ہے جس کا نام ڈیٹا کے مطابق جولیانا فٹز واٹر ہے''...... ساسکو نے کہا تو ہارپ شدید حیرت سے حقیقتاً اچھل پڑا۔

''عمران۔ جولیانا۔ کیا تمہیں کنفرم ہے کہ شارپ وائل اور کیتھی کے میک اپ میں یہ دونوں ہیں''...... ہارپ نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''لیس چیف۔ ماسٹر کمپیوٹر نے ڈیٹا سیٹنگ کے مطابق کام کرتے ہوئے ڈیٹا میچنگ کی تھی۔ شارپ وائل اور کیتھی کے ڈیٹا میچ نہ ہونے پر ماسٹر کمپیوٹر نے آٹو سسٹم کے تحت بلیو کیم سے ان پر بلیو ریز فائر کر دی تھی جس سے نہ صرف ان کے اعضاء مفلوج ہو گئے بلکہ وہ دونوں وہیں بے ہوش ہو گئے ہیں''...... ساسکو نے کہا۔

''کہاں ہیں وہ دونوں''...... ہارپ نے پوچھا۔

''دونوں گیٹ کے پاس بے ہوش پڑے ہوئے ہیں''...... ساسکو نے جواب دیا۔

''جیری سے کہو کہ وہ ان دونوں کو اٹھا کر فوراً بلیک روم میں لے جا کر وہاں کرسیوں پر بیٹھا کر رسیوں سے باندھ دے۔ ابھی اسی وقت''...... ہارپ نے چیختے ہوئے کہا۔

''لیس چیف''...... ساسکو نے کہا۔

''ان لاشوں کو بھی چیک کرو۔ ہو سکتا ہے کہ جس طرح شارپ وائل اور کیتھی کے میک اپ میں عمران اور اس کی ساتھی لڑکی یہاں

آئے ہیں اسی طرح ان کے باقی ساتھی لاشیں بن کر یہاں آ گئے ہوں۔ اگر بلیو کیم سے تمہیں ان میں زندگی کی معمولی سی بھی رمق دکھائی دے تو انہیں ہاٹ ریز سے فوراً جلا کر بھسم کر دینا''۔ ہارپ نے کہا۔

''لیس چیف''...... ساسکو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو ہارپ نے رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے اور وہ پریشانی کے عالم میں مسلسل دانتوں سے ہونٹ کاٹ رہا تھا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ شارپ وائل اور کیتھی نے عمران کو نہیں بلکہ عمران نے ان دونوں کو اپنے قابو میں کیا تھا اور اب عمران، شارپ وائل کے روپ میں یہاں آیا ہے تا کہ مجھ پر ہاتھ ڈال سکے''...... ہارپ نے غصے اور پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''اگر عمران شارپ وائل کے روپ میں اور اپنی ساتھی لڑکی کو کیتھی کے روپ میں یہاں لایا ہے تو پھر شارپ وائل اور کیتھی کہاں ہیں۔ کہیں عمران نے ان دونوں کو......'' ہارپ ابھی بڑبڑا ہی رہا تھا کہ اسی لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''لیس''...... ہارپ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور کان سے لگاتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''ساسکو بول رہا ہوں چیف''...... ساسکو کی پریشانی سے بھرپور

آواز سنائی دی۔

''ہاں۔ کیا رپورٹ ہے''...... ہارپ نے پوچھا۔

''جیری جن لاشوں کو لایا ہے ان پر عمران کے ساتھیوں کے میک ہیں چیف۔ ان میں سے کسی کا ڈیٹا عمران کے ساتھیوں سے میچ نہیں ہوا ہے''...... ساسکو نے کہا تو ہارپ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ٹھیک ہے۔ جیری سے کہو کہ ان لاشوں کو لے جا کر برقی بھٹی میں ڈال کر راکھ بنا دے''...... ہارپ نے کہا۔

''یس چیف''...... ساسکو نے کہا۔

''عمران اور اس کی ساتھی لڑکی کا کیا ہوا ہے۔ جیری نے انہیں بلیک روم میں پہنچایا ہے یا نہیں''...... ہارپ نے پوچھا۔

''یس چیف۔ اس نے دونوں کو بلیک روم میں لے جا کر کرسیوں پر رسیوں سے جکڑ دیا ہے''...... ساسکو نے کہا۔

''جیری اور اس کے ساتھ جو دو افراد گئے تھے ان کی چیکنگ کی ہے تم نے''...... ہارپ نے پوچھا۔

''یس چیف۔ ان تینوں کے ڈیٹا میچ کر رہے ہیں اور چیف آپ کو ایک اور بات بھی بتانی ہے''...... ساسکو نے جواب دیا۔

''کون سی بات''...... ہارپ نے پوچھا۔

''جو لاشیں لائی گئی ہیں ان میں سے ایک لاش شارپ وائل کی اور ایک کیتھی کی بھی ہے''...... ساسکو نے جواب دیا۔

''اوہ گاڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے شارپ وائل اور کیتھی کو ہلاک کر دیا ہے''...... ہارپ نے کہا۔

''یس چیف''...... ساسکو نے کہا۔

''تم بلیک روم میں دو مسلح افراد کو بھیج دو تاکہ وہ ان کی نگرانی کر سکیں اور اگر وہ ہوش میں آ جائیں تو وہ انہیں انجکشن لگا کر بے ہوش کر دیں''...... ہارپ نے کہا۔

''اوکے چیف''...... ساسکو نے کہا۔

''کیا جیری نے ان کے میک اپ صاف کئے ہیں''...... ہارپ نے پوچھا۔

''نہیں چیف۔ آپ کہیں تو میں اس سے کہہ دیتا ہوں کہ وہ میک اپ واشر سے ان کے میک اپ صاف کرا دے''...... ساسکو نے کہا۔

''نہیں۔ جب یہ کنفرم ہے کہ وہ عمران ہی ہے تو پھر ہمیں تصدیق کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ پڑا رہنے دو انہیں ایسے ہی''...... ہارپ نے کہا۔

''یس چیف''...... ساسکو نے کہا۔

''جیری کو فوراً میرے پاس بھیجو''...... ہارپ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''تو عمران نے شارپ وائل کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے ان کی لاشوں پر اپنے ساتھیوں کا میک اپ کر دیا تھا۔ وہ یہاں مجھے

ڈاج دینے کے لئے آیا ہے''...... ہارپ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور جیری اندر آ گیا۔

''آپ نے مجھے بلایا تھا چیف''...... جیری نے اسے سلام کرتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ تمہیں یہ تو پتہ چل چکا ہو گا کہ شارپ وائل اور کیتھی کے روپ میں عمران اور اس کی ساتھی لڑکی یہاں آئے ہیں اور ٹاپ ہاؤس سے تم جو لاشیں لائے ہو وہ بھی ان کے ساتھیوں کی نہیں ہیں''...... ہارپ نے کہا۔

''یس چیف۔ مجھے اس بات پر شدید حیرت ہو رہی ہے۔ ٹاپ ہاؤس میں شارپ وائل سے میری بات ہوئی تھی لیکن اس کے لہجے پر مجھے کوئی شک نہیں ہوا تھا۔ میں تو یہی سمجھا تھا کہ وہ شارپ وائل ہی ہے''...... جیری نے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ عمران ایسا ہی ہے۔ وہ دوسروں کی آوازوں کی آسانی سے نقل کر سکتا ہے۔ بہرحال تم یہ بتاؤ کہ ٹاپ ہاؤس میں اب کون ہے''...... ہارپ نے پوچھا۔

''وہاں چند محافظ ہی تھے۔ ان کے علاوہ تو کوئی نہیں تھا وہاں''...... جیری نے جواب دیا۔

''کتنے افراد ہیں وہ''...... ہارپ نے پوچھا۔

''چار''...... ساسکو نے جواب دیا۔

''عمران اور اس کے ساتھیوں کی تعداد چھ ہے۔ عمران اپنے

ساتھ ایک لڑکی کو یہاں لے آیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کے باقی چار ساتھی ٹاپ ہاؤس میں موجود ہیں''...... ہارپ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''یس چیف۔ ایسا ہی معلوم ہو رہا ہے۔ جس طرح لاشوں کا میک اپ کیا گیا ہے اسی طرح ہو سکتا وہاں موجود افراد نے بھی میک اپ کیا ہو''...... جیری نے کہا۔

''تو پھر تم فوری طور پر ٹاپ ہاؤس جاؤ اور ان چاروں کو بے ہوش کر کے اٹھا کر یہاں لے آؤ۔ اب میں ان سب کو اپنے ہاتھوں سے اور ایک ساتھ ہلاک کروں گا''...... ہارپ نے کہا۔

''یس چیف۔ میں ٹاپ ہاؤس کی عقبی سمت سے جا کر وہاں بے ہوش کرنے والی گیس کے کیپسول فائر کر دوں گا تا کہ وہ فوراً بے ہوش ہو جائیں اور پھر میں انہیں اٹھا کر یہاں لے آؤں گا''۔ جیری نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن یہاں لانے سے پہلے تم انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن ضرور لگا دینا تا کہ یہاں لاتے ہوئے راستے میں انہیں ہوش نہ آ جائے''...... ہارپ نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... جیری نے کہا اور پھر وہ اسے سلام کر کے مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''تم نے میرے بہترین ایجنٹوں کو ہلاک کیا ہے عمران۔ میں تم سے ان دونوں کی ہلاکت کا انتقام ضرور لوں گا۔ اب مجھے یقین ہو

گیا کہ شارپ وائل اور کیتھی کی آواز میں تم نے ہی مجھ سے بات
کی تھی۔ شارپ وائل نے کیتھی کی کسی بات کو انا کا مسئلہ بنا کر
تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو ہوش میں لانے کی غلطی کی ہو گی
جس کے نتیجے میں تم نے بازی پلٹ کر شارپ وائل اور کیتھی پر قابو
لیا ہو گا اور ان کی جگہ خود سنبھال لی ہو گی لیکن میں ایسی کوئی غلطی
نہیں کروں گا میں تم میں سے کسی ایک کو بھی ہوش میں نہیں لاؤں گا
اور بے ہوشی کی ہی حالت میں تم سب کو گولیاں مار دوں گا''۔
ہارپ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج
اٹھی تو ہارپ نے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''ہارپ بول رہا ہوں''...... ہارپ نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''جیری بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے جیری کی
آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... ہارپ نے پوچھا۔

''آپ کا شک ٹھیک تھا چیف۔ ٹاپ ہاؤس میں موجود چاروں
افراد میک اپ میں تھے اور یہ سب عمران کے ساتھی ہیں''..... جیری
نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ کیا ہوا ہے ان کا''...... ہارپ نے ہنکارہ بھرتے
ہوئے پوچھا۔

''میں اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ٹاپ ہاؤس کے عقب سے وہاں
پہنچا تھا اور میں نے جاتے ہی وہاں بے ہوشی کی گیس کے کیپسول

فائر کر دیئے تھے۔ کچھ دیر انتظار کے بعد جب میں اور میرے ساتھی
ٹاپ ہاؤس میں داخل ہوئے تو وہ چاروں وہاں بے ہوش پڑے
ہوئے تھے۔ میں نے انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے
ہیں اور اب میں انہیں ہیڈ کوارٹر لا رہا ہوں''...... جیری نے تفصیل
بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ انہیں لے کر جلد سے جلد یہاں پہنچ جاؤ تا کہ میں ان
سب کو ایک ساتھ ہلاک کر سکوں''...... ہارپ نے کہا۔

''یس چیف''...... جیری نے کہا تو ہارپ نے اوکے کہہ کر
کریڈل پر ہاتھ مارا۔ ٹون کلیئر ہوتے ہی اس نے نمبر پریس کرنے
شروع کر دیئے۔

''ساسکو بول رہا ہوں''...... رابطہ ملتے ہی آپریٹنگ روم سے
ساسکو کی آواز سنائی دی۔

''ساسکو۔ جیری کو ٹاپ ہاؤس سے مزید چار پاکیشیائی ایجنٹ مل
گئے ہیں۔ وہ انہیں بے ہوش کر کے یہاں لا رہا ہے۔ جب وہ
آئیں تو ان کے ساتھ جیری اور اس کے ساتھیوں کی بھی بلیو کیم
ریز سے چیکنگ کر کے بے ہوش کر دینا۔ جب تک وہ کلیئر نہ ہوں
انہیں ہیڈ کوارٹر کے اندر مت گھسنے دینا''...... ہارپ نے کہا۔

''اوکے چیف''...... ساسکو نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اور جب یہ چار افراد آ جائیں تو بلیک روم میں مزید چار مسلح
افراد بھیج دینا تا کہ وہ ان کے سروں پر کھڑے رہیں۔ میں ان کے

لئے کسی بھی قسم کا رسک نہیں لینا چاہتا“ ...... ہارپ نے کہا۔

”یس چیف۔ دو آدمی پہلے ہی عمران اور اس کے ساتھی لڑکی کے عقب میں کھڑے ہیں جب جیری باقی چار افراد کو لے آئیں گے تو میں وہاں مزید چار افراد کو تعینات کر دوں گا“ ...... ساسکو نے کہا تو ہارپ نے مزید کچھ کہے بغیر رسیور رکھ دیا اور ایک فائل اٹھا کر اسے دیکھنے میں مصروف ہو گیا پھر تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد ساسکو نے اسے جیری اور اس کے ساتھ چار بے ہوش افراد کے ہیڈ کوارٹر آنے کی اطلاع دی۔ اس نے جیری اور اس کے ساتھیوں کو کلیئر قرار دے دیا تھا اور اس نے ہارپ کو بتایا کہ وہ جن افراد کو بے ہوش کر کے لایا ہے ان کے ڈیٹا عمران کے ساتھیوں کے ساتھ میچ ہو گئے ہیں۔ جیری نے ان چاروں کو بھی طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا کر بلیک روم میں پہنچا دیا ہے اور عمران اور اس کے ساتھ آنے والی لڑکی کے ساتھ کرسیوں پر رسیوں سے جکڑ دیا ہے اور اس نے وہاں مزید چار مسلح افراد بجھوا دیئے ہیں تو ہارپ نے ابھی آنے کا کہہ کر رابطہ ختم کر دیا اور دوبارہ فائل دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس نے فائل بند کی اور فون پر اس فائل کے بارے میں چیف سیکرٹری کو رپورٹ دینے لگا۔ یہ رپورٹ کارمن کے ایک اہم مشن کے بارے میں تھی۔ اس لئے اس کے اہم نکات پر گفتگو طویل ہو گئی تھی۔ تقریباً بیس منٹ کی گفتگو کے بعد جب چیف سیکرٹری نے او کے کہا تو ہارپ نے رسیور فون کے کریڈل پر رکھ کر

طویل سانس لیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا اور پھر وہ کچھ ہی دیر میں ایک ہال نما بڑے سے کمرے میں داخل ہو رہا تھا جہاں چھ کرسیاں ایک قطار میں رکھی ہوئی تھیں۔ ان کرسیوں پر چھ افراد موجود تھے جن میں چار مرد اور دو عورتیں تھیں۔ وہ چونکہ بے ہوش تھے اس لئے ان کے ہاتھوں کو ہی کرسی کے عقب میں رسی سے باندھا گیا تھا جبکہ ان کے باقی جسم آزاد تھے۔ ان سب کے سر ڈھلکے ہوئے تھے۔ ان میں سے ابھی کسی کو ہوش نہیں آیا تھا۔ ان سب کے پیچھے ایک ایک مسلح آدمی کھڑا تھا تاکہ اگر ان میں سے کوئی ہوش میں آ جائے تو وہ اسے دوبارہ بے ہوش کر سکے۔

ہارپ کے ساتھ جیری تھا۔ چونکہ کمرے میں پہلے سے ہی چھ مسلح افراد موجود تھے اس لئے وہ اپنے ساتھ اور کسی کو نہیں لائے تھے۔ ہارپ آگے بڑھ کر ان سب کے چہرے غور سے دیکھنے لگا۔

”ان میں سے علی عمران کون ہے“ ...... ہارپ نے جیری سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”یہ علی عمران ہے چیف“ ...... جیری نے دائیں سائیڈ کی پہلی کرسی پر بیٹھے ہوئے نوجوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔ اب تم سب ان کے سامنے آ جاؤ“ ...... ہارپ نے مسلح افراد سے کہا تو وہ سب تیزی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے۔

''جیسے ہی میں فائر کہوں تم سب نے ایک ساتھ ان پر فائرنگ کر دینی ہے اور جب تک ان کے جسم گولیوں سے چھلنی نہ ہو جائیں اس وقت تک تم نے فائرنگ نہیں روکنی''...... ہارپ نے کہا۔

''یس چیف''......چاروں مسلح افراد نے ایک ساتھ کہا اور وہ سب ایک ایک کر کے عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے مشین گنیں تان کر کھڑے ہو گئے۔

''چیف۔ اگر آپ حکم دیں تو میں ان کے میک اپ صاف کر دوں''...... جیری نے کہا۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کنفرم ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں۔ یہ اب کسی بھی میک اپ میں ہوں اس سے ہمیں کیا فرق پڑتا ہے''...... ہارپ نے کہا تو جیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''فائر''...... ہارپ نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کمرہ مشین گنوں کی تڑتڑاہٹوں کی زور دار آوازوں سے گونج اٹھا۔ گولیاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں پر پڑ رہی تھیں۔ وہ بے ہوش تھے اس لئے ان کے منہ سے چیخوں کی آوازیں نہ نکل سکی تھیں لیکن جسم پر گولیاں پڑنے سے ان کے جسم بری طرح سے پھڑکنا شروع ہو گئے تھے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ سب ساکت ہوتے چلے گئے۔ مشین گن برداروں نے عمران سمیت اس کے تمام

ساتھیوں کے جسم گولیوں سے چھلنی کر دیئے تھے۔

''گڈ شو۔ اب ان کی لاشیں اٹھا کر لے جاؤ اور انہیں برقی بھٹی میں ڈال کر جلا کر راکھ کر دو''...... ہارپ نے کہا تو جیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کے دماغ کے سیاہ پردے پر روشنی کا ایک نقطہ سا چمکا اور تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ چند ہی لمحوں میں اس کا دماغ روشن ہو گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ اس کے دونوں ہاتھ عقب میں کرسی کے پیچھے رسی سے بندھے ہوئے ہیں۔ جھٹکا لگتے ہی اس کا شعور بیدار ہو گیا اور سابقہ منظر اس کی آنکھوں کے سامنے کسی فلم کے منظر کی طرح چلنے لگا۔ اسے یاد آ گیا کہ وہ شارپ وائل کے میک اپ میں تھا اور جولیا کو کیتھی کا میک اپ کر کے، وہ ہارپ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا تھا۔ زمین دوز پارکنگ سے نکل کر وہ جولیا کے ساتھ ایک فولادی دروازے کے پاس آیا تو اچانک اس پر نیلے رنگ کی روشنی کی تیز پھوار سی پڑی تھی جس سے نہ صرف اس کے اعصاب مفلوج ہو گئے تھے بلکہ اس کے دماغ میں اندھیرا بھی بھر گیا تھا۔ اس کے بعد اسے اب ہوش آ رہا تھا۔ وہ ہال نما کمرے

میں موجود تھا جہاں چھ کرسیاں ایک قطار میں رکھی ہوئی تھیں۔ اس کے ساتھ والی کرسی پر جولیا موجود تھی۔ اس کے ہاتھ بھی عقب میں بندھے ہوئے تھے۔ اس کا سر ڈھلکا ہوا تھا جس سے عمران کو معلوم ہو گیا کہ جولیا کو ابھی ہوش نہیں آیا ہے۔

کمرے میں ان دونوں کے سوا کوئی نہیں تھا۔ کمرہ ساخت کے لحاظ سے ساؤنڈ پروف معلوم ہو رہا تھا دیواروں پر جدید اور قدیم ایذا رسانی کے آلات لگے ہوئے دکھائی دے رہے تھے اور ایک دیوار میں ایک بڑی سی الماری تھی جس کے پٹ بند تھے۔

''ہونہہ۔ تو انہوں نے ہم پر بلیو کیم ریز فائر کی تھی''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''لیکن بلیو کیم ریز سے بے ہوش ہونے والے انسان کو تو خود کسی صورت میں ہوش نہیں آتا ہے پھر مجھے کیسے ہوش آ گیا ہے''۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس کی نظر کرسی سے کچھ فاصلے پر پڑی ہوئی ایک خالی سرنج پر پڑی۔ اس سرنج کو دیکھتے ہی عمران کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔

''تو انہوں نے ہمیں بلیو کیم ریز سے بے ہوش کرنے کے بعد یہاں لا کر طویل بے ہوشی کے انجکشن بھی لگا دیئے تھے۔ شاید انہوں نے ہمیں طویل عرصے تک بے ہوش کرنے کے لئے بسلٹ ٹار انجکشن لگائے تھے اور وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ جن افراد کو بلیو کیم ریز سے بے ہوش کیا جائے اور بعد میں انہیں بسلٹ ٹار انجکشن

لگا دیا جائیں تو یہ انجکشن بلیو کیم ریز کے لئے اینٹی ڈوز کا کام کرتے ہیں۔ بسلٹ ٹار انجکشن ہر قسم کی ریز سے بے ہوش ہونے والے انسانوں کو جلد ہوش میں لانے کے لئے مفید ہوتا ہے“۔ عمران نے اسی طرح سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اچانک اسے جولیا کی کراہ سنائی دی تو عمران چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔ ہوش میں آنے کے بعد جولیا کا بھی عمران جیسا ہی ری ایکشن ہوا تھا۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ ہم یہاں کیسے اور وہ نیلی روشنی۔ کیا ہم اس نیلی روشنی سے بے ہوش ہوئے تھے“...... جولیا نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ وہ بلیو کیم ریز تھی جس سے ہمارے اعصاب مفلوج ہو گئے تھے اور ہم بے ہوش بھی ہو گئے تھے۔ ہارپ شاید مجھ سے زیادہ ہی خائف ہے اس لئے اس نے ہمیں یہاں باندھنے کے بعد اپنے آدمیوں کے ذریعے ہمیں طویل بے ہوشی کے انجکشن بھی لگا دیئے تھے۔ طویل بے ہوشی کے لئے انہوں نے بسلٹ ٹار انجکشن کا استعمال کیا تھا۔ اگر یہ انجکشن ہمیں بلیو کیم ریز سے بے ہوش کرنے سے پہلے لگا دیئے جاتے تو ہم واقعی طویل عرصے کے لئے بے ہوش ہو جاتے لیکن انہوں نے یہ انجکشن ہمیں بلیو کیم ریز سے بے ہوش ہونے کے بعد لگائے تھے اور بسلٹ ٹار انجکشن بلیو کیم سے بے ہوش افراد پر اینٹی ڈوز کا کام کرتا ہے۔ وہ ہمیں انجکشن لگا کر اپنی طرف سے طویل مدت کے لئے بے ہوش کر کے یہاں سے چلے

گئے ہیں لیکن ان انجکشنوں نے ہمیں مزید بے ہوش رکھنے کی بجائے جلدی ہوش دلا دیا ہے“...... عمران نے جولیا کو تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ لیکن ہارپ کو ہمارے میک اپ کا کیسے پتہ چل گیا“۔ جولیا نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

”بلیو کیم ریز کی وجہ سے ہی ہمارا راز کھلا ہے۔ بلیو کیم ریز ہر قسم کے میک اپ کے پیچھے چھپے ہوئے چہرے واضح کر دیتی ہے۔ اس ریز کی دوسری خاصیت یہ ہے کہ وہ اس انسان کو جس کا ڈیٹا ان کے ریکارڈ سے میچ نہیں کرتا مفلوج کر دیتی ہے۔ مفلوج ہونے والا انسان چند لمحوں کے بعد بے ہوش ہو جاتا ہے۔ ہارپ چونکہ ضرورت سے زیادہ شکی مزاج ہے اس لئے اس نے یہاں آنے جانے والوں کی چیکنگ کے لئے بلیو کیم ریز کا سرکٹ نصب کر رکھا ہے تاکہ بلیو کیم سے اس کی چیکنگ کی جا سکے اور اگر کوئی غیر متعلق آدمی یہاں آ جائے تو اس کا پتہ چلایا جا سکے“...... عمران نے کہا۔ اس سے پہلے کہ وہ مزید بات کرتے انہیں سامنے موجود دروازے کے باہر سے انسانی قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

”کوئی آ رہا ہے۔ تم ایسے بن جاؤ جیسے تمہیں ابھی ہوش نہیں آیا۔ جب تک ہم ان رسیوں سے آزاد نہیں ہوں گے اس وقت تک ہمیں ان پر یہی ظاہر کرنا ہے کہ ہم طویل مدت کے لئے بے ہوش ہیں“...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس

وقت تک وہ ناخنوں میں لگے ہوئے بلیڈوں سے رسی کاٹ چکا تھا۔ اب بس اسے ایک جھٹکا دینے کی دیر تھی اس کے دونوں ہاتھ آزاد ہو جاتے اور وہ موقع محل دیکھ کر حالات پر کنٹرول حاصل کر سکتا تھا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور دو نوجوان تیز تیز چلتے ہوئے اندر آ گئے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ ان کے اندر آتے ہی ان کے پیچھے دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔

''ڈابگر سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ چیف کو ان دونوں سے کیا خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ یہ دونوں پہلے بلیو کیم ریز سے بے ہوش کئے گئے تھے اس کے بعد انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن بھی لگائے گئے تھے پھر بھلا انہیں خود بخود کیسے ہوش آ سکتا ہے جو چیف نے ہمیں ان کے سروں پر مسلط رہنے کے لئے بھیج دیا ہے''...... ایک مسلح آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے منہ بنا کر کہا۔

''یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں راڈنی، جنہیں دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ سمجھا جاتا ہے''...... دوسرے آدمی نے کہا۔

''ہوں گے یہ خطرناک ترین ایجنٹ لیکن بے ہوشی کی حالت میں یہ کیا کر سکتے ہیں اور پھر سب سے بڑی بات یہ کہ ان دونوں کے ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے ہیں''...... پہلے آدمی نے کہا اور وہ دونوں آہستہ آہستہ چلتے ہوئے عمران اور جولیا کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ عمران اور جولیا نے سر ڈھلکا لئے تھے اور وہ ایسے بنے ہوئے تھے جیسے بدستور بے ہوش ہوں۔ عمران کن انکھیوں سے ان

کی طرف دیکھ رہا تھا۔

''یہ کچھ کر سکتے ہیں یا نہیں۔ میں تو صرف اتنا جانتا ہوں کہ چیف نے ہمیں ان کی نگرانی کا حکم دیا ہے اور چیف کے حکم کی تعمیل ہمارا فرض ہے''...... ڈابگر نے منہ بنا کر کہا۔

''ہونہہ۔ تم ہمیشہ چیف کی حمایت میں ہی بات کرتے ہو۔ مجھے واقعی اس معاملے میں تم سے کوئی بات کرنی ہی نہیں چاہئے''۔ راڈنی نے کہا تو ڈابگر بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں جانتا ہوں راڈنی۔ تم اپنے کیبن میں شراب پی رہے تھے اور تمہیں شراب چھوڑ کر چیف کے حکم پر یہاں میرے ساتھ ان کی نگرانی کے لئے آنا پڑا ہے اسی لئے تم اس قدر خفا ہو رہے ہو''۔ ڈابگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اور نہیں تو کیا۔ ساری رات تو میں جاگ کر باہر پہرہ دیتا رہا ہوں۔ یہ میرے آرام کرنے کا وقت تھا اور میں سونے سے پہلے، جب تک دو چار جام نہ پی لوں مجھے نیند نہیں آتی۔ ابھی میں نے ایک جام ہی لیا ہو گا کہ چیف کا آرڈر آ گیا''...... راڈنی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تھوڑی دیر کی بات ہے۔ چیف نے باس جیری کو ٹاپ ہاؤس سے ان کے باقی چار ساتھیوں کو لانے کے لئے بھیجا ہے۔ وہ انہیں جیسے ہی بے ہوش کر کے لائیں گے چیف یہاں آ کر اپنے ہاتھوں سے ان سب کو گولیاں مار دے گا۔ میں نے سنا ہے کہ چیف انہیں

ہوش میں لائے بغیر گولیاں مار دے گا تاکہ یہ کسی قسم کی مزاحمت نہ کر سکیں''...... ڈابگر نے کہا تو اس کی بات سن کر عمران دل ہی دل میں چونک پڑا۔

''باقی چار بعد میں آتے رہیں گے۔ چیف کو اگر ان سے اتنا ہی خطرہ ہے تو پھر وہ ان دونوں کو ابھی ہلاک کیوں نہیں کرا دیتا''...... راڈنی نے اسی طرح جلے کٹے لہجے میں کہا۔

''ایک کام کرتے ہیں۔ اس سے تمہاری ساری کوفت دور ہو جائے گی''...... ڈابگر نے کہا۔

''کیا''...... راڈنی نے کہا۔

''اس لڑکی کو غور سے دیکھو۔ خوبصورت اور نوجوان لڑکی تمہارے سامنے موجود ہے اور بے ہوش بھی ہے''...... ڈابگر نے شیطانی لہجے میں کہا تو جولیا کے دماغ میں آگ سی بھڑک اٹھی۔

''اوہ ہاں۔ اب میری کوفت دور ہو جائے گی''...... راڈنی نے کہا۔

''اور میری بھی''...... ڈابگر نے ہنس کر کہا۔

''تم دونوں کی کوفت میں آسانی سے دور کر سکتا ہوں''...... اچانک ایک آواز سن کر وہ دونوں بری طرح سے اچھل پڑے۔ وہ تیزی سے ان کرسیوں کی طرف مڑے اور پھر یہ دیکھ کر ان کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں کہ نوجوان نہ صرف ہوش میں تھا بلکہ کرسی کے پاس بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑا تھا۔ ان دونوں

نے تیزی سے مشین گنوں کا رخ عمران کی طرف کرنا چاہا لیکن اسی لمحے عمران تیزی سے اچھلا اور اس نے چیتے کی پھرتی سے ان پر چھلانگ لگا دی۔ چھلانگ لگاتے ہی عمران نے قلابازی کھائی اور اس کی دونوں ٹانگیں پھیل کر راڈنی اور ڈابگر کے سینے پر پڑیں تو وہ دونوں بری طرح سے چیختے ہوئے اچھل کر دور جا گرے۔ ان کے ہاتھوں سے مشین گنیں نکل کر دور جا گری تھیں۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتے عمران نے ایک بار پھر لمبی چھلانگ لگائی اور اُڑتا ہوا ٹھیک اس جگہ جا گرا جہاں ایک آدمی کی مشین گن گری تھی۔ مشین گن کے قریب پہنچتے ہی اس نے ڈائیو لگاتے ہوئے مشین گن اٹھائی اور پھر اپنا جسم گھما کر اس نے مشین گن کا رخ ڈابگر اور راڈنی کی طرف کر دیا جو زمین سے اٹھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھ کر کھڑے ہوتے۔ عمران نے ان پر فائرنگ کر دی۔ تڑتڑاہٹ کے ساتھ ان دونوں کے منہ سے کربناک چیخیں نکلیں اور وہ دونوں ایک بار پھر زمین پر گرے اور تڑپتے ہوئے ساکت ہو گئے۔

''اچھا کیا ہے جو تم نے ان دونوں کو ہلاک کر دیا ہے ورنہ میرا خون کھولنا شروع ہو گیا تھا''...... جولیا نے ان دونوں کو ہلاک ہوتے دیکھ کر غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور یکلخت اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس نے بھی اپنے ناخنوں میں چھپے ہوئے بلیڈوں سے عقب میں ہاتھوں پر بندھی ہوئی رسیاں کاٹ لی تھیں۔

''تم دروازے کے پاس رک کر باہر کا خیال رکھو تب تک میں اس الماری کو چیک کر لیتا ہوں''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور اس نے آگے بڑھ کر دوسری مشین گن اٹھائی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی جبکہ عمران دیوار میں موجود الماری کی طرف آ گیا۔ الماری لاکڈ نہیں تھی۔ اس نے الماری کھولی تو یہ دیکھ کر وہ چونک پڑا کہ یہ الماری کی بجائے ایک دروازہ تھا جو دوسرے کمرے میں کھلتا تھا۔ عمران نے دروازے پر کان لگا کر دوسری طرف کی آوازیں سننے کی کوشش کی لیکن دوسری طرف خاموشی تھی۔ عمران نے ہینڈل پکڑ کر گھمایا تو دروازہ کھل گیا۔ عمران نے جھری سے آنکھ لگا کر دوسری طرف دیکھا۔ دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جہاں دیواروں کے ساتھ بڑی بڑی الماریاں رکھی ہوئی تھیں۔ عمران نے دروازہ کھولا اور اس کمرے میں آ گیا۔ وہاں کوئی نہیں تھا۔ کمرے میں موجود الماریوں کے پٹ کھلے ہوئے تھے۔ عمران آگے بڑھ کر الماریاں چیک کرنے لگا۔ ان الماریوں میں اسے چند لباس، اسلحہ اور میک اپ کا سامان دکھائی دیا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ کمرہ مسلح افراد کے سٹور روم کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ مسلح افراد یہاں اپنے لباس بدلتے ہیں۔ اسلحہ حاصل کرتے ہیں اور ضرورت پڑنے پر میک اپ بھی کر سکتے ہیں۔ کمرے میں راڈز والی کرسیاں بھی پڑی تھیں جو شاید ہال کمرے میں ایڈجسٹ کرانے کے لئے وہاں لا کر رکھی گئی تھیں لیکن ابھی انہیں ایڈجسٹ نہیں کرایا

گیا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ ہیڈ کوارٹر حال ہی میں تیار کرایا گیا ہے جس کی کنسٹرکشن ابھی مکمل نہیں ہوئی ہے اور چونکہ وہاں راڈز والی کرسیاں نصب نہیں کی گئی تھیں اس لئے انہیں بے ہوشی کی حالت میں معمولی رسیوں سے جکڑا گیا تھا۔

عمران چند لمحے کمرے میں موجود سامان کا جائزہ لیتا رہا پھر وہ کمرے سے نکل کر باہر آ گیا۔ اس نے راڈنی اور ڈابگر کی لاشیں اٹھا کر اپنے کاندھوں پر رکھیں اور انہیں لے کر اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جولیا خاموشی سے یہ سب دیکھ رہی تھی۔ عمران نے لاشیں سٹور میں الماریوں کے پیچھے ڈال دیں اور پھر اس نے ایک الماری سے ایک سپرے نکالا اور اسے لے کر واپس ہال میں آ گیا اور فرش کے اس حصے پر سپرے کرنے لگا جہاں راڈنی اور ڈابگر کا خون گرا تھا۔ جیسے جیسے سپرے خون پر پڑ رہا تھا خون بھاپ بن کر اُڑتا جا رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں فرش سے سارا خون یوں غائب ہو گیا جیسے وہاں خون کا ایک قطرہ بھی نہ گرا ہو۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو''...... جولیا سے رہا نہ گیا تو وہ اس سے پوچھ بیٹھی۔

''ابھی بتاتا ہوں''...... عمران نے کہا اور پھر وہ واپس سٹور کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے لاشوں پر بھی سپرے کیا تو لاشوں کے لباسوں پر لگا ہوا خون بھاپ بن کر اُڑنے لگا۔ چند ہی لمحوں میں ان کے لباس صاف ہو گئے لیکن ان میں گولیوں کے سوراخ صاف

دیکھے جا سکتے تھے۔ عمران نے ان کی قمیصیں اتار کر ایک طرف رکھیں اور پھر اس نے ایک الماری سے ان کے سائز کی صاف قمیصیں نکال کر انہیں پہنا دیں۔ اس کے بعد وہ دوسری الماری کی طرف بڑھا جہاں اس نے میک کا سامان دیکھا تھا۔ میک اپ کٹ لے کر وہ ان دونوں کے پاس آیا اور پھر اس نے انتہائی ماہرانہ انداز میں راڈنی اور ڈابگر کا میک کرنا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں وہاں عمران اور جولیا کی لاشیں پڑی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ ان دونوں کا میک اپ کرنے کے بعد عمران نے اپنے چہرے پر بھی میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ اس کا جسم چونکہ ڈابگر سے ملتا جلتا تھا اس لئے اس نے ڈابگر کا میک اپ کیا تھا۔ راڈنی اتفاق سے کافی دبلا تھا۔ اس پر جولیا کا میک اپ آسانی سے ہو گیا تھا۔ عمران نے الماری سے ڈابگر جیسا لباس نکال کر پہنا اور پھر وہ اطمینان بھرے انداز میں سٹور سے نکل کر باہر آ گیا۔

"میں عمران ہوں"...... باہر آتے ہی عمران نے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی جو کمرے سے عمران کی جگہ ڈابگر کو نکلتے دیکھ کر چونک پڑی تھی۔

"کمرے میں جاؤ اور وہاں موجود الماری سے راڈنی جیسا لباس نکال کر پہن لو۔ اپنے کپڑے وہیں چھوڑ دینا تاکہ میں راڈنی کو پہنا سکوں۔ میں نے اس پر تمہارا میک اپ کر دیا ہے۔ جب تم اس کا لباس پہن لو گی تو میں تم پر راڈنی کا میک اپ کر دوں گا"۔ عمران

نے کہا۔

"لیکن تم یہ سب کر کیا رہے ہو"...... جولیا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پہلے جو کہہ رہا ہوں وہ کرو پھر میں تمہیں تفصیل بتا دوں گا"۔ عمران نے سنجیدگی سے کہا تو جولیا اس کی سنجیدگی دیکھ کر خاموشی سے سٹور کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے جسم پر راڈنی جیسا لباس تھا جو ظاہر ہے اس نے الماری سے ہی نکال کر پہنا تھا۔ عمران، جولیا کے باہر آتے ہی سٹور میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ راڈنی اور ڈابگر کی لاشیں اٹھا کر باہر آیا اور اس نے ان دونوں کی لاشیں انہی کرسیوں پر ڈال دیں جہاں اسے اور جولیا کو باندھا گیا تھا۔ سٹور سے عمران کو رسیاں بھی مل گئی تھیں۔ اس نے ان دونوں کے ہاتھ اسی انداز میں عقب میں باندھ دیئے جس طرح ان کے ہاتھ باندھے گئے تھے۔ یہ اتفاق ہی تھا کہ ابھی تک وہاں کوئی نہیں آیا تھا۔ اس لئے عمران اطمینان سے اپنا کام کر رہا تھا۔ ڈابگر اور راڈنی کی باتوں سے انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ اس ہیڈ کوارٹر کا مانیٹرنگ سیل کا انچارج ساسکو ہے اور اس کمرے میں کوئی کیمرہ نہیں لگا ہوا تھا اس لئے وہ انہیں نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"آؤ۔ میں تم پر راڈنی کا میک اپ کر دوں"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور اس کے ساتھ سٹور میں چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں باہر آئے تو جولیا کے چہرے پر راڈنی کا

میک اپ دکھائی دے رہا تھا۔

"تم نے ان دونوں لاشوں کا زبردست میک اپ کیا ہے۔ انہیں دیکھ کر ایسا نہیں لگتا کہ یہ گولیاں کھا کر ہلاک ہو چکے ہیں۔ آخر تمہارا منصوبہ کیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"جو بھی ہے اچھا ہی ہے بلکہ بہت اچھا ہے اگر صفدر خطبہ نکاح یاد کر لے"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اسی لمحے انہیں باہر سے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ دونوں چونک پڑے۔

"جلدی کرو۔ ہمیں مشین گنیں لے کر ان لاشوں کے عقب میں کھڑا ہونا ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں راڈنی اور ڈابگر کی لاشوں کے عقب میں جا کر کھڑے ہو گئے۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور پانچ افراد اندر داخل ہوتے دکھائی دیئے۔ ان میں سے چار افراد نے چار آدمیوں کو اپنے کاندھوں پر اٹھا رکھا تھا جو بے ہوش تھے۔ ان افراد کو دیکھ کر عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا کیونکہ بے ہوش افراد اس کے ساتھی تھے جنہیں وہ ٹاپ ہاؤس میں چھوڑ آیا تھا۔ پانچواں جیری تھا جو عمران کو ٹاپ ہاؤس میں ملا تھا۔

"ہوش تو نہیں آیا انہیں"...... جیری نے آگے بڑھ کر عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نو باس"...... عمران نے ڈابگر کی آواز میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ان چاروں کو بھی یہاں باندھا جا رہا ہے۔ ان کا بھی خیال رکھنا"...... جیری نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیری کے ساتھ آنے والے افراد نے صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور صالحہ کو کرسیوں پر ڈالا اور پھر انہوں نے جیبوں سے رسیاں نکال کر ان کے ہاتھ پشت کی طرف کر کے باندھنے شروع کر دیئے۔

"یہاں راڈز والی کرسیاں ابھی ایڈجسٹ نہیں ہوئی ہیں اور یہ چونکہ صرف معمولی رسیوں سے بندھے ہوئے ہیں اس لئے ان کی نگرانی ضروری ہے۔ میں نے ان چاروں کو بھی طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے ہیں لیکن اس کے باوجود تم دونوں ان کا خیال رکھنا اور اگر ان میں سے کوئی بھی ہوش میں آتا دکھائی دے تو اس کے سر پر مشین گن کے دستے کی ضرب لگا کر اسے دوبارہ بے ہوش کر دینا"...... جیری نے تحکم بھرے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... عمران نے ڈابگر کی آواز میں انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بس کچھ دیر کی بات ہے۔ میں چیف کو اطلاع کرتا ہوں۔ وہ یہاں آ کر ابھی ان سب کو گولیوں سے بھون دیں گے"...... جیری نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے ساتھیوں نے عمران کے ساتھیوں کو باندھا اور پھر وہ تیز تیز چلتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئے۔

"یہ تو ہمارے سارے ساتھیوں کو لے آئے ہیں"...... جیری اور اس کے ساتھیوں کے باہر جاتے ہی جولیا نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

"شکر کرو یہ انہیں زندہ حالت میں یہاں لائے ہیں۔ ہارپ اپنے ساتھیوں سے کہہ کر انہیں بے ہوشی کی حالت میں ٹاپ ہاؤس میں بھی ہلاک کرا سکتا تھا"...... عمران نے کہا۔

"تم نے موقع کا فائدہ کیوں نہیں اٹھایا۔ جیری اور اس کے ساتھیوں کو یہیں دھر لیتے۔ جس طرح ہم نے ان کے آدمیوں کا میک اپ کیا ہے اسی طرح ہم انہیں بھی بے ہوش کر کے ان پر اپنے ساتھیوں کے میک اپ کر دیتے اور اپنے ساتھیوں پر ان کے پھر ہم یہاں سے آسانی سے باہر جا سکتے تھے"...... جولیا نے کہا۔

"ہم دونوں آزاد ہیں یہی کافی ہے۔ میں نے جان بوجھ کر انہیں نہیں چھیڑا ہے تاکہ ہارپ اگر یہاں آئے تو اسے بدلے ہوئے ماحول کا اندازہ نہ ہو سکے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے انہیں باہر سے کئی افراد کے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ خاموش ہو گئے۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور چار مزید مسلح افراد اندر آ گئے۔

"ہمیں چیف نے تم دونوں کے ساتھ پاکیشیائی ایجنٹوں کے سروں پر مسلط رہنے کے لئے بھیجا ہے"...... آنے والوں میں سے ایک نے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں

سر ہلا دیا۔ وہ چاروں صفدر، صالحہ، کیپٹن شکیل اور تنویر کے پیچھے آ کر کھڑے ہو گئے۔ عمران نے جولیا کو آئی کوڈ میں مخصوص اشارہ کیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور غیر محسوس انداز میں ان چاروں سے پیچھے ہٹنے لگی۔ عمران بھی پیچھے ہٹا اور پھر اس نے اچانک دو افراد پر ایک ساتھ جھپٹا مارا اور ان کی گردنیں پکڑ لیں۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتے عمران کے ہاتھ تیزی سے حرکت میں آئے اور کمرہ کڑک کڑک کی تیز آوازوں سے گونج اٹھا۔ یہ آوازیں ان دونوں افراد کی گردنوں کی ہڈیاں ٹوٹنے کی تھیں۔ دوسرے دو افراد کے عقب میں آتے ہی جولیا بھی ان پر جھپٹی تھی۔ اس نے ایک آدمی کے سر پر مشین گن کا دستہ مار دیا تھا۔ اس آدمی کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر نیچے گرا۔ دوسرے آدمی نے بوکھلا کر مشین گن کا رخ جولیا کی طرف کرنا چاہا لیکن جولیا کی ٹانگ چلی اور وہ آدمی سینے پر ضرب کھا کر دور جا گرا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا جولیا نے مشین گن کا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی اس آدمی کے حلق سے کربناک چیخیں نکلیں اور وہ چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"تم دروازے کے پاس رک کر باہر کا خیال رکھو۔ میں اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لانے کی کوشش کرتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"کیسے ہوش میں لاؤ گے انہیں۔ جیری نے بتایا تھا کہ اس نے انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگائے ہیں"...... جولیا نے کہا۔

”ہوسکتا ہے کہ انہیں بھی وہی انجکشن لگائے گئے ہوں جو ہمیں لگائے گئے تھے اور یہاں لاتے ہوئے انہیں لامحالہ گیٹ کے پاس بلیو کیم ریز سے چیک کیا گیا ہوگا۔ اگر ایسا ہوا ہے تو پھر انہیں جلد ہی ہوش آ جائے گا“...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے اس نے صفدر اور کیپٹن شکیل کے جسم میں حرکت ہوتے دیکھی۔

”گڈ شو۔ انہیں ہوش آ رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں بھی بسلٹ ٹار انجکشن لگائے گئے ہیں“...... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ چند ہی لمحوں میں ان سب کو باری باری ہوش آ گیا۔ خود کو بدلے ہوئے ماحول میں دیکھ کر وہ چاروں بری طرح سے چونک پڑے۔

”تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ سچویشن ہمارے کنٹرول میں ہے۔ تم تینوں میرے ساتھ یہاں پڑی ہوئی لاشیں اٹھا کر سٹور روم میں چلو۔ وہاں الماریوں سے اپنے ناپ کے لباس نکال کر پہن لینا جبکہ جولیا، صالحہ کے ناپ کا لباس یہاں لے آئے گی اور وہ یہاں لباس تبدیل کر لے گی۔ اس کے بعد میں تم سب کے میک اپ کر دوں گا۔ جلدی کرو۔ ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔ ہارپ کسی بھی وقت ہمیں گولیاں مارنے کے لئے یہاں آنے والا ہے“...... عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا تو وہ چاروں چونک پڑے۔ عمران اور جولیا نے ان کے ہاتھ آزاد کر دیئے تھے۔ پھر عمران، صفدر تنویر اور کیپٹن شکیل ان چار افراد کی لاشیں اٹھا کر جولیا

کے ساتھ سٹور روم میں چلے گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ چاروں نئے آنے والے چاروں مسلح افراد کی جگہ لے چکے تھے۔ عمران کے کہنے پر انہوں نے مسلح افراد کی لاشیں کرسیوں پر اسی انداز میں باندھ دی تھیں جس انداز میں انہیں باندھا گیا تھا۔ ابھی وہ ان کی لاشیں کرسیوں پر رسیوں سے باندھ کر سیدھے ہوئے ہی تھے کہ اسی لمحے دروازہ کھلا اور جیری اور ایک ادھیڑ عمر آدمی تیز تیز چلتے ہوئے اندر آ گئے۔ اس آدمی کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ آنے والا ہارپ ایجنسی کا چیف ہارپ ہے۔

”ان میں سے علی عمران کون ہے“...... ادھیڑ عمر نے کرخت لہجے میں اپنے ساتھ کھڑے جیری سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”یہ علی عمران ہے چیف“...... جیری نے دائیں سائیڈ کی پہلی کرسی پر بیٹھے ہوئے نوجوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”گڈ شو۔ اب تم سب ان کے سامنے آ جاؤ“...... ہارپ نے مسلح افراد سے کہا تو عمران اور اس کے ساتھی کرسیوں کے پیچھے سے نکل کر ان مردہ افراد کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے۔

”جیسے ہی میں فائر کہوں تم سب نے ایک ساتھ ان پر فائرنگ کر دینی ہے اور جب تک ان کے جسم گولیوں سے چھلنی نہ ہو جائیں اس وقت تک تم نے فائرنگ نہیں روکنی“...... ہارپ نے کہا۔

”یس چیف“...... عمران نے ڈاگر کے لہجے میں کہا اور اس کے

اشارے پر اس کے ساتھی کرسیوں پر بندھے ہوئے مرہ افراد کے سامنے مشین گنیں تان کر کھڑے ہو گئے۔

''چیف۔ اگر آپ حکم دیں تو میں ان کے میک اپ صاف کر دوں''...... جیری نے کہا۔

''نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کنفرم ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہی ہیں۔ یہ اب کسی بھی میک اپ میں ہوں اس سے ہمیں کیا فرق پڑتا ہے''...... ہارپ نے کہا تو جیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''فائر''...... ہارپ نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے کرسیوں پر پڑے ان کے ہی ساتھیوں پر فائرنگ کرنی شروع کر دی۔ کرسیوں پر لاشیں پڑی ہوئی تھیں اس لئے ان کے منہ سے چیخیں کیسے نکل سکتی تھیں لیکن جسموں پر گولیاں پڑنے سے وہ بری طرح سے جھٹکے کھانا شروع ہو گئے تھے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے ہارپ کے سامنے اس کے ہی ساتھیوں کی لاشوں کو گولیوں سے چھلنی کر دیا تھا۔

''گڈ شو۔ اب ان کی لاشیں اٹھا کر لے جاؤ اور انہیں برقی بھٹی میں ڈال کر جلا کر راکھ کر دو''...... ہارپ نے کہا تو جیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اتنی بھی کیا جلدی ہے اپنے ساتھیوں کی لاشیں جلانے کی''...... عمران نے آگے بڑھ کر ہارپ سے اپنی اصل آواز میں

مخاطب ہو کر کہا تو اس کی آواز سن کر ہارپ بری طرح سے اچھل پڑا۔ جیری بھی چونک پڑا۔ عمران کو اصل آواز میں بات کرتے دیکھ کر اس کے ساتھی تیزی سے جیری اور ہارپ کے گرد پھیل گئے اور انہوں نے مشین گنیں ان دونوں کی طرف کر دیں۔

''کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ یہ سب کیا ہے اور تم......'' ہارپ نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔ جیری کے چہرے پر بھی شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''کرسیوں پر پڑی ہوئی تمام لاشیں تمہارے ان آدمیوں کی ہیں جنہیں تم نے ہمارے سروں پر مسلط رہنے کے لئے بھیجا تھا۔ یہ بے چارے پہلے ہی ہمارے ہاتھوں سے ہلاک ہو چکے تھے۔ تمہارے کہنے پر ہم نے ان کی لاشوں پر فائرنگ کی تھی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہارپ کے چہرے پر سے ایک رنگ سا آ کر گزر گیا۔

''کک۔ کک۔ کون ہو تم''...... ہارپ نے بری طرح سے گھورتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ میری آواز سن کر بھی نہیں پہچانے کہ میں کون ہوں۔ بہرحال میں خود ہی اپنا تعارف کرا دیتا ہوں۔ خاکسار کو علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کہتے ہیں''...... عمران نے کہا اور اس کا نام سن کر ہارپ یوں اچھلا جیسے عمران نے اس کے پیروں پر بم مار دیا ہو۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کی طرف

دیکھنے لگا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم سب کو تو بلیو کیم ریز سے بے ہوش کیا گیا تھا اور تمہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن بھی لگائے گئے تھے پھر تم اتنی جلدی ہوش میں کیسے آ گئے اور تم سب نے میرے آدمیوں کی جگہ کیسے لے لی"...... ہارپ نے ہکلاتی ہوئی آواز میں پوچھا۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ یہ کایا کیسے پلٹ گئی ہے۔

"تم ایکریمیا کی انتہائی طاقتور اور فعال ایجنسی کے چیف ہو لیکن تم میں عقل نام کی کوئی چیز نہیں ہے یا پھر ہو سکتا ہے کہ تم پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایسا خوف طاری ہو گیا ہو کہ تمہاری سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی مفقود ہو کر رہ گئی ہو"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... ہارپ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ اب بھی بگڑا ہوا تھا۔ شاید ابھی تک اس کا ذہن بدلی ہوئی سچویشن کو ماننے کے لئے تیار ہی نہیں تھا۔

"تم نے ہمیں بلیو کیم ریز سے بے ہوش کیا تھا۔ بلیو کیم ریز سے بے ہوش ہونے والا طویل مدت تک بے ہوش رہ سکتا ہے اور اسے اس وقت تک ہوش نہیں آ سکتا جب تک اس کے جسم پر پانی کی بالٹیاں بھر بھر کر نہ ڈالی جائیں یا انہیں اینٹی بلیو کیم انجکشن نہ لگا دیا جائے۔ تم پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایسا خوف طاری تھا کہ تم

نے حماقت کا ثبوت دیتے ہوئے ہمیں مسلسل بے ہوش رکھنے کے لئے بسلٹ ٹار انجکشن لگا دیئے۔ شاید تم یہ بھول گئے تھے یا پھر تمہیں اس بات کا پتہ ہی نہیں تھا کہ بلیو کیم ریز سے بے ہوش ہونے والے افراد کو اگر بسلٹ ٹار کے انجکشن لگا دیئے جائیں تو یہ انجکشن ان کے لئے اینٹی کا کام کرتے ہیں اور طویل بے ہوشی کا اثر ختم ہو جاتا ہے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو ہارپ کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔

"اوہ اوہ۔ تو تمہیں بسلٹ ٹار انجکشن لگنے کی وجہ سے ہوش آیا ہے"...... ہارپ نے ہذیانی انداز میں کہا۔

"ہاں۔ اور ہمارے لئے سب سے بہتر بات یہ ہوئی کہ یہاں ابھی تک راڈز والی کرسیاں نصب نہیں کی گئی تھیں۔ تمہارے آدمیوں نے ہمیں عام کرسیوں پر بٹھا کر محض ہمارے ہاتھ عقب میں باندھے تھے ان کا خیال تھا کہ بے ہوش افراد کے لئے ان کے ہاتھ باندھ دینا ہی کافی ہے۔ تم نے اس سے بڑی عقلمندی یہ کی کہ ہمارے بے ہوش ہونے کے باوجود تم نے ہمارے سروں پر چھ مسلح افراد کو مسلط کرنے کے لئے یہاں بھیج دیا۔ ہم ہوش میں تھے اس لئے ہمیں ان افراد کو قابو کرنے اور ان کی جگہ لینے میں بھلا کیا دقت ہو سکتی تھی۔ یہ بھی ہماری خوش قسمتی تھی کہ اس روم کے ساتھ ہی ایک ایسا سٹور روم موجود ہے جہاں تمہارے آدمیوں کے لباس، اسلحہ اور میک اپ کا سامان بھی ہمیں آسانی سے مل گیا تھا اور اس

کے بعد کی صورتحال تمہارے سامنے ہے“...... عمران نے کہا تو ہارپ، ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

”مجھے اعتراف کرنا پڑے گا عمران کہ تم واقعی شیطانی ذہن رکھتے ہو۔ تمہاری ذہانت کا مقابلہ کرنا واقعی ناممکن ہے“...... ہارپ نے عمران کی ذہانت کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

”ذہین تو تم بھی ہو تم نے مجھے نقلی فلم دے کر ڈاج دینے کی شاندار پلاننگ کی تھی۔ میں اور میرے ساتھی تمہارے اس ڈاج میں آ بھی گئے تھے لیکن اب اسے تمہاری بدقسمتی ہی کہا جا سکتا ہے کہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو اس بات پر یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ اس قدر ڈینجر مشن اس قدر آسانی سے اور ہاتھ پیر ہلائے بغیر مکمل ہو سکتا ہے اور پھر تم نے شارپ وائل اور کیتھی کو سوئٹزر لینڈ میں کال کر کے جو کہا تھا۔ تمہاری ان باتوں نے ہم پر ساری حقیقت واضح کر دی تھی کہ تم نے ہمارے ساتھ ڈاجنگ گیم کھیلی ہے“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ میں نے تمہیں ڈاج دینے کی بھرپور کوشش کی تھی لیکن اسے واقعی میری بدقسمتی ہی کہا جا سکتا ہے کہ تم میرے ڈاج میں نہیں آئے تھے۔ بہرحال اب تم کیا چاہتے ہو“...... ہارپ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کے بات کرنے کا انداز ایسا تھا جیسے اس نے ذہنی طور پر شکست تسلیم کر لی ہو۔

”چاہتا تو میں کسی اور کو ہوں لیکن......“ عمران نے نظریں

ترچھی کر کے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیا۔ میں سمجھا نہیں“...... ہارپ نے کہا۔

”تم سمجھ سکتے ہو کہ میں تم سے کیا مانگ سکتا ہوں“...... عمران نے کہا۔

”ہونہہ۔ تم مجھ سے ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں والی فلم حاصل کرنا چاہتے ہو“...... ہارپ نے کہا۔

”عقلمند ہو۔ حالانکہ مجھ جیسے احمق کی باتیں کوئی احمق ہی سمجھ سکتا ہے“...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”کیا بکواس ہے“...... ہارپ نے منہ بنا کر کہا۔

”یہ بکواس نہیں حقیقت ہے۔ یقین نہیں تو میرے ساتھی تنویر سے پوچھ لو۔ اس سے بڑا عقلمند ہم میں کوئی نہیں ہے“...... عمران نے کہا تو وہ سب مسکرا دیئے جبکہ تنویر اسے تیز نظروں سے گھورنے لگا۔

”اگر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں کی مائیکرو فلم میرے پاس ہے تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے“...... ہارپ نے منہ بنا کر کہا۔

”میں نے کب کہا کہ فلم تمہارے پاس ہے۔ مائیکرو فلم دو جگہوں پر ہو سکتی ہے ٹاپ فیلڈ کے ایس ایس آر میں یا پھر نائٹ واچ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر نیلسن کے پاس کیونکہ ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں پر وہی کام کر سکتا ہے“...... عمران نے کہا۔

"تو پھر تم شارپ وائل کے میک اپ میں یہاں کیوں آئے تھے"...... ہارپ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تمہاری جگہ لینے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری جگہ لینے۔ کیا مطلب"...... ہارپ نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

"اب سیدھی سی بات تمہاری سمجھ میں نہ آئے تو میں کیا کر سکتا ہوں"...... عمران نے کہا ساتھ ہی اس نے صفدر کو اشارہ کیا جو جیری کے پیچھے مشین گن لئے کھڑا تھا۔ اس کا اشارہ ملتے ہی صفدر نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس سے پہلے کہ جیری کچھ سمجھتا، اچانک اس کے منہ سے زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر فرش پر گر گیا۔ صفدر نے پوری قوت سے مشین گن کا دستہ اس کے سر پر مار دیا تھا۔ جیری نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن صالحہ کی ٹانگ چلی اور جیری کی کھوپڑی پر پڑی اور جیری وہیں ساکت ہو گیا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ تم نے جیری کو بے ہوش کیوں کیا ہے"...... ہارپ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیوں۔ تمہیں بے ہوش انسان اچھا نہیں لگتا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ تم اسے اور مجھے بے ہوش کر کے مجھ پر تشدد کرنا چاہتے ہو تاکہ تم مجھ سے یہ معلوم کر سکو کہ ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں والی فلم کہاں ہے"...... ہارپ نے کہا۔

"بے ہوش کر کے تشدد کرنے اور کچھ پوچھنے کا کیا فائدہ ہوگا۔ بے ہوشی کی حالت میں نہ تمہیں کسی تکلیف کا احساس ہوگا اور نہ تم بول سکو گے۔ میں تو یہ سب تمہیں ہوش میں رکھ کر کرنا چاہتا ہوں اور اگر تمہیں تکلیف دہ مراحل سے گزرتے ہوئے ڈر لگتا ہے تو پھر بتا دو کہ فلم کہاں ہے"...... عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"میں نہیں جانتا"...... ہارپ نے منہ بنا کر کہا۔ اب تک اس نے خود کو کافی حد تک سنبھال لیا تھا۔

"لو جولیا۔ یہ تو کہہ رہا ہے کہ یہ نہیں جانتا"...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اسے میرے سپرد کر دو پھر دیکھو یہ کیسے سب کچھ بتاتا ہے"۔ تنویر نے غرا کر کہا۔

"اوکے۔ تم سب مل کر اس کا انٹرویو لو۔ اگر یہ کچھ بتا دیتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اسے گولی مار دینا"...... عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا کہا۔ کیا تم مجھے گولی مارو گے۔ ہارپ ایجنسی کے چیف کو"...... ہارپ نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں نہیں۔ یہ کام میرے ساتھی کریں گے"...... عمران نے کہا ساتھ ہی وہ تیزی سے ایڑی کے بل گھوم گیا۔ ہارپ نے مشین گنوں کے نرغے میں ہونے کے باوجود اچانک پوری قوت سے عمران پر چھلانگ لگا دی تھی۔ جیسے ہی عمران ایڑی پر گھوما، ہارپ

منہ کے بل فرش پر آیا۔ اس نے فوراً دونوں ہاتھ آگے کر دیئے ورنہ اس کے چہرے کا بھرتہ بن جاتا۔ زمین پر گرتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ کھڑے ہوتے ہی اس نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور کسی پرندے کی طرح ان کے اوپر سے گزرتا چلا گیا۔ فرش پر گرتے ہی اس نے لوٹ لگائی اور پھر اٹھ کر انتہائی تیز رفتاری سے دروازے کی طرف لپکا لیکن اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتا اچانک کمرہ مشین گن کی تڑتڑاہٹ سے گونج اٹھا اور ہارپ بری طرح سے چیختا ہوا زور دار دھماکے سے فرش پر گر گیا۔ فائرنگ جولیا نے کی تھی اور اس نے دروازے کی طرف بھاگتے ہوئے ہارپ کی ٹانگوں کا نشانہ لیا تھا۔ ہارپ نے اپنی زخمی ٹانگوں کی طرف دیکھا پھر وہ پیٹ کے بل رینگتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا۔ یہ دیکھ کر تنویر تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس نے آگے بڑھ کر ہارپ کی گردن پکڑ لی اور اسے ایک جھٹکے سے اٹھا کر کھڑا کر دیا۔ ہارپ بری طرح سے مچلنے لگا لیکن تنویر کو بھلا اس کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی وہ اسے گردن سے پکڑے گھسیٹتا ہوا کرسیوں کی طرف لے آیا۔ اسے ہارپ کو کرسیوں کی طرف لاتے دیکھ کر صفدر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایک کرسی پر موجود لاش کے ہاتھ کھولے اور اسے اٹھا کر زمین پر ڈال دیا۔ خالی کرسی دیکھ کر تنویر نے ہارپ کو اس پر ڈال دیا۔ ہارپ نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن تنویر کے زور دار تھپڑ نے اس کے سارے کس بل نکال دیئے۔ عمران

نے ایک طویل سانس لی اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا سٹور کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''گڈ شو تنویر۔ اب اس کے ہاتھ کرسی کے عقب میں باندھ دو''...... جولیا نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا۔

''تم اسے سنبھالو۔ میں باندھتا ہوں اسے''...... صفدر نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ صفدر، ہارپ کے عقب میں آیا اور لاش کے ہاتھوں کی کھلی ہوئی رسی سے ہارپ کے ہاتھ باندھنے لگا۔

''تم یہ سب ٹھیک نہیں کر رہے۔ یہ میرا ہیڈ کواٹر ہے۔ تم یہاں سے بچ کر نہیں جا سکو گے''...... ہارپ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''تم ہماری فکر چھوڑو اور اپنی خیر مناؤ۔ بتاؤ کہاں ہے فلم''۔ جولیا نے اس کے سامنے آتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں پوچھا۔

''نہیں معلوم''...... ہارپ نے جواباً غرا کر کہا۔ دوسرے لمحے کمرہ زور دار تھپڑ اور ہارپ کی تیز چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا جواب سن کر تنویر نے پوری قوت سے اس کے دائیں گال پر تھپڑ مار دیا تھا یہ تھپڑ اس قدر زور دار تھا کہ ہارپ کا منہ دوسری طرف گھوم گیا۔

''بتاؤ۔ ورنہ میں تمہاری بوٹیاں اُڑا دوں گا''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

تم کچھ بھی کر لو۔ میں نہیں بتاؤں گا''...... ہارپ نے اسی لہجے میں کہا۔

''تنویر اس کی ایک آنکھ نکال دو''...... جولیا نے سفاک لہجے میں کہا تو ہارپ بری طرح سے چونک پڑا۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا اسی لمحے تنویر کی ایک انگلی نیزے کی طرح سیدھی ہوئی اور دوسرے لمحے کمرہ ہارپ کی انتہائی دردناک اور دلخراش چیخوں سے گونج اٹھا۔ تنویر کی انگلی خنجر کی طرح ہارپ کی دائیں آنکھ میں اتر گئی تھی۔ دوسرے لمحے تنویر کا ہاتھ حرکت میں آیا اور ہارپ کی آنکھ کا ڈھیلا نکل کر باہر آ گرا اور ساتھ ہی اس کی آنکھ سے غلیظ مواد سا بہہ نکلا۔ ہارپ ذبح کئے ہوئے بکرے کی طرح تڑپ رہا تھا۔ اس کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کمرہ لرز رہا تھا۔

''بولو۔ ورنہ تمہاری دوسری آنکھ بھی جائے گی''...... تنویر نے اسی طرح انتہائی سرد اور سفاک بھرے لہجے میں کہا۔

''تت۔تت۔تم بے حد ظالم، بے رحم اور سفاک ہو''...... ہارپ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں والی مائیکروفلم کہاں ہے''۔ تنویر نے غرا کر کہا۔

''میں نہیں جانتا''...... ہارپ نے اس قدر اذیت برداشت کرنے کے باوجود انتہائی ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کا جواب سن کر تنویر چند لمحے اسے تیز نظروں سے گھورتا رہا پھر اس نے مشین گن کا دستہ پوری قوت سے ہارپ کے ایک گھٹنے پر مار دیا۔ اس نے دستہ اس قدر زور سے مارا تھا کہ ہارپ کا گھٹنا ٹوٹ

گیا اور کمرہ ایک بار پھر ہارپ کی دلخراش چیخوں سے گونج اٹھا۔ ہارپ چند لمحے چیختا رہا پھر آہستہ آہستہ اس کی چیخیں معدوم ہوتی چلی گئیں اور اس کا سر ایک طرف ڈھلک گیا۔ اس کی زخمی ٹانگوں سے مسلسل خون نکل رہا تھا جس سے اس پر نقاہت طاری ہو گئی تھی اور وہ شدید اذیت برداشت نہیں کر سکا تھا اور بے ہوش ہو گیا تھا۔

''ہوش میں لاؤ اسے''...... اسے بے ہوش ہوتا دیکھ کر جولیا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

''مس جولیا۔ یہ تربیت یافتہ آدمی ہے اور یہ ایک انتہائی طاقتور اور فعال ایجنسی کا چیف ہے۔ آپ اس پر جس قدر مرضی تشدد کر لیں لیکن یہ زبان نہیں کھولے گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''کیسے نہیں کھولے گا یہ زبان۔ میں دیکھتی ہوں کہ یہ کب تک اذیت برداشت کر سکتا ہے''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اس کی زبان کھلوانے کا میرے پاس ایک آسان طریقہ ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''آسان طریقہ۔ کیا''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ایک منٹ۔ آپ پیچھے ہٹیں۔ میں بتاتا ہوں کہ یہ ہمارے سوالوں کا کیسے جواب دے سکتا ہے''...... کیپٹن شکیل نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو جولیا چند لمحے اس کی طرف گھورتی رہی پھر وہ سر ہلا کر سائیڈ میں ہو گئی۔ کیپٹن شکیل آگے بڑھا اور اس نے ہارپ

کی گردن کی سائیڈ پر چٹکیاں سی بھرنی شروع کر دیں۔

”یہ تم کیا کر رہے ہو“...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں اس کے دل اور دماغ کو یکجا کرنے والی وین تلاش کر رہا ہوں“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”دل اور دماغ کو یکجا کرنے والی وین۔ کیا مطلب“...... جولیا نے چونک کر کہا باقی سب بھی حیرت سے کیپٹن شکیل کی طرف دیکھ رہے تھے۔

”ہر انسان کی گردن میں ایک ایسی وین ہوتی ہے جو دل اور دماغ تک پیغام رسانی کا کام کرتی ہے۔ اس وین کو وی ٹی کہا جاتا ہے۔ اگر اس وین کو ابھار کر مخصوص انداز میں پریس کر دیا جائے تو دل سے خون کا دباؤ دماغ تک نہیں پہنچتا اور دل اور دماغ کی پیغام رسانی کا سلسلہ رک جاتا ہے اور خون کا دباؤ کم ہونے سے انسانی دماغ میں خلل آ جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں آپ یہ سمجھ سکتی ہیں کہ اس وین کے ڈیچ ہونے سے انسان فوری طور پر شعور سے لاشعور میں پہنچ جاتا ہے۔ دماغ پر خون کا دباؤ کم ہونے کی وجہ سے کنپٹی پر ایک رگ ابھر آتی ہے اور اس رگ پر مخصوص ضربیں لگائی جائیں تو دماغ کی شریانیں پھٹنے کے قریب ہو جاتی ہیں اور یہ اس قدر شدید اور خوفناک اذیت ہوتی ہے جسے طاقتور سے طاقتور انسان بھی برداشت نہیں کر سکتا اور اس کا دماغ انتہائی کمزور ہو جاتا ہے۔

اور وہ لاشعوری کیفیت میں آ جاتا ہے اس لئے ایسی حالت میں اس انسان سے جو بھی پوچھا جائے وہ اس کا بالکل ٹھیک اور سچ میں جواب دیتا ہے“...... کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”کیا تم ایسا کر سکتے ہو“...... جولیا نے اس کی طرف دلچسپی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں“...... کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

”تو کرو مگر جلدی“...... جولیا نے کہا تو کیپٹن شکیل کی انگلیاں تیزی سے چلنے لگیں۔ پھر اس نے ہارپ کی گردن کی ایک رگ چٹکی میں پکڑ لی۔ دوسرے لمحے اس کا ہاتھ حرکت میں آیا اور بے ہوش پڑا ہوا ہارپ اس بری طرح سے تڑپا جیسے اسے بے ہوش ہونے کے باوجود شدید اذیت ہوئی ہو۔

”میں نے اس کی وی ٹی وین ڈیچ کر دی ہے۔ اب جلد ہی اس کی کنپٹی پر ایک رگ ابھر آئے گی“...... کیپٹن شکیل نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ان سب کی نظریں ہارپ کی کنپٹیوں پر جمی ہوئی تھیں اور پھر اچانک انہوں نے ہارپ کی دائیں کنپٹی پر ایک ابھار سا بنتے دیکھا۔ رگ دیکھ کر کیپٹن شکیل نے اپنی ایک انگلی کا ہک بنایا اور اس نے ہک پوری قوت سے ہارپ کی کنپٹی پر ابھری ہوئی رگ پر مار دیا۔ ہارپ ایک بار پھر تڑپ اٹھا۔ کیپٹن شکیل نے ایک بار پھر اس کی رگ پر ہک مارا تو اس بار ہارپ نہ

صرف بری طرح سے تڑپا بلکہ حلق کے بل چیختا ہوا ہوش میں آ گیا۔
کیپٹن شکیل نے تیسری بار اس کی رگ پر ہک مارا تو ہارپ کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کا جسم نہ صرف ساکت ہو گیا بلکہ اس کی کھلی ہوئی آنکھیں اوپر چڑھتی چلی گئیں اور اس کے ہونٹ بری طرح سے کپکپانے لگے۔ اس کے منہ سے نکلنے والی چیخیں ختم ہو گئی تھیں۔

''اب یہ مکمل طور پر لاشعوری کیفیت میں ہے۔ آپ اس سے جو بھی پوچھیں گی اس کا یہ آپ کو فوراً اور سچ جواب دے گا''۔ کیپٹن شکیل نے ہارپ کے سامنے سے ہٹتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور ہارپ کے سامنے جھک گئی۔

''تمہارا نام''...... جولیا نے ہارپ کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''ہارپ۔ ہارپ''...... ہارپ کے منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے وہ کسی انتہائی گہرے کنویں سے بول رہا ہو۔

''کیا تم ہارپ ایجنسی کے چیف ہو''...... جولیا۔، پوچھا۔

''ہاں۔ میں ہارپ ایجنسی کا چیف ہوں''...... ہارپ نے اسی انداز میں جواب دیا۔

''پاکیشیا میں تمہارے دو ایجنٹوں شارپ وائل اور کیتھی نے ایک مشن مکمل کیا تھا۔ ان دونوں نے پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر جرار رضوی کو ہلاک کر کے اس سے ایک مائیکرو فلم حاصل کی تھی جس

میں ڈاکٹر جرار رضوی کے کئی فارمولے تھے۔ تم اس مائیکرو فلم کے بارے میں جانتے ہو''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہاں۔ جانتا ہوں''...... ہارپ کے منہ سے نکلا۔

''بولو۔ کہاں ہے وہ مائیکرو فلم''...... جولیا نے پوچھا۔

''وہ فلم۔ وہ فلم''...... ہارپ نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔ اس کے جسم پر یکلخت لرزہ سا طاری ہو گیا تھا۔

''ہاں۔ کہاں ہے وہ فلم۔ بولو جلدی''...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

''وہ وہ''...... ہارپ کے منہ سے ایسی ہی آواز نکلی۔ اس کے جسم کی لرزش میں تیزی سے اضافہ ہوتا جا رہا تھا اور پھر اچانک ہارپ کی ناک اور کانوں سے خون بہہ نکلا۔ خون دیکھ کر وہ سب چونک پڑے۔

''اسے کیا ہو رہا ہے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''شاید اس کی دماغی رگوں پر خون رکنے سے دباؤ بڑھ گیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اوہ۔ اب''...... جولیا نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''اب اس کا زندہ بچنا ناممکن ہے''...... اچانک عمران کی آواز سنائی دی تو انہوں نے پلٹ کر دیکھا تو انہیں عمران سٹور روم سے باہر نکلتا دکھائی دیا۔ اس کے چہرہ دیکھ کر وہ سب بری طرح سے اچھل پڑے۔ عمران نے ہارپ کا میک اپ کر لیا تھا اس نے لباس

بھی ایسا ہی پہن رکھا تھا جیسا ہارپ کے جسم پر تھا۔

"کیا مطلب۔ کیا یہ مر جائے گا"...... جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیپٹن شکیل نے وی ٹی وین کو مکمل طور پر ڈیج کر دیا ہے۔ جس سے اس کے دماغ میں خون کی ترسیل بند ہو گئی ہے۔ یہ صورتحال خطرناک ہوتی ہے۔ اس کے دماغ کی رگوں میں موجود خون ان رگوں کو پھلا دے گا اور اس کی رگیں پھٹ جائیں گی۔ کیپٹن شکیل کو چاہئے تھا کہ یہ اس کی وی ٹی وین کو مسلتا اسے جھٹکے سے ڈیج نہ کرتا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ طریقہ تو ایک مرتبہ آپ نے ہی مجھے بتایا تھا۔ آپ نے ہی کہا تھا کہ وی ٹی وین کو جھٹکا دینا ضروری ہوتا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس کا عملی مظاہرہ میں نے تمہارے سامنے کیا تھا لیکن تم نے شاید یہ نہیں دیکھا تھا کہ میں نے وی ٹی وین کو چند لمحوں کے لئے اپنی انگلیوں سے دبائے رکھا تھا پھر جھٹکا دیا تھا اور جھٹکا دیتے ہوئے بھی میں نے اس بات کا خیال رکھا تھا کہ اس کی وین ڈیج نہ ہو جائے"...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے ہارپ بری طرح سے تڑپا اور پھر اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔

"یہ تو سچ مچ مر گیا ہے"...... صالحہ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"تو تم کیا سمجھ رہی ہو یہ مرنے کا ڈرامہ کر رہا ہے"...... عمران

نے کہا۔

"نہیں۔ میرا کہنے کام مطلب تھا کہ اس نے مائیکرو فلم کے بارے میں تو کچھ بتایا نہیں"...... صالحہ نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ پتہ چل جائے گا کہ مائیکرو فلم کہاں ہے۔ کیپٹن شکیل، تمہارا قد کاٹھ جیری جیسا ہے۔ اسے سٹور روم میں لے جاؤ اور اس کا لباس اتار کر پہن لو پھر میں تم پر جیری کا میک اپ کر دوں گا"...... عمران نے کہا تو کیپٹن شکیل نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

کرنل گارلس اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے ایک فائل کھلی ہوئی تھی جس کا وہ انتہائی انہماک سے مطالعہ کر رہا تھا کہ سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

''یس۔ کرنل گارلس بول رہا ہوں''...... اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''میجر راجر بول رہا ہوں سر''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس میجر۔ کیوں فون کیا ہے''...... کرنل گارلس نے اسی طرح کرخت لہجے میں کہا۔

''سر۔ راڈار سیکشن کو ایک ہیلی کاپٹر کا کاشن مل رہا ہے جو ٹاپ فیلڈ کی طرف آ رہا ہے۔ مگر یہاں ریڈ الرٹ ہے کیا اس ہیلی کاپٹر کو وارننگ دی جائے یا.... میجر راجر نے جواب دیا۔

''اوہ ہاں۔ میں تمہیں بتانا بھول گیا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے مجھے

ہارپ ایجنسی کے چیف ہارپ کی کال آئی تھی۔ اس نے بتایا تھا کہ وہ مجھ سے ضروری ڈسکس کے لئے اپنے ہیلی کاپٹر پر یہاں آ رہا ہے''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''او کے سر۔ اسے لینڈنگ کی اجازت دے دیتا ہوں اور چیف ہارپ کو لے کر آپ کے پاس آ جاتا ہوں''...... راجر نے کہا تو کرنل گارلس نے او کے کہہ کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد ہارپ میجر راجر کے ساتھ کرنل گارلس کے آفس میں داخل ہوا تو کرنل گارلس اس کے استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا ہیلی کاپٹر بیس کیمپ میں لینڈ کر چکا تھا اور ہارپ اب اس کے سامنے تھا۔

''بیٹھو''...... کرنل گارلس نے اس سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا تو ہارپ مسکراتا ہوا اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

''میجر راجر''...... کرنل گارلس نے ایک طرف مؤدبانہ انداز میں کھڑے میجر گارلس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر''...... میجر گارلس نے مستعدی سے جواب دیا۔

''میرے لئے اور ہارپ کے لئے سپیشل وائن لے آؤ جو میں نے کل رات تم سے منگوائی تھی''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''یس سر''...... میجر راجر نے کہا اور اسے سیلوٹ کرتا ہوا مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا آفس سے نکلتا چلا گیا۔

''اچھا وہ بات بتاؤ جس کے لئے تم آئے تھے''...... کرنل

گارلس نے کہا۔

''اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ میجر راجر کو وائن لانے دو۔ اس کے جانے کے بعد میں تمہیں اطمینان سے بتا دوں گا''...... ہارپ نے کہا تو کرنل گارلس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد میجر راجر شراب کی ایک بوتل اور دو گلاس لے کر آ گیا۔ اس نے بوتل اور گلاس لا کر میز پر رکھ دیئے۔

''تم جاؤ۔ جب تک میں نہ کہوں کسی کو اندر نہ آنے دینا۔ مجھے ہارپ سے ضروری ڈسکس کرنی ہے''...... کرنل گارلس نے کہا تو میجر راجر نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر آفس سے نکلتا چلا گیا۔

''پینے سے پہلے بتاؤ گے یا پینے کے بعد''...... کرنل گارلس نے شراب کی بوتل اٹھا کر اس کا ڈھکن کھولتے ہوئے کہا۔

''پہلے سن لو گے تو مناسب رہے گا کیونکہ جو خبر میں تمہیں سنانے جا رہا ہوں اسے سن کر تم نے ایسی دس بوتلیں بھی چڑھا رکھی ہوں گی تو ان کا نشہ بھی فوراً اتر جائے گا''...... ہارپ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب''...... کرنل گارلس نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''مطلب یہ کہ ٹاپ فیلڈ اس وقت خطرے میں ہے''۔ ہارپ نے کہا تو کرنل گارلس بری طرح سے اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ ٹاپ فیلڈ خطرے میں ہے لیکن کیسے۔ اور

کیا خطرہ ہے''...... کرنل گارلس نے چونکتے ہوئے کہا۔

''کسی بھی وقت یہاں بڑی تباہی آ سکتی ہے اور ٹاپ فیلڈ کا نام و نشان مٹ سکتا ہے''...... ہارپ نے اسی انداز میں کہا تو کرنل گارلس آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''تت۔ تت۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''میں جس ہیلی کاپٹر میں آیا ہوں۔ اس میں انتہائی حساس اسلحہ موجود ہے جو کسی بھی لمحے بلاسٹ ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت میں اس بیس کیمپ کا کیا حشر ہو گا یہ شاید تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے''...... ہارپ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن یہ سب ہو گا کیسے۔ حساس اسلحہ خود بخود تو بلاسٹ نہیں ہو سکتا''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''خود بخود کیسے ہو سکتا ہے۔ نسنس''...... ہارپ نے منہ بنا کر کہا۔

''تو پھر۔ تم مجھے ڈرا کیوں رہے ہو''...... کرنل گارلس نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''اگر اور ڈرنا چاہتے ہو تو سنو۔ میرے ساتھ ہیلی کاپٹر میں پانچ افراد اور بھی آئے ہیں اور وہ سب ہیلی کاپٹر کے اندر ہی موجود ہیں جو میرے حکم سے وہ تمام اسلحہ یہاں بلاسٹ کر سکتے ہیں''...... ہارپ نے کہا تو کرنل گارلس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کون ہیں وہ افراد''...... کرنل گارلس نے الجھے ہوئے لہجے میں

کہا۔

''پاکیشیائی ایجنٹ''...... ہارپ نے کہا اور کرنل گارلس اس بری طرح سے اچھلا جیسے اس کے پیروں کے پاس کوئی طاقتور بم پھٹ پڑا ہو۔

''پاکیشیائی ایجنٹ۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ تمہارے ہیلی کاپٹر میں پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا کام''...... کرنل گارلس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ میرے ساتھی ہیں اور جہاں میں جاؤں گا ظاہر ہے وہ میرے ساتھ ہی ہوں گے''...... اس بار ہارپ نے بدلی ہوئی آواز میں کہا اور اس کی آواز سن کر کرنل گارلس ایک بار پھر اچھل پڑا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ تت۔ تت۔ تم کون ہو۔ تمہاری آواز''۔ کرنل گارلس نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''وہی جسے تم نے ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں کی نقلی مائیکرو فلم دے کر چالیس لاکھ ڈالرز کے چیک لئے تھے''...... ہارپ نے کہا تو کرنل گارلس کا رنگ یکلخت سفید ہو گیا۔

''تت۔ تت۔ تم۔ تم''...... اس نے بری طرح سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں علی عمران ہوں۔ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)''...... ہارپ نے کہا تو کرنل گارلس ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سامنے بیٹھے عمران کو دیکھ

رہا تھا جیسے اسے یقین نہ ہو رہا ہو کہ ہارپ کے چہرے کے پیچھے علی عمران کا چہرہ ہو سکتا ہے۔

''تم یہاں کیسے پہنچ گئے اور ہارپ۔ اس کا کیا ہوا ہے''۔ کرنل گارلس نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

''وہ اپنے انجام کو پہنچ چکا ہے۔ اس کے بعد ہی میں اس کا میک اپ کر کے یہاں آیا ہوں''...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ کرنل گارلس کا ہاتھ آہستہ آہستہ میز کی دراز کی طرف جا رہا تھا۔

''میز کی دراز سے گن نکالنے کی حماقت نہ کرنا کرنل گارلس۔ یہ دیکھو۔ میرے ہاتھ میں ایک چارجر ہے۔ اگر میں نے اس کا ایک بھی بٹن پریس کر دیا تو باہر میرے ہیلی کاپٹر میں موجود حساس اسلحہ پھٹ جائے گا اور یہاں ہر طرف تباہی پھیل جائے گی''...... عمران نے کہا اور جیب سے ایک چارجر نکال کر کرنل گارلس کی آنکھوں کے سامنے لہرانے لگا۔

''اوہ اوہ۔ تو تم ٹاپ فیلڈ کو تباہ کرنے کے لئے آئے ہو''۔ کرنل گارلس نے ہاتھ روکتے ہوئے انتہائی خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''تم چاہو تو یہ تباہی رک سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیسے۔ جلدی بتاؤ۔ کیسے رک سکتی ہے یہ تباہی''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''ایس ایس آر سے مجھے ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں کی اصلی فلم نکال کر دے دو تو میں اسے لے کر یہاں سے خاموشی سے چلا جاؤں گا''...... عمران نے کہا۔

''لل لل۔ لیکن وہ مائیکرو فلم یہاں نہیں ہے''...... کرنل گارلس نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

''یہاں نہیں ہے تو کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''وہ فلم نائٹ واچ لیبارٹری میں پہنچ چکی ہے۔ ڈاکٹر نیلسن کے پاس''...... کرنل گارلس نے کہا۔

''جھوٹ مت بولو۔ میری اطلاعات کے مطابق ابھی نائٹ واچ لیبارٹری میں ان پراجیکٹس پر کام شروع نہیں ہوا ہے''...... عمران نے کہا۔

''یہ درست ہے کہ ان پراجیکٹس پر ابھی کام شروع نہیں کیا گیا ہے لیکن ہارپ نے تمہارے ڈر سے حفظ ماتقدم کے طور پر فلم ڈاکٹر نیلسن کے اجازت نامے اور کوڈز کے ذریعے مجھ سے ایس ایس آر سے نکلوا لی تھی اور لے جا کر ڈاکٹر نیلسن کو دے دی تھی۔ ڈاکٹر نیلسن نے فلم نائٹ واچ لیبارٹری کے سپیشل سٹور میں رکھ دی ہے اور ابھی تک وہ فلم وہیں پڑی ہوئی ہے''...... کرنل گارلس نے جواب دیا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''ڈاکٹر سے فون پر بات کرو اور مجھے اس بات کی تصدیق کراؤ کہ فلم اس کے پاس محفوظ ہے۔ اگر تمہاری بات سچ نکلی تو میں تمہیں

اور تمہارے بیس کیمپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا دوسری صورت میں تمہارا انجام بے حد بھیانک ہو گا''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا ساتھ ہی اس نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ کرنل گارلس کی طرف کر دیا۔ کرنل گارلس کا آفس ساؤنڈ پروف تھا لیکن عمران نے جو مشین پسٹل نکالا تھا اس پر بھی سائیلنسر لگا ہوا تھا۔ سائیلنسر لگے مشین پسٹل کو دیکھ کر کرنل گارلس کا رنگ اور زیادہ سفید پڑ گیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہیں تصدیق کرا دیتا ہوں''...... کرنل گارلس نے کہا ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھایا اور فون کا رسیور اٹھا لیا اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''لاؤڈر آن کرو''...... عمران نے کہا تو کرنل گارلس نے فوراً فون کا لاؤڈر آن کر دیا۔ وہ عمران کو دیکھ کر حقیقتاً انتہائی خوفزدہ ہو گیا تھا۔ اس کے لئے یہ بات بھی سوہان روح بنی ہوئی تھی کہ اس نے نادانستگی میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہیلی کاپٹر سمیت ٹاپ فیلڈ میں آنے کی اجازت دے دی تھی۔ اس ہیلی کاپٹر میں حساس اسلحہ تھا جس کا چارجر عمران کے ہاتھ میں تھا اور کرنل گارلس جانتا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ انتہائی سرفروش واقع ہوئے ہیں جو اپنے مشن کے لئے جان کی بازی لگا دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے۔ ہیلی کاپٹر میں موجود حساس اسلحہ اگر عمران چارجر سے بلاسٹ کر دیتا تو بیس کیمپ واقعی مکمل طور پر تباہ ہو سکتا تھا اور ظاہر ہے اس

سے کرنل گارلس بھی محفوظ نہیں رہ سکتا تھا۔ کرنل گارلس دولت
پرست اور لالچی انسان تھا۔ اسے اپنی زندگی سے بے حد پیار تھا اس
لئے وہ عمران کو موت کی صورت میں اپنے سامنے دیکھ کر انتہائی
خوفزدہ ہو گیا تھا اور اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ عمران کو اٹھا کر
باہر پھنکوا دے یا پھر خود اس سے اپنی جان بچا کر وہاں سے بھاگ
جائے۔

''نائٹ واچ لیبارٹری''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کرنل گارلس بول رہا ہوں ٹاپ فیلڈ سے۔ ڈاکٹر نیلسن سے
بات کراؤ''...... کرنل گارلس نے تیز لہجے میں کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں
کے لئے دوسری جانب خاموشی چھا گئی۔

''یس۔ ڈاکٹر نیلسن سپیکنگ''...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر نیلسن کی
آواز سنائی دی۔

''کرنل گارلس بول رہا ہوں جناب''...... کرنل گارلس نے
بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہاں بولو۔ کیوں فون کیا ہے''...... ڈاکٹر نیلسن نے سخت لہجے
میں کہا۔

''مصروفیت کی وجہ سے میں آپ سے پوچھنا بھول گیا تھا کہ
ہارپ ایجنسی کے چیف ہارپ نے آپ سے اجازت نامے اور کوڈ

کے ذریعے ایس ایس آر سے ڈاکٹر جرار رضوی کی جو مائیکرو فلم
منگوائی تھی وہ اس نے آپ کے پاس بحفاظت پہنچائی ہے یا
نہیں''...... کرنل گارلس نے پوچھا۔

''بڑی جلدی خیال آ گیا تمہیں''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر
نیلسن نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''سوری سر۔ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ نا کہ چند ضروری
کاموں میں مصروفیت کی وجہ سے میں آپ کو کال نہیں کر سکا تھا''۔
کرنل گارلس نے شرمندہ لہجے میں کہا۔

''بہرحال۔ فلم پہنچ گئی ہے''...... ڈاکٹر نیلسن نے اسی طرح سخت
لہجے میں کہا اور ساتھ ہی رابطہ منقطع ہو گیا۔

''یہ کیا۔ فون کیوں بند ہو گیا''...... عمران نے چونک کر کہا۔

''ڈاکٹر ایسے ہی تلخ مزاج اور غصیلی طبیعت کے انسان ہیں وہ
کسی سے سیدھے منہ بات نہیں کرتے''...... کرنل گارلس نے تھکے
تھکے سے لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

''ایک منٹ۔ دوبارہ نمبر ملاؤ''...... عمران نے کہا۔

''لیکن......'' کرنل گارلس نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''جو کہہ رہا ہوں وہی کرو''...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا تو
کرنل گارلس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ایک بار پھر نائٹ واچ
لیبارٹری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اسے نمبر پریس
کرتے دیکھ کر عمران اٹھا اور میز کے پیچھے سے گھومتا ہوا کرنل گارلس

کے قریب آ گیا۔ اس سے پہلے کہ کرنل گارلس کچھ سمجھتا۔ عمران نے اس کے قریب آتے ہی مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر مار دیا۔ کرنل گارلس کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کے ہاتھ سے رسیور نکل گیا۔ کرنل گارلس نے ہاتھ مار کر عمران کو پکڑنا چاہا لیکن دوسری ضرب نے اسے دنیا مافیہا سے بے گانہ کر دیا اور اس کا سر میز سے جا ٹکرایا۔

''نائٹ واچ لیبارٹری''...... رابطہ ملتے ہی دوسری طرف سے مردانہ آواز سنائی دی۔

''کرنل گارلس بول رہا ہوں۔ ڈاکٹر نیلسن سے کہو مجھے اس سے ایمر جنسی بات کرنی ہے''...... عمران نے کرنل گارلس کی آواز میں کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس۔ ڈاکٹر نیلسن بول رہا ہوں۔ تم نے دوبارہ فون کیوں کیا ہے اور کیا ایمر جنسی ہے''...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ڈاکٹر نیلسن کی غصیلی آواز سنائی دی۔

''آپ نے میری پوری بات سنے بغیر ہی فون بند کر دیا تھا جناب۔ مجھے آپ کو مائیکروفلم کے حوالے سے ایک اہم بات بتانی تھی''...... عمران نے کرنل گارلس کی آواز میں کہا۔

''بولو۔ کیا بتانا ہے''...... ڈاکٹر نیلسن نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

''آپ نے اس فلم کو چیک کیا تھا''...... عمران نے پوچھا۔

''کیوں۔ یہ تم کیوں پوچھ رہے ہو''...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا۔

''میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آپ کو میں نے ایس ایس آر سے جو مائیکروفلم نکال کر دی تھی وہ ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں والی فلم نہیں تھی''...... عمران نے کہا۔

''کیا کہا۔ وہ فلم ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں والی نہیں تھی۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو کرنل گارلس۔ کیا تم ہوش میں ہو''...... ڈاکٹر نیلسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سوری سر۔ مجھ سے غلطی ہوئی تھی۔ ایس ایس آر کے جس سیف میں، میں نے ڈاکٹر جرار رضوی کی فلم رکھی تھی وہاں ایک اور مائیکروفلم بھی موجود تھی۔ اس فلم میں سٹار لیبارٹری کے ڈاکٹر البرٹ کا فارمولا ہے اور میں نے غلطی سے ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں والی فلم کی بجائے آپ کو ڈاکٹر البرٹ کے فارمولے کی فلم بھیج دی تھی''...... عمران نے کرنل گارلس کی آواز میں انتہائی شرمندہ لہجے میں کہا تو دوسری طرف چند لمحوں کے لئے خاموشی چھا گئی۔

''ایسا کیوں ہوا تھا۔ کیا آپ نے فلم چیک نہیں کی تھی اور آپ کو کس نے اختیار دیا تھا کہ دو ایک جیسی مائیکروفلمیں ایک ہی سیف میں رکھیں۔ ایس ایس آر میں اتنی گنجائش ہے کہ ہزاروں فارمولے اور ہر قسم کے ڈاکومنٹس الگ الگ سیف میں رکھے جا سکتے ہیں''...... ڈاکٹر نیلسن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”سوری جناب۔ میں اپنی غلطی پر شرمندہ ہوں“...... عمران نے کہا۔

”یہ آپ کی غلطی نہیں انتہائی غیر ذمہ داری ہے کرنل گارلس۔ آپ کا یہ غیر ذمہ دارانہ رویہ ناقابل برداشت ہے۔ میں اس سلسلے میں چیف سیکرٹری بات کروں گا“...... ڈاکٹر نیلسن نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا۔

”سس۔ سس۔ سوری سر۔ میں واقعی شرمندہ ہوں“...... عمران نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

”کیا دوسری فلم ایس ایس آر کے سیف میں محفوظ ہے“۔ ڈاکٹر نیلسن نے کہا۔

”یس سر۔ وہ میرے پاس محفوظ ہے“...... عمران نے کہا۔

”آپ کو اس بات کا کیسے پتہ چلا کہ سیف سے جو فلم نکال کر مجھے بھیجی گئی تھی وہ ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں والی فلم نہیں ہے“...... ڈاکٹر نے کہا۔

”میں نے کمپیوٹر چیکنگ کی تھی جناب۔ کمپیوٹر ریکارڈ کے مطابق وہ فلم ابھی تک سیف میں محفوظ ہے جسے آپ کو بھجوایا جانا تھا“۔ عمران نے کہا۔

”ہونہہ۔ مجھے اس سلسلے میں ہارپ سے بات کرنی پڑے گی۔ اگر آپ نے مجھے غلطی سے دوسری فلم بھجوائی تھی تو اس کے بارے میں ہارپ کو کیوں پتہ نہیں چلا کہ یہ وہ فلم نہیں ہے۔ وہ مجھ تک

دوسری فلم کیسے پہنچا سکتا ہے“...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا۔

”ہارپ میرے سامنے ہی بیٹھے ہیں جناب۔ آپ ان سے بات کر لیں“...... عمران نے کہا۔

”ہارپ تمہارے پاس بیٹھا ہے۔ کیا مطلب۔ وہ یہاں کیا کر رہا ہے“...... ڈاکٹر نیلسن کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”میں نے اسے اسی سلسلے میں بات کرنے کے لئے بلایا تھا“۔ عمران نے کرنل گارلس کے لہجے میں کہا۔

”میری بات کراؤ“...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا۔

”یس سر“...... عمران نے کہا۔

”ہیلو سر۔ ہارپ بول رہا ہوں“...... عمران نے اس بار ہارپ کی آواز میں کہا۔

”یہ کرنل گارلس کیا کہہ رہا ہے۔ اس نے مجھے جو فلم بھجوائی ہے کیا وہ واقعی ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں والی فلم نہیں ہے“۔ ڈاکٹر نیلسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”سوری جناب۔ میں کرنل گارلس کے اعتماد پر دیکھے بغیر فلم آپ کے پاس لے آیا تھا۔ کرنل گارلس نے اب مجھے کال کی تو میں اس سے معلومات حاصل کرنے آیا ہوں کہ آخر اس سے اتنی بڑی غلطی کیسے ہوگئی“...... عمران نے کہا۔

”یہ سب کیا ہو رہا ہے ہارپ۔ تم اتنے غیر ذمہ دار کیسے ہو سکتے ہو کہ بغیر چیکنگ کے مجھے کچھ بھی تھما جاؤ“...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا۔

اس کے لہجے میں شدید غصے کا عنصر تھا۔

''پاکیشیائی ایجنٹوں کا مجھ پر دباؤ تھا جناب۔ میں نے ان سے بچانے کے لئے ہی فلم آپ کے سپرد کی تھی تاکہ وہ اگر یہاں آئیں تو سوائے ناکامی کے ان کے کچھ ہاتھ نہ آئے۔ اس لئے کرنل گارلس نے جیسے ہی ایس ایس آر سے فلم نکال کر مجھے دی میں اسے دیکھے بغیر آپ کے پاس لے آیا تھا''...... عمران نے ہارپ کی آواز میں کہا۔

''ہونہہ۔ اگر وہ فلم ایس ایس آر میں محفوظ ہے تو ٹھیک ہے۔ پڑا رہنے دو اسے وہیں۔ مجھے جب اس کی ضرورت ہو گی میں خود ہی منگوا لوں گا''...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا۔

''نہیں سر۔ یہاں فلم انتہائی غیر محفوظ ہے۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ یہاں پاکیشیائی ایجنٹوں کے کئی گروپس کام کر رہے ہیں اور ان سب کی پلاننگ ٹاپ فیلڈ پر حملہ کرنے کی ہے۔ اگر وہ ٹاپ فیلڈ تک پہنچ گئے اور انہوں نے ایس ایس آر تباہ کر کے سیف سے ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں والی فلم حاصل کر لی تو ہماری ساری محنت اکارت ہو جائے گی۔ اس لئے میں اس فلم کو جلد سے جلد یہاں سے نکالنا چاہتا ہوں۔ یہ فلم یہاں سے زیادہ آپ کے پاس سپیشل سٹور میں ہی محفوظ رہ سکتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو اب تم کیا چاہتے ہو''...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا۔

''ایس ایس آر آپ کے اجازت نامے اور آپ کے سپیشل کوڈز

سے ہی کھل سکتا ہے جناب۔ اس کے لئے یا تو آپ یہاں آ جائیں تاکہ کرنل گارلس آپ کے سامنے فلم نکال کر آپ کے حوالے کر دے یا پھر میں آپ کے پاس لیبارٹری میں آ جاتا ہوں۔ آپ مجھے اجازت نامہ اور کوڈز دے دیں تاکہ میں یہاں سے فلم نکلوا سکوں اور لا کر آپ کے سپرد کر سکوں''...... عمران نے کہا۔

''میرا آنا ناممکن ہے۔ میں یہاں ضروری کام میں مصروف ہوں''...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا۔

''تو پھر میں آ جاتا ہوں جناب۔ یہ کام جتنی جلد ہو جائے ہمارے لئے اتنا ہی بہتر ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم کرنل گارلس کے ساتھ آ جاؤ۔ میں تمہیں اجازت نامہ اور کوڈز دے دوں گا''...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا اور پھر اس نے مزید بات کئے بغیر رابطہ ختم کر دیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور وہ کرنل گارلس کی طرف دیکھنے لگا جس کا سر میز سے ٹکا ہوا تھا اور وہ بے ہوش تھا۔ اسی لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے مسکراتے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ فون نائٹ واچ لیبارٹری سے ڈاکٹر نیلسن نے تصدیق کے لئے کیا ہے۔

''کرنل گارلس بول رہا ہوں''...... عمران نے کرنل گارلس کی آواز میں کہا۔

''میری ہارپ سے بات کراؤ۔ میں اسے ایک بات بتانا بھول گیا ہوں''...... دوسری طرف سے ڈاکٹر نیلسن کی آواز سنائی دی۔

''یس سر۔ ہارپ بول رہا ہوں''...... عمران نے چند لمحوں بعد ہارپ کی آواز میں کہا۔

''میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ تم ولٹاس جزیرے کے سب وے کی طرف سے آنا۔ میں کروٹک ٹاپو پر ایک لانچ بھجوا دوں گا۔ اس لانچ میں سٹار ایجنسی کا کرنل جانسن آئے گا۔ وہ تمہیں اور کرنل گارلس کو لے کر میرے پاس آ جائے گا۔ چونکہ نائٹ واچ لیبارٹری میں ٹاپ ریڈ الرٹ ہے اس لئے اگر تم نے یہاں کسی اور راستے سے آنے کی کوشش کی تو تمہیں بغیر وارننگ دیئے ہٹ کیا جا سکتا ہے''...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا۔

''یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ جیسا آپ کہیں۔ میں کروٹک ٹاپو پر پہنچ جاتا ہوں۔ آپ کرنل جانسن کو وہاں بھجوا دیں''...... عمران نے کہا تو ڈاکٹر نیلسن نے رابطہ منقطع کر دیا۔

''لگتا ہے ڈاکٹر نیلسن کو میری کسی بات پر شک ہو گیا ہے۔ اس نے جان بوجھ کر کروٹک ٹاپو کا نام لیا ہے۔ میں نے یہاں کا نقشہ دیکھا ہے۔ اس نقشے کے مطابق کروٹک ٹاپو، ولٹاس جزیرے سے اسی بحری میل کے فاصلے پر ہے۔ اسی لئے وہ سٹار ایجنسی کے کرنل جانسن کو وہاں بھیج رہا ہے تاکہ وہ اس بات کا اطمینان کر سکے کہ واقعی اس کے پاس آنے والے ہارپ اور کرنل گارلس ہیں یا

نہیں''...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''لیکن ڈاکٹر نیلسن کو میری کس بات پر شک ہو سکتا ہے''۔ عمران نے کہا۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا پھر اس نے سر جھٹک دیا۔

''ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ ایک بار میں وہاں پہنچ جاؤں۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا''...... عمران نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے کرنل گارلس کو سیدھا کیا اور اس کی کرسی گھما کر اپنی طرف کر لی اور پھر اس نے کرنل گارلس کا سر کرسی کی پشت سے لگا دیا۔ عمران نے ایک ہاتھ کرنل گارلس کی ناک اور دوسرا ہاتھ اس کے منہ پر رکھ دیا۔ جیسے ہی کرنل گارلس کا دم گھٹا اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی۔ اس کے جسم میں حرکت محسوس کرتے ہی عمران نے فوراً اس کے منہ اور ناک سے ہاتھ ہٹا دیئے۔ دوسرے لمحے کرنل گارلس کی آنکھیں کھل گئیں۔ جیسے ہی عمران نے کرنل گارلس کی آنکھیں کھلتی دیکھیں اس نے کرنل گارلس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔ اس سے پہلے کہ کرنل گارلس کا شعور جاگتا عمران کی آنکھوں سے برق سی نکل کر کرنل گارلس کی آنکھوں میں پڑی اور کرنل گارلس کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔

''جیسے ہو۔ جس حالت میں ہو ویسے ہی پڑے رہو''...... عمران نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو کرنل گارلس کے اعصاب یکلخت ڈھیلے پڑتے چلے گئے۔

''پلکیں جھپکائے بغیر میری آنکھوں میں دیکھو''...... عمران نے

اسی انداز میں کہا تو کرنل گارلس کی آنکھیں جیسے عمران کی آنکھوں سے چپک گئیں۔

''تمہارا کیا نام ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں کرنل گارلس ہوں''...... کرنل گارلس نے کہا۔ اس کے منہ سے ایسی آواز نکلی جیسے وہ کسی اندھے کنویں سے بول رہا ہو۔ اس کے اعصاب یکلخت ڈھیلے پڑ گئے تھے۔

''اب میں تم سے جو باتیں کروں گا۔ یہ باتیں تم اپنے دماغ میں بٹھا لینا اور ان سب باتوں پر تم اسی طرح عمل کرو گے جیسا میں کہوں گا''...... عمران نے کرنل گارلس کو اپنی ٹرانس میں لینے کے بعد کہا۔

''میں تمہاری ہر بات پر عمل کروں گا''...... کرنل گارلس نے اسی انداز میں کہا تو عمران اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اسے ہدایات دینے لگا۔ کرنل گارلس ساکت بیٹھا اس کی ہدایات خاموشی سے سن کر ذہن نشین کرتا جا رہا تھا۔

''کیا تم نے میری ساری باتیں سمجھ لی ہیں''...... عمران نے آخر میں کہا۔

''ہاں۔ میں ساری باتیں سمجھ گیا ہوں''...... کرنل گارلس نے جواب دیا۔

''میں ایک مرتبہ پھر دوہرا رہا ہوں۔ تمہیں میری بتائی ہوئی تمام باتوں پر عمل کرنا ہے۔ کسی بھی مرحلے پر تمہارے لہجے اور انداز میں

لغزش نہیں آنی چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں تمہاری ہر بات پر عمل کروں گا اور میرے لہجے اور انداز میں کسی بھی مرحلے پر کوئی لغزش نہیں آئے گی''۔ کرنل گارلس نے خوابیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ اب تم گہری نیند سو جاؤ گے۔ جب میں تمہیں جگانے کے لئے آواز دوں گا تو تم میری آواز سن کر فوراً جاگ جاؤ گے''۔ عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... کرنل گارلس نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس کی آنکھیں بند ہوتی چلی گئیں۔ کرنل گارلس کو نیند میں جاتے دیکھ کر عمران نے واچ ٹرانسمیٹر آن کیا اور اپنے ساتھیوں کو کال دینے لگا جو بدستور گن شپ ہیلی کاپٹر میں موجود تھے۔

گن شپ ہیلی کاپٹر انہوں نے ہارپ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر سے حاصل کیا تھا۔ عمران نے ہارپ کا میک اپ کر کے اس کی جگہ حاصل کر لی تھی۔ بلیک روم سے نکل کر عمران، ہارپ کے آفس میں پہنچ گیا تھا اور پھر اس نے اپنے تمام ساتھیوں کو وہیں بلا لیا تھا۔ ہیڈ کوارٹر کے آپریٹنگ روم میں ایک ہی آدمی تھا جو کسی ریز سے ان کے میک اپ چیک کر سکتا تھا لیکن عمران نے اس بات کی مکمل تسلی کر لی تھی کہ بلیو کیم ریز صرف اس وقت استعمال میں لائی جاتی تھی جب باہر سے کوئی ہیڈ کوارٹر میں آتا تھا۔ ہیڈ کوارٹر کے اندر بلیو کیم ریز استعمال نہیں کی جاتی تھی اس لئے عمران اور اس کے

ساتھی میک اپ میں آسانی سے ہیڈ کوارٹر کے اندر گھوم پھر سکتے تھے۔ عمران نے آپریٹنگ روم سے ساسکو کو کسی بہانے سے باہر نکال دیا تھا اور پھر اس نے آپریٹنگ مشینوں میں اپنے مطلب کی سیٹنگ کر دی تھی۔ اس نے مشینوں اور کمپیوٹروں میں ایسی سیٹنگ کی تھی کہ اگر ساسکو دوبارہ وہاں آ کر بیٹھ جاتا تو جب تک وہ کمپیوٹروں اور مشینوں کی ڈیپ چیکنگ نہ کرتا اسے ان تبدیلیوں کا علم نہیں ہو سکتا تھا۔ ہیڈ کوارٹر کا مکمل کنٹرول حاصل کرنے کے بعد عمران نے ہارپ کے لہجے ٹاپ فیلڈ میں کرنل گارلس سے وہاں آنے اور ضروری مسئلہ پر ڈسکشن کی بات کی پھر عمران ہیڈ کوارٹر میں موجود چیف ہارپ کے ہیلی کاپٹر میں اپنے ساتھیوں کو لے کر ٹاپ فیلڈ پہنچ گیا تھا۔

عمران نے واچ ٹرانسمیٹر پر جولیا کو ہدایات دیں اور پھر اس نے واچ ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔ کچھ دیر تک وہ کرنل گارلس کے آفس کی تلاشی لیتا رہا لیکن اسے وہاں سے کام کی کوئی چیز نہ ملی تو وہ ایک بار پھر کرنل گارلس کے سر پر آ کھڑا ہوا۔ اس نے سامنے پڑی ہوئی بوتل اٹھا کر کچھ فاصلے پر پڑے ہوئے پودوں کے ایک گملے میں انڈیلی اور پھر بوتل لا کر کرنل گارلس کے سامنے رکھ دی۔

''کرنل گارلس۔ اب تم نیند سے جاگ سکتے ہو''...... عمران نے کرنل گارلس کو ہارپ کے لہجے میں آواز دیتے ہوئے کہا تو کرنل گارلس کے جسم کو ایک جھٹکا سا لگا اور اس نے یکلخت آنکھیں کھول

دیں۔ آنکھیں کھولتے ہی وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور حیرت بھری نظروں سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ مجھے کیا ہوا تھا''...... کرنل گارلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کچھ نہیں۔ شراب زیادہ پینے سے تمہیں نشہ ہو گیا تھا اس لئے تم آؤٹ ہو گئے تھے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے۔ میں تو چار بوتلیں پینے کے باوجود آؤٹ نہیں ہوتا پھر اس بوتل کی آدھی شراب نے مجھے آؤٹ کر دیا۔ کیسے''۔ کرنل گارلس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی نظریں سامنے پڑی ہوئی بوتل پر جمی ہوئی تھیں جو آدھی تھی۔

''ہو جاتا ہے کبھی کبھی۔ بہرحال اب چلو۔ ہمیں نائٹ واچ لیبارٹری جانا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے چلو''...... کرنل گارلس نے کہا جیسے وہ جانتا ہو کہ اسے واقعی ہارپ کے ساتھ نائٹ واچ لیبارٹری چلنا ہے۔

''میں میجر راجر کو یہاں کا چارج دے دوں پھر چلتے ہیں''۔ کرنل گارلس نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کرنل گارلس نے فون کر کے میجر راجر کو اندر بلا لیا۔ تھوڑی دیر بعد میجر راجر ان کے سامنے تھا۔

''میں ایک ضروری کام سے ہارپ کے ساتھ باہر جا رہا ہوں۔ میرے جانے کے بعد تم یہاں کے انچارج ہو اور میرا ہیلی کاپٹر تیار

کراؤ۔ ہارپ اور اس کے ساتھی میرے ساتھ جائیں گے۔ ہماری واپسی تک ان کا ہیلی کاپٹر یہیں کھڑا رہے گا‘‘...... کرنل گارلس نے تحکم بھرے لہجے میں کہا۔

’’یس سر۔ میں ابھی آپ کا ہیلی کاپٹر تیار کرا دیتا ہوں‘‘۔ میجر راجر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ تیز تیز چلتا ہوا باہر نکل گیا۔ کچھ دیر بعد میجر راجر نے فون پر کرنل گارلس کو ہیلی کاپٹر کے تیار ہونے کی اطلاع دی۔

’’ہیلی کاپٹر تیار ہے‘‘...... کرنل گارلس نے عمران سے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا اس کے اٹھتے ہی کرنل گارلس بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے آگے پیچھے چلتے ہوئے آفس سے باہر نکل آئے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ایک تیز رفتار اور جدید ہیلی کاپٹر میں سوار ہو رہے تھے۔ عمران نے کرنل گارلس کو ہدایات دی تھیں کہ وہ پائلٹ کو ساتھ نہ لے جائے۔ ہیلی کاپٹر وہ خود اُڑائے گا۔ کرنل گارلس چونکہ اس کی ٹرانس میں تھا اس لئے اس نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔ چنانچہ عمران نے پائلٹ سیٹ سنبھال لی اور کرنل گارلس سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا اور عمران کے ساتھی ہیلی کاپٹر کی عقبی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔

ان سب کے ہیلی کاپٹر میں سوار ہوتے ہی عمران نے ہیلی کاپٹر سٹارٹ کیا۔ ہیلی کاپٹر کے پر آہستہ آہستہ گردش کرنے لگے اور پھر پروں کے گھومنے کی رفتار تیز ہونے لگی۔ کچھ ہی دیر میں عمران نے

ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ اوپر اٹھانا شروع کر دیا۔

’’ہمیں کروئنگ ٹاپو جانا ہے۔ اس کا راستہ تم بتاؤ گے‘‘..... عمران نے کرنل گارلس سے مخاطب ہو کر کہا تو کرنل گارلس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہیلی کاپٹر بلندی پر آیا اور پھر عمران اسے تیزی سے ایک طرف بڑھاتا لے گیا۔

کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر مگر انتہائی لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا مالک آدمی اندر داخل ہوا۔ سامنے میز کے پیچھے اونچی نشست والی کرسی پر ایک بوڑھا آدمی آنکھوں پر موٹے شیشوں کی عینک لگائے ایک فائل پر جھکا انہماک سے اس کا مطالعہ کر رہا تھا۔

''آپ نے مجھے بلایا تھا ڈاکٹر صاحب''...... آنے والے ادھیڑ عمر نے اندر آ کر بوڑھے کو سیلوٹ کرتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ اس کی آواز سن کر بوڑھا چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

''ہاں کرنل جانسن۔ میں نے تمہیں ایک ضروری کام کے لئے بلایا ہے''...... بوڑھے ڈاکٹر نے کہا۔

''فرمائیں''...... کرنل جانسن نے کہا۔

''بیٹھو''...... ڈاکٹر نے کہا جو نائٹ واچ لیبارٹری کا انچارج ڈاکٹر نیلسن تھا۔ کرنل جانسن اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

''مجھے ابھی تھوڑی دیر پہلے ٹاپ فیلڈ سے کرنل گارلس کا فون آیا تھا''...... ڈاکٹر نیلسن نے آنکھوں سے چشمہ اتار کر ایک طرف رکھ کر کرنل جانسن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ کیا کہہ رہے تھے وہ''...... کرنل جانسن نے چونک کر کہا تو ڈاکٹر نیلسن نے اسے کرنل گارلس اور ہارپ سے ہونے والی باتوں سے آگاہ کر دیا۔

''لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مائیکرو فلم دو افراد کے ہاتھوں میں آئی اور انہیں اس بات کا علم ہی نہیں ہوا کہ مائیکرو فلم کون سی ہے''...... کرنل جانسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہی بات تو میری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔ میں نے تصدیق کے لئے ہارپ کے ہیڈ کوارٹر میں بات کی تھی۔ وہاں سے مجھے بتایا گیا ہے کہ ہارپ واقعی ٹاپ فیلڈ کی طرف روانہ ہوا ہے۔ پھر میں نے ٹاپ فیلڈ میں بھی دوبارہ فون کیا تھا تاکہ تصدیق کر سکوں کہ وہاں سے مجھے کرنل گارلس نے ہی کال کی تھی یا نہیں''...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا۔

''تو کیا آپ کو بھی لگتا ہے کہ فلم وہ نہیں ہے جسے یہاں سپیشل سٹور میں رکھنے کے لئے بھیجا گیا تھا''...... کرنل جانسن نے کہا۔

''میں نے ابھی اس فلم کو چیک نہیں کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کی بات درست ہو''...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا۔

''تو پھر آپ سپیشل سٹور کھلوا کر وہاں سے مائیکرو فلم منگوا کر

چیک کر لیں۔ اس فلم کی چیکنگ سے آپ کو پتہ چل جائے گا کہ کرنل گارلس اور ہارپ نے سچ کہا ہے یا نہیں“...... کرنل جانسن نے کہا۔

”ہاں۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں بلایا ہے۔ سپیشل سٹور تمہارے انڈر ہے اسے کھولنے اور بند کرنے کی ذمہ داری تمہاری ہے۔ تم جاؤ اور جا کر مائیکرو فلم اور سپیشل پروجیکشن سسٹم لے آؤ۔ میں ایک نظر اس فلم کو دیکھ لوں۔ اگر وہ فلم اصلی نہ ہوئی تو میں اسے اپنے پاس ہی رکھ لوں گا تاکہ کرنل گارلس اور ہارپ یہاں آئیں تو وہ فلم میں ان کے حوالے کر سکوں“...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا۔

”یس سر۔ میں ابھی جا کر وہ فلم لے آتا ہوں“...... کرنل جانسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ ڈاکٹر نیلسن نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک کارڈ نکال کر کرنل جانسن کو دے دیا۔

”یہ کارڈ ہے اور سپیشل سٹور کے سیف کو کھولنے کا کوڈ ڈبل ایم بی سکس ہے“...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا تو کرنل جانسن نے اثبات میں سر ہلایا اور کارڈ لے کر اٹھ کھڑا ہوا اور ڈاکٹر نیلسن کو سیلوٹ کرتا ہوا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔ اس کے جانے کے بعد ڈاکٹر نیلسن نے عینک اٹھا کر آنکھوں پر لگائی اور ایک بار پھر فائل کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ تقریباً بیس منٹ بعد کرنل جانسن دوبارہ اندر آیا تو اس کے ہاتھوں میں ایک بریف کیس نما باکس تھا۔ اس نے باکس لا کر ڈاکٹر نیلسن کے سامنے رکھ دیا۔

”میں اس فلم کو چیک کرتا ہوں تم لانچ لے کر کروٹک ٹاپو پر چلے جاؤ۔ کرنل گارلس اور ہارپ وہاں پہنچ رہے ہیں۔ جب وہ آئیں تو انہیں سب وے سے لیبارٹری میں لے آنا“...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا تو کرنل جانسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس نے ڈاکٹر نیلسن کو ایک بار پھر سیلوٹ کیا اور جانے کے لئے مڑ گیا۔

”ایک منٹ رکو“...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا تو کرنل جانسن رک گیا۔

”بیٹھو“...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا تو کرنل جانسن سر ہلا کر اس کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا۔

”میں پہلے اس فلم کو ایک نظر دیکھ لوں پھر تم جانا۔ ابھی ان کے آنے میں کافی وقت ہے“...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اسے اٹھتے دیکھ کر کرنل جانسن بھی اس کے احترام میں اٹھ کھڑا ہوا۔

”بیٹھو۔ میں ابھی دس منٹ میں آتا ہوں“...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا اور کرنل جانسن کا لایا ہوا باکس اٹھا کر سائیڈ دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ دیوار کے پاس پہنچ کر اس نے دیوار کے ایک حصے پر ہاتھ پھیرا اور پھر دیوار کے ایک ابھار کو اندر کی طرف پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے دیوار کا ابھار پریس کیا اسی لمحے ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ دیوار میں ایک دروازہ کھل گیا۔ دوسری طرف ایک ہال کمرہ تھا جو کسی ریسرچ گاہ کے طور پر سجا ہوا تھا۔ ڈاکٹر نیلسن باکس

لے کر جیسے ہی اندر گیا خلاء خود بخود بند ہو گیا۔

کرنل جانسن، ڈاکٹر نیلسن کا انتظار کرتا رہا۔ دس منٹ بعد ایک بار پھر دیوار میں خلاء بنا اور ڈاکٹر نیلسن باہر آ گیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی اور تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے دیکھ کر کرنل جانسن ایک بار پھر اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھو''...... پروفیسر جانسن نے کہا اور آ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی کرنل جانسن بھی بیٹھ گیا۔

''آپ کچھ پریشان دکھائی دے رہے ہیں سر''...... کرنل جانسن نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ بات ہی پریشانی والی ہے''...... ڈاکٹر نیلسن نے جواب دیا۔

''کیوں۔ کیا ہوا''...... کرنل جانسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کرنل گارلس اور ہارپ نے کہا تھا کہ انہوں نے جو مائیکرو فلم مجھے دی ہے وہ ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں والی نہیں ہے''۔ ڈاکٹر نیلسن نے کہا۔

''جی ہاں۔ آپ نے بتایا تھا مجھے''...... کرنل جانسن نے کہا۔

''لیکن یہ فلم تو اصلی ہے۔ اس میں ڈاکٹر جرار رضوی کے ہی فارمولے موجود ہیں''...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا اور کرنل جانسن بری طرح سے چونک پڑا۔

''یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں سر۔ اگر آپ کے پاس اصلی فارمولوں والی فلم ہے تو پھر کرنل گارلس اور ہارپ نے آپ سے کیوں کہا تھا کہ آپ کے پاس غلط فلم پہنچائی گئی ہے''...... کرنل جانسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں بھی اسی بات پر حیران ہوں۔ کرنل گارلس نے کہا تھا کہ اس نے کمپیوٹرائزڈ چیکنگ کی ہے اور ڈیٹا کے مطابق ایس ایس آر کے سیف میں ڈاکٹر جرار رضوی کی فلم موجود ہے۔ اسی سیف میں ڈاکٹر البرٹ کی فارمولے والی فلم تھی جو ڈاکٹر جرار رضوی کی فلم کی بجائے غلطی سے مجھے بھیج دی گئی تھی''...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ کرنل گارلس کو غلط فہمی ہوئی ہو کہ اس نے آپ کو جو فلم بھیجی ہے وہ اصلی نہیں ہے''...... کرنل جانسن نے کہا۔

''نہیں۔ اگر اس نے مجھے اصلی فلم بھیجی ہے تو پھر اس کے کمپیوٹر کا ڈیٹا یہ کیوں شو کر رہا ہے کہ فلم ابھی ایس ایس آر میں ہی موجود ہے''...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا۔

''ایس ایس آر کے ماسٹر کمپیوٹر کو اگر کرنل گارلس کنٹرول کرتا ہے تو پھر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس نے غلطی سے ڈاکٹر جرار رضوی کی مائیکرو فلم کو ڈاکٹر البرٹ نام سے انٹر کر دیا ہو۔ اسی غلطی کی وجہ سے وہ سمجھ رہا ہو کہ ڈاکٹر جرار رضوی کی فلم وہاں ہے اور آپ کو جو فلم بھیجی گئی ہے وہ ڈاکٹر البرٹ کی ہے''...... کرنل جانسن نے کہا۔

''نہیں۔ ایسا ہونا ناممکن ہے۔ اگر دونوں فلمیں ایک ساتھ ایس

ایس آر کے سیف میں رکھی جاتیں تو ڈیٹا میں غلط انٹری ہونے کا احتمال ہوسکتا تھا لیکن میری معلومات کے مطابق سٹار لیبارٹری کے ڈاکٹر البرٹ کے فارمولے والی فلم ایک ہفتہ پہلے ایس ایس آر کے سیف میں رکھوائی گئی تھی''...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو واقعی ڈیٹا انٹری میں غلطی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا''...... کرنل جانسن نے کہا۔

''مجھے اب شک ہو رہا ہے''...... ڈاکٹر نیلسن نے مسلسل سوچتے ہوئے کہا۔

''کیسا شک''...... کرنل جانسن نے چونکتے ہوئے کہا۔

''کرنل گارلس اور ہارپ نے بتایا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹ اس فلم کے پیچھے ایکریمیا آئے ہوئے ہیں۔ ہارپ نے یہ فلم پاکیشیائی ایجنٹوں سے بچانے کے لئے ہی ایس ایس آر سے نکلوا کر یہاں بھیجی تھی حالانکہ ایس ایس آر ایکریمیا کا سب سے سیکرٹ اور ناقابل تسخیر سٹور ہے لیکن ہارپ نے کہا تھا کہ پاکیشیا ایجنٹ انتہائی شاطر اور خطرناک ہیں۔ وہ ہر ممکن طریقے سے ٹاپ فیلڈ پہنچنے کی کوشش کریں گے۔ اگر وہ ٹاپ فیلڈ پہنچ گئے تو ہوسکتا ہے کہ وہ کسی ذریعے سے ایس ایس آر اوپن کر کے وہاں سے فلم نکال کر لے جائیں۔ ہارپ نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ڈاج دینے کے لئے انہیں ایک نقلی فلم فراہم کر دی تھی لیکن انہیں اس بات کا پتہ چل گیا تھا اور وہ واپس ایکریمیا آ گئے تھے اور پھر ہارپ نے مجھے لیبارٹری

میں ریڈ الرٹ کرنے کا کہا تھا۔ اس نے مجھے یہ بات بھی بتائی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹوں میں ایک ایجنٹ جس کا نام علی عمران ہے وہ کسی کی بھی آواز کی آسانی سے نقل کرسکتا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ پاکیشیائی ایجنٹ ٹاپ فیلڈ پہنچ گئے ہوں اور انہوں نے کرنل گارلس کو قابو میں کر لیا ہو اور پھر اس علی عمران نے کرنل گارلس کی آواز میں بات کر کے ہارپ کو بھی وہاں بلا لیا ہو اور اسے بھی قابو کر لیا ہو''...... ڈاکٹر نیلسن نے مسلسل سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

''اوہ اوہ۔ علی عمران کے بارے میں، میں بھی بہت کچھ جانتا ہوں۔ وہ واقعی دنیا کا خطرناک ترین انسان ہے۔ اس سے کچھ بعید نہیں کہ وہ کب کیا کر گزرے۔ مجھے آپ کی باتوں میں وزن معلوم ہو رہا ہے۔ واقعی یہ سب ہونا ناممکن نہیں ہے''...... کرنل جانسن نے چونکتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ مجھ سے فون پر کرنل گارلس اور ہارپ کی آوازوں میں اسی علی عمران نے باتیں کی تھیں''...... ڈاکٹر نیلسن نے چونکتے ہوئے کہا۔

''اگر آپ کے پاس اصلی فلم موجود ہے تو پھر اس ساری صورتحال میں یہ سب ہونا ناممکن نہیں ہے''...... کرنل جانسن نے دانتوں سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''تو پھر کیا کیا جائے۔ میں نے تو ان دونوں کو لیبارٹری میں آنے کا کہہ دیا ہے۔ اب یہ کیسے کنفرم ہو گا کہ کرنل گارلس اور

ہارپ بھی اصلی ہیں یا نہیں''...... ڈاکٹر نیلسن نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ نے انہیں کروٹنک ٹاپو پر آنے کا کہا ہے۔ میں کروٹنک ٹاپو پر جا کر انہیں بے ہوش کر کے اٹھا کر یہاں لے آتا ہوں۔ یہاں لا کر میں انہیں راڈز والی کرسیوں میں جکڑ دوں گا اور پھر ان سے پوچھ گچھ کروں گا۔ اگر وہ اصلی کرنل گارلس اور ہارپ ہوئے تو پھر میں ان دونوں اس حرکت پر معافی مانگ لوں گا اور اگر مجھے ذرا سا بھی شک ہوا کہ وہ کرنل گارلس اور ہارپ نہیں ہیں تو پھر میں انہیں فوراً ہلاک کر دوں گا''...... کرنل جانسن نے کہا۔

''پھر انہیں یہاں لانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ کام تم کروٹنک ٹاپو پر بھی کر سکتے ہو۔ یہاں سے میک اپ واشر ساتھ لے جاؤ۔ جب وہ بے ہوش ہو جائیں تو ان کے میک اپ واش کرنا۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ دونوں کرنل گارلس اور ہارپ نہیں ہیں تو انہیں وہیں گولیاں مار کر ہلاک کر دینا''...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا۔

''یہ بھی مناسب ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں ان کی وہیں چیکنگ کروں گا اور اگر وہ اصلی کرنل گارلس اور ہارپ ہوئے تو پھر میں انہیں یہاں لے آؤں گا تاکہ وہ آپ کو اس بات کا جواب دے سکیں کہ انہوں نے آپ سے جھوٹ کیوں بولا تھا کہ آپ کو دی گئی فلم نقلی ہے''...... کرنل جانسن نے کہا۔

''ہاں۔ اگر وہ اصلی ہوئے تو پھر ان سے یہ بات معلوم کرنا

ضروری ہے''...... ڈاکٹر نیلسن نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔

''تو کیا میں اب جا سکتا ہوں''...... کرنل جانسن نے کہا۔

''ہاں جاؤ''...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا تو کرنل جانسن اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''سنو۔ مجھے بی سکس ٹرانسمیٹر پر مسلسل رپورٹ دیتے رہنا ورنہ میں یہاں اسی شش و پنج میں مبتلا رہوں گا کہ نجانے وہاں کیا ہو رہا ہے''...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں۔ میں آپ سے رابطہ کرتا رہوں گا''...... کرنل جانسن نے کہا تو ڈاکٹر نیلسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور کرنل جانسن نے اسے سیلوٹ کیا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

کروٹک ٹاپو زیادہ بڑا نہیں تھا لیکن خاصا سرسبز تھا۔ ہر طرف گہرے سبز رنگ کی جھاڑیاں اور لاتعداد درخت تھے جنہیں دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے اس ٹاپو پر گھنا جنگل ہو۔

ٹاپو کا درمیانی حصہ مسطح تھا جہاں انہیں ہیلی کاپٹر لینڈ کرنے کی جگہ مل گئی تھی۔ ہیلی کاپٹر لینڈ کر کے وہ سب باہر آ گئے تھے۔ کرنل گارلس ان کے ساتھ تھا۔ وہ ان کے ساتھ ایسے پیش آ رہا تھا جیسے وہ ان کا دوست ہو۔ ٹاپو کی طرف آتے ہوئے عمران نے ٹاپو کے ارد گرد کا راؤنڈ لگایا تھا کہ ان کے پہنچنے سے پہلے سٹار ایجنسی کا کرنل جانسن لانچ لے کر نہ پہنچ گیا ہو لیکن وہاں کوئی لانچ موجود نہیں تھی اور نہ ہی اسے سمندر میں دور دور تک کوئی لانچ آتی دکھائی دے رہی تھی۔

عمران کے پاس چونکہ نقشہ موجود تھا اس لئے وہ جانتا تھا کہ کروٹک ٹاپو سے ولٹاس جزیرہ کس سمت میں ہے اس لئے وہ کرنل

گارلس اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ ٹاپو کے شمالی حصے کی طرف بڑھتا جا رہا تھا۔

"جنگل گھنا ضرور تھا لیکن بے آباد تھا۔ وہاں پرندے اور چھوٹے موٹے جانور تو ضرور موجود تھے لیکن خطرناک جانور کا وہاں کوئی وجود نہ تھا۔ اس ٹاپو کی جھاڑیاں خار دار تھیں جنہیں دیکھ کر عمران نے اپنے ساتھیوں کو بتا دیا تھا کہ یہ جھاڑیاں زہریلی ہو سکتی ہیں اس لئے وہ سب ان جھاڑیوں کے کانٹوں سے بچ کر آگے بڑھیں۔ گھنے درختوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے انہیں شمالی ساحل دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ کچھ دیر چلنے کے بعد انہیں لانچ کے انجن کی آواز سنائی دی تو ان کے قدم تیز ہو گئے تھے۔

"لانچ پہنچ گئی ہے اور ہم ابھی تک جنگل میں ہی ہیں"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تم کیا سمجھتی ہو۔ ہمیں کہاں ہونا چاہئے تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب تک ہمیں ساحل پر پہنچ جانا چاہئے تھا"...... جولیا نے اسی انداز میں کہا۔

"تمہارا مطلب ہے ہم بندروں کی طرح درختوں پر اچھلتے کودتے اور جھولتے ہوئے جاتے"...... عمران نے کہا۔

"کامن سنس نام کی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ تم ہمیں ہیلی کاپٹر سے ساحل پر اتار دیتے اور پھر ہیلی کاپٹر لے کر یہاں آ جاتے اور

پھر اکیلے ساحل کی طرف آتے تو تمہیں اتنا وقت نہ لگتا''۔ جولیا نے کہا۔

''ارے باپ رے۔ اکیلا دیکھ کر مجھے جنگل کا کوئی بھوت اٹھا کر لے جاتا تو''...... عمران نے بوکھلا کر کہا۔

''کیا تم سے بھی بڑا کوئی بھوت ہو سکتا ہے جو تمہیں اٹھا سکے''...... تنویر نے منہ بنا کر کہا۔

''ہاں۔ ایک بھوت ہے جو مجھے اٹھا تو نہیں سکتا لیکن آنکھیں دکھا کر ڈرا ضرور سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کون ہے وہ بھوت''...... جولیا نے غیر ارادی طور پر پوچھا۔

''یہی میرا ہم رکاب''...... عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو وہ سب کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ تنویر برا سا منہ بنا کر رہ گیا تھا۔

''میں بھوت نہیں ہوں''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''بھوت نہیں تو بھوت کے بھائی ضرور ہو، اسی لئے تو منہ بنا بنا کر دکھاتے ہو اور وہ بھی اتنے برے برے کہ بھوت بھی دیکھ لے تو وہ بھی ڈر جائے''...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی عمران یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا۔

''کیا ہوا۔ کسی زہریلے سانپ نے کاٹ لیا ہے تمہیں''...... تنویر نے کہا۔

''خاموش رہو''...... عمران غرایا اور اس کی غراہٹ سن کر وہ سب بری طرح سے چونک پڑے۔ عمران کی نظریں سامنے موجود پیپل کے ایک درخت پر جمی ہوئی تھیں۔ انہوں نے چونک کر اس درخت کی طرف دیکھا تو یہ دیکھ کر وہ سب بھی چونک پڑے کہ پیپل کے درخت کے پتوں کا رنگ سرخ ہو رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے اس درخت کے پتوں میں خون بھرا ہوا ہو۔

''یہ پیپل کا درخت لگ رہا ہے لیکن اس کے پتے اس قدر سرخ کیوں ہو رہے ہیں''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''صرف پیپل کے درخت کے پتے ہی نہیں یہاں موجود باقی درختوں کے پتے اور جھاڑیاں بھی سرخ ہو رہی ہیں''...... صفدر نے کہا تو وہ سب چونک کر ارد گرد موجود درختوں کے پتوں اور جھاڑیوں کی طرف دیکھنے لگے اور یہ دیکھ کر ان کے چہروں پر شدید حیرت کے تاثرات پھیل گئے کہ واقعی سبز پتوں اور جھاڑیوں کے رنگ تیزی سے سرخی مائل ہوتے جا رہے تھے۔

''یہ سب کیا ہو رہا ہے''...... صالحہ نے حیرت زدہ لہجے میں کہا۔

''یہ سب مالکم ٹیز ریز کی وجہ سے ہو رہا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''مالکم ٹیز ریز۔ کیا مطلب''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں نے ایک سائنسی رسالے میں پڑھا تھا کہ اگر کسی جنگل یا

سرسبز علاقے میں مالکم ٹیز ریز پھیلا دی جائیں تو اس کے اثر سے درختوں کے پتوں اور پودوں کے رنگ بدل کر سرخ ہو جاتے ہیں۔ پھر پتے اور پودے جلنے لگتے ہیں اور ان میں سے سرخ رنگ کا دھواں نکلتا ہے جو انتہائی تیز اور ژود اثر ہوتا ہے۔ اس دھویں کے اثر سے طاقتور اور بڑے سے بڑا جانور بھی چند لمحوں میں بے ہوش ہو جاتا ہے۔ یہ ریز خاص طور پر افریقہ کے جنگلوں کی آبادی والے حصوں کے لئے بنائی گئی ہے تاکہ ان آبادیوں پر خطرناک اور خونخوار درندے حملہ نہ کر سکیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''تو کیا اس ریز کے اثر سے انسان بے ہوش نہیں ہوتے''۔ صالحہ نے پوچھا۔

''جب طاقتور اور خطرناک جانور اس ریز کی اثر سے نہیں بچ سکتے تو انسان اس سے کیسے بچ سکتا ہے۔ اس ریز کو انسانی آبادیوں سے دور جنگل میں ہی پھیلایا جاتا ہے۔ اگر وہاں کوئی انسان موجود ہو تو وہ بھی اس سرخ دھویں کے اثر سے محفوظ نہیں رہ سکتا ہے''۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اگر یہ ریز جانوروں کو بے ہوش کرنے کے لئے بنائی گئی ہے تو پھر اسے یہاں کیوں فائر کیا گیا ہے۔ یہ تو ایک چھوٹا سا ٹاپ ہے یہاں درندے تو کیا عام جانور بھی موجود نہیں ہیں اور نہ ہی کوئی انسانی آبادی''...... صفدر نے کہا۔ اس کے لہجے میں بھی حیرت تھی۔

''یہاں انسانی آبادی نہیں ہے لیکن ہم تو موجود ہیں''...... عمران

نے منہ بنا کر کہا۔

''اوہ۔ تو کیا یہ ریز ہمیں شکار کرنے کے لئے یہاں پھیلائی گئی ہے''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''ظاہر ہے۔ اس کے سوا اور کیا مقصد ہو سکتا ہے یہاں مالکم ٹیز ریز پھیلانے کا''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ آنے والے افراد کو ہم پر شک ہو گیا ہے کہ ہم ان کے دوست نہیں ہیں''...... صالحہ نے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے انہوں نے ہمیں یہاں شکار کرنے کا پروگرام بنایا ہے''...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے انہوں نے سرخ ہوتے ہوئے پودوں اور پتوں سے ہلکا ہلکا سرخ دھواں نکلتے دیکھا۔

''پودوں اور پتوں سے دھواں نکل رہا ہے''...... جولیا نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔ سرخ دھواں دیکھ کر عمران کے چہرے پر چٹانوں جیسی سنجیدگی ابھر آئی تھی۔ وہ نہایت بے چینی سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔

''سانس روک لو''...... عمران نے کہا تو ان سب نے سانس روک لئے۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور کانٹے والی جھاڑیوں سے خود کو بچاتا ہوا زمین پر اگی ہوئی دوسری جھاڑیوں کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر ایک جھاڑی پر نظر پڑتے ہی اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ اس جھاڑی کی حیرت انگیز بات یہ تھی کہ مالکم ٹیز ریز سے وہاں تقریباً تمام پودوں اور پتوں کے رنگ سرخ ہو گئے تھے لیکن یہ

واحد جھاڑی تھی جس کا رنگ تبدیل نہیں ہوا تھا۔ عمران تیزی سے اس جھاڑی کے پتے توڑنے لگا۔ اس نے دو پتے توڑ کر منہ میں ڈالے اور انہیں چبانے لگا۔ پتے چباتے ہی اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں نمی آ گئی۔ ان پتوں کو چباتے ہی اسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس نے پسی ہوئی سرخ مرچوں کا بھرا ہوا چمچ منہ میں ڈال لیا ہو۔ اس نے مزید پتے توڑے اور انہیں لا کر اپنے ساتھیوں کو بانٹنے لگا۔

''جلدی جلدی ان پتوں کو چبا لو''...... عمران نے کہا تو ان سب نے عمران سے دو دو پتے لئے اور انہیں منہ میں ڈال کر چبانے لگے۔ عمران نے کرنل گارلس کو بھی پتے دے دیئے تھے۔ ان پتوں کو چباتے ہی ان سب کی حالت غیر ہو گئی اور ان سب کے رنگ بھی سرخ ہو گئے۔ ان کی ناک اور آنکھوں سے پانی بہہ نکلا تھا اور آنکھیں بھی یوں سرخ ہو گئی تھیں جیسے ان کے جسموں کا سارا خون سمٹ کر ان کے چہروں اور آنکھوں میں آ گیا ہو۔

''اب تم سب اطمینان سے سانس لے سکتے ہو''...... عمران نے کہا تو وہ سب گہرے سانس لینے لگے۔ تیز مرچوں والے پتوں کے چبانے سے ان کا برا حال ہو رہا تھا اور ان کے منہ سے بدستور سی سی کی تیز آوازیں نکل رہی تھیں۔

''یہ کون سی پتیاں کھلا دی ہیں تم نے ہمیں۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے ہم نے تیز سرخ مرچوں کا پورا پیکٹ پھانک لیا ہو''...... جولیا

نے سی سی کرتے ہوئے کہا۔

''اس بوٹی کو چلی گراس ہی کہا جاتا ہے۔ یہ جنگلوں میں پائی جانے والی عام گراس ہے۔ کیپٹن شکیل کی طرح میں نے بھی مالکم ٹیز ریز کے بارے میں پڑھا تھا۔ سائنسی رسالے میں اس ریز کے بارے میں جو تفصیل لکھی تھی اس کے ساتھ یہ بھی لکھا گیا تھا کہ جنگل میں جانے والے افراد اگر مالکم ٹیز گیس والے علاقوں میں جانا چاہیں تو وہ چلی گراس چبا کر جا سکتے ہیں۔ اس گراس کو چبانے سے ان پر مالکم ٹیز ریز کا اثر نہیں ہو گا اور وہ کئی گھنٹوں تک مالکم ٹیز ریز کی بدولت سرخ پودوں اور پتوں سے نکلنے والے سرخ دھویں کے اثر سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ چلی گراس چبا کر قبیلے کے افراد جنگلوں میں جا کر شکار کئے بغیر بے ہوش پڑے ہوئے جانوروں کو اٹھا کر لے آتے تھے جنہیں وہ اپنی خوراک کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ میں اسی چلی گراس کی تلاش میں نظریں گھما رہا تھا اور یہ ہماری خوش قسمتی ہی ہے کہ مجھے جلد ہی چلی گراس مل گئی۔ مالکم ٹیز ریز کا اثر کئی گھنٹوں تک برقرار رہتا ہے اور اس ریز سے سرخ ہونے والے پودوں اور پتوں سے کئی گھنٹوں تک سرخ دھواں نکلتا رہتا ہے جو ہر طرف سرخ دھند کی طرح پھیل جاتا ہے اور ہم اتنی دیر تک سانس روک کر نہیں رہ سکتے تھے۔ لیکن اب چونکہ ہم نے چلی گراس چبا لی ہے اور اس کا مرچوں بھرا رس ہماری رگوں میں اتر گیا ہے اس لئے ہم پر مالکم ٹیز ریز کا اثر نہیں ہو گا۔

یہاں اگر شدید سرخ دھند بھی پھیل جائے تب بھی ہم آسانی سے سانس لے سکیں گے“...... عمران نے جواب دیا۔

”آپ نے تو کہا تھا کہ ہم جس طرح آسانی سے ٹاپ فیلڈ میں پہنچ گئے تھے اسی آسانی سے ہم نائٹ واچ لیبارٹری میں بھی پہنچ جائیں گے پھر ایسا کیا ہوا ہے کہ ڈاکٹر نیلسن کو ہم پر شک ہو گیا ہے جو اس نے ہمیں بے ہوش کرنے کے لئے یہاں مالکم ٹیز ریز پھیلائی ہے“...... صفدر نے کہا۔

”نائٹ واچ لیبارٹری کی سیکورٹی سٹار ایجنسی کے پاس ہے۔ اس ایجنسی کا سربراہ کرنل جانسن ہے۔ وہ انتہائی ذہین انسان ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے یا پھر ڈاکٹر نیلسن نے ہمارے جانے کے بعد ٹاپ فیلڈ میں ایک بار پھر رابطہ کیا ہو اور وہاں موجود میجر راجر سے انہیں ایسی کوئی ٹپ مل گئی ہو جس سے اس کی دماغ میں شک کا کیڑا رینگ گیا ہو کہ اس ٹاپو پر آنے والے افراد ان کے دوست نہیں دشمن ہیں۔ چونکہ ہمارے ساتھ اصل کرنل گارلس ہے اس لئے کرنل جانسن نے ہم سب کو زہریلی گیس پھیلا کر ہلاک کرنے کی بجائے کرنل گارلس کے ساتھ ہم سب کو چیک کرنے کے لئے بے ہوش کرنے والی ریز پھیلائی ہو۔ اس ریز سے بے ہوش ہونے والا آٹھ دس گھنٹوں سے پہلے ہوش میں نہیں آتا چاہے اسے لاکھ انیٹی لگا دیئے جائیں“...... عمران نے کہا۔

”اسے ٹاپ فیلڈ سے کیا ٹپ ملی ہو گی۔ شک کی کوئی وجہ بھی تو

ہونی چاہئے“...... تنویر نے کہا۔

”ممکن ہے کہ ڈاکٹر نیلسن نے فارمولے کی فلم چیک کر لی ہو اور اس فلم میں ڈاکٹر جرار رضوی کے اصلی فارمولے دیکھ کر وہ حیران ہو رہا ہو کہ کرنل گارلس اور ہارپ نے اس سے جھوٹ کیوں بولا ہے کہ اسے غلطی سے دوسری فلم پہنچا دی گئی ہے“...... عمران نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ تمہارا یہ تجزیہ درست معلوم ہوتا ہے۔ تمہارے، میرا مطلب ہے کہ ہارپ اور کرنل گارلس کے جھوٹ سے پردہ اٹھانے کے لئے اس نے کرنل جانسن کو حکم دیا ہو کہ وہ ہم سب کو بے ہوش کر کے لائے تاکہ تم دونوں سے سچ اگلوایا جا سکے“...... جولیا نے کہا۔ اسی لمحے انہیں بے شمار افراد کے دوڑنے بھاگنے کی آوازیں سنائی دیں۔

”وہ ہمیں بے ہوشی کی حالت میں یہاں سے اٹھانے کے لئے آ رہے ہیں۔ سب ادھر ادھر لیٹ جاؤ۔ انہیں ایسا لگنا چاہئے جیسے ہم سب مالکم ٹیز ریز کے اثر سے بے ہوش ہو چکے ہیں“۔ عمران نے کہا۔

”اگر انہوں نے ہم پر بے ہوشی کی حالت میں ہی فائرنگ کر دی تو“...... تنویر نے کہا۔

”نہیں۔ اگر ان کا مقصد ہمیں ہلاک کرنا ہوتا تو وہ یہاں مالکم ٹیز ریز نہ پھیلاتے۔ وہ یہاں زہریلی گیس پھیلا دیتے تاکہ ہم فوراً

ہلاک ہو جاتے“...... عمران نے کہا۔

”ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ ان کے پاس زہریلی گیس موجود نہ ہو اور ہمیں قابو کرنے کے لئے انہوں نے مالکم ٹیز ریز پھیلائی ہو“...... جولیا نے کہا۔

”ہونے کو کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ ہمارے پاس اسلحہ ہے۔ اگر انہوں نے ہمیں بے ہوشی کی حالت میں ہلاک کرنے کی کوشش کی تو پھر ہم ان پر موت بن کر جھپٹ پڑیں گے لیکن اگر انہوں نے ہمیں اسی حالت میں اٹھایا تو پھر ہم کوئی مزاحمت نہیں کریں گے۔ ہمارا مقصد صحیح سلامت ولٹاس جزیرے پر موجود نائٹ واچ لیبارٹری میں پہنچنا ہے“...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور تیزی سے ادھر ادھر پھیل کر زمین پر یوں لیٹ گئے جیسے وہ واقعی بے ہوش ہو گئے ہوں۔

”تم بھی زمین پر لیٹ جاؤ کرنل گارلس۔ زمین پر لیٹتے ہی تم گہری نیند سو جاؤ گے۔ جب تک میں تمہیں جاگنے کا نہ کہوں تم نہیں جاگو گے“...... عمران نے کرنل گارلس کے قریب آ کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا جو احمقوں کی طرح ان سب کو زمین پر لیٹتے اور آنکھیں بند کرتے دیکھ رہا تھا۔ عمران کا حکم سنتے ہی وہ تیزی سے زمین پر لیٹ گیا اور لیٹتے ہی اس کی آنکھیں بند ہو گئیں۔ عمران بھی اس کے قریب لیٹ گیا۔ ابھی وہ لیٹا ہی تھا کہ اچانک اسے درختوں کے اوپر سے چند شیل اڑ کر اس طرف

آتے دکھائی دیئے۔ اس سے پہلے کہ عمران ان شیلز کو دیکھ کر کچھ سمجھتا شیل ان کے ارد گرد آ گرے پھر اچانک ان شیلز کے پھٹنے سے ہر طرف تیز روشنی پھیل گئی۔ یہ روشنی اس قدر تیز تھی کہ عمران کی آنکھیں چکا چوند ہو کر رہ گئی تھیں۔ عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے یکلخت جان نکل گئی ہو۔ چند لمحوں تک اس کی آنکھوں کے سامنے روشنی رہی پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی اندھیرے میں گم ہوتی چلی گئی۔

کرنل جانسن لانچ میں اپنے ساتھ پندرہ مسلح افراد لایا تھا۔ وہ لانچ کے اگلے سرے پر کھڑا دوربین آنکھوں سے لگائے کروٹک ٹاپو کی طرف دیکھ رہا تھا جو تیزی سے نزدیک آتا جا رہا تھا۔ کروٹک جزیرے پر چونکہ گھنے درختوں اور جھاڑیوں کا طویل سلسلہ پھیلا ہوا تھا اس لئے اسے وہاں کوئی انسان دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ کرنل جانسن ٹاپو کے ساحل کی طرف دیکھ رہا تھا لیکن اسے یوں لگ رہا تھا جیسے ساحل کی طرف کوئی نہ ہو۔

''یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ راڈار سیکشن سے تو مجھے بتایا گیا تھا کہ ایک ہیلی کاپٹر کو کروٹک ٹاپو پر اترتے مارک کیا گیا ہے پھر وہ ساحل پر کہیں دکھائی کیوں نہیں دے رہے''...... کرنل جانسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ کچھ ہی دیر میں لانچ ساحل کے نزدیک پہنچ گئی۔ ساحل کے پاس اتنی جگہ بہرحال موجود تھی کہ وہاں ایک ہیلی کاپٹر لینڈ کیا جا سکے۔

کرنل جانسن اور اس کے ساتھی لانچ سے اتر کر ساحل پر آ گئے۔ کرنل جانسن چند لمحے اردگرد کا جائزہ لیتا رہا لیکن ساحل پر ایسا کوئی نشان موجود نہیں تھا جس سے پتہ چل سکتا ہو کہ وہاں کوئی ہیلی کاپٹر لینڈ ہوا ہے۔

''یہاں تو کوئی نہیں ہے جناب''...... ایک مسلح آدمی نے چاروں طرف کا جائزہ لے کر کرنل جانسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں بھی دیکھ رہا ہوں''...... کرنل جانسن نے منہ بنا کر کہا۔

''یس سر''...... اس آدمی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور سائیڈ میں ہٹ گیا۔

''مجھے ٹرانسمیٹر لا کر دو''...... کرنل جانسن نے کہا تو اس آدمی نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے لانچ کے قریب موجود آدمیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک آدمی سے جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر لیا اور اسے لے کر کرنل جانسن کے پاس آ گیا۔ کرنل جانسن نے اس سے ٹرانسمیٹر لے کر آن کیا اور اس پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔

''ہیلو ہیلو۔ کرنل جانسن کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... کرنل جانسن نے مسلسل کال دیتے ہوئے کہا۔

''یس۔ ولیم اٹنڈنگ یو فرام راڈار سیکشن۔ اوور''...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

''ولیم۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم نے کرنل گارلس کا ہیلی کاپٹر

کروٹنگ ٹاپو کی طرف آتے ہوئے مارک کیا ہے۔ اوور“۔ کرنل جانسن نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ ہیلی کاپٹر کروٹنگ ٹاپو پر لینڈ ہوا ہے۔ اوور“...... ولیم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن ساحل پر تو کوئی ہیلی کاپٹر موجود نہیں ہے۔ اوور“۔ کرنل جانسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ کیسے ہوسکتا ہے جناب۔ میں نے کرنل گارلس کے مخصوص ہیلی کاپٹر کو اسی ٹاپو پر لینڈ ہوتے چیک کیا تھا۔ ابھی تک ہیلی کاپٹر کی واپسی نہیں ہوئی ہے۔ اگر ہیلی کاپٹر وہاں سے واپس گیا ہوتا تو میں آپ کو اسی وقت کال کر کے بتا دیتا۔ اوور“...... ولیم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم نے ہیلی کاپٹر ٹاپو کی کس سمت اور کس پوزیشن میں لینڈ ہوتے چیک کیا ہے۔ مجھے کمپیوٹر ڈیٹا چیک کر کے اس کی اصل لوکیشن بتاؤ۔ اوور“...... کرنل جانسن نے پوچھا۔

”ایک منٹ جناب۔ میں ابھی آپ کو چیک کر کے بتاتا ہوں“...... ولیم نے کہا اور چند لمحوں کے لئے ٹرانسمیٹر پر خاموشی چھا گئی پھر ولیم اسے ہیلی کاپٹر کے کروٹنگ ٹاپو پر لینڈ ہونے کی سمت اور پوزیشن بتانے لگا۔

”یہ کیسے ممکن ہے۔ اس لوکیشن کے مطابق تو ہیلی کاپٹر ٹاپو کے سنٹر میں لینڈ ہوا ہے۔ اوور“...... کرنل جانسن نے حیرت بھرے

لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ یہی لوکیشن ہے۔ ہیلی کاپٹر ٹاپو کے سنٹر والے سپاٹ حصے پر ہی لینڈ ہوا ہے اور اب بھی وہیں موجود ہے۔ اوور“...... ولیم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ لیکن کرنل گارلس کو ہیلی کاپٹر سنٹر پوزیشن پر لے جانے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ تو ہمیشہ اپنا ہیلی کاپٹر ساحل پر ہی لاتا ہے۔ اوور“...... کرنل جانسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس بات کا جواب تو آپ کو کرنل گارلس ہی دے سکتا ہے جناب۔ اوور“...... ولیم نے کہا۔

”اوکے۔ میں چیک کرتا ہوں“...... کرنل جانسن نے کہا اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔

”اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ ڈاکٹر نیلسن کا شک بے بنیاد نہیں تھا۔ یہاں آنے والوں میں ضرور کوئی نہ کوئی گڑ بڑ ہے۔ کرنل گارلس تو ہمیشہ ہیلی کاپٹر ساحل پر لاتا ہے جبکہ اس بار وہ ہیلی کاپٹر ٹاپو کے سنٹر میں لے گیا ہے“...... کرنل جانسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

”مارٹی“...... کرنل گارلس نے چند لمحے سوچنے کے بعد اپنے ایک ساتھی کو آواز دیتے ہوئے کہا تو ایک لمبا تڑنگا اور مضبوط جسم کا مالک نوجوان تیزی سے اس کے قریب آ گیا۔

”یس سر“...... آنے والے نوجوان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں

کہا۔

''مالکم ٹیز ریز گن کہاں ہے''...... کرنل جانسن نے پوچھا۔

''میرے پاس ہے جناب''...... مارٹن نے کہا اور اس نے سائیڈ بیلٹ میں لگی ہوئی ایک کھلی نال والی گن نکال لی۔

''سب گیس ماسک پہنو اور مالکم ٹیز ریز جنگل میں فائر کر دو''۔ کرنل جانسن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''لیکن جناب......'' مارٹن نے کہنا چاہا۔

''جو کہہ رہا ہوں کرو نانسنس''...... کرنل جانسن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''یس سر''...... مارٹن نے کہا اور تیزی سے پلٹ کر اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں ان سب کے چہروں پر گیس ماسک چڑھے ہوئے تھے۔ کرنل جانسن نے بھی گیس ماسک چڑھا لیا تھا۔ چہروں پر گیس ماسک چڑھاتے ہی مارٹن آگے بڑھا اور اس نے موٹی نال والی گن سامنے کی طرف کرتے ہوئے ایک بٹن پریس کر دیا۔ گن کی نال سے سرخ رنگ کی شعاع سی نکل کر سامنے درختوں کے جھنڈ کی طرف گئی اور ختم ہوگئی۔ مارٹن نے جنگل کے مختلف حصوں کی طرف مالکم ٹیز ریز فائر کی اور پھر اس نے گن اپنی پیٹی میں اڑس لی۔

''ابھی چند ہی لمحوں میں ریز پورے جنگل میں پھیل جائے گی جناب اور یہاں ہر طرف سرخ دھند پھیل جائے گی''...... مارٹن نے

کہا تو کرنل جانسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی ہی دیر بعد انہیں ارد گرد کی جھاڑیاں اور دور نزدیک نظر آنے والے درختوں کے پتے نہ صرف سرخ ہوتے دکھائی دیئے بلکہ ان سے ہلکا ہلکا سرخ رنگ کا دھواں بھی نکلتا نظر آنے لگا اور پھر مزید تھوڑی دیر بعد انہیں ہر طرف سرخ دھویں کی دھند پھیلتی ہوئی دکھائی دی۔

''اب تم سب آگے بڑھو اور ٹاپو کے سنٹر کی طرف چلے جاؤ۔ کرنل گارلس اور ہارپ جہاں بھی دکھائی دیں ان دونوں کو اٹھا کر یہاں لے آنا''...... کرنل جانسن نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی تیزی سے درختوں کے جھنڈ کی طرف دوڑ پڑے۔

''مارٹن''...... کرنل جانسن نے اپنے قریب کھڑے مارٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس سر''...... مارٹن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''مجھے نجانے کیوں یہاں شدید خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ اس خطرے کے پیش نظر میں نے مالکم ٹیز ریز تو فائر کرا دی ہے اور اس گیس کی زد میں آنے والے تمام جاندار بے ہوش ہو سکتے ہیں لیکن اس کے باوجود مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے حالات وہ نہیں ہیں جو ہونے چاہئیں''...... کرنل جانسن نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''کیوں جناب۔ آپ کو ایسا کیوں لگ رہا ہے''...... مارٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میری چھٹی حس بدستور کسی بڑے خطرے کا الارم بجا رہی ہے اور میری چھٹی حس جب بھی خطرے کا الارم بجاتی ہے تو کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے۔ تم ایک کام کرو۔ اپنے ساتھیوں سے کہو کہ یہ جنگل میں جاتے ہوئے ہر طرف وائٹ لائٹ شیل بھی فائر کرتے جائیں۔ ایسا تو ممکن نہیں ہے کہ کرنل گارلس اور ہارپ مالکم ٹیز ریز کے اثر سے بے ہوش نہ ہوئے ہوں لیکن اگر ایسا ہو تو وہ وائٹ لائٹ شیلز سے نہیں بچ سکیں گے۔ وائٹ لائٹ شیلز سے نکلنے والی تیز روشنی ان کے اعصاب پر اثر کرے گی اور فوراً بے ہوش ہو جائیں گے''...... کرنل جانسن نے کہا۔

''لیس سر۔ میں ابھی اپنے ساتھیوں سے کہہ دیتا ہوں''۔ مارٹن نے کہا اور پھر وہ چیخ چیخ کر درختوں کے جھنڈ کی طرف جانے والے مسلح افراد کو کرنل جانسن کا حکم سنانے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کے ساتھی درختوں کے جھنڈ میں غائب ہو گئے۔ ان کو گئے ابھی تھوڑی ہی دیر گزری ہو گی کہ کرنل جانسن کے ہاتھ میں موجود ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی۔ کرنل جانسن نے فوراً ٹرانسمیٹر آن کر لیا۔

''ہیلو ہیلو۔ ڈیلس کالنگ۔ ہیلو۔ اوور''...... دوسری طرف سے اسے اپنے ایک ساتھی کی آواز سنائی دی۔

''لیس۔ کرنل جانسن اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... کرنل جانسن نے کرخت لہجے میں کہا۔

''چیف۔ ہمیں کرنل گارلس اور ہارپ مل گئے ہیں۔ اوور''۔ اس آدمی نے کہا جس نے اپنا نام ڈیلس بتایا تھا۔

''گڈ شو۔ کیا وہ دونوں ایک ساتھ ہیں۔ اوور''...... کرنل جانسن نے کہا۔

''لیس چیف۔ لیکن وہ اکیلے نہیں ہیں۔ ان کے ساتھ پانچ افراد اور بھی ہیں۔ اوور''...... ڈیلس نے کہا۔

''پانچ افراد۔ کیا مطلب۔ کون ہیں وہ۔ اوور''...... کرنل جانسن نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہم نہیں جانتے چیف۔ ان پانچ افراد میں تین مرد ہیں اور دو عورتیں اور یہ پانچوں کرنل گارلس اور ہارپ کے ارد گرد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ اوور''...... ڈیلس نے کی آواز آئی۔

''لیکن کرنل گارلس اور ہارپ انہیں اپنے ساتھ کیوں لائے ہیں۔ اوور''...... کرنل جانسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''معلوم نہیں جناب۔ اوور''...... ڈیلس نے جواب دیا۔

''کیا وہ مسلح ہیں۔ اوور''...... کرنل جانسن نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

''ہاں جناب۔ ان کی کمروں پر اسلحے سے بھرے ہوئے تھیلے بندھے ہوئے ہیں۔ اوور''...... ڈیلس نے جواب دیا۔

''کیا وہ سب بے ہوش ہیں۔ اوور''...... کرنل جانسن نے کہا۔

"جی ہاں۔ سب کے سب بے ہوش پڑے ہیں۔ اوور"۔ ڈیلس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ان کے اسلحے پر قبضہ کرو اور انہیں اٹھا کر ساحل پر لے آؤ۔ اوور"...... کرنل جانسن نے کہا اور اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔

"ہونہہ۔ تو میری چھٹی حس خطرے کا غلط الارم نہیں بجا رہی تھی۔ یہاں ضرورت سے زیادہ گڑبڑ معلوم ہو رہی ہے"...... کرنل جانسن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ کچھ دیر بعد اسے اپنے تمام ساتھی واپس آتے ہوئے دکھائی دیئے جنہوں نے سات افراد کو اٹھا رکھا تھا۔ ان سات افراد میں ایک کرنل گارلس تھا۔ دوسرا ہارپ اور باقی پانچ افراد جن میں دو لڑکیاں بھی شامل تھیں ان کے چہرے کرنل جانسن کے لئے اجنبی تھے۔

"انہیں لانچ میں لے جا کر باندھ دو۔ ہم انہیں سپیشل سٹور میں لے جائیں گے اور وہیں ان سے پوچھ گچھ کریں گے"...... کرنل جانسن نے مارٹن سے مخاطب ہو کر کہا تو مارٹن نے اثبات میں سر ہلایا اور تیز تیز چلتا ہوا جنگل سے آنے والے افراد کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

عمران کے تاریک ذہن میں روشنی کی لہر سی نمودار ہوئی اور پھر یہ لہر پھیلتی چلی گئی اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے تمام واقعات کسی فلم کی طرح گھومتے چلے گئے۔ اس نے خود کو اور اپنے ساتھیوں کو مالکم ٹیز ریز کے اثر سے بے ہوش ہونے سے بچا لیا تھا لیکن وہاں اچانک ایسے شیلز آ گرے تھے جن کے پھٹتے ہی تیز اور چکا چوند روشنی پھیل گئی تھی اور اس روشنی میں عمران کو اپنے اعصاب منجمد ہوتے اور دماغ سن ہوتا ہوا محسوس ہوا تھا۔

عمران نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا تو اس کے منہ سے اطمینان بھرا طویل سانس نکل گیا۔ کیونکہ نہ صرف وہ خود زندہ سلامت تھا بلکہ اس کے ساتھی اور کرنل گارلس بھی اس کے ساتھ زندہ تھے۔ وہ سب راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے تھے۔ یہ ایک کافی بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کے ایک کونے میں الماری موجود تھی۔ سامنے

دو کرسیاں پڑی ہوئی تھیں لیکن اس وقت یہ کرسیاں خالی تھیں جبکہ ایک لمبے قد کا آدمی کرنل گارلس کو جو سب سے آخر میں تھا انجکشن لگا رہا تھا۔

''ہم کہاں ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تم سپیشل سٹور میں ہو''...... اس آدمی نے عمران کی آواز سن کر اس کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

''یہ سب کیا ہے۔ ہمیں کیوں جکڑا گیا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کرنل جانسن تمہیں یہاں لایا ہے۔ اسے تم پر شک ہے کہ تم ہارپ نہیں ہو اور نہ یہ کرنل گارلس ہے۔ چیکنگ کے بعد تم سب کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا جائے گا''...... اس آدمی نے جواب دیا اور پھر وہ مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے جدید ساخت کا میک اپ واشر نکالا اور اسے لے کر عمران کے قریب آ گیا۔

''سب سے پہلے میں تمہاری ہی چیکنگ کرتا ہوں''...... اس آدمی نے کہا اور وہ میک اپ واشر کا کنٹوپ عمران کے سر اور چہرے پر چڑھانے لگا۔ پھر اس نے کنٹوپ مخصوص انداز میں کلپ کیا اور میک اپ واشر کا بٹن پریس کر دیا۔ کنٹوپ میں نیلے رنگ کی گیس بھر گئی۔ عمران نے آنکھیں بند کر لیں۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے چہرے کو کسی نے جلتے ہوئے تنور میں ڈال دیا ہو لیکن وہ مطمئن تھا کہ اس گیس سے اس کا سپیشل انداز میں

میک اپ واش نہیں ہو سکتا۔ تھوڑی دیر بعد میک واشر آف کر دیا گیا اور پھر اس کے چہرے اور سر سے کنٹوپ اتار لیا گیا تو عمران نے آنکھیں کھول دیں۔

''یہ تم کیا کر رہے ہو۔ کیا ہے یہ سب''...... عمران نے لہجے میں سختی پیدا کرتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تم میک اپ میں نہیں ہو۔ کون ہو تم''...... اس آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں ہارپ ہوں نانسنس۔ پہچانتے نہیں مجھے''...... عمران نے غرا کر کہا۔

''اگر تم ہارپ ہو اور یہ کرنل گارلس تو پھر تم کروتک ٹاپو کے سنٹر میں کیا کرنے گئے تھے جبکہ تم اور کرنل گارلس ہیلی کاپٹر ہمیشہ ٹاپو کے ساحل پر لاتے ہو اور دوسری بات یہ کہ تم اپنے ساتھ پانچ مسلح افراد کیوں لائے تھے جن میں دو لڑکیاں بھی شامل ہیں''...... اس آدمی نے کہا تو عمران ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

''یہاں کا انچارج کون ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''کرنل جانسن۔ کیوں''...... اس آدمی نے کہا۔

''اسے بلاؤ۔ میں اس سے بات کروں گا''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں بلا لاتا ہوں''...... اس آدمی نے کہا اور مڑ کر تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر دروازہ

کھول کر باہر نکل گیا۔ اس آدمی کے جانے کے تھوڑی دیر بعد عمران کے ساتھیوں کو ایک ایک کر کے ہوش آنے لگا۔

''یہ کیا ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہم سے غلطی ہوئی ہے۔ ہمیں ہیلی کاپٹر ٹاپو کے ساحل پر لینڈ کرنا چاہئے تھا لیکن ہم ہیلی کاپٹر ٹاپو کے سنٹر میں لے گئے تھے جس سے یہ مشکوک ہو گئے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن ہمیں ہوا کیا تھا اور وہ شیل اور روشنی''...... صالحہ نے کہا۔

''ہیلی کاپٹر ٹاپو کے سنٹر میں ہونے کی وجہ سے شاید کرنل جانسن ضرورت سے زیادہ مشکوک ہو گیا تھا۔ وہ ہمیں ہر صورت بے ہوش کرنا چاہتا تھا اس لئے اس نے مالکم ٹیز ریز کے ساتھ ساتھ وہاں پر وائٹ لائٹ شیل بھی فائر کرا دیئے تھے تاکہ ہمارے ہوش میں رہنے کا کوئی چانس نہ رہے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تو کیا یہ صرف اس بات سے مشکوک ہوئے ہیں کہ ہم نے ہیلی کاپٹر ساحل کی بجائے ٹاپو کے سنٹر میں لینڈ کیا تھا''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ ان کے چونکنے اور مشکوک ہونے کی وجہ تم سب بھی ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہم سب بھی۔ کیا مطلب''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کرنل گارلس اور ہارپ یہاں جب بھی آتے ہیں وہ اپنے ساتھ مسلح افراد نہیں لاتے۔ ہمارے ساتھ مسلح افراد اور خاص طور پر دو خواتین کو دیکھ کر یہ کھٹک گئے تھے''...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور مضبوط جسم والا آدمی اندر داخل ہوا جو کرنل جانسن تھا اس کے پیچھے دو آدمی تھے ان میں سے ایک آدمی وہ تھا جس نے عمران کا میک اپ چیک کیا تھا۔

''تو یہ میک اپ میں نہیں ہیں مارٹن''...... کرنل جانسن نے کہا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

''یس سر۔ میں نے اس کا میک اپ چیک کیا ہے۔ یہ میک اپ میں نہیں ہے''...... مارٹن نے جواب دیا جس نے عمران کا میک اپ چیک کیا تھا۔

''صرف یہ میک اپ میں نہیں ہے یا کرنل گارلس اور باقی سب بھی میک اپ میں نہیں ہیں''...... کرنل جانسن نے پوچھا۔

''میں نے ابھی صرف اس کا ہی میک اپ چیک کیا ہے جناب۔ آپ کہیں تو میں باقی سب کے بھی میک اپ چیک کر لیتا ہوں''...... مارٹن نے کہا تو کرنل جانسن اسے تیز نظروں سے گھورنے لگے۔

''رہنے دو۔ ہم اسی سے بات کر لیتے ہیں''...... کرنل جانسن نے منہ بنا کر کہا۔

”یہ سب کیا ہو رہا ہے کرنل جانسن۔ تم مجھے، کرنل گارلس اور ہمارے ساتھیوں کو اس طرح کیسے باندھ سکتے ہو اور تم نے ہمیں کروٹک ٹاپو پر بے ہوش کرنے کی جرأت کیسے کی ہے“...... عمران نے ہارپ کی آواز میں انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

”تم ہارپ نہیں ہو اور نہ ہی یہ کرنل گارلس ہے“...... کرنل جانسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ یہ تم کیا بک رہے ہو۔ ہوش میں تو ہو تم“۔ عمران نے غرا کر کہا۔

”ہاں۔ میں ہوش میں ہی ہوں اور ہوش میں رہ کر ہی بات کرتا ہوں“...... کرنل جانسن نے جواباً غرا کر کہا۔

”تم صرف اس بات پر مشکوک ہوئے ہو کہ ہم نے ہیلی کاپٹر ساحل پر لانے کی بجائے ٹاپو کے سنٹر میں کیوں اتارا تھا اور ہم اپنے ساتھ ان پانچوں کو کیوں لائے ہیں“...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔تم دونوں الگ الگ آؤ یا ایک ساتھ لیکن تم اپنے ساتھ کسی محافظ کو نہیں لاتے۔ ان محافظوں سے ہمیں جو اسلحہ ملا ہے وہ انتہائی خطرناک ہے جس سے مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے تم یہاں ڈاکٹر نیلسن سے ملنے نہیں بلکہ جزیرے پر سٹار ایجنسی سے فائٹ کے لئے آئے ہو“...... کرنل جانسن نے کہا۔

”نہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ ہم احتیاطاً انہیں اپنے ساتھ لائے تھے۔ ہمیں اطلاع ملی تھی کہ چند افراد کو خفیہ طور پر کروٹک جزیرے

کی طرف جاتے دیکھا گیا ہے۔ میں نے ڈاکٹر نیلسن کو بتایا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کے چند گروپس ایکریمیا میں موجود ہیں جو ولٹاس جزیرے پر آنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ جب میں اور کرنل گارلس کروٹک ٹاپو کی طرف آ رہے تھے تو میرے ایجنٹوں نے مجھے یہ اطلاع دی تھی کہ اس ٹاپو پر چند افراد کی نقل و حرکت چیک کی گئی ہے جو کسی لانچ سے خفیہ طور پر وہاں پہنچے تھے۔ ان کی چیکنگ کے لئے میں ہیلی کاپٹر میں مسلح افراد لایا تھا اور ہیلی کاپٹر ساحل کی طرف لے جانے کی بجائے سنٹر میں لے گیا تھا“...... عمران نے کہا۔

”جھوٹ۔ ہم اس ٹاپو اور اردگرد کے سارے علاقے کی مسلسل مانیٹرنگ کرتے ہیں۔ ہم نے تو اس ٹاپو کی طرف کوئی لانچ آتے نہیں دیکھی تھی۔ اس ٹاپو کی طرف اگر کوئی سمندر سے تیر کر بھی آتا تو ہمیں اس کا علم ہو جاتا“...... کرنل جانسن نے کہا۔

”میں بھی صرف چیکنگ کر رہا تھا“...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

”تو پھر تم نے اور کرنل گارلس نے ڈاکٹر نیلسن سے یہ جھوٹ کیوں بولا تھا کہ ڈاکٹر نیلسن کو جو مائیکرو فلم دی گئی ہے وہ نقلی ہے“...... کرنل جانسن نے عمران کی طرف تیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اسی لمحے کمرے میں تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو کرنل جانسن نے چونک کر جیب

میں ہاتھ ڈالا اور جیب سے ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال لیا اور پھر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ ڈاکٹر نیلسن کالنگ۔ ہیلو۔ اوور"...... دوسری طرف سے ایک بلغم زدہ مردانہ آواز سنائی دی۔ عمران موقع ملتے ہی اپنی ٹانگ کو موڑ کر اسے کرسی کے عقب میں لے گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اس کی ٹانگ میں درد ہو اور وہ درد سے نجات حاصل کرنے کے لئے اسے موڑ رہا ہو جبکہ اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر آئی کوڈ میں انہیں مخصوص اشارہ کیا تو ان سب نے اس کی بات سمجھ کر اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"یس۔ کرنل جانسن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... کرنل جانسن نے کہا۔

"کرنل جانسن۔ تم نے ابھی تک مجھے کوئی اطلاع نہیں دی ہے۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ تم مجھے پل پل کی خبر دو گے۔ کیا ہوا ہے کرنل گارلس اور ہارپ کا۔ کہاں ہیں وہ۔ اوور"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر نیلسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں ان سے پوچھ گچھ کر رہا ہوں جناب۔ جیسے ہی ان سے پوچھ گچھ مکمل ہو گی میں آپ کو مکمل تفصیل بتا دوں گا۔ اوور"۔ کرنل جانسن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے ان سے۔ ابھی ابھی مجھے ہارپ ایجنسی سے اطلاع ملی ہے کہ بلیک روم سے متصل کمرے میں

ہارپ کی لاش پڑی ملی ہے۔ وہاں اور بھی لاشیں ہیں جو ہارپ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں کام کرنے والے افراد کی ہیں جبکہ جن پاکیشیائی ایجنٹوں کو وہاں رکھا گیا تھا وہ سب وہاں سے ہارپ ایجنسی کے افراد کے میک اپ میں غائب ہو چکے ہیں اور ان میں سے ایک نے ہارپ کا میک اپ کر رکھا ہے۔ اوور"...... دوسری طرف سے ڈاکٹر نیلسن نے تیز لہجے میں کہا تو کرنل جانسن یکلخت اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ۔ کس نے اطلاع دی ہے آپ کو۔ اوور"...... کرنل جانسن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"وہاں آپریٹنگ روم کا انچارج ہے ساسکو۔ اس نے اپنے چند ساتھیوں کو بلیک روم میں لاشیں اٹھانے اور وہاں بکھرا ہوا خون صاف کرنے بھیجا تھا۔ ان لاشوں پر میک اپ تھا۔ جب اس کے ساتھی لاشیں لے کر باہر آئے تو ساسکو نے ان پر بلیو کیم لائٹ فائر کر دی تھی تاکہ وہ یہ دیکھ سکے کہ ان افراد نے ڈبل میک اپ تو نہیں کر رکھے تھے لیکن یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا کہ جن افراد کو وہ پاکیشیائی ایجنٹ سمجھ رہا تھا وہ سب اسی ہیڈ کوارٹر سے متعلق تھے اور ان میں ہارپ کی لاش بھی تھی۔ اوور"...... ڈاکٹر نیلسن نے جواب دیا تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ [illegible] کے روپ میں ٹاپ فیلڈ گئے تھے اور وہاں جا کر انہوں نے کرنل گارلس کو بھی

قابو میں کر لیا تھا۔ اوور''...... کرنل جانسن نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو غصیلی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میری ٹاپ فیلڈ کے سیکنڈ انچارج میجر راجر سے بھی بات ہوئی ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ یہ سب ٹاپ فیلڈ ہیلی کاپٹر پر آئے تھے۔ جب میں نے میجر راجر کو بتایا کہ وہاں آنے والے افراد ہارپ اور اس کے ساتھی نہیں تھے تو وہ پریشان ہو گیا۔ ٹاپ فیلڈ میں ہر جگہ خفیہ کیمرے نصب ہیں۔ میجر راجر نے کیمروں کی ریکارڈنگ چیک کی تو اسے اس بات کا پتہ چل گیا کہ کرنل گارلس کے روم میں کیا ہوا تھا۔ ہارپ کے میک اپ میں موجود نوجوان نے کرنل گارلس کو قابو کیا تھا اور اسے اپنی ٹرانس میں لے لیا تھا''...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا اور پھر وہ اسے وہاں ہونے والے واقعے کی تفصیل بتانے لگا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ان میں صرف کرنل گارلس اصلی آدمی ہے جو ٹرانس میں ہے اور باقی سب پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔ اوور''...... کرنل جانسن نے غراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ کرنل گارلس کو چھوڑ کر باقی سب کو ہلاک کر دو۔ ابھی فوراً۔ اوور''...... ڈاکٹر نیلسن نے چیختے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ آپ نے اچھا کیا ہے جو مجھے ساری تفصیل بتا دی ہے ورنہ شاید میں ان کے دھوکے میں آ جاتا کیونکہ میرے آدمی سارمن نے ہارپ کا میک اپ چیک کیا تھا لیکن اس کے چہرے

سے میک اپ صاف نہیں ہوا تھا۔ شاید یہ جدید ترین میک اپ میں ہے۔ میں اسے اب واقعی ہارپ ہی سمجھ رہا تھا اور اسے رہا کرنے کا سوچ رہا تھا۔ اوور''...... کرنل جانسن نے عمران کو کھا جانے والی نظروں سے گھورتے ہوئے کہا۔

''ایسی غلطی مت کرنا۔ ان سے پوچھ گچھ کا سلسلہ ختم کرو اور جتنی جلد ممکن ہو سکے انہیں ہلاک کر دو۔ اوور''...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں پروفیسر صاحب۔ اب یہ میرے ہاتھوں زندہ نہیں بچیں گے۔ میں ابھی تھوڑی دیر تک آپ کو ان کی ہلاکت کی خوشخبری سناتا ہوں''...... کرنل جانسن نے کہا اور پھر اس نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ ختم کر دیا۔

''تو تم علی عمران ہو''...... کرنل جانسن نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں خونخوار بھیڑیئے کی سی کاٹ تھی۔

''ڈاکٹر کو غلط اطلاعات دی گئی ہیں کرنل جانسن۔ میں ہی ہارپ ہوں''...... عمران نے ہارپ کے لہجے میں کہا۔

''بکواس بند کرو نانسنس۔ میری چھٹی حس نے پہلے سے ہی مجھے گڑبڑ کا پتہ دے دیا تھا۔ میری چھٹی حس کبھی غلط نہیں ہو سکتی اسی لئے میں نے وہاں مالکم ٹیز ریز کے ساتھ اپنے آدمیوں کو وائٹ لائٹ شیل فائر کرنے کا حکم دیا تھا تاکہ تم کسی بھی صورت

میں ہوش میں نہ رہ سکو“...... کرنل جانسن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

”تم غلط کر رہے ہو کرنل جانسن“...... عمران نے غرا کر کہا۔

”میں کہہ رہا ہوں اپنی بکواس بند کرو۔ نانسنس“...... کرنل جانسن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا پھر وہ اپنے ساتھی مارٹن کی طرف مڑا۔

”مارٹن انہیں گولیوں سے اڑا دو“...... کرنل جانسن اسی طرح غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ غصے سے اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

”یس سر“...... مارٹن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”ڈومر۔ الماری سے مشین پسٹل نکال کر انہیں گولیاں مار دو اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال دو“...... مارٹن نے تیسرے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس باس“...... ڈومر نے کہا اور الماری کی طرف بڑھ گیا۔

”آؤ مارٹن۔ ڈاکٹر نیلسن کو ان کی ہلاکت کی اطلاع دے دیں وہ بے تاب ہو رہا ہے“...... کرنل جانسن نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”حکم کی تعمیل کرو فوراً“...... مارٹن نے ڈومر سے کہا اور کرنل جانسن کے پیچھے بڑھ گیا۔

”یس باس“...... ڈومر نے الماری سے ایک مشین پسٹل نکال کر

مڑتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کرنل جانسن اور مارٹن ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔

”اب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ“...... ڈومر نے مشین پسٹل لے کر ان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کٹاک کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی نہ صرف عمران بلکہ اس کے ساتھیوں کے بھی راڈز کھل گئے اور پھر جس طرح بجلی چمکتی ہے اسی طرح تنویر نے ڈومر پر چھلانگ لگا دی۔ ڈومر جو انہیں راڈز سے آزاد ہوتے دیکھ کر آنکھیں پھاڑ رہا تھا چیختا ہوا اچھلا اور ایک دھماکے سے پشت کے بل فرش پر جا گرا۔ مشین پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف جا گرا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا تنویر نے دوڑ کر مشین پسٹل اٹھایا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی تیزی سے اٹھتا ہوا ڈومر چیختا ہوا واپس گرا اور تڑپنے لگا جبکہ اس دوران عمران تیزی سے الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی تو یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں چمک اٹھیں کہ الماری کے نچلے خانے میں مشین گنیں اور ان کے میگزین موجود تھے۔

”مشین گنیں اور میگزین اٹھاؤ اور چلو۔ ہم نے یہاں موجود ہر آدمی کا خاتمہ کرنا ہے۔ جلدی کرو“...... عمران نے ایک مشین گن اٹھا کر دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ دروازے کے باہر ایک چھوٹی سی راہداری تھی جو آگے جا کر ایک دروازے پر ختم ہو جاتی تھی۔ عمران پنجوں کے بل دوڑتا ہوا اس دروازے پر پہنچا۔

دوسری طرف خاموشی تھی۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوا اور پھر کمرے کے دوسرے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دوسری طرف ایک راہداری تھی اور پھر عمران کو دور سے کرنل جانسن کی چیخ کر بات کرنے کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے راہداری میں داخل ہوا۔ اسی لمحے جولیا بھی بھاگتی ہوئی اس کے پاس آ گئی۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ کرنل جانسن کے بولنے کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ ٹرانسمیٹر پر بات کر رہا ہے۔

”میں کہہ رہا ہوں کہ میں نے ان سب کو ہلاک کرا دیا ہے۔ آپ کو یقین نہیں تو سپیشل سٹور کے بلیک روم میں آ کر آپ ان کی لاشیں دیکھ لیں۔ اوور اینڈ آل“...... کرنل جانسن نے چیخ کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ وہ نائٹ واچ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر نیلسن سے بات کر رہا تھا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا۔ راہداری کے آخری حصے میں ایک اور دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور اس میں مشینری چلنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

”تم اندر جاؤ اور وہاں اگر تمہیں مارٹن دکھائی دے تو اسے چھوڑ کر باقی سب کو ہلاک کر دینا۔ میں کرنل جانسن کا خاتمہ کرتا ہوں“۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور پنجوں کے بل دوڑتی ہوئی دروازہ کراس کر کے آگے بڑھ گئی۔ عمران آگے بڑھا اور پھر اس کھلے دروازے سے اندر داخل ہوا تو کرنل جانسن کرسی پر بیٹھا نظر آیا۔ دروازے کی سائیڈ اس کی طرف تھی۔ عمران

کی آہٹ سن کر اس نے گردن موڑی۔

”تم۔ تم۔ کیا مطلب“...... کرنل جانسن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اٹھا ہی تھا کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی کرنل جانسن چیختا ہوا نیچے فرش پر گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ میز پر ٹرانسمیٹر پڑا ہوا تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ تیزی سے باہر نکلا تو اسے مشین روم کی طرف سے تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ انسانی چیخیں بھی سنائی دیں۔ وہ دوڑتا ہوا اس طرف گیا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ یہ ہال نما کمرہ تھا جس میں اسے دس سے زائد افراد کی لاشیں پڑی ہوئی دکھائی دیں۔ اتنے ہی افراد وہاں پڑے تڑپ رہے تھے۔ جن میں مارٹن بھی شامل تھا لیکن اس کی صرف ٹانگیں زخمی تھیں۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے تڑپتے ہوئے مارٹن کی گردن پر پیر رکھ کر اسے موڑ دیا۔ مارٹن کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔

”سپیشل سٹور کہاں ہے۔ بولو۔ جلدی بولو ورنہ......“ عمرا نے پیر کو واپس موڑتے ہوئے کہا۔

”پپ۔ پپ۔ پیر ہٹاؤ۔ پلیز مجھے پانی دو۔ مم۔ مم۔ میں مر رہا ہوں“...... مارٹن نے رک رک کر کہا۔

”پہلے سپیشل سٹور کے بارے میں بتاؤ پھر پانی ملے گا اور اگر تم نے سچ بتایا تو میں تمہاری ڈریسنگ بھی کر دوں گا۔ ورنہ......“ عمران

نے کہا تو مارٹن اسے رک رک کر تفصیل بتانے لگا۔ عمران اس سے
مختلف سوال پوچھ رہا تھا۔ مارٹن کی حالت انتہائی خراب تھی لیکن وہ
اس کے ہر سوال کا جواب دے رہا تھا۔ جب عمران نے اس سے
سپیشل سٹور اور نائٹ واچ لیبارٹری کے بارے میں تمام تفصیلات
معلوم کر لیں تو اس نے پیر کو ایک جھٹکے سے اوپر کو موڑا۔ تو مارٹن
کے جسم نے ایک زور دار جھٹکا کھایا اور اس کی آنکھیں بے نور ہو
گئیں۔ جولیا اس دوران مشین روم سے باہر چلی گئی تھی۔ ہال میں
مشینیں چل رہی تھیں۔ عمران تیزی سے ایک مشین کی طرف بڑھا
اور پہلے تو وہ اسے غور سے دیکھتا رہا کیونکہ مارٹن کے کہنے کے
مطابق اس مشین سے سپیشل سٹور اور نائٹ واچ لیبارٹری کے راستے
کھلتے تھے۔ یہ کمپیوٹرائزڈ مشین تھی۔ عمران کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر
اس نے مشین گن کاندھے سے لٹکائی اور مشین کو آپریٹ کرنے
لگا۔ تھوڑی دیر بعد اچانک سامنے دیوار میں گڑگڑاہٹ کی آواز کے
ساتھ ہی ایک خلاء نمودار ہو گیا اور عمران مشین چھوڑ کر تیزی سے
دوڑتا ہوا اس خلاء میں داخل ہوا تو دوسری طرف ایک بڑا ہال تھا۔
جس میں الماریاں موجود تھیں۔ ان الماریوں پر سرخ رنگ کی لہریں
حرکت کرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ عمران نے کاندھے سے
مشین گن اتاری اور اس نے ایک الماری کی جڑ کی طرف نال کا
رخ کر کے فائر کھول دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی فرش
کے ٹکڑے اُڑتے چلے گئے اور وہاں ایک سرخ رنگ کی موٹی سی تار

الماری کے نیچے جاتی ہوئی دکھائی دینے لگی۔ عمران نے مشین گن
سے سرخ تار پر فائرنگ کی تو تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ سرخ
تار سے شعلے نکلے اور پھر نہ صرف شعلے خود بخود بجھ گئے بلکہ
الماریوں پر نظر آنے والی سرخ لہریں بھی غائب ہوتی چلی گئیں۔
عمران نے مشین گن کی نال اونچی کی اور دوسرے لمحے مسلسل
فائرنگ نے ایک الماری کے لاک کے پرخچے اُڑا دیئے۔ عمران
نے مشین گن دوبارہ کاندھے سے لٹکائی اور آگے بڑھ کر اس نے
ایک جھٹکے سے الماری کھول لی۔ الماری کے اندر فائلیں موجود تھیں۔
فائلیں دیکھ کر عمران نے ہونٹ بھینچ لئے اور پھر وہ دوسری الماری کی
طرف بڑھ گیا۔ اس نے دوسری الماری کے لاک پر فائرنگ کر کے
اس کے ٹکڑے کئے اور اسے کھول کر دیکھنے لگا لیکن اس الماری میں
بھی فائلیں بھری ہوئی تھیں۔ فائلیں دیکھ کر عمران تیسری الماری کی
طرف بڑھ گیا اور پھر اس نے ایک ایک کر کے تمام الماریوں کے
لاک فائرنگ سے توڑ کر انہیں چیک کیا تو اسے ایک الماری میں
ایک خفیہ خانہ دکھائی دیا۔ عمران نے خانہ کھولا تو اسے وہاں سے
ایک مائیکرو فلم مل گئی۔ اس فلم کو دیکھ کر عمران کی آنکھیں چمک
اٹھیں۔ اس الماری میں مائیکرو فلم چیک کرنے والی پروجیکشن مشین
بھی موجود تھی۔ عمران نے فوراً مائیکرو فلم کو اس پروجیکشن مشین میں
ڈالا اور اس میں فلم چلا کر دیکھنے لگا اور پھر یہ دیکھ کر اس کا دل
بلیوں اچھل پڑا کہ یہ وہی مائیکرو فلم تھی جس میں ڈاکٹر جرار رضوی

کے بلیک ہاک میزائل اور خاص طور پر پی ٹی ڈی کا فارمولا موجود تھا۔

عمران نے مائیکروفلم پروجیکشن مشین سے نکالی اور اسے اپنے لباس کی جیب میں ڈال لیا پھر وہ الماری بند کر کے مڑا اور پھر دوڑتا ہوا مشین روم میں پہنچ گیا۔ مشین روم میں آتے ہی اس نے مشین گن میں نیا میگزین لگایا اور پھر اس نے وہاں موجود مشینوں پر مسلسل فائرنگ کرنی شروع کر دی اور تمام مشینیں دھماکوں سے تباہ ہوتی چلی گئیں۔ پوری تسلی کر لینے کے بعد عمران باہر آیا تو دوسری طرف سے اس کے ساتھی دوڑتے ہوئے اس طرف آتے دکھائی دیئے وہ شاید مشینوں کے تباہ ہونے کے دھماکوں کی آوازیں سن کر اس طرف آئے تھے۔ عمران کو دیکھ کر وہ رک گئے۔

''کیا ہوا''...... عمران نے انہیں دیکھ کر کہا۔

''ہم تو دھماکوں کی آوازیں سن کر اس طرف آئے ہیں''۔ جولیا نے جواب دیا۔

''آؤ نکلیں یہاں سے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن وہ مائیکروفلم''...... جولیا نے کہا۔

''میری جیب میں ہے''...... عمران نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

''گڈ شو۔ کیا تم نے چیک کر لیا ہے کہ وہ اصلی فلم ہے''۔ جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ پوری تسلی کرنے کے بعد میں نے اسے جیب میں ڈالا ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو وہ سب بھی مسکرا دیئے۔

''ہم نے بھی یہاں سب کو ہلاک کر دیا ہے۔ اب یہاں کوئی آدمی زندہ نہیں ہے''...... صفدر نے کہا اور پھر وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے وہاں سے نکل کر ایک سرنگ میں آ گئے۔ عمران نے مشین روم سے ان تمام راستوں کی خصوصی طور پر چیکنگ کی تھی۔ اسے نہ صرف تمام راستوں کا علم تھا بلکہ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ ان راستوں سے کیسے نکلا جا سکتا ہے۔ سرنگ کے اختتام پر پہنچ کر عمران نے دیوار کی جڑ میں ابھری ہوئی جگہ پر مخصوص انداز میں پاؤں مارا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی دیوار اپنی جگہ سے ہٹ گئی۔ وہ سب تیزی سے باہر آ گئے۔ اب وہ ایک جزیرے پر موجود تھے جو دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔ ان کے سامنے درختوں کا ایک بڑا جھنڈ بھی تھا۔ وہ جھنڈ کی طرف بڑھ گئے۔

''لیبارٹری کو تباہ نہیں کرنا''...... جولیا نے کہا۔

''لیبارٹری کے ساتھ ساتھ میں نے اس جزیرے کو بھی تباہ کرنے کا انتظام کر دیا ہے۔ میں نے مخصوص مشینوں کے ذریعے ایسی سیٹنگ کر دی ہے کہ سپیشل سٹور اور لیبارٹری میں لگی ہوئی ایٹمی بیٹریاں دو گھنٹے کے اندر اندر اوور لوڈ ہو کر بلاسٹ ہو جائیں گی۔ میں نے ان تمام مشینوں کو تباہ کر دیا ہے۔ اب کوئی چاہے بھی تو بیٹریوں کو اوور لوڈ ہو کر تباہ کرنے سے نہیں روک سکے گا''۔ عمران

نے کہا۔

''پھر تو ہمیں جلد سے جلد یہاں سے نکل جانا چاہئے''۔ صالحہ نے کہا۔

''یہاں مجھے کوئی ہیلی کاپٹر نظر نہیں آ رہا ہے۔ مگر ایسا نہیں ہو سکتا''...... عمران نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہمارا ہیلی کاپٹر کروتک ٹاپو پر موجود ہے۔ ہم وہاں پہنچ کر اسے حاصل کر سکتے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''نہیں۔ کرنل جانسن پر ہماری اصلیت کھل گئی تھی۔ اس لئے یہ ناممکن ہے کہ اس نے ہیلی کاپٹر کو ابھی تک وہاں رہنے دیا ہو''۔ عمران نے کہا۔

''تو پھر میں کسی اونچے درخت پر چڑھ کر چیک کرتا ہوں۔ شاید یہاں کوئی ہیلی کاپٹر نظر آ جائے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ جلدی کرو''...... عمران نے کہا تو صفدر تیزی سے بھاگتا ہوا ایک اونچے درخت کی طرف بڑھا اور پھر مشین گن اپنے کاندھے سے لٹکا کر بجلی کی سی تیزی سے اس پر چڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیچے آ گیا۔

''عمران صاحب۔ دو ہیلی کاپٹر موجود ہیں۔ اور دونوں یہاں سے خاصے قریب فضا میں بلندی پر موجود ہیں''...... صفدر نے عمران کے قریب آتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ ویری بیڈ۔ اب یہاں سے نکلنا مسئلہ بن جائے گا''۔

عمران نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ دوبارہ اندر جا کر ہم لیبارٹری کے مین گیٹ سے نہ نکل جائیں''...... کیپٹن شکیل نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ لیبارٹری کی دوسری طرف سٹار ایجنسی کی فورس ہے ہم اس ایریئے میں ان سے الجھ کر رہ جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''اگر ہم یہاں موجود جھاڑیوں میں رینگتے ہوئے سمندر میں اتر جائیں تو کیا یہ بہتر نہیں رہے گا''...... جولیا نے کہا۔

''ہمیں بہت زیادہ فاصلہ طے کرنا پڑے گا۔ ہمارے پاس نہ جیپ ہے اور نہ ہیلی کاپٹر ہم سمندر میں تیر کر کہاں تک جائیں گے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اب یہاں سے نکلنا مسئلہ بن گیا ہے بہرحال پھر بھی ہمیں آگے تو جانا ہی ہے''...... تنویر نے کہا۔

''ہاں۔ آؤ''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا اور تیزی سے وہ جھنڈ سے باہر کی طرف بڑھنے لگا۔ جھنڈ سے باہر آ کر وہ جھاڑیوں کی اوٹ لے کر آہستہ آہستہ اس انداز میں آگے بڑھنے لگے کہ اوپر سے ان کی حرکت کو چیک نہ کیا جا سکے اور پھر وہ ایک کٹاؤ کے پاس پہنچ گئے۔ جزیرے کے اس حصے میں یہ کٹاؤ ایک بڑی نہر کی شکل اختیار کر گئی تھی اور اس کا پاٹ کافی چوڑا تھا۔

''اوہ۔ اب پانی میں اترے بغیر چارہ نہیں ہے اور پانی میں اترتے ہی ہیلی کاپٹرز سے ہمیں چیک کیا جا سکتا ہے''...... عمران

نے جھاڑی کی اوٹ میں بیٹھ کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

''تم مائیکرو فلم کو محفوظ کر لو۔ ہم ایک ایک کر کے پانی میں اتر جاتے ہیں اور گہرائی میں جا کر دور تک تیرتے چلے جائیں گے اس طرح ہمیں ہیلی کاپٹروں سے چیک نہیں کیا جا سکے گا''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ ہم آخر کتنی دیر پانی کے اندر رہ سکیں گے۔ سانس لینے کے لئے جیسے ہی ہم پانی سے سر نکالیں گے ہیلی کاپٹروں سے ہونے والی فائرنگ کی زد میں آ جائیں گے پھر ہم میں سے شاید ہی کوئی زندہ بچ سکے''...... عمران نے کہا۔

''ہم کیوں نہ اس کٹاؤ کے کنارے کنارے سمندر کے اس حصے کی طرف بڑھ جائیں جہاں ہمیں لانچ میں لایا گیا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں ہمیں لانچ مل جائے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ اب ایسا ہی کیا جا سکتا ہے۔ اس کے سوا دوسرا کوئی راستہ بھی نہیں ہے۔ آؤ''...... عمران نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور پھر وہ جھاڑیوں میں کرالنگ کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ جزیرے کی حفاظت دو گن شپ ہیلی کاپٹر کر رہے تھے جو جزیرے پر چکراتے پھر رہے تھے۔ دونوں ہیلی کاپٹر جزیرے کے کناروں اور درمیانی حصوں کے ساتھ ساتھ درختوں کے جھنڈ اور کٹاؤ کے بھی چکر لگا رہے تھے۔ ان ہیلی کاپٹروں کو اس طرف آتے دیکھ کر وہ سب جھاڑیوں میں دبک جاتے اور پھر جیسے ہی ہیلی کاپٹر آگے پیچھے

ہوتے وہ بھی کرالنگ کرنے لگ جاتے۔

وہ سب تیزی سے آگے بڑھتے جا رہے تھے۔ آگے جاتے ہی انہیں غڑاپ کی آواز سنائی دی تو وہ سمجھ گئے کہ عمران پانی میں اتر گیا ہے۔ ان کی نظریں اوپر کچھ فاصلے پر موجود ہیلی کاپٹروں پر جمی ہوئی تھیں۔ دونوں ہیلی کاپٹر ایک مخصوص سرکل میں چکر کاٹ رہے تھے۔ وہ سب بھی عمران کے پیچھے پانی میں اتر گئے اور پھر ہیلی کاپٹروں سے بچتے ہوئے دوسرے کنارے کی طرف بڑھنے لگے۔ کٹاؤ کراس کر کے وہ دوسرے کنارے کی طرف آئے اور انہوں نے عمران کو دوسری طرف کرالنگ کرتے ہوئے جھاڑیوں کی طرف بڑھتے دیکھا تو وہ سب بھی اس کے پیچھے کرالنگ کرتے ہوئے جھاڑیوں میں پہنچ گئے۔

''کسی ہیلی کاپٹر سے ہمیں چیک تو نہیں کیا گیا''...... صفدر نے کہا۔

''اگر وہ چیک کر لیتے تو اب تک میزائل فائر ہو چکے ہوتے اور ہم میں سے کوئی زندہ نہ ہوتا''...... عمران نے کہا۔ وہ کافی دیر تک جھاڑیوں میں دبکے رہے پھر جب ان کے لباس خشک ہو گئے تو وہ ایک بار پھر کرالنگ کرتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ وہ بار بار سر اٹھا کر ہیلی کاپٹروں کی طرف دیکھ رہے تھے لیکن ہیلی کاپٹر میں موجود افراد کی ان پر نظر نہیں پڑی تھی کیونکہ ہیلی کاپٹر بدستور مخصوص انداز میں راؤنڈ لگا رہے تھے۔ عمران کو اب کافی حد تک اطمینان ہو

گیا کہ وہ انہیں ڈاج دے کر وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ کچھ ہی دیر میں وہ جھاڑیوں سے نکل کر درختوں کے دوسرے جھنڈ میں پہنچ گئے۔

''چلو۔ اب ہمیں جلد سے جلد یہاں سے نکلنا ہے۔ کسی بھی وقت سپیشل سٹور میں ہونے والی قتل و غارت سامنے آ سکتی ہے اور پھر یہاں ہر طرف فورس ہی فورس نظر آئے گی''...... عمران نے کہا۔

''اور ایٹمی بیٹریاں کے بلاسٹ ہونے میں بھی وقت کم ہے''۔ جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ آؤ''...... عمران نے کہا اور پھر وہ اس جھنڈ سے نکل کر ایک بار پھر جھاڑیوں کی اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ دور دور تک جھاڑیوں سے بھرا ہوا میدان دکھائی دے رہا تھا۔ جس میں جگہ جگہ درختوں کے جھنڈ تھے۔ اب وہ ویسے بھی ہیلی کاپٹروں کی چیکنگ رینج سے کافی فاصلے پر پہنچ چکے تھے اس لئے وہ جھنڈ میں بھاگتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ انہیں عقب سے کئی ہیلی کاپٹروں کی گڑگڑاہٹوں کی آوازیں سنائی دیں جیسے ہیلی کاپٹروں کا پورا اسکوارڈن آ رہا ہو۔ عمران تیزی سے ایک درخت کی اوٹ میں ہو گیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی درختوں کے پیچھے چھپنے میں دیر نہ لگائی۔ ہیلی کاپٹروں کا اسکوارڈ ان کے سروں سے ہوتا ہوا آگے بڑھ کر ان کی

نظروں سے اوجھل ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد ان کی آوازیں بھی معدوم ہو گئیں تو عمران سمجھ گیا کہ وہ کسی اور مشن پر جا رہے ہیں۔ انہوں نے ایک بار پھر آگے بڑھنا شروع کر دیا۔ بیس منٹ مزید آگے بڑھنے کے بعد انہیں دور ایک عمارت دکھائی دی جس کے باہر کئی گاڑیاں اور جیپیں موجود تھیں جو شاید سٹار ایجنسی کی فورس کے استعمال میں رہتی تھیں۔ اسی طرف دور سمندر کے ساحل پر انہیں چند لانچیں بھی دکھائی دے رہی تھیں۔ لانچیں دیکھ کر ان کے چہروں پر خوشی کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ اب سمندر میں تیر کر ان لانچوں تک پہنچ سکتے تھے اور پھر ان میں سے کسی لانچ پر قبضہ کر کے وہاں سے نکل سکتے تھے۔ یہاں درختوں کی بہتات تھی اور وہ درختوں اور جھاڑیوں کی آڑ میں سمندر کے کنارے تک پہنچ سکتے تھے۔ انہوں نے اپنی رفتار تیز کر دی۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک انہیں سامنے عمارت کی طرف سے کتوں کے بھونکنے کی مخصوص آوازیں سنائی دیں تو وہ سب بے اختیار ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ یہ عام کتوں کی آوازیں نہیں تھیں۔ بلکہ ان کتوں کی مخصوص آوازیں تھیں جو دشمنوں کو ٹریس کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے تھے۔ جس انداز میں آوازیں سنائی دے رہی تھیں اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ کتے اس عمارت میں موجود ہیں اور انہیں عمارت سے باہر لایا جا رہا ہے۔

''اوہ۔ شاید وہ ٹریس کرنے کے لئے کتوں کو باہر لا رہے ہیں۔

اب ہمارے لئے مسئلہ بڑھ جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ کتے مخصوص بو پر ہی آگے بڑھتے ہیں''۔ صالحہ نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن بہرحال یہ تربیت یافتہ کتے ہیں۔ اس لئے یہ اجنبیوں کی طرف لپکیں گے اور ان کے ساتھ یقیناً مسلح افراد بھی ہوں گے۔ اس لئے ہمارا بچ نکلنا مشکل ہو جائے گا''...... عمران نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''تو پھر اب کیا کیا جائے''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہمیں اس علاقے سے ہٹ کر سمندر کی طرف جانا ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ کتے سائیڈ کے علاقوں کی طرف لے جائے جا رہے ہیں۔ اس طرف یہ شاید نہ آئیں''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر انہوں نے اپنے رخ بدلے اور کافی فاصلے پر جا کر وہ ایک بار پھر ساحل کی طرف بڑھنے لگے۔ اب وہ عمارت سے کافی فاصلے پر تھے اور تھوڑی دیر بعد وہ عمارت والے حصے سے بہت دور آ گئے۔ اب انہیں کتوں کے بھونکنے کی آوازیں سنائی نہ دے رہی تھیں وہ شاید عمران کے خیال کے مطابق دوسری طرف چلے گئے تھے۔ کچھ فاصلے پر انہیں ساحل کے پاس ایک لانچ دکھائی دی۔ لانچ رکی ہوئی تھی اور ساحل پر کوئی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''ہم نے اس لانچ کو حاصل کرنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن لانچ میں تو ہم آسانی سے ان کی نظروں میں آ جائیں گے۔ اوپر سے ہیلی کاپٹر میں موجود افراد نے ہمیں دیکھ لیا تو پھر ان کے لئے ہماری لانچ کو ہٹ کرنا مشکل نہ ہوگا''...... جولیا نے کہا۔

''ہم لانچ پر خاموشی سے قبضہ کریں گے اور پھر لانچ میں رک کر ان افراد کا انتظار کریں گے جو اس لانچ سے یہاں آئے ہیں۔ ان کے واپس آتے ہی ہم انہیں قابو کریں گے اور پھر ہم لانچ سمندر میں لے جائیں گے۔ اس طرح ہم پر شک نہیں کیا جائے گا اور ہم روٹین کے مطابق لانچ سمندر میں گھمائیں گے۔ رات تک ہمیں اس جزیرے کے اردگرد ہی رہنا پڑے گا اور پھر رات ہوتے ہی ہم یہاں سے نکل جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن ہم اس جزیرے کے قریب کیسے رہ سکتے ہیں۔ آپ نے بیٹریوں کو چارجڈ کیا ہے ان کے پھٹنے میں اب پچاس منٹ باقی ہے''...... صفدر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ واقعی ہمارے پاس اب صرف پچاس منٹ باقی ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''تو پھر ہم اس لانچ پر قبضہ کرتے ہیں اور پھر اسے لے کر نکل چلتے ہیں۔ ہمارے پیچھے کوئی آیا تو پھر ہم اس سے نپٹ لیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ اس کے سوا اب اور کوئی چارہ نہیں ہے''...... عمران نے

جواب دیا۔

''اگر تم کہو تو میں جا کر اس لانچ پر قبضہ کروں۔ تب تک تم سب اردگرد کے ماحول اور خاص طور پر اوپر موجود ہیلی کاپٹروں پر نظر رکھو''...... تنویر نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ سب کے جانے سے بہتر ہے کہ ہم میں سے ایک جا کر لانچ پر قبضہ کرے اور پھر ہمیں کاشن دے دے اس کے بعد ہی ہم لانچ پر جائیں''...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے جھاڑیوں میں رینگتا ہوا ساحل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ساحل کے قریب جا کر وہ اٹھا اور پھر اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بجلی کی سی تیزی سے دوڑ لگا دی۔ دوڑتے دوڑتے وہ ہوا میں اچھلا اور کسی پرندے کی طرح ہوا میں بلند ہوتا ہوا غڑاپ سے سمندر میں جا گرا اور پھر انہوں نے تنویر کو پانی کے اندر غوطہ لگاتے دیکھا۔

''گڈ شو۔ امید ہے ان چند لمحوں میں وہ کسی کی نظروں میں نہ آیا ہوگا''...... عمران نے کہا۔ وہ انتہائی بے چینی کے عالم میں اردگرد کا جائزہ لیتے ہوئے بار بار لانچ کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے وہ تنویر کے کاشن کا منتظر ہو۔

''جلدی کرو تنویر۔ ہمارے پاس وقت بہت کم ہے''...... جولیا نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ باقی سب کی نظریں بھی لانچ پر جمی ہوئی تھیں لیکن انہیں تنویر کسی جانب سے لانچ

کی طرف بڑھتا ہوا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

''اب کیا کریں۔ تنویر تو کہیں دکھائی نہیں دے رہا۔ کیا میں لانچ پر جاؤں''...... صفدر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''نہیں۔ تنویر لانچ پر پہنچ چکا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کب۔ کیسے۔ ہم نے تو اسے لانچ پر چڑھتے نہیں دیکھا''۔ صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ لانچ کے عقبی حصے سے اوپر گیا ہے۔ یہ مخصوص ساخت کی لانچ ہے جس کے اگلے اور عقبی حصے پر سیڑھیاں لگی ہوئی ہیں۔ تنویر نے عقلمندی کا ثبوت دیا ہے۔ اگر وہ سامنے والے حصے سے اوپر جاتا تو وہ آسانی سے دیکھا جا سکتا تھا جبکہ عقبی حصے سے وہ ہیلی کاپٹر میں موجود افراد کی نظروں میں بھی آنے سے چھپ سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا وہ تمہیں نظر آیا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''ہاں۔ وہ دیکھو۔ وہ اشارہ کر رہا ہے۔ چلو۔ جلدی چلو۔ اس نے لانچ کلیئر کر دی ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب نے چونک کر لانچ کی طرف دیکھا تو انہیں لانچ کے ڈیک پر تنویر دکھائی دیا جو انہیں مخصوص اشارہ کر کے تیزی سے پیچھے ہٹ گیا تھا۔ وہ سب تیزی سے جھاڑیوں میں رینگتے ہوئے آگے بڑھے اور پھر اٹھ کر تیزی سے ساحل کی طرف دوڑ پڑے۔ دوڑتے دوڑتے انہوں نے بھی لمبی چھلانگیں لگائیں اور پھر وہ سب پانی میں گرتے چلے گئے۔

پانی میں جاتے ہی انہوں نے تیزی سے لانچ کی طرف تیرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر میں وہ سب لانچ میں تھے۔

''یہاں دو محافظ موجود تھے جو شاید لانچ کی حفاظت کے لئے موجود تھے۔ میں نے عقب سے اوپر آ کر ان دونوں کی گردنیں توڑ دی تھیں۔ اب لانچ کلیئر ہے''...... تنویر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تیزی سے کنٹرول روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''تم سب لانچ کے مختلف حصوں پر پھیل جاؤ حملے کی صورت میں تمہیں ہی سب کچھ سنبھالنا ہے۔ میں لانچ کنٹرول کر کے انتہائی تیز رفتاری سے اسے یہاں سے نکالنے کی کوشش کرتا ہوں''۔ عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ ہم سنبھال لیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''صفدر۔ تم لانچ کے نچلے حصے کی تلاشی لو۔ یہ سٹار ایجنسی کی لانچ ہے۔ اس میں ضرور بھاری اسلحہ موجود ہو گا۔ اگر دور مار رائفل یا میزائل لانچر مل جائیں تو لے آؤ تا کہ ہیلی کاپٹروں کو نشانہ بنایا جا سکے''...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلا کر تیزی سے ایک طرف بڑھ گیا۔ عمران کنٹرول روم میں آیا۔ اس نے لانچ کا انجن اسٹارٹ کیا اور پھر اس نے لانچ آہستہ آہستہ ساحل سے پیچھے ہٹانی شروع کر دی۔ اس کی نظریں اس دوران ان دو ہیلی کاپٹروں پر جمی ہوئی تھیں جو جزیرے کا مسلسل راؤنڈ لگا رہے تھے۔ ہیلی کاپٹر کافی فاصلے پر

تھے۔ سمندر میں سٹار ایجنسی کی فورس کی جو لانچیں اور موٹر بوٹس تھیں وہ بھی ان سے کافی فاصلے پر تھیں۔ اس لئے عمران کو یقین تھا کہ اگر وہ تیز رفتاری سے لانچ کو لے جائے گا تو لانچیں اور موٹر بوٹس اس تک نہیں پہنچ سکیں گی البتہ ہیلی کاپٹروں کا آنے کا خطرہ موجود ہو سکتا تھا۔ لیکن اب وقت کم تھا اور ان کا جلد سے جلد یہاں سے نکلنا بے حد ضروری تھا۔ جزیرہ بلاسٹ ہونے والا تھا اور عمران جانتا تھا کہ اگر وہ جزیرے سے زیادہ دور نہ گیا تو ان کی لانچ بھی تباہی کی زد میں آنے سے نہ بچ سکے گی۔ اس نے لانچ موڑتے ہی تیزی سے سمندر میں دوڑانی شروع کر دی اور پھر وہ اس کی رفتار تیز سے تیز کرتا چلا گیا۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گیا ہو گا کہ اسے دور سے لانچیں اور موٹر بوٹس مڑ کر اپنی طرف آتی دکھائی دیں اور جزیرے پر منڈلاتے ہوئے ہیلی کاپٹروں کے رخ بھی اس کی لانچ کی طرف ہو گئے۔ لانچوں، موٹر بوٹس اور ہیلی کاپٹروں کو اپنے پیچھے آتے دیکھ کر عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

لانچیں اور موٹر بوٹس تو اس تک نہیں پہنچ سکتی تھیں لیکن ہیلی کاپٹر انتہائی تیزی سے لانچ کے قریب آتے جا رہے تھے اور پھر اچانک عمران نے ان ہیلی کاپٹروں کو تیزی سے اپنی لانچ کے اوپر سے گڑگڑاتے ہوئے گزرتے دیکھا۔ ہیلی کاپٹر تیزی سے اس کی لانچ کے اوپر سے گزر گئے تھے۔ آگے جاتے ہی دونوں ہیلی کاپٹر ایک ساتھ مڑے اور پھر وہ آہستہ آہستہ نیچے ہوتے چلے گئے۔ اب وہ

عمران کی لانچ کے بالکل سامنے تھے۔ عمران کی نظریں ہیلی کاپٹروں کے نچلے حصے پر لگی مشین گنوں اور میزائل لانچروں پر جمی ہوئیں تھیں۔ عمران لانچ موڑے بغیر تیزی سے ان ہیلی کاپٹروں کی طرف ہی بڑھتا جا رہا تھا پھر اچانک عمران نے ہیلی کاپٹروں کی مشین گنوں سے شعلے لپکتے دیکھے۔ ساتھ ہی اسے دونوں ہیلی کاپٹروں سے دو دو میزائل نکل کر تیزی سے اپنی لانچ کی طرف بڑھتے دکھائی دیئے۔

ڈاکٹر نیلسن اپنے آفس میں بیٹھا ہوا تھا کہ سامنے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر نیلسن نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ ڈاکٹر نیلسن بول رہا ہوں''...... ڈاکٹر نیلسن نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''جیکب بول رہا ہوں جناب''...... دوسری طرف سے ایک انتہائی پریشان کن اور گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

''جیکب۔ کون جیکب اور تم اس قدر گھبرائے ہوئے کیوں ہو''۔ ڈاکٹر نیلسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں سٹار ایجنسی کا سیکنڈ کمانڈ انچارج ہوں جناب اور میں اس وقت سپیشل سٹور سے بول رہا ہوں''...... جیکب نے کہا۔

''سپیشل سٹور۔ کیا مطلب۔ تم سپیشل سٹور میں کیا کر رہے ہو۔ تمہاری ڈیوٹی تو بلیک ہاؤس میں تھی جہاں سٹار ایجنسی کی فورس رہتی

ہے''...... ڈاکٹر نیلسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے کرنل صاحب نے ایک ضروری کام سے سپیشل سٹور میں بلایا تھا جناب لیکن مجھے بلیک ہاؤس سے یہاں آنے میں کچھ دیر ہو گئی تھی۔ اب میں یہاں پہنچا ہوں تو یہاں کے حالات ہی بدلے ہوئے ہیں''...... جیکب نے جواب دیا۔

''حالات بدلے ہوئے ہیں۔ کیا مطلب''...... ڈاکٹر نیلسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اسے جیکب کی بلاوجہ کی تمہید بری لگ رہی تھی۔

''یہاں سب کچھ ختم ہو چکا ہے جناب۔ یہاں لاشوں کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں''...... دوسری طرف سے جیکب نے کہا تو ڈاکٹر نیلسن بری طرح سے اچھل پڑا۔

''لاشوں کے ڈھیر''...... ڈاکٹر نیلسن نے بری طرح سے چونکتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں جناب۔ ان میں ایک لاش کرنل جانسن کی بھی ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے یہاں دشمن فورس نے حملہ کیا ہو اور یہاں سب کو ہلاک کر کے ہر چیز تباہ کر دی ہو۔ مشین روم بھی مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے''...... جیکب نے کہا اور پھر وہ سپیشل سٹور کی تباہی کی اسے تفصیل بتانے لگا۔

''اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ سب ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے کیا ہے جنہیں کرنل جانسن کروٹک

ٹاپو سے لایا تھا''...... ڈاکٹر نیلسن نے انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا۔

''جی ہاں جناب۔ مجھے بھی یہی لگ رہا ہے۔ سپیشل سٹور کے بلیک روم میں ان مجرموں میں سے کوئی ایک آدمی بھی موجود نہیں ہے۔ سپیشل سٹور کا سپیشل وے بھی کھلا ہوا ہے۔ وہ شاید یہاں تباہی مچا کر نکل گئے ہیں''...... جیکب نے کہا تو ڈاکٹر نیلسن کا رنگ بدل گیا۔

''اوہ اوہ۔ ویری بیڈ۔ پھر تو وہ سپیشل سٹور سے ڈاکٹر جرار رضوی کی مائیکروفلم بھی لے جانے میں کامیاب ہو گئے ہوں گے''۔ ڈاکٹر نیلسن نے پریشانی سے اپنا سر پکڑتے ہوئے کہا۔

''جی ہاں جناب۔ خفیہ سیف روم بھی کھلا ہوا ہے اور یہاں موجود تمام حفاظتی سسٹم بھی ختم ہو چکا ہے۔ تمام سیف بھی کھلے پڑے ہیں اور یہاں کچھ بھی سلامت نہیں ہے''...... جیکب نے جواب دیا۔

''ویری بیڈ۔ رئیلی ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ سٹور روم سے فلم نکال کر لے جانے میں بھی کامیاب ہو چکے ہیں''...... ڈاکٹر نیلسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''اب کیا کرنا ہے جناب''...... جیکب نے پوچھا۔

''انہیں۔ ڈھونڈو نانسنس۔ وہ ابھی جزیرے پر ہی کہیں موجود ہوں گے۔ انہیں ڈھونڈو اور ان سے ہر حال میں مائیکروفلم حاصل

کرو اور پھر انہیں ہلاک کر دو"...... ڈاکٹر نیلسن نے چیختے ہوئے کہا۔

"بہت بہتر جناب۔ میں ابھی فورس کو سارے جزیرے پر پھیلا دیتا ہوں۔ وہ جہاں بھی ہوں گے اس جزیرے پر ہماری نظروں سے نہیں چھپ سکیں گے۔ ہم جلد ہی انہیں تلاش کر لیں گے اور پھر موت ہی ان کا مقدر ہو گی"...... جیکب نے کہا تو ڈاکٹر نیلسن نے رسیور رکھ دیا۔ اس کا چہرہ پریشانی سے بگڑا ہوا تھا۔ اسی لمحے پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر نیلسن نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ڈاکٹر نیلسن نے حلق کے بل غراتے ہوئے کہا۔ سپیشل سٹور روم کی تباہی اور کرنل جانسن کی ہلاکت کے ساتھ ساتھ پروفیسر جرار رضوی کی فارمولوں پر مبنی مائیکروفلم پاکیشیائی ایجنٹ نکال کر لے گئے تھے اس اطلاع نے ڈاکٹر نیلسن کے دماغ میں آگ سی بھر گئی تھی۔

"والٹر بول رہا ہوں آپریشن روم سے"...... دوسری طرف سے ایک گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس والٹر۔ اب تمہیں کیا ہوا"...... ڈاکٹر نیلسن نے چونک کر کہا۔

"ایک بری خبر ہے جناب"...... والٹر نے اسی انداز میں کہا۔

"بری خبر۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے"...... ڈاکٹر نیلسن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر پاور پلانٹ سے منسلک ایٹمی بیٹریاں اوور چارج ہو گئی

ہیں جناب۔ ان کی چارجنگ بیلنس کنڈیشن سو فیصد سے بڑھ کر چار سو فیصد ہو گئی ہے"...... دوسری طرف سے والٹر نے اسی طرح سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا تو ڈاکٹر نیلسن بری طرح سے اچھل پڑا۔

"کیا۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ بیٹریاں اس قدر اوور چارج کیسے ہو گئیں"...... ڈاکٹر نیلسن نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں نہیں جانتا جناب۔ میں آپریشن روم میں بیٹھا کام کر رہا تھا کہ ایک مشن اچانک ہیٹ اپ ہونے لگی میں نے اسے چیک کیا تو پتہ چلا کہ اس مشین کی بیٹریاں گرم ہیں۔ میں نے فوری طور پر بیٹریوں کی چیکنگ کی تو یہ دیکھ کر میرے ہوش اُڑ گئے کہ آپریشن روم کی تمام مشینوں اور خاص طور پر ری ایکٹرز کے پاور پلانٹ کی بیٹریاں اوور چارج ہو رہی ہیں اور ان کا نقطہ کھولاؤ مسلسل بڑھتا جا رہا ہے"...... والٹر نے کہا۔

"اوہ گاڈ۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ تمام بیٹریاں تو بیلنس کنڈیشن میں تھیں پھر یہ فاسٹ پاور کیسے ہو گئیں"...... ڈاکٹر نیلسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں ان کی چیکنگ کر رہا ہوں جناب لیکن اب بیٹریوں کی اوور چارجنگ کیسے ہو رہی ہے اس کا مجھے کچھ پتہ نہیں چل رہا ہے۔ ان بیٹریوں کا کنٹرول سپیشل سٹور کے کنٹرول روم میں ہے اور مجھے اطلاع ملی ہے کہ سپیشل سٹور کا کنٹرول روم مکمل طور پر تباہ کر دیا

گیا ہے۔ اب آپ بتائیں میں کیا کروں۔ اگر ان بیٹریوں کی اوور چارجنگ نہ روکی گئی تو یہ زور دار دھماکوں سے بلاسٹ ہو جائیں گی اور سارا جزیرہ سمندر برد ہو جائے گا''...... والٹر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''تمام سیٹ اپ فوری طور پر کلوز کر دو۔ ایک ایک مشین حتیٰ کہ لائٹ کا ایک بلب بھی آن نہیں ہونا چاہئے۔ ہر طرف ایمرجنسی آرڈر دے دو۔ احتیاطاً ایٹمی بیٹریوں سے چلنے والا تمام نظام معطل کر دو اور ایمرجنسی جنریٹرز آن کر دو۔ کیونکہ اگر یہ نظام معطل نہ کیا گیا اور کسی نے ایک معمولی بلب بھی روشن کر دیا تو پھر یہاں ہونے والی تباہی کو کسی بھی صورت میں نہیں روکا جا سکے گا۔ جلدی کرو۔ فوراً میرے احکامات کی تعمیل کرو''...... ڈاکٹر نیلسن نے چیختے ہوئے کہا۔

''لل لل۔ لیکن جناب۔ اگر میں نے تمام سسٹم آف کر دیئے تو دنیا سے ہمارے تمام رابطے ختم ہو جائیں گے۔ سیٹلائٹ، کمپیوٹرز اور دوسرے تمام نظام رک جائیں گے اور یہاں کا سارا حفاظتی سسٹم بھی سپاٹ ہو جائے گا''...... والٹر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ سب وقتی طور پر ہو گا نانسنس۔ جب بیٹریوں کی اوور چارجنگ ختم ہو جائے گی اور اِن بیلنس ہو جائیں گی تو ہم سسٹم دوبارہ آن کر لیں گے لیکن اس وقت خوفناک تباہی سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ تمام نظام معطل کر دیا جائے۔ جلدی کرو۔

ہمارے پاس وقت نہیں ہے''...... ڈاکٹر نیلسن نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ میں ابھی تمام نظام معطل کر دیتا ہوں''...... والٹر نے کہا تو ڈاکٹر نیلسن نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی اور خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''یہ سارا کام ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا معلوم ہوتا ہے۔ انہوں نے ہی یقیناً سپیشل سٹور روم کے کنٹرول روم سے بیٹریوں کو ہائی چارجنگ پر لگا دیا ہو گا اور پھر انہوں نے ان مشینوں کو تباہ کر دیا تاکہ بیٹریوں کی اوور چارجنگ کو کسی طور پر روکا نہ جا سکے اور یہاں خوفناک تباہی پھیل جائے''...... ڈاکٹر نیلسن نے پریشانی کے عالم میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پانچ منٹ کے بعد پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈاکٹر نیلسن نے رسیور اٹھا لیا۔

''ڈاکٹر بول رہا ہوں''...... ڈاکٹر نیلسن نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

''جیکب بول رہا ہوں جناب''...... دوسری طرف سے جیکب کی آواز سنائی دی۔

''ہاں جیکب۔ بولو۔ کیا رپورٹ ہے۔ کچھ پتہ چلا پاکیشیائی ایجنٹوں کا''...... ڈاکٹر نیلسن نے بے تابانہ لہجے میں پوچھا۔

''جی ہاں جناب۔ انہوں نے ہماری ایک لانچ پر قبضہ کر لیا ہے اور وہ یہاں سے نکل رہے تھے لیکن میں نے فوری طور پر ان کے

خلاف کارروائی کا آغاز کر دیا ہے۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ انہیں اس لانچ سمیت ہٹ کر دیا جائے''...... جیکب نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ ایسا نہ کرنا۔ انہیں زندہ پکڑو۔ ان کے پاس پاکیشیائی سائنس دان ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں کی مائیکرو فلم ہے۔ اگر تم نے انہیں لانچ سمیت ہٹ کر دیا تو وہ فلم بھی تباہ ہو جائے گی''...... ڈاکٹر نیلسن نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''سوری پروفیسر صاحب۔ ہم انہیں زندہ پکڑنے کی کوشش نہیں کر سکتے۔ وہ جس لانچ میں فرار ہوئے ہیں وہ گن شپ ہے۔ اگر ہم نے انہیں گھیرنے کی کوشش کی تو وہ گن شپ لانچ سے ہماری فورس کو نشانہ بنا سکتے ہیں''...... جیکب نے کہا۔

''اوہ۔ تو کیا انہیں روکنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے''...... ڈاکٹر نیلسن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''نہیں جناب۔ انہیں ہٹ کرنے کے سوا ہمارے پاس دوسرا کوئی آپشن نہیں ہے''...... جیکب نے جواب دیا۔

''اس کا مطلب ہے کہ مجھے پروفیسر جرار رضوی کے فارمولوں سے ہاتھ دھونے پڑیں گے اور میں ان پر کبھی کام نہیں کر سکوں گا''...... ڈاکٹر نیلسن نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا۔

''مجبوری ہے جناب۔ انہوں نے جس طرح سپیشل سٹور میں تباہی مچائی ہے اور قتل عام کیا ہے اگر انہیں موقع مل گیا تو پھر وہ ہماری ساری فورس کو تباہ کر دیں گے''...... جیکب نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کر دو انہیں ہلاک۔ اگر ڈاکٹر جرار رضوی کے فارمولوں سے ہم فائدہ نہیں اٹھا سکتے تو پھر ان فارمولوں سے پاکیشیا کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہونا چاہئے''...... ڈاکٹر نیلسن نے غراتے ہوئے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں جناب۔ ہم انہیں کسی بھی صورت یہاں سے زندہ واپس نہیں جانے دیں گے۔ گن شپ لانچوں اور موٹر بوٹس کے ساتھ ساتھ میں نے ان پر فضائی حملے کے آرڈر بھی دے دیئے ہیں۔ دو گن شپ ہیلی کاپٹر سمندر میں ان کے پیچھے گئے ہیں جو ان کی لانچ پر میزائل فائر کر کے لانچ سمیت ان کے ٹکڑے اُڑا دیں گے''...... جیکب نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''گڈ شو۔ ان کے ہٹ ہوتے ہی مجھے رپورٹ کرنا۔ میں ان کی ہلاکت کی خبر سننے کے لئے بے تاب ہوں''...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا۔

''بہتر جناب''...... جیکب نے کہا اور ڈاکٹر نیلسن نے کریڈل دبا کر ٹون کلیئر کی اور نمبر پریس کرنے لگا۔

''والٹر بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی والٹر کی آواز سنائی دی۔

''کیا ہوا۔ سسٹم آف ہوئے ہیں یا نہیں''...... ڈاکٹر نیلسن نے تیز لہجے میں کہا۔

''میں آپ کو ہی کال کر رہا تھا جناب لیکن آپ کا نمبر بزی مل

رہا تھا‘‘......والٹر نے پریشانی کے عالم میں کہا۔

’’میری بات کا جواب دو نانسنس‘‘...... ڈاکٹر نیلسن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’میں نے تمام سسٹم آف کر دیئے ہیں جناب۔ لیکن اب سسٹم آف ہونے کا بھی کوئی فائدہ نہیں رہا‘‘......والٹر نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا۔

’’کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم‘‘...... ڈاکٹر نیلسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’اوور چارجنگ کی وجہ سے بیٹریاں انتہائی ہیٹ اپ ہو گئی تھیں۔ ان میں سے دو بیٹریاں گرم ہو کر پگھل گئی ہیں جن سے چارجنگ روم میں ہر طرف ایٹمی مواد پھیل گیا ہے۔ تمام بیٹریاں اس مواد کی زد میں ہیں۔ میں نے چارجنگ روم کو سیلڈ کر دیا ہے جس سے وقتی طور پر ایٹمی تابکاری کا اثر باہر نہیں آئے گا لیکن یہ تابکاری چارجنگ روم میں تمام بیٹریوں کو بلاسٹ کر سکتی ہے اور یہ بلاسٹ کسی بھی وقت ہو سکتا ہے۔ اب ہمارے پاس اس کے سوا کوئی آپشن نہیں ہے کہ ہم جلد سے جلد اس جزیرے سے نکل جائیں‘‘......والٹر نے کہا تو ڈاکٹر نیلسن کا رنگ زرد ہو گیا۔

’’تو کیا اب کسی صورت اس جزیرے کو تباہ ہونے سے نہیں بچایا جا سکتا‘‘...... ڈاکٹر نیلسن نے ایسی آواز میں کہا جیسے وہ کسی اندھے کنوئیں سے بول رہا ہو۔

’’نہیں جناب۔ اب یہ ناممکن ہے۔ ایٹمی بیٹریاں کسی بھی وقت پھٹ سکتی ہیں جن سے اس جزیرے کی تباہی یقینی ہے‘‘......والٹر نے کہا تو ڈاکٹر نیلسن کو اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا پھیلتا ہوا دکھائی دیا۔

’’اوہ۔ کتنا وقت ہے ہمارے پاس اس جزیرے سے نکلنے کے لئے‘‘...... ڈاکٹر نیلسن نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

’’زیادہ سے زیادہ بیس منٹ جناب‘‘...... والٹر نے جواب دیا تو ڈاکٹر نیلسن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

’’صرف بیس منٹ‘‘...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا۔

’’جی ہاں۔ اگر تابکاری سے باقی بیٹریاں بھی پگھل گئیں تو پھر شاید ہمارے پاس بیس سیکنڈ کا بھی وقت نہ ہو‘‘...... والٹر نے کہا تو ڈاکٹر نیلسن کو اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔

’’تو پھر سوچ کیا رہے ہو نانسنس۔ فوراً ایمرجنسی سائرن بجاؤ اور یہاں سے جتنے افراد کو لے کر نکل سکتے ہو نکل جاؤ‘‘...... ڈاکٹر نیلسن نے یکلخت حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

’’تمام سسٹم آف ہیں جناب۔ میں ایمرجنسی سائرن بھی نہیں بجا سکتا۔ اب میں آپ اور وہ افراد ہی یہاں سے نکل سکتے ہیں جو ہمارے رابطوں میں ہیں اور کوئی نہیں‘‘...... والٹر نے کہا۔

’’تو پھر ٹھیک ہے۔ جلدی کرو۔ تم جتنے افراد کو یہاں سے نکال سکتے ہو نکالو۔ میں جیکب سے کہہ کر ہیلی کاپٹر منگواتا ہوں اور ہم فوراً

یہاں سے نکلتے ہیں“...... ڈاکٹر نیلسن نے کہا۔

”ٹھیک ہے جناب“...... جیکب نے کہا تو ڈاکٹر نیلسن نے فوراً کریڈل پر ہاتھ مار کر ٹون کلیئر کی۔ ٹون کلیئر ہوتے ہی وہ جیکب کو کال کرنے لگا لیکن ابھی اس نے چند ہی نمبر پریس کئے ہوں گے کہ اچانک زمین یوں لرزنے لگی جیسے وہاں خوفناک زلزلہ آ رہا ہو۔

”یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہو رہا ہے“...... ڈاکٹر نیلسن نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا اور ڈاکٹر نیلسن اپنی کرسی سمیت اچھل کر پیچھے دیوار سے ٹکرایا۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا ماحول تیز اور انتہائی خوفناک دھماکوں سے لرز اٹھا اور ڈاکٹر نیلسن کو یوں محسوس ہوا جیسے کمرہ خوفناک دھماکے سے پھٹ پڑا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کے پرخچے اُڑ گئے ہوں۔

ہیلی کاپٹروں سے میزائل نکل کر جیسے ہی لانچ کی طرف بڑھے عمران نے بجلی کی سی تیزی سے لانچ سائیڈ میں گھما دی۔ میزائل لانچ کے قریب سے گزرتے ہوئے پانی میں گرے اور تار پیڈو کی طرح برق رفتاری سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ ہیلی کاپٹر کے نیچے لگی ہوئی مشین گن کی گولیاں بھی لانچ کے دائیں بائیں لمبی لکیریں بناتی ہوئی گزر گئیں۔ عمران نے انتہائی ماہرانہ انداز میں لانچ کو موڑتے ہوئے میزائلوں اور فائرنگ سے بچا لیا تھا۔ موڑ کاٹتے ہی اس نے لانچ انتہائی برق رفتاری سے زگ زیگ انداز میں آگے بڑھانی شروع کر دی۔

حملہ ناکام ہوتے دیکھ کر ہیلی کاپٹر کے پائلٹوں نے ہیلی کاپٹروں کو دوبارہ لانچ کی طرف موڑا اور تیزی سے اس کی طرف بڑھے لیکن اس سے پہلے کہ وہ لانچ کو دوبارہ میزائلوں سے ٹارگٹ کرتے اسی لمحے عمران نے ایک میزائل لانچ کے عقبی حصے سے نکل کر تیزی

سے ایک ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتے دیکھا۔ میزائل دیکھ کر ہیلی کاپٹر تیزی سے دائیں بائیں ہوئے لیکن ان کی رفتار میزائل سے تو تیز ہو نہیں سکتی تھی۔ میزائل ایک ہیلی کاپٹر کی سائیڈ سے ٹکرایا۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور ہیلی کاپٹر کے فضاء میں ٹکڑے بکھرتے چلے گئے۔

"گڈ شو۔ لگتا ہے تنویر کو لانچ کے نچلے حصے سے میزائل لانچر مل گئے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ تیزی سے لانچ اُڑائے لئے جا رہا تھا۔ دوسرا ہیلی کاپٹر مڑتا ہوا کافی فاصلے پر چلا گیا اور آگے جاتے ہی وہ پلٹا اور اس نے دور سے ہی لانچ پر فائرنگ کرنی شروع کر دی لیکن عمران چونکہ لانچ لہراتے ہوئے انداز میں آگے بڑھاتا لے جا رہا تھا اس لئے ہیلی کاپٹر سے ہونے والی فائرنگ سے انہیں ابھی تک کوئی نقصان نہیں پہنچا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے پائلٹ نے لانچ پر یکے بعد دیگرے دو مزید میزائل فائر کئے لیکن اب چونکہ ہیلی کاپٹر ان سے کافی فاصلے پر تھا اس لئے وہ لانچ کو صحیح طور پر ٹارگٹ نہیں کر سکتے تھے۔ دونوں میزائل لانچ کے اوپر سے گزر گئے۔ عمران نے سر موڑ کر عقبی شیشے سے دیکھا تو اسے تنویر اور صفدر کے ہاتھوں میں میزائل لانچر دکھائی دیئے جو انہوں نے کاندھوں پر ٹکا رکھے تھے۔ زگ زیگ انداز میں دوڑتی ہوئی لانچ میں ان کو خود کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا اس لئے وہ دوسرے ہیلی کاپٹر پر میزائل فائر نہیں کر سکے تھے۔ یہ دیکھ کر عمران نے تیزی

سے لانچ کو موڑا اور پھر وہ لانچ اس طرف بڑھاتا لے گیا جس طرف ہیلی کاپٹر ایک جگہ معلق ان پر لگاتار فائرنگ کر رہا تھا۔ لانچ جیسے ہی سیدھی ہوئی پیچھے موجود صفدر اور تنویر نے خود کو سنبھالا اور پھر وہ تیزی سے لانچ کی سائیڈوں میں آ گئے اور پھر ان کے لانچروں سے ایک ساتھ دو میزائل نکلے اور ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ لانچ سیدھی ہوتے دیکھ کر ہیلی کاپٹر کے پائلٹ نے بھی دو میزائل داغ دیئے تھے۔ عمران نے جب دیکھا کہ تنویر اور صفدر نے ہیلی کاپٹر پر میزائل فائر کر دیئے ہیں تو اس نے کمال مہارت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اچانک لانچ موڑ لی۔ لانچ تیز رفتاری سے سائیڈ کے بل جھک کر مڑی اور نیم دائرے میں گھومتی ہوئی آگے بڑھی اسی لمحے ہیلی کاپٹر سے نکلے ہوئے میزائل لانچ کی سائیڈ سے گزر کر سمندر میں گرے اور تیز رفتار تارپیڈو کی طرح نیچے ہی نیچے جاتے دکھائی دیئے۔ ہیلی کاپٹر کے پائلٹ نے لانچ سے میزائل فائر ہوتے دیکھ کر فوراً اپنا ہیلی کاپٹر اوپر اٹھا لیا۔ میزائل ہیلی کاپٹر کے ٹھیک نیچے سے گزر گئے۔ پائلٹ خاصا مشاق معلوم ہوتا تھا اس نے انتہائی ماہرانہ انداز میں ہیلی کاپٹر اوپر اٹھاتے ہوئے دونوں میزائلوں سے خود کو بچا لیا تھا۔ یہ دیکھ کر عمران نے فوراً لانچ موڑی اور اس کی لانچ سیدھی ہو کر ایک بار پھر ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھی۔ صفدر اور تنویر بدستور اپنی جگہوں پر جمے ہوئے تھے۔ لانچ سیدھی ہوتے دیکھ کر انہوں نے ایک مرتبہ پھر ہیلی کاپٹر پر میزائل داغ دیئے۔

اس بار صفدر نے ہیلی کاپٹر کے نچلے حصے کی طرف جبکہ تنویر نے ہیلی کاپٹر کے قدرے اوپر کی طرف میزائل فائر کئے تھے تاکہ ہیلی کاپٹر کا پائلٹ اگر میزائلوں سے بچنے کے لئے ہیلی کاپٹر نیچے لاتا یا اوپر لے جاتا تو اس بار وہ ان میزائلوں سے خود کو نہ بچا پاتا اور پھر یہی ہوا۔ ہیلی کاپٹر کے پائلٹ نے ان کی ڈاجنگ کو نہ سمجھتے ہوئے فوراً ہیلی کاپٹر بلند کیا۔ اس کا ہیلی کاپٹر بلند ہوا ہی تھا کہ تنویر کا فائر کیا ہوا میزائل پوری قوت سے ہیلی کاپٹر کے فرنٹ سے ٹکرایا۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ہیلی کاپٹر آگ کا شعلہ بن کر فضا میں بکھر گیا۔

”گڈ شو۔ اب فضائی حملے کا خطرہ نہیں رہا ہے۔ شاید جزیرے پر یہی دو ہیلی کاپٹر تھے۔ اس سے پہلے کہ ہیلی کاپٹروں کا جو اسکوارڈ گزرا تھا وہ یہاں آ جائے ہمیں یہاں سے فوراً نکل جانا چاہئے“۔ عمران نے کہا ساتھ ہی اس نے لانچ موڑی اور اسے تیزی سے ولٹاس جزیرے کی مخالف سمت دوڑاتا لے گیا۔ سٹار ایجنسی فورس کی لانچیں ابھی بھی اس سے کافی فاصلے پر تھیں لیکن انہوں نے دور سے ہی فائرنگ کرنی اور میزائل داغنے شروع کر دیئے تھے۔ لانچ فائرنگ رینج سے تو دور تھی لیکن لانچوں کی طرف سے آنے والے میزائل ان کی لانچ کے اوپر اور دائیں بائیں سے گزرتے جا رہے تھے۔ عمران گردن موڑ موڑ کر اپنی طرف آنے والے میزائلوں پر نظر رکھے ہوئے تھا وہ جیسے ہی کسی میزائل کو لانچ کے قریب آتے دیکھتا تو وہ فوراً لانچ سائیڈ میں گھما دیتا اور میزائل اس کی لانچ سے چند

فٹ کے فاصلے سے گزر جاتا۔

”جلدی کرو عمران۔ نکلو یہاں سے فوراً۔ اب صرف ایک منٹ رہ گیا ہے۔ ایک منٹ بعد جزیرہ تباہ ہو جائے گا اور پھر یہاں خوفناک طوفان برپا ہو جائے گا جس سے ہم بھی نہیں بچ سکیں گے“...... جولیا نے کنٹرول روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”فکر نہ کرو۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ ہم یہاں سے جتنی دور جا سکتے ہو پہنچ جائیں“...... عمران نے کہا۔ اس نے لانچ فل رفتار سے دوڑانی شروع کر دی تھی۔ ایک منٹ بعد عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ فورس کی لانچیں وہ کافی پیچھے چھوڑ آئے تھے لیکن جزیرے پر اگر تباہی شروع ہو جاتی تو سمندر میں آنے والے خوفناک طوفان سے بچنا اب بھی ان کے لئے مشکل ثابت ہو سکتا تھا۔

”وقت ختم ہو گیا ہے“...... جولیا نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ اب اللہ تعالیٰ ہی ہماری مدد کر سکتا ہے۔ ہم جتنی کوشش کر سکتے تھے کر چکے“...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں عقب میں دور رہ جانے والے جزیرے پر جمی ہوئی تھیں جس کے اونچے درخت اب بھی اسے دکھائی دے رہے تھے۔ جولیا نے بے اختیار اپنی ریسٹ واچ دیکھنی شروع کر دی۔ عمران لانچ کی رفتار کم کئے بغیر اسے مسلسل دوڑائے لئے جا رہا

تھا۔ ایک منٹ گزر گیا پھر دوسرا منٹ اور پھر تیسرا منٹ بھی گزر گیا لیکن جزیرے پر کوئی دھماکہ نہ ہوا۔

"یہ کیا۔ تین منٹ گزر گئے ہیں لیکن جزیرہ تباہ نہیں ہوا ہے"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس بات پر مجھے بھی حیرت ہو رہی ہے۔ اب تک تو یہاں خوفناک تباہی پھیل جانی چاہئے تھی"...... عمران نے بھی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا وجہ ہو سکتی ہے جو اب تک بیٹریاں بلاسٹ نہیں ہوئی ہیں"...... جولیا نے کہا۔

"ہمیں اس بات پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ ابھی تک بیٹریاں بلاسٹ نہیں ہوئی ہیں ورنہ ہم اتنی دور آنے کے باوجود سمندر میں آنے والے خوفناک طوفان کی زد میں آنے سے نہیں بچ سکتے تھے۔ سمندر میں آنے والی شدید ترین لہروں میں تابکاری کی آمیزش ہونے کی وجہ سے ہمارا بچ نکلنا مشکل ہو جاتا۔ ہمیں اس جزیرے کی تباہی سے بچنے کے لئے کم از کم اسی بحری میل کے فاصلے پر جانا تھا اور ابھی ہم محض ساٹھ بحری میل کا فاصلہ طے کر پائے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا تمہارے خیال میں لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر نیلسن نے بیٹریوں کو تباہی سے بچا لیا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہاں۔ انہیں شاید بیٹریوں کی اوور چارجنگ کا علم ہو گیا ہے اور

انہوں نے جزیرے کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے تمام سسٹم آف کر دیئے ہیں۔ اسی لئے ابھی تک بیٹریوں سے تباہی نہیں ہوئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو اب یہ جزیرہ تباہ نہیں ہو گا"...... جولیا نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا۔ کچھ وقت کے لئے وہ تمام سسٹم آف کر کے بیٹریوں کو اوور چارج ہونے سے روک سکتے ہیں لیکن ان میں سے اگر ایک بیٹری بھی لیک ہو گئی اور اس سے مواد نکل کر باہر آ گیا تو یہ تابکاری مواد چارجنگ روم کے لئے بدستور خطرہ بنا رہے گا اور وہاں موجود باقی تمام بیٹریاں اس تابکاری کے اثر سے بلاسٹ ہو جائیں گی جس کے نتیجے میں اس جزیرے کی تباہی یقینی ہے"...... عمران نے کہا۔

"اور یہ عمل کتنی دیر میں ہو سکتا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ اگر کوئی بیٹری پگھل گئی تو اس سے نکلنے والی والا تابکاری مواد دوسری بیٹریوں کو کتنی دیر میں نقصان پہنچا سکتا ہے"...... جولیا نے پوچھا۔

"دوسری بیٹریوں کو تابکاری مواد کے اثر سے نقصان پہنچنے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ اگر بیٹریاں اوور چارج ہو کر پگھل گئیں تو ان کی تابکاری مواد سے وہاں موجود دوسری بیٹریوں کو بلاسٹ ہونے میں دس سے پندرہ منٹ بھی لگ سکتے ہیں اور اگر ایک سے زیادہ بیٹریاں پگھل جائیں تو ان سے نکلنے والا تابکاری مواد خطرناک

ہوسکتا ہے جو پانچ سے چھ منٹ میں ہی تباہی لا سکتا ہے''۔عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہم اب بھی خطرے میں ہیں''۔ جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ خطرہ تو بہرحال باقی ہے۔ ہمیں اگر دس منٹ مل جائیں تو پھر ہم اس خطرے سے نکل سکتے ہیں۔ ورنہ نہیں''......عمران نے کہا۔

''تب پھر تم لانچ کی رفتار اور بڑھا دو تا کہ ہم مزید آگے نکل جائیں اور تابکاری مواد کے اثر سے بچ جائیں''...... جولیا نے کہا۔

''یہی کوشش کر رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔ وہ انتہائی تیز رفتاری سے لانچ دوڑاتا ہوا اسی ٹاپو پر آ گیا جہاں سے انہیں بے ہوش کر کے لے جایا گیا تھا۔ کروٹک ٹاپو دیکھ کر عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔ یہ ٹاپو ولٹاس جزیرے سے اسی بحری میل کے فاصلے پر تھا۔ ٹاپو دیکھ کر عمران کو اسی لئے اطمینان ہوا تھا کہ وہ خوفناک تباہی کی زد سے نکل آئے تھے۔ اب اگر ولٹاس جزیرہ تباہ ہو جاتا اور وہاں خوفناک سمندری طوفان بھی آ جاتا تو وہ اس سے محفوظ رہتے۔ عمران لانچ ٹاپو کی چھوٹے نالوں جیسے بنے ہوئے راستوں سے گزارتا ہوا کافی آگے لے آیا۔ ٹاپو کے ایک حصے میں گھنے درخت تھے۔ اس نے لانچ ان درختوں کے پیچھے روک دی۔ اب اگر سٹار ایجنسی کی فورس لانچیں اور بوٹس لے کر اس طرف آ

جاتی تو وہ آسانی سے ان کی لانچ تلاش نہیں کر سکتے تھے۔

لانچ روک کر وہ سب لانچ سے کود کر باہر آئے اور پھر وہ تیرتے ہوئے کنارے پر آ گئے اور پھر وہ کنارے سے ہوتے ہوئے اس طرف بڑھتے چلے گئے جہاں انہوں نے ہیلی کاپٹر چھوڑا تھا۔ ابھی وہ راستے میں ہی تھے کہ انہیں دور سے انتہائی تیز اور خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دیں۔ دھماکوں میں شدت آتی جا رہی تھی اور اسی بحری میل کے فاصلے پر ہونے کے باوجود کروٹک ٹاپو یوں لرز رہا تھا جیسے وہاں زلزلہ آ رہا ہو۔ وہ سب بکھر کر نیچے بیٹھ گئے۔

''بیٹریوں نے بلاسٹ ہو کر اپنا کام کر دکھایا ہے۔ ولٹاس جزیرہ اب خوفناک تباہی سے نہیں بچ سکتا''......عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جولیا نے عمران سے کی ہوئی باتیں ان سب کو پہلے ہی بتا دی تھیں۔ ولٹاس جزیرے پر ہونے والی تباہی کا سن کر ان کے چہروں پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''اچھا ہوا ہے جو اس جزیرے کو تباہ ہونے میں وقت لگ گیا ہے ورنہ اس بار اس ڈینجر مشن میں ہم بھی زندہ سلامت نہ بچتے۔ یہ واقعی اللہ تعالیٰ کا ہم پر خصوصی کرم ہوا ہے جو انہوں نے اوور چارج ہونے پر بیٹریوں کے سسٹم بند کر دیئے تھے۔ اگر یہ تباہی پہلے ہو جاتی تو ہم میں سے شاید ہی کوئی زندہ سلامت ہوتا''۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ واقعی ہم پر اللہ کا خصوصی کرم ہوا ہے جو ہم اس ٹاپو پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے ہیں''...... صفدر نے اثبات میں سر ہلا کر کہا۔ انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا تو انہیں دور سے آسمان کی طرف دھویں اور آگ کی بڑی بڑی چھتریاں سی بلند ہوتی دکھائی دیں۔

''جلدی کرو۔ سمندر میں آنے والا طوفان اس ٹاپو کو بھی نقصان پہنچا سکتا ہے۔ ہمیں جلد سے جلد اس ٹاپو کو بھی چھوڑنا پڑے گا۔ ورنہ اس ٹاپو کی لرزش اسے بھی سمندر برد کر سکتی ہے''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے اٹھ کر تیزی سے ایک طرف دوڑنا شروع کر دیا۔ اسے بھاگتے دیکھ کر وہ سب بھی اس کے پیچھے بھاگ پڑے۔ ٹاپو بدستور لرز رہا تھا اور لرزش کی وجہ سے انہیں جگہ جگہ چٹانیں اور درخت اکھڑ اکھڑ کر گرتے دکھائی دے رہے تھے لیکن وہ جس حصے میں بھاگ رہے تھے وہاں نہ تو کوئی چٹان گری تھی اور نہ ہی کوئی درخت اکھڑا تھا۔ مسلسل اور انتہائی تیز رفتاری سے بھاگتے ہوئے وہ سب اس جگہ پہنچ گئے جہاں انہوں نے درختوں کے جھنڈ میں ہیلی کاپٹر چھپایا تھا اور پھر یہ دیکھ کر ان سب کی آنکھیں چمک اٹھیں کہ ہیلی کاپٹر بدستور وہیں موجود تھا۔

کرنل جانسن انہیں بے ہوش کر کے وہاں سے لے ضرور گیا تھا لیکن اس نے اور اس کے آدمیوں نے اس ہیلی کاپٹر کی حفاظت کے لئے وہاں کوئی آدمی نہیں چھوڑا تھا۔ شاید ان کا خیال تھا کہ ان

سب کو ہلاک کرنے کے بعد وہ بعد میں اس ہیلی کاپٹر کو وہاں سے لے جائیں گے۔

ہیلی کاپٹر دیکھتے ہی انہوں نے چھلانگیں لگائیں اور پھر وہ سب ایک ایک کر کے ہیلی کاپٹر میں داخل ہو گئے۔ عمران نے پائلٹ سیٹ سنبھال لی تھی۔ پائلٹ سیٹ پر بیٹھتے ہی اس نے ہیلی کاپٹر اسٹارٹ کرنا شروع کر دیا۔ ٹاپو کی لرزش کم ہونے کی بجائے بڑھتی جا رہی تھی۔ کچھ ہی دیر میں ہیلی کاپٹر آہستہ آہستہ فضا میں بلند ہونے لگا اور پھر جیسے ہی عمران ہیلی کاپٹر کو بلندی پر لایا ان سب کی نظریں اس طرف جم گئیں جس سمت میں ولٹاس جزیرہ تھا۔ دور ہونے کے باوجود یہ دیکھ کر ان کی آنکھیں پھیل گئیں کہ سمندر کی بڑی بڑی اور انتہائی اونچی لہریں انتہائی برق رفتاری سے ہر طرف بڑھی آ رہی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے سمندر میں خوفناک طوفان آ گیا ہو۔ سمندر میں اٹھنے والی لہریں اس قدر بلند اور تیز تھیں کہ آن کی آن میں ٹاپو تک پہنچ گئیں اور پھر انہوں نے ٹاپو سے ان لہروں کو ٹکراتے دیکھا۔

''باپ رے۔ یہ طوفان تو اس ٹاپو تک پہنچ گیا ہے۔ اگر ہمیں یہ ہیلی کاپٹر نہ ملتا تو ہم اس جزیرے کے ساتھ ہی غرق ہو جاتے۔ میں تو یہی سمجھ رہا تھا کہ تابکاری سے اٹھنے والا طوفان اس ٹاپو تک نہیں پہنچے گا لیکن یہ طوفان تو اس سے کہیں آگے بڑھ آیا ہے''...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے جس نے ہمیں نہ صرف اس ٹاپو تک پہنچا دیا ہے بلکہ ہمیں یہاں ہیلی کاپٹر بھی مل گیا ہے ورنہ......'' جولیا نے سمندر کی خوفناک لہروں کو دیکھتے ہوئے کہا۔
سمندر کی بڑی بڑی لہریں اچھل اچھل کر ٹاپو پر آ رہی تھیں اور ٹاپو تہس نہس ہوتا جا رہا تھا جبکہ بہت دور انہیں مسلسل دھویں اور آگ کے بادل بلند ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔ ٹاپو پر سمندری لہروں کے حملوں سمیت مسلسل بھونچال بھی آیا ہوا تھا اور پھر انہوں نے آہستہ آہستہ ٹاپو کو سمندر برد ہوتے دیکھا تو ان کے دل دہل کر رہ گئے۔ کچھ ہی دیر میں وہاں سے ٹاپو یوں غائب ہو گیا جیسے اس کا کبھی وجود ہی نہ تھا۔ ٹاپو سمندر برد ہوتے دیکھ کر عمران نے ایک طویل سانس لی اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر ایک طرف اُڑانا شروع کر دیا۔

''یہاں جو تابکاری پھیلے گی کیا اس سے سمندر کا ماحول آلودہ نہیں ہوگا اور اگر یہ تابکاری شہری علاقوں تک پہنچ گئی تو کیا ہو گا''......صفدر نے پوچھا۔
''اس لیبارٹری میں او ون لیول کی تابکاری تھی۔ ریڈیو ایکٹیو سسٹم میں او سکس لیول کی تابکاری ہوتی ہے جو سب سے خطرناک اور دور تک پھیل کر تباہی مچا سکتی ہے جبکہ او ون لیول کی تابکاری کے اثرات محدود ہوئے ہیں۔ سمندر کے نمکین پانی میں اس کے اثرات فوری طور پر تو ختم نہیں ہوتے لیکن بہرحال یہ مکمل طور پر ختم

ہو جاتے ہیں۔ اس سے سمندری ماحول آلودہ ضرور ہوتا ہے لیکن اس کا اثر چند گھنٹوں سے زیادہ دیر تک کا نہیں ہوتا''......عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔
''ولٹاس جزیرہ تو تباہ ہو گیا۔ اب ٹاپ فیلڈ اور ہارپ ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کا کیا کرنا ہے''...... جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ایک طویل سانس لے کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
''ایکریمیا کے لئے ولٹاس جزیرے کی تباہی ہی کسی المیے سے کم نہیں ہو گی۔ اگر ہم نے ہارپ ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر اور ٹاپ فیلڈ بھی اُڑا دی تو ان کی کمر ہی ٹوٹ جائے گی''......عمران نے کہا۔
''تو کیا ہارپ ایجنسی کا ہیڈ کوارٹر اور ٹاپ فیلڈ تباہ نہیں کریں گے''......صفدر نے کہا۔
''ہمارا ڈینجر مشن مکمل ہو گیا ہے۔ میں ہمیشہ اپنے مشن پر توجہ دیتا ہوں۔ ٹاپ فیلڈ اور ہارپ ایجنسی مین موجود افراد ہماری طرح اپنے ملک کے لئے کام کر رہے ہیں۔ دہشت گرد نہیں ہیں کہ کیڑے مکوڑوں کی طرح ان کا صفایا کر دیا جائے''......عمران نے ناگوار سے لہجے میں کہا۔
''آپ کا ذہن قدرت کا ایک کرشمہ ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو ان دو سپاٹس کو بھی تباہ کر کے ہی یہاں سے نکلتا''...... کیپٹن شکیل نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

''یہ میری خوش قسمتی ہے کیپٹن شکیل کہ تم میری تعریف کر رہے ہو ورنہ میں کیا اور میری بساط کیا۔ یہاں تو سپر مائنڈ موجود ہیں''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ وہ کون ہیں''...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جناب آغا سلیمان پاشا جسے سالوں پرانا حساب لفظ بہ لفظ یاد ہے۔ پھر وہ مقوی حریرہ جات کا استعمال کر کے اپنے دماغ کی مسلسل اوور ہالنگ کرتا رہا ہے۔ اب تو اس کا ذہن اس قدر تیز ہو چکا ہے کہ اس کے سامنے میرا ذہن بیل گاڑی محسوس ہوتا ہے''۔ عمران نے کہا تو وہ سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''اور دوسرا کون ہے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہی اپنا کیپٹن شکیل۔ اس کے ذہن سے مجھے بھی اب خوف آتا ہے کیونکہ میں جو بھی سوچتا ہوں یہ نجانے میرے دماغ کے کس سوراخ سے جھانک کر ہر بات کا پتہ کر لیتا ہے اور میں اس کی شکل ہی دیکھتا رہ جاتا ہوں''...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑے جبکہ کیپٹن شکیل دھیرے سے صرف مسکرا ہی رہا تھا۔

ختم شد